

# تفہیم البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

امیر المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری اعظمی فاضل دارالعلوم دیوبند

جلد دوم ○ حصہ اول

کتاب الوصایا  
کتاب بدأ الخلق

کتاب الشروط  
کتاب الجہاد

۴۲۴۵  
احادیث و معارف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا سدا بہار گلشن

# تفسیر البخاری

عربی متن مع اردو شرح

## صحیح البخاری

جلد دوم

امیر المؤمنین الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح

مولانا ظہور الباری عظمیٰ صاحب دہلی دارالعلوم دیوبند

دارالانشاء

مقابل مولوی مسافر خانہ ۵ اردو بازار، کراچی ۱

طبع اول دارالاشاعت دسمبر ۱۹۸۵ء  
طباعت:  
ناشر:- دارالاشاعت کراچی ۷

ترجمہ کے مجملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں  
کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر

ملنے کے پتے:

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۷  
مکتبہ دارالعلوم کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ المعارف کورنگی کراچی ۱۴  
ادارۃ اسلامیات ۱۹ انارکلی لاہور ۷

## فہرست مضامین تفہیم البخاری جلد دوم

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۵۱	مالدار، محتاج اور کمزور الخ	۳۸	۴۱	کیا عورتیں اور بچے بھی عریضوں میں داخل ہوں گے	۱۹		گیارہواں پارہ	
"	مسجد کے لیے وقف	۳۹	"	کیا واقف اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟	۲۰	۱۷	لوگوں کے ساتھ زبانی شرطیں	۱
"	جانور سامان اور سونے کا وقف	۴۰	"	اگر واقف نے مال موقوفہ کو الخ	۲۱		ولادت کی شرطیں	۲
۵۲	وقف کے نگران کا نفقہ	۴۱	۴۲	کسی نے کہا میرا گھر اللہ کی راہ میں صدقہ ہے	۲۲	۱۸	مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ جب چاہوں گا تمہیں بے دخل کر سکوں	۳
"	کسی نے کوئی زمین یا کنڈواں وقف کیا	۴۲	"	کسی نے کہا میری زمین میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے	۲۳		جہاد اہل حب کے ساتھ مصالحت کی شرائط اور دستاویز	۴
۵۳	وقف کی قیمت کا قراہ	۴۳	"	مال کا ایک حصہ صدقہ کرنا	۲۴	۱۹	قرض میں شرط لگانا	۵
۵۴	جب تم میں سے کسی کو موت آجائے	۴۴	"	کسی نے اپنے ذکیل کو صدقہ دیا	۲۵	"	مکتب اور شرطوں کا بیان	۶
۵۵	در شاکی کو مجردگی کے بغیر کتاب الجہاد	۴۵	"	میراث کی تقسیم کے وقت رشتہ دار نہ ہوں	۲۶	۳۱	جو شرطیں جائز نہیں	۷
۵۶	جہاد اور سیرت کی تفصیلات	۴۶	۴۷	اگر کسی کی اچانک موت ہو جائے	۲۷	"	وقف کی شرطیں	۸
۵۷	اپنی جان و مال کو اللہ کے الخ	۴۷	"	وقف اور صدقہ میں گواہ	۲۸	۳۲	کتاب الوصایا	۹
۵۸	جہاد اور شہادت کے لیے دعا	۴۸	"	یتیموں کو ان کا مال پہنچا دینا	۲۹	۳۳	وصیتوں کے مسائل	۱۰
۵۹	اللہ کے راستے میں جہاد الخ	۴۹	۴۹	یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو	۳۰	۳۴	اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا	۱۱
۶۰	اللہ کے راستے کی تسبیح و شام	۵۰	"	وصی کے لیے یتیم کے مال کو الخ	۳۱		تہائی مال کی وصیت	۱۲
۶۱	برطی آنکھوں والی حوریں	۵۱	"	وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے ساتھ کھاتے ہیں	۳۲	۳۵	وصیت کرنے والا وصی سے کچھ کہ میرے بچے الخ	۱۳
۶۲	شہادت کی آرزو	۵۲	"	آپ سے لوگ یتیموں کے بارے الخ	۳۳	"	اگر بعض اپنے سرے کوئی اشارہ کرے	۱۴
۶۳	اس شخص کی فضیلت جو اللہ کے الخ	۵۳	"	سفر میں یتیم سے خدمت لینا	۳۴	۳۶	دارث کے لیے وصیت جائز نہیں	۱۵
۶۴	اللہ کے راستے میں کوئی مدد	۵۴	۴۹	اگر زمین وقف کی	۳۵	"	موت کے وقت صدقہ کی فضیلت	۱۶
۶۵	جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا	۵۵	"	اگر کئی آدمیوں نے مل کر مشترک زمین وقف کی	۳۶	"	وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی	۱۷
۶۶	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۵۶	۵۰	وقف کس طرح لکھا جائے گا	۳۷	۳۸	ورثہ کے حصے	۱۸
"	مومنوں میں وہ لوگ جنہوں نے الخ	۵۷	"		۳۸	۳۹	جب کسی نے اپنے عریضوں کے لیے الخ	
۶۷	جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل	۵۸						
۶۸	کسی نامعلوم سمت سے تیرا کر لگا	۵۹						
"	جنگ میں شرکت تاکہ اللہ تعالیٰ کا الخ	۶۰						
۶۹	اللہ کے راستے میں غبار آلود ہونا	۶۱						
"	اللہ کے راستے میں پرے غبار کو الخ	۶۲						



باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۶۳	جنگ اور غبار کے بعد غسل	۶۹	۹۱	گھوڑوں اور گدھوں کے نام	۸۴	۱۱۸	بچے کو خدمت کے لیے غزوہ میں بھنا	۹۷
۶۴	وہ لڑک جو اللہ کے راستے میں الحز	۷۰	۹۲	گھوڑے کی نحوست	۸۵	۱۱۹	بحری سفر	۹۸
۶۵	شہید پر فرشتوں کا سایہ	۷۱	۹۳	گھوڑے کے مالک	۸۶	۱۲۰	کمزور لوگوں سے لڑائی میں مدد لینا	۹۹
۶۶	دوبارہ دنیا میں واپس آنی کی آرزو	۷۲	۹۴	جس نے دوسرے کے جانور کو مارا	۸۷	۱۲۱	یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے	۱۰۰
۶۷	تواردوں کے سامنے میں	۷۳	۹۵	سرکش جانور اور گھوڑے کی سواری	۸۸	۱۲۲	تیر اندازی کی ترغیب	۱۰۱
۶۸	جو جہاد کے لیے اولاد مانگے	۷۴	۹۶	گھوڑے کا حصہ	۸۹	۱۲۳	حرب وغیرہ سے بھینا	۱۰۲
۶۹	جنگ کے موقع پر بہادری	۷۵	۹۷	جس کے ہاتھ میں کسی دوسرے کے	۹۰	۱۲۴	جو اپنے ساتھی کی ڈھال کو	۱۰۳
۷۰	نہیں پڑوسی سے خدا کی پناہ	۷۶	۹۸	گھوڑے کی دکان ہے	۹۱	۱۲۵	استعمال کرے	۱۰۴
۷۱	جنگ کے مشاہدات	۷۷	۹۹	جانور کا رکاب	۹۲	۱۲۶	ڈھال	۱۰۵
۷۲	نیک نیتی کے ساتھ جہاد	۷۸	۱۰۰	گھوڑے کی نیشٹ پر سوار ہونا	۹۳	۱۲۷	تلوار کو گردن سے لٹکانا	۱۰۶
۷۳	مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد الحز	۷۹	۱۰۱	سست رفتار گھوڑا	۹۴	۱۲۸	تلوار کی آرائش	۱۰۷
۷۴	روزہ پر غزوہ کو ترجیح	۸۰	۱۰۲	گھوڑے دوڑ	۹۵	۱۲۹	سفر میں قبیلہ کے وقت الحز	۱۰۸
۷۵	شہادت کی سات عورتیں	۸۱	۱۰۳	گھوڑے دوڑ کے لیے گھوڑوں کو الحز	۹۶	۱۳۰	خود پہننا	۱۰۹
۷۶	مسلمانوں کے وہ افراد جو گھروں الحز	۸۲	۱۰۴	تیار گھوڑوں کی دوڑ	۹۷	۱۳۱	موت پر ہتھیار روٹنا	۱۱۰
۷۷	جنگ کے موقع پر صبر	۸۳	۱۰۵	نبی کریم م کی ادب	۹۸	۱۳۲	قبیلہ کے وقت درخت کا سایہ	۱۱۱
۷۸	جہاد کی رعب	۸۴	۱۰۶	نبی کریم م کا سفید فخر	۹۹	۱۳۳	نیزے کا استعمال	۱۱۲
۷۹	خندق کی کھدائی	۸۵	۱۰۷	عورتوں کا جہاد	۱۰۰	۱۳۴	زہر اور قہص کے متعلق روایات	۱۱۳
۸۰	چشم غزوہ میں شریک نہ ہوسکا	۸۶	۱۰۸	بحری غزوہ میں عورتوں کی شرکت	۱۰۱	۱۳۵	جہتہ سفر میں اور لڑائی میں	۱۱۴
۸۱	اللہ کے راستے میں روزے الحز	۸۷	۱۰۹	غزوہ میں اپنی بیوی کو بے جانا	۱۰۲	۱۳۶	لڑائی میں ریشمی کپڑا	۱۱۵
۸۲	اللہ کے راستے میں خرچ کرنا الحز	۸۸	۱۱۰	عورتوں کا غزوہ	۱۰۳	۱۳۷	چھری سے متعلق روایات	۱۱۶
۸۳	غازی کو ساز و سامان سے لیس کرنا	۸۹	۱۱۱	عورتوں کا مشکبہ اٹھا کر لیجانا	۱۰۴	۱۳۸	رومیوں سے جنگ	۱۱۷
۸۴	جنگ کے موقع پر جنوب ملنا	۹۰	۱۱۲	زخمیوں کی مرہم بٹی	۱۰۵	۱۳۹	یہودیوں سے جنگ	۱۱۸
۸۵	جاسوس دستے کی فضیلت	۹۱	۱۱۳	شہیدوں کی عورتیں شش کرتی ہیں	۱۰۶	۱۴۰	ترکوں سے جنگ	۱۱۹
۸۶	جاسوسی کے لیے ایک شخص کو الحز	۹۲	۱۱۴	جسم سے تیر	۱۰۷	۱۴۱	بالوں کے جوتے	۱۲۰
۸۷	دو آدمیوں کا سفر	۹۳	۱۱۵	غزوہ میں پہرہ دینا	۱۰۸	۱۴۲	شکست کے بعد فوج کو صفت بستہ کرنا	۱۲۱
۸۸	گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر الحز	۹۴	۱۱۶	غزوہ میں خدمت	۱۰۹	۱۴۳	شکست اور زلزلہ کی بددعا	۱۲۲
۸۹	جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہے گا	۹۵	۱۱۷	سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھانا	۱۱۰	۱۴۴	کی مسلمان اہل کتاب کو ہدایت کر سکتا ہے	۱۲۳
۹۰	جس نے گھوڑا پالا	۹۶	۱۱۸	پہرے کی فضیلت	۱۱۱	۱۴۵	مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا	۱۲۴

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۱۴۵	یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت	۱۱۴	۱۴۰	گرہے کسی کے پیچھے بیٹھنا	۱۳۸	۱۹۴	کیا مسلمان قیدی کفار سے نجات حاصل کر سکتا ہے الخ	۱۵۱
۱۴۶	بنی کریمہ کی غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام	۱۱۵	۱۴۱	جس نے رکاب یا اس میں کسی کوئی چیز پکڑ لی	۱۳۹	۱۹۵	اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو جلاوٹ دے؟	"
۱۴۷	جس نے غزوہ کا ارادہ کیا	۱۲۲	۱۴۲	دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا	۱۹۶	۱۹۶	باب ۱۹۶	"
۱۴۸	ظہر کے بعد کوپچ	۱۲۳	"	جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنا	۱۹۷	۱۹۷	گھروں اور باغوں کو جلاتا	۱۵۲
۱۴۹	مہینے کے آخری دنوں میں کوپچ	"	۱۴۳	اللہ اکبر بلند آواز کے ساتھ الخ	۱۹۸	۱۹۸	سوئے ہوئے مشرک کا قتل	"
	بارہواں پارہ		۱۴۴	کسی وادی میں اترتے وقت	۱۹۹	۱۹۹	دشمن سے جنگ کی تفتا	۱۵۳
۱۵۰	رمضان میں کوپچ	۱۲۴	۱۴۵	سبحان اللہ کہنا	۲۰۰	۲۰۰	جنگ ایک چال ہے	۱۵۴
۱۵۱	رخصت کرنا	"	۱۴۶	ملینہ ی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا	۲۰۱	۲۰۱	جنگ میں جھوٹ بولنا	۱۵۵
۱۵۲	امام کے احکام سننا	"	۱۴۷	سفر کی حالت میں مسافر کی عبادتیں	۲۰۲	۲۰۲	کفار پر اچانک حملہ	۱۵۶
۱۵۳	امام کی حمایت میں لڑا جائے	۱۲۵	۱۴۸	تنہا سفر کرنا	۲۰۳	۲۰۳	خفیہ تدابیر جائز ہیں	"
۱۵۴	لڑائی کے موقع پر عہد	"	۱۴۹	ایک گھوڑا کسی کو سواری کیسے دینا	۲۰۴	۲۰۴	جنگ میں رجز پڑھنا	۱۵۷
۱۵۵	لوگوں کے لیے امام کی اطاعت	۱۲۷	۱۵۰	جہاد میں شرکت	۲۰۵	۲۰۵	جو گھوڑے کی بھی طرح سواری	"
۱۵۶	بنی کریمہ کا طریقہ جنگ الخ	۱۲۸	۱۵۱	اذنوں کی گردن میں گھنٹی الخ	"	"	ذکر کے	"
۱۵۷	امام سے اجازت لینا	۱۲۹	۱۵۲	کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوایا	۲۰۶	۲۰۶	چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا	۱۵۸
۱۵۸	نئی نئی شادی کے باوجود غزوہ الخ	۱۳۰	۱۵۳	جاسوس	۲۰۷	۲۰۷	جنگ میں نزاع کی کراہت	"
۱۵۹	شب زفاف کے بعد غزوہ الخ	"	۱۵۴	قیدیوں کے لیے لباس	۲۰۸	۲۰۸	رات کے وقت اگر لوگ غزوہ ہو جائیں	۱۵۹
۱۶۰	خوف و دہشت کے وقت امام سے آگے بڑھنا	"	۱۵۵	اس شخص کی فضیلت جس کے ذریعہ کوئی شخص ایمان لایا ہو	۲۰۹	۲۰۹	جس نے دشمن کو دیکھ کر یا صبا کہا	۱۶۱
۱۶۱	خوف و دہشت کے موقع پر سرعت	"	۱۵۶	قیدی نہ بچر دیں	۲۱۰	۲۱۰	جس نے کہا مقابل بھاگنے نہ پائے	"
۱۶۲	جہاد کی اجرت	۱۳۱	۱۵۷	اہل کتاب کے کسی فرد کے اسلام لانے کی فضیلت	۲۱۱	۲۱۱	مسلمان کی ناشکی کی شرط پر مشرک کا ہتھیار ڈالنا	۱۶۲
۱۶۳	جہاد کے موقع پر بنی کریمہ کا پرچم	۱۳۲	۱۵۸	دارالحرب پر رات کے وقت حملہ	۲۱۲	۲۱۲	قیدی کو باندھ کر قتل کرنا	"
۱۶۴	مزدور	۱۳۳	۱۵۹	جنگ میں بچوں کا قتل	۲۱۳	۲۱۳	کیا کوئی مسلمان ہتھیار ڈال سکتا ہے؟	۱۶۳
۱۶۵	بنی کریمہ کا ارشاد	۱۳۴	۱۶۰	جنگ میں عورتوں کا قتل	۲۱۴	۲۱۴	مسلمان قیدیوں کو دھمکانے کا مشلہ	"
۱۶۶	غزوہ میں زادراہ ساتھ لے جانا	۱۳۵	۱۶۱	اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا	۲۱۵	۲۱۵	مشرکین کا فدیہ	۱۶۴
۱۶۷	زادراہ اپنے کندھوں پر لے جانا	۱۳۷	۱۶۲	اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیدیوں کو بارے	۲۱۶	۲۱۶	دارالحرب کا باشندہ	"
۱۶۸	سواری پر قانون اپنے بھائی کے پیچھے	"	۱۶۳		۲۱۷	۲۱۷	زمینوں کی حمایت	۱۶۷
۱۶۹	غزوہ اور حج کے سفر میں دوا دیوں الخ	۱۳۸	۱۶۴		۲۱۸	۲۱۸	وفد کو ہدیہ دینا	"

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۱۹	زمین کی سفارش	۱۶۸	۲۳۴	خمس کی ادائیگی دین کا جرم ہے	۱۹۱	۲۶۵	آپ کی امان	۲۲۳
۲۲۰	وفود سے ملاقات کیلئے ذریعہ	۱۶۹	۲۳۵	نبی کریم کی وفات کے بعد ازدواج	"	۲۶۶	آپ نے بحرن کی اراضی تقسیم کی	"
۲۲۱	بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائے	"	۲۳۶	مطہرات کا نفقہ	"	۲۶۷	جس نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہدہ کو قتل کیا؟	۲۲۶
۲۲۲	نبی کریم کا ارشاد یہود سے	۱۷۱	۲۳۷	نبی کریم کا ازدواج مطہرات گھر داخلہ	۱۹۲	۲۶۸	یہودیوں کا جزیرہ عرب اخراج	"
۲۲۳	اگر کچھ لوگ دارالحرب میں مقیم ہیں	"	۲۳۸	غنیمت کا پانچواں حصہ آپ کے عہد میں	۱۹۴	۲۶۹	کیساؤں کیساتھ کے ہوئے عہدہ	۲۲۷
۲۲۴	امام کی طرف سے مردم شماری	۱۷۲	۲۳۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۱۹۸	۲۷۰	کو تو انہی لوگوں کو مٹا دیا جاسکتا ہے	۲۲۸
۲۲۵	اللہ تعالیٰ دین کی تائید کے لئے	۱۷۳	۲۴۰	آپ کا ارشاد و غنیمت تمہارے	۲۰۰	۲۷۱	عہد شکنی کر نیوالے کے حق میں امام کی یہ دعا	۲۲۹
۲۲۶	جو شخص میدان جنگ میں لڑ کر مر گیا	۱۷۴	۲۴۱	غنیمت اسے ملے گی جو جنگ میں	۲۰۲	۲۷۲	عورتوں کی امان	۲۳۰
۲۲۷	جہاد میں شرکت کے وقت	"	۲۴۲	موجودہ رہو	"	۲۷۳	مسلمانوں کا عہدہ اور ان کی پناہ ایک ہے	"
۲۲۸	جس نے دشمن پر فتح پائی	۱۷۵	۲۴۳	جہاد میں شرکت کے وقت	"	۲۷۴	جب کسی نے کہا صبا	۲۳۱
۲۲۹	جس نے غزوہ اور سفر میں غنیمت تقسیم کی	"	۲۴۴	دارالحرب سے ملنے والے اموال	۲۰۳	۲۷۵	مشرکین کے ساتھ مال کے ذریعہ صلح	"
۲۳۰	کسی مسلمان کا مال مشرکین کو لے کر گئے	۱۷۶	۲۴۵	آپ نے قریش اور نصیر کی تقسیم کر لی	"	۲۷۶	ایک عہد کی فضیلت	۲۳۲
۲۳۱	جس نے کسی عجمی زبان میں گنگو کی	"	۲۴۶	نبی کریم و خلفاء کے ساتھ غزوہ	۲۰۴	۲۷۷	اگر کسی ذوقی نے کسی پر سحر کر دیا؟	۲۳۳
۲۳۲	خیانت	۱۷۸	۲۴۷	اگر امام کسی کو قاصد بنا کر بھیجے؟	۲۰۵	۲۷۸	عہد شکنی سے بچا جائے	"
۲۳۳	معمولی خیانت	"	۲۴۸	خمس مسلمانوں کی ضرورتوں اور مصالح	"	۲۷۹	معاہدہ کو کس طرح کیا جائے گا	۲۳۴
۲۳۴	مال غنیمت کے اونٹ و بکریاں بچ کر	۱۷۹	۲۴۹	میں خرچ ہوگا	"	۲۸۰	معاہدہ کرنے کے بعد عہد شکنی	۲۳۵
۲۳۵	فتح کی خوشخبری	۱۸۰	۲۵۰	پانچواں حصہ لکھنے سے پہلے غنیمت	۲۱۱	۲۸۱	ہم سے عہد انے بیان کیا	۲۳۶
۲۳۶	خوشخبری سنانے والے کو انعام دینا	"	۲۵۱	کے مال سے امان	"	۲۸۲	تین دن یا متعین مدت کے لیے صلح	۲۳۷
۲۳۷	فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہ رہی	"	۲۵۲	غنیمت کے پانچویں حصے میں امام	۲۱۲	۲۸۳	غیر متعین مدت کے لیے صلح	۲۳۸
۲۳۸	ذوقی عورت کے بال دیکھنا	۱۸۱	۲۵۳	کو تصرف کا حق ہوتا ہے	"	۲۸۴	مشرکوں کی لاشوں کو کنوئیں میں ان	"
۲۳۹	غازیوں کا استقبال	۱۸۲	۲۵۴	جس نے کافر مقتول کے سامان سے	۲۱۳	۲۸۵	عہد شکنی کر نیوالے پر گناہ	۲۳۹
۲۴۰	غزوے سے واپس ہونے پر دعا	۱۸۳	۲۵۵	خمس نہیں لیا	"	۲۸۶	تیرھواں پارہ	
۲۴۱	سفر سے واپسی پر نماز	۱۸۴	۲۵۶	آپ مولانا القلوب لوگوں کو ختم دیتے	۲۱۵	۲۸۷	کتاب بدأ الخلق	
۲۴۲	سفر سے واپسی پر کھانا کھانا	۱۸۵	۲۵۷	دارالحرب میں کھانے کو جو چیزیں ہیں	۲۲۰	۲۸۸	خلوق کی ابتداء	۲۴۰
۲۴۳	مال غنیمت میں سے پانچویں حصے کی غنیمت	۱۸۶	۲۵۸	زمینوں سے جزیہ لینے کی تفصیلات	۲۲۱	۲۸۹	سات زمینوں کے متعلق روایات	۲۴۱

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
۲۸۷	ستاروں کے بارے میں	۲۴۳						
۲۸۸	چاند اور سورج کے اوصاف	۲۴۴						
۲۸۹	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۲۴۵						
۲۹۰	ملائکہ کا ذکر	۲۴۸						
۲۹۱	جب کوئی بندہ آمین کہتا ہے	۲۵۶						
۲۹۲	جنت کی صفت	۲۶۲						
۲۹۳	جنت کے دروازوں کے اوصاف	۲۶۸						
۲۹۴	دوزخ کے اوصاف	۲۶۸						
۲۹۵	ابلیس اور اس کی فرج کے اوصاف	۲۷۲						
۲۹۶	جنوں کا ذکر	۲۷۲						
۲۹۷	اللہ تعالیٰ کا ارشاد	۲۸۳						
۲۹۸	مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ	۲۸۳						
۲۹۹	اگر کسی مشروب میں مکھی گرجائے	۲۸۷						
۳۰۰	جب مکھی کسی مشروب میں پڑ جائے	۲۸۹						

## گیارھواں پارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لوگوں کے ساتھ زبانی شرطیں

بَابُ الشَّرْطِ مَعَ النَّاسِ بِالنُّقُولِ

۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ مَنَّانَ بْنِ جَرِيحٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ وَعَنِهِمَا قَدْ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْسَى رَسُولُ اللَّهِ قَدْ كَرَّ الْخَبَرُ يَتُكَّرُ قَالَ أَنَا أَقْلُ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا كَأَنَّكَ لَأَوْدَى نِسْيَانًا وَانْوَطَأَ شَرْطًا وَاللَّيْلَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تُؤْخِذْ فِي بِمَا نَسِيتَ وَ لَا تُزْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا لَقِيََا غُلَامًا فَقَتَلَهُ فَأُطْلِقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ قَرَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا مَعَهُمْ مَلِكٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَلَاءِ

۲۔ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْهُ بَرْزُوقَةُ فَقَالَتْ كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى تَسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةً فَأَعْيِنَنِي فَقَالَتْ إِنَّ أَحَبُّوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَقَدْ هَبْتُ بَرْزُوقَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ

۱۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے خبر دی، انھیں ابن جریر نے خبر دی، کہا کہ مجھے علی بن مسلم اور عمرو بن دینار نے خبر دی، انھیں سعید بن جبیر نے، دونوں حضرات نے یحییٰ بن مسلم اور عمرو بن دینار ایک دوسرے کی روایت میں اختلاف (یا کسی) کے ساتھ روایت کی اور ان دونوں کے علاوہ (بھی ابن جریر نے اس طرح روایت کی ہے کہ) میں نے ان سے سنا انھوں نے سعید بن جبیر کو واسطہ سے حدیث بیان کی، کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، انھوں نے فرمایا کہ مجھ سے ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (موسیٰ اللہ کے رسول علیہ السلام) پھر پوری حدیث بیان کی کہ (کس طرح) حضرت علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، کیا میں آپ کو پہلے ہی نہیں بتا چکا تھا کہ آپ میرے ساتھ مبرا نہیں کر سکتے (موسیٰ ۲ کی طرف سے)، پہلا سوال تو بھول کر ہوا تھا، دوسرا شرط کے طور پر اور تیسرا قصد! آپ نے فرمایا تھا کہ ”میں جس چیز کو بھول گیا، آپ اس میں مجھ سے مؤاخذہ نہ کیجئے اور نہ مجھ پر تنگی کیجئے۔“ دونوں ایک دوسرے سے ملے جسے حضرت علیہ السلام نے قتل کر دیا۔ پھر وہ آگے بڑھے تو انھیں ایک دیوار ملی جو گرنے ہی والی تھی لیکن اسے انھوں نے درست کر دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (درآمد ہم ملک کے بجائے) امام ہم ملک پر رکھا ہے۔

۲۔ ولاد کی شرطیں۔

۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بربزہ امیئیں اور کینہ لگیں کہ میں نے اپنے مالک سے فراقیہ پر نکاح کا معاملہ کر لیا ہے، ہر سال ایک اوقیہ دینا ہوگا آپ بھی میری مدد کیجئے (آزادی کے لیے) عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر تمہارے مالک چاہیں تو میں انھیں یکشت اتنی قیمت ادا کر سکتی ہوں، لیکن تمہاری ولاد میرے ساتھ قائم ہوگی۔ بربزہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے یہاں گئیں اور ان سے اس صورت

کا ذکر کیا لیکن انھوں نے ولاد کے عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ قائم ہونے سے انکار کیا۔ جب وہ ان کے یہاں ہونے سے واپس ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے مالکوں کے سامنے یہ صورت رکھی تھی لیکن وہ کہتے ہیں کہ ولاد انھیں کے ساتھ قائم رہے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ بات سنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو صورت حال سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم انھیں خرید لو اور انھیں ولاد کی شرط نکالنے دو، و لا تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں (معاملات) میں لگاتے ہیں جن کی کوئی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ ایسی کوئی بھی شرط جس کی اصل کتاب اللہ میں نہ ہو باطل ہے خواہ سو شرطیں کیوں نہ لگائی جائیں۔ اللہ کا فیصلہ ہی حق ہے اور اللہ کی شرطیں ہی پابدار ہیں۔ ولاد تو اسی کے ساتھ قائم ہو سکتی ہے جو آزاد کرے۔

۳۔ مزارعت میں کسی نے یہ شرط لگائی کہ جب میں چاہوں گا

تمہیں بے دخل کر سکوں گا۔

۳۔ ہم سے ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ ابو کنانی نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے بخردی، انھیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ان کے ہاتھ پاؤں (خیر والوں) نے توڑ ڈالنے تو عمر رضی اللہ عنہما خطبہ دیتے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیر کے یہودیوں سے ان کی جائیداد کے سلسلے میں معاملہ کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں قائم رکھے، ہم بھی قائم رہیں گے۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اموال کے سلسلے میں گئے تورات کو ان کے ساتھ ظلم و تعدی کا معاملہ کیا گیا، جس سے ان کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ انھوں نے کہا کہ

لے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کاروبار کے سلسلے میں گئے تھے یہودیوں نے سو فرمایا کہ آپ کو ایک بالا خانہ سے نیچے گرا دیا تھا جس سے آپ کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے تھے۔ اسے یعنی خیر کی فتح کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جائیداد جو اب اسلامی حکومت کے قبضہ میں آچکی تھی، ان سے مزارعت کا معاملہ کر لیا تھا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ معاملہ ہمیشہ کے لیے نہیں ہوگا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا یہ معاملہ رہے گا، اس لیے عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ معاملہ فسخ کر دیا اور چونکہ مسلمانوں کے خلاف ان کی دشمنی اور مائدانہ سرگرمیاں بڑھتی جا رہی تھیں اس لیے اسلامی دارالسلطنت سے دور انھیں دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا۔

فَإَبْرَأَ عَلَيْهِمَا فَبَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ فَرَضْتُ ذَلِكُمْ عَلَيْهِمْ فَأَبْرَأُوا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذِي مَاهَا وَاشْتَرِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَشْخَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَتْ دُونَ شَرْطِ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ يَأْطِلُ وَإِنْ كَانَتْ مِائَةً شَرْطٍ فَقَتَلَهُ اللَّهُ أَحَقُّ وَشَرُّهُ اللَّهُ أَوْ تَقُورُ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

باب الشروط في الجهاد والمصلحة

مع أهل الحرب وكتابة الشروط

۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عُمَرَ أَنَّ لَيْثًا فِي أَحَدِنَا مَا يَدْعُو عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا دَعَا أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامِلَ يَهُودٍ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَقَالَ لَعَنَكُمْ مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَا لَيْهِ هَذَا فَعَدِي إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَعِنَ عَتِيدًا وَدَرَجًا وَلَيْسَ لَنَا هَذَاكَ عَدُوٌّ وَغَيْرُهُمْ هُمْ عَدُوُّنَا وَهُمْ مَتَنَا

وَقَدَرْنَا نَبِيًّا إِحْلَا شَعْمَهُ فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ آتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرْنَا وَقَدْ أَقْرَبْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَا مَكْنَا عَلَى الْأُمُورِ وَ شَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ أَنْتَ لَيْسْتَ بِكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَقْدُورُ عَلَى كَلْمَتِكَ لَيْكَلَةٍ بَعْدَ لَيْكَلَةٍ فَقَالَ كَأَنْتَ هَذِهِ هَذِهِ لَيْكَلَةٍ مِنْ أَبِي النَّعَاسِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ فَاجْزِلَاهُمْ عُمَرُو أَعْطَاهُمْ فِيمَا مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ الشَّرِّ مَالًا وَارِبًا وَعُورُوضًا مِنْ أَقْطَابٍ وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حَمَادٌ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَحْسَنَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

برہنیت

### باب الشریط فی الجہاد والمصالحۃ

مَعَ أَهْلِ الْخَرْبِ وَكِتَابَةِ الشَّرُوطِ ۝

۴ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعْتَمِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ الْمُنْشَرِّ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَ أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي كَانُوا

خیبہ میں ان (یہودیوں) کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں، وہی ہمارا دشمن ہیں اور انھیں پرہیز شیعہ ہے۔ اس لیے میں انھیں شہر بدر کر دینا ہی مناسب سمجھتا ہوں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا پختہ ارادہ کر لیا تو ابی حقیق (ایک یہودی خاندان) کا ایک شخص آیا اور کہا کہ یا امیر المؤمنین کیا آپ ہمیں شہر بدر کر دیں گے حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں باقی رکھا تھا اور ہم اور ہم سے جاؤ کا ایک معاملہ بھی کیا تھا اور اس کی (ہمیں خیر میں ہونے دینے کی) شرط بھی آپ نے لگائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھول گیا ہوں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تھا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم خیر سے نکلے جاؤ گے اور تمہارے اونٹ تمہیں راتوں رات لیے پھریں گے؟ اس نے کہا، یہ تو ابو القاسم (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک مذاق تھا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کے دشمن! تم نے جھوٹی بات کہی۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں شہر بدر کر دیا اور ان کے بچوں کی (یاغ کی) اونٹ (اور دوسرے سامان، یعنی کچاوسے اور رسا) دبیہ سب کی قیمت ادا کر دی۔ اس کی روایت حماد بن سلمہ نے عبید اللہ کے واسطے سے کی ہے، جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ نافع کے واسطے سے (انھوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ) اور انھوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اختصار کے ساتھ۔

۴ - جہاد، اہل حرب کے ساتھ مصالحت کی شرائط

اور ان کی دستاویز۔

۴ - مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق سے حدیث، بیان کی، انھیں عمر بن زبیری، کہا کہ مجھے زہری نے خبر دی، کہا کہ مجھے عروہ بن زبیری نے خبر دی اور زرارہ سے مسوڑ بن مخزوم رضی اللہ عنہ عزا اور مردان نے، دونوں کے بیان سے ایک دوسرے کی حدیث کی حدیث کی تصدیق ہوتی تھی۔ انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقع پر بیمار تھے۔ ابھی آپ راستے ہی میں تھے کہ خبر سے نکال دیے جاؤ گے اور پھر تمہیں کہیں، دور دراز مقام پر بھیج دیا جائے گا، جہاں کئی دن میں اونٹ کے ذریعہ تم پہنچو گے۔



فرمایا، خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے قریش کے چند سواروں کے ساتھ ہماری نقل و حرکت کا اندازہ لگانے کے لیے مقام غمیم ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس لیے تم لوگ ذات الیمین کی طرف سے جاؤ تا کہ خالد رضی اللہ عنہ کو کوئی اندازہ نہ ہو سکے، پس خدا گواہ ہے کہ خالد کو ان کے متعلق کچھ بھی علم نہ ہو سکا اور جب انھوں نے اس لشکر کا غیار اٹھایا ہوا دیکھا تو قریش جلدی جلدی خبر دیئے گئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اور جب ثنیۃ المرار پر پہنچے جس سے مکہ میں لوگ اترتے ہیں تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں ٹھہر گئی صحابہ کہنے لگے کل عل (اونٹنی کو اٹھانے کے لیے) لیکن وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا قصواء اور گنم قصواء اور گنم (قصواء حضور اکرم کی اونٹنی کا نام تھا) لیکن اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصواء اور گنم یہ ہیں اور یہ اس کی عادت ہے۔ اسے تو اس ذات نے روک لیا ہے جس نے ہاتھوں (کے لشکر) کو (مکہ میں داخل ہونے سے) روکا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے) پھر آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قریش جہمی ایسا مطالبہ رکھیں گے جس میں اللہ کی حرموں کی تعظیم ہوگی۔ تو میں ان کا مطالبہ منظور کر لوں گا لیکن آخر آپ نے اونٹنی کو ڈانٹا تو وہ اٹھ گئی۔ بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے آگے نکل گئے۔ اور مدینہ کے آخری کنارے غمد (ایک چشمہ یا گڑھا) پر جہاں پانی کم تھا آپ نے قیام کیا۔ لوگ تھوڑے تھوڑے پانی استعمال کرنے لگے اور پھر پانی ختم ہو گیا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کا گئی تو آپ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکال کر دیا اسے پانی میں ڈال دیا۔ نجد اپنی انھیں سیراب کرنے کے لیے اپنے نگاہ اور وہ لوگ پوری طرح سیراب ہوئے۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ اپنی قوم خزاعہ کے چند افراد کو لے کر حاضر ہوئے۔ یہ لوگ تہام کے رہنے والے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ تھے، انھوں نے اطلاع دی کہیں کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو تیغچے چھوڑے اور اپنی ہتھیاروں نے مدینہ کے پانی کے ذخروں پر اپنا پڑا ڈال دیا ہے۔ ان کے ساتھ بکثرت لے لی گئی کوئی بھی ایسا مطالبہ جس کی وجہ سے حرم میں قتل و خون سے لڑا جاسکے حرم کی عظمت کا پاس ضروری ہے، اس لیے میں ان کے ہر ایسے مطالبے کو مان لوں گا۔

بِتَعْصَنِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٍ فَخَذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ قَوْلًا لِلَّهِ مَا شَعَرُوا بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِفِتْرَةِ الْجَبَشِ فَأَبْطَلُوا يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بِالثَّنِيَّةِ الْاُثْنَى يَهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكْتُ بِهِ رَأَيْتُهُ فَقَالَ النَّاسُ خَلْ خَلْ فَالْحَثُّ فَقَالُوا خَلَّاتِ الْقُصُوءُ أَوْ خَلَّاتِ الْقُصُوءُ أَوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَّاتِ الْقُصُوءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا يَخْلُو وَإِلَيْكُمْ حَبَسَهَا بِلَيْسَ الْفَيْلُ ثُمَّ قَالَ وَأَنْتُمْ تَقْسِمُونَ بِي أَنَّهُ لَا يَسْتَلُونِي خُطَّةً يَعْظُمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِنْ أَفْطَيْتَهُمْ رَأَيْتُمْ زَجْرَهَا قَوْفَتِ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَثْقَى الْحَدِيثِ عَلَى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْكَمَرِ يَتَبَرَّصُهُ النَّاسُ تَبَرُّصًا فَلَمْ يَلْبَسْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوا وَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشَ فَاَنْتَرَعَ سَهْمَاتِهِمْ كَمَا نَتَبَهُ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوا فِيهِ قَوْلًا لِلَّهِ مَا زَالَ يَجِيئُ لَهُمْ بِالرَّقِيِّ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءُوا بِدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْحُذَاعِيِّ فِي ثَمَرَاتٍ قَوْمِهِ مِنْ حُزَاعَةٍ وَكَانَ عَيْنِي نَصْرًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تَهَامَةٍ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَغَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَحَدًا أَدَمِيَّةَ الْحَدِيثِ وَ

دودھ دینے والی اونٹنیاں ہیں اور ہر طرح کا سامان ان کے ساتھ ہے وہ لوگ آپ سے لڑیں گے اور آپ کے بیت اللہ پہنچیں مزامم ہوں گے لیکن آپ نے فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف عمرہ کے لیے آئے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ مسلسل لڑائیوں نے قریش کو پیچھے کر دیا ہے اور انھیں بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اب اگر وہ چاہیں تو میں ایک مدت تک (لڑائی کا سلسلہ بند رکھنے کا ان سے معاہدہ کر لوں گا) اس عرصہ میں وہ میرے اور عوام کفار و مشرکین عرب کے درمیان نہ لڑیں اور مجھے اس کے سامنے اپنا دین پیش کرنے دیں پھر اگر میں کامیاب ہو جاؤں اور اس کے بعد وہ چاہیں تو اس دین میں وہ بھی داخل ہو سکتے ہیں جس میں اور تمام لوگ داخل ہو چکے ہوں گے۔ لیکن اگر مجھے کامیابی نہ ہوئی تو انھیں بھی آرام ہو جائے گا لڑائی اور جنگ سے۔ اور اگر انھیں میری اس پیش کش سے انکار ہے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب تک میرا تن سر سے جدا نہیں ہو جاتا میں دین کے لیے برابر لڑتا رہوں گا یا پھر خداوند تعالیٰ اسے نافذ فرما دے گا۔ بدیل (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ قریش تک آپ کی گفتگو میں پہنچاؤں گا چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور قریش کے یہاں پہنچے اور کہا کہ ہم تمہارے پاس اس شخص (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کے یہاں سے آئے ہیں اور ہم نے اسے کچھ کہتے سنا ہے اگر تم چاہو تو تمہارے سامنے ہم اسے بیان کر سکتے ہیں۔ قریش کے بے وقوفوں نے کہا کہ ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ تم اس شخص کی کوئی بات ہمیں سناؤ۔ لیکن جو لوگ صاحب رائے تھے انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے جو کچھ کہ تم نے سنا ہے ہم سے بیان کر دو۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اسے (آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ یہ کہتے سنا ہے اور پھر جو کچھ انھوں نے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ سب بیان کر دیا تو عروہ بن مسعود (جو اس وقت تک کفار کے ساتھ تھے) کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے قوم کے لوگو! کیا تم میری اولاد کے درجے میں نہیں ہو۔ تو رب نے کہا کیوں نہیں اب انھوں نے پھر کہا کیا میں تمہارے باپ کے درجے میں نہیں ہوں؟ اور ہمدردی کے اعتبار سے انھوں نے پھر کہا کیا تم لوگ مجھ پر کسی قسم کی تہمت لگا سکتے ہو؟ انھوں نے کہا کہ نہیں۔ انھوں نے پوچھا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے عکا والوں کو تمہاری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑنے

مَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطْفِئُ وَهُمْ مَقَاتِلُوكَ وَ مَا ذُوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمَدَّ تَحِيٍّ يَقْتَالُ أَحَدًا وَلَكِنَّا بَجْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّا قَرِيشًا قَدْ فَهَكْتُمُ الْحَرْبُ وَ امْتَرَبَ بِهِمْ وَإِن شَاءُوا مَا دَوْثُهُمْ مُدَّةً وَ يَحْلُو أَبْنِي وَ بَيْنَ النَّاسِ فَإِن أَطْهَرَ فَإِن شَاءُوا إِن يَدَّخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَ لَآ قَدْ حَمُوا وَ إِن هُمْ أَبَوُ خَوَالِسِي نَفْسِي بِسَبِيٍّ لَّا قَاتِلَتُهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفَرِدَ سَائِقَتِي وَلَيْتُفِدَنَ اللَّهُ أَمْرَهُ فَقَالَ بَدِيلٌ سَائِلُهُمْ مَا تَقُولُ قَالُوا نَطْلُقُ حَتَّى آتَى قَرِيشًا قَالَ إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا فَإِن شِئْتُمْ أَن نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سَقَمَاءُ هُمْ لَّا حَاجَةَ لَنَا أَنْ تُخَيِّرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَقَالَ ذُو دَا الرَّأْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا وَ كَذَا وَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ تَوَمَّرَ آلُ سُلَيْمٍ بِأَلْوَسٍ قَالُوا بَلَى قَالَ أَوْ كَسَتْ بِأَلْوَالِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ تَشْفِئُونِي قَالُوا لَا قَالَ آلُ سُلَيْمٍ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْقَرْتُ أَهْلَ عَكَاظٍ فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَى جَبِّكُمْ بِأَهْلِي دَوَسُوا وَ مِنْ أَطَاعَتِي قَالُوا بَلَى قَالَ إِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ

خُطَّةً رُشِدًا أَقْبَلُوهَا وَدَعُوْنِي أَيْتِه قَالُوا  
اُعْتِبْ قَاتَانَا فَجَعَلَ بَيْنَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَحَوَّامِنَ قَوْلِهِ لِبَدِيلٍ فَقَالَ  
عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ آمَنَ مُحَمَّدٌ أَرَأَيْتَ  
إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ  
بِأَحَدٍ مِمَّنِ الْعَرَبِ اجْتَاخَ أَهْلَهُ  
قَبْلَكَ وَ إِنِ تَكُنِ الْأُخْرَى قَارِي  
وَاللَّهُ لَا رَأْيَ وَجُوهًا وَ إِنِّي لَا رَأْيَ أَشْوَكَابًا  
مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا أَنْ يَفْعَرُوهَا وَيَدْعُوهُ  
فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمْصَصْ بِنَظَرِ الْإِلَهِ  
أَنْحَنُ نَفَرْتُ عَنْهُ وَ نَدَعُهُ فَقَالَ مَنْ  
ذَا قَاتَلُوا أَبُو بَكْرٍ قَالَ أَمَّا وَ الْيَدِي  
نَفْسِي بِيَدِي كَوْلَا بِيَدِي كَأَنْتَ لَكَ  
عِنْدِي لَمْ أَجْزَلِكُ بِهَا لَا خِيَتِيكَ  
قَالَ وَ جَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے لئے بلایا تھا اور جب انھوں نے انکار کیا تو میں نے اپنے گھر کے اور  
ان تمام لوگوں کو تمھارے سامنے لا کر کھڑا کر دیا تھا جنھوں نے میرا کہنا مانا تھا۔  
قریش نے کہا کہ کیوں نہیں، یہ سب باتیں درست ہیں، اس کے بعد انھوں نے  
کہا، دیکھو، اب اس شخص یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے سامنے بھی اچھی  
اور مناسب تجویز رکھی ہے، اسے تم قبول کر لو اور مجھے اس کے پاس گفتگو  
کے لئے جانے دو، سب نے کہا آپ ضرور جائیے۔ چنانچہ عروہ بن مسعود  
آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے گفتگو  
شرور کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپ  
پہلے سے کہہ چکے تھے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت کہا، اے محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم، تمھیں بتاؤ کہ اگر تم نے اپنی قوم کو نیست و نابود کر دیا تو کیا اپنے  
سے پہلے کسی بھی عرب کے متعلق تم نے سُننا ہے کہ اُس نے اپنے گھرنے  
کا نام و نشان مٹا دیا لیکن اگر دوسری بات وقوع پذیر ہوئی (یعنی آپ کی دُعا  
کو تمام عرب نے قبول کر لیا تو اس میں بھی آپ کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ بخدا  
میں آپ کے ساتھ کچھ تو اثرات کو دیکھتا ہوں اور کچھ ادھر ادھر کے لوگ  
ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ (اس وقت) یہ سب بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ  
دیں گے (اور آپ کی قوم کی مدد بھی آپ کے ساتھ نہ ہوگی) اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ

لہ شخص اپنے نکر اور ماحول کے مطابق سوچتا ہے، عرب میں کوئی شخص سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اپنی قوم سے الگ رہ کر بھی کوئی بڑائی اور عظمت حاصل کر سکتا  
ہے لیکن اسلام نے کایا بلٹ دی، جو یہ سوچ بھی نہ جا سکتی تھی وہ ایک واقعہ اور حقیقت کی صورت میں سب کے سامنے تھی۔ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ  
جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اور قریش کے ساتھ اپنے وقت کے اعلیٰ درجہ کے مدبر اور ذی رائے اصحاب میں تھے۔ عربی بہت تھی اور اسی کے  
مطابق تجربات تھے۔ سارے عرب خصوصاً قریش میں آپ کا بڑا اعتماد قائم تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی قریش کے نمائندہ بن کر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کے گفتگو کرنے آئے تھے اس وقت ان کا یہ خیال تھا جیسا کہ ایک عرب سوچ سکتا تھا کہ دوسروں پر اس درجہ اعتماد آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی غلطی ہے۔  
اب تک بہت سی لڑائیاں قریش مسلمانوں سے لڑ چکے تھے اور پیہم شکست و ہزیمت نے انھیں کہیں کا نہ چھوڑا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جب ان کے سامنے صلح کی پیش کش کی تو قریش کے ذی رائے افراد نے اس پر لبیک کہا، جانتے تھے کہ اسے قبول نہ کرنا موت کے مرادف ہے۔  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی قریش ہی کے ایک فرد ہیں اور عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی قوم جس درجہ تباہ ہو چکی ہے  
وہ خود آپ کے لیے بھی تشویش کا باعث ہوتا چاہیے کیونکہ کوئی شخص اپنی قوم کو اپنا مخالف بنا کر کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اصل میں دونوں باتیں غلط فہمی پر  
بنی تھیں۔ عروہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک دور رہی رہے تھے اس لیے وہ اسی طرز پر سوچ سکتے تھے۔ جانتے و لے جانتے تھے کہ حضور اکرم  
نے ہمیشہ قریش کی غیرواہی چاہی۔ آپ دنیا والوں کے لیے رحمت تھے اور قریش پر ہی کیا انھما سارے عرب اور ساری دنیا کی غیرواہی آپ کے پیش نظر تھی، اگر  
یہ بات نہ ہوتی تو ایسے موقع پر جب قریش بری طرح پسپا ہو چکے تھے آپ ان کے سامنے صلح کی پیش کش نہ کرتے اور صلح میں آپ نے جو رد و اختیار کیا اور جس طرح  
دب کر صلح کی وہ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ آپ کے پیش نظر صرف قوم کی بھلائی اور اسلام کی تبلیغ تھی۔ دوسری بات انھوں نے یہ بھی تھی کہ آپ نے اپنی قوم

وَسَلَّمَ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلَحْيَيْهِ وَالْمُعْزِرَةُ  
ابْنُ شُعْبَةَ قَاتِلٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمُغْفَرُ فَكُلَّمَا أَهْوَى عُرْوَةً  
بَيَّدَهُ إِلَى الْحَيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرْبَ يَدٍ  
يَتَعَلَّ السَّيْفُ وَقَالَ لَهُ أَحِبُّوْنِي دَلَّ عَنْ حَيَّةِ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةً رَأْسَهُ فَقَالَ  
مَنْ هَذَا قَالَ لَوْ الْمُغْزِرَةُ ابْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ أَيْ عَدُوُّ  
أَلَسْتُ أَسْعَى فِي عَدُوِّكَ وَكَانَ الْمُغْزِرَةُ صَحْبًا  
قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَأَخَذَ أَمْوَالَهُمْ  
ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِي  
شَيْءٍ ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَوْمُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَيِّنُهُ قَالَ كَوَّاهُ اللَّهُ مَا تَخْتَمُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَامَةً إِلَّا  
وَقَعَتْ فِي لَفٍّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَّ بِهَا وَجْهَهُ  
وَجَلَدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَأُوا أَمْرًا وَإِذَا  
تَوَصَّاءُ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ عَلَى وَصُوئِهِ وَإِذَا  
تَكَلَّمَ حَفِصُوا أَصْوَاهُ تَهْمُ عَيْنُهُ وَمَا يُحْدِثُونَ  
أَلَيْسَ النَّظَرُ تَعْظِيمًا لَهُ فَوَجِعَ عُرْوَةُ إِلَى  
أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ وَاللَّهِ لَعَنْتُ وَقَدْ تُثَّ عَلَى  
الْمُلُوكِ وَوَقَدْ تُثَّ عَلَى قِيَصَرٍ وَكِسْرَى وَالْجَائِثِ  
وَاللَّهِ إِنَّ رَأْيَتُ مَدَا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ  
مَا يُعْظِمُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مُحَمَّدًا وَاللَّهُ إِنَّ تَخْتَمُ نَحَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي لَفٍّ

بے مصلی بنظر اللات (عرب کی ایک گالی) کیوں کر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور آپ کو تنہا چھوڑ دیں گے۔ عروہ نے پوچھا یہ کون  
صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ابو بکر رضی عنہ نے کہا ہاں اس ذات کی قسم  
جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر تمھارا چھ پر ایک احسان نہ ہوتا  
جس کی اب تک میں مکافات نہیں کر سکا ہوں، تو تجھیں جواب ضرور دیتا۔ بیان  
کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر گفتگو کرنے لگے اور گفتگو کرتے ہوئے  
آپ کی دائرہ مبارک کپڑا لیا کرتے تھے یہ منیرہ بن شیبہ رضی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس کھڑے تھے، تلوار لٹکانے ہوئے اور سر پر خود پہنے ہوئے عروہ  
جب بھی نبی کریم کی دائرہ کی طرف ہاتھ لگاتے تھے تو منیرہ اپنا ہاتھ تلوار کے دھتے  
پر مارتے اور ان سے کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائرہ سے اپنا  
ہاتھ ہٹاؤ، عروہ نے اپنا سر اٹھایا اور پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے  
بتایا کہ منیرہ بن شیبہ رضی عنہ نے انھیں مخاطب کر کے کہا، اے عروہ کیا اب تک  
تیرے کہ قوت میں جھکت نہیں رہا؟ اصل میں منیرہ اسلام لانے سے پہلے جاہلیت  
میں ایک قوم کے ساتھ رہے تھے، پھر ان سب کو قتل کر کے ان کا مال لے لیا تھا۔  
اس کے بعد مدینہ آئے اور اسلام کے حلقہ گوش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں ان کا مال رکھ دیا کہ جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں لیکن  
اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام تو میں قبول کر رہا ہوں، مال یہ  
مال، تو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔ عروہ نے کن آنکھوں سے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی نقل و حرکت، دیکھتے رہے پھر انھوں نے بیان  
کیا کہ بخدا اگر کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم بھی تھو کا تو ان کے اصحاب  
نے اپنے ہاتھوں پر اسے لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر رکھ  
لیا کسی کام کا اگر آپ نے حکم دیا تو اس کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر  
لوگ سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ آپ وضو کرنے لگے تو ایسا  
معلوم ہوا کہ آپ کے وضو کے پانی پر لڑائی ہو جائے گی، یعنی ہر شخص اس

بقیہ حاشیہ :- کو اپنا مخالف بنا رکھا ہے اور یہ آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔ غالباً اس سے زیادہ غلط بات کبھی نہ کہی ہوگی۔ سرچنے والا اپنے ماحول کے  
مطابق سوچتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ جس کے متعلق وہ سوچ رہا ہے۔ اس کا ماحول کیا ہے؟ کیا صحابہ رضی عنہ بھی زیادہ کوئی جاں نثار قوم دنیا میں پیدا ہوئی ہے؟  
کیا مخالف و موافق کوئی بھی آج سوچ سکتا ہے کہ صحابہ رضی عنہ اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کسی وقت بھی چھوڑ سکتے تھے؟  
صفحہ ۱۸ :- لے عرب کا بیڑہ لیتے تھے کہ بڑوں سے گفتگو کرتے وقت ان کی دائرہ پر ہاتھ لگاتے تھے اور بکرا بکرا لیا کرتے تھے۔ آج ہمارے  
یہاں بھی چیزیں میسر ہیں لیکن عرب میں اس کا عام رواج تھا۔

رَجُلٌ مِنْهُمْ فَذَلَّتْ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَ  
 إِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأُوا  
 كَادُوا يَفْتَسِلُونَ عَلَى وَصُوئِهِ وَإِذَا أَتَوْا  
 حَفْضُوهُ أَصَوَاتُهُمْ عِندَهُ وَمَا يُحْدِثُونَ إِلَيْهِ  
 النَّظَرَ تَغْطِيهِمَا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكَ  
 خُطَّةٌ رُشِدٌ فَأَقْبَلُهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ  
 بَنِي يَمَانَةَ دَعُونِي أُنَبِّئْهُ فَقَالُوا أَهَيْتُهِ فَلَمَّا  
 أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
 أَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 هَذَا أَفْلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعْظِمُونَ الْبِدَنَ  
 فَأُتِعُوا مَا لَهُ فَبُعِثْتُ لَهُ وَاسْتَفْعَلَهُ النَّاسُ  
 يُكَبِّتُونَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ  
 مَا يَتَّبِعُنِي لَهُمْ لَأَعْلَنَ يَصْنَعُوا عَنِ الْبَيْتِ  
 فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ  
 فَقَالَ دَعُونِي أُنَبِّئْهُ فَقَالُوا أَهَيْتُهِ  
 فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَكْرَزُ وَهُوَ رَجُلٌ  
 فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَبْلَ مَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذَا جَاءَ  
 سَهْمِيلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَالَ مَعْمَرُ فَاجِرٌ فِي  
 أَيُّوبَ عَنْ يَكْرَمَةَ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سَهْمِيلُ  
 بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَقَدْ سَهَّلَ لَكُمْ قَالَ مَعْمَرُ قَالَ  
 النَّهْزَرِيُّ فِي حَرْبِهِمْ فَجَاءَ سَهْمِيلُ  
 بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ أُكْتُبُ بَيْنَنَا وَ  
 بَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاتِبُ فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُكْتُبُ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پانی کو لینے کی کوشش کرتا تھا۔ جب آپ گفتگو کرنے لگتے تو سب پر خاموشی چھا جاتی، آپ کی تعلیم کا یہ حال تھا کہ آپ کے ساتھی نظر بھر کر آپ کو دیکھ بھی نہ سکتے تھے۔ عہدہ جب اپنے ساتھیوں سے ملے تو ان سے کہا، اے لوگو! بخدا میں بادشاہ ہوں کے دربار میں بھی دخل دے کر گیا ہوں۔ قیصر و کسری اور بنی سب کے دربار میں، لیکن خدا کی قسم میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے محل اس کی اس درجہ تعلیم کرتے ہوں جتنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی کرتے تھے۔ بخدا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بلغم بھی تھوک دیا تو ان کے اصحاب نے اسے اپنے ہاتھوں پر لے لیا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا۔ آپ نے انہیں اگر کوئی حکم دیا تو ہر شخص نے اسے بجالانے میں ایک دوسرے پر مسبقت کی کوشش کی۔ آپ نے اگر دھنوک کی توایا معلوم ہوا کہ آپ کے دھنوک پر لڑائی ہو جائے گی۔ آپ نے جب گفستگو شروع کی تو ہر طرف خاموشی چھا گئی، ان کے دلوں میں آپ کی تعلیم کا یہ عالم کہ آپ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکتے۔ انہوں نے آپ کے سامنے ایک بھلی صورت رکھی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اسے قبول کر لو۔ اس پر نہ کہنا کہ ایک شخص کہنے لگا کہ اچھا مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ لوگوں نے کہا، تم بھی جاسکتے ہو۔ جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قریب پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نکلنا شخص ہے، ایک ایسی قوم کا فرد جو قربانی کے جانوروں کی تعلیم کرتے ہیں۔ اس لیے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو (اس کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا مقصد عمرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہے) صحابہ نے قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دیئے اور تبلیہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔ جب اس نے یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا کہ سبحان اللہ! قطعاً مناسب نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکا جائے اس کے بعد قریش میں سے ایک دوسرا شخص مکرم بن حنفص نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے یہاں جانے دو۔ سب نے کہا کہ تم بھی جاسکتے ہو۔ جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی عنہم سے قریب ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ مکرم ہے ایک بدترین شخص، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا۔ ابھی وہ گفتگو کر رہا تھا کہ سہیل بن عمرو آگیا۔ سمر نے (سالمہ سے) بیان کیا کہ مجھے ایوب نے خبر دی اور انہیں مکر مرنے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا معاملہ آسان (سہل) ہو گیا۔ سمر نے بیان کیا کہ زہری نے اپنی حدیث میں اس طرح بیان کیا تھا کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو کہنے لگا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے)

قَالَ سَهِيلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنْ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ هَذَا مَا قَا ضَوْ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ سَهِيلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنْ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلَكِنْ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ إِنْ لَمْ يَأْتِ لَمْ يَأْتِ فَقَالَ سَهِيلٌ وَمَا أَفْعَلُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ تَخْلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَطَوَّفَ بِهِ فَقَالَ سَهِيلٌ وَاللَّهِ لَا تَكْهَنُ الْعَرَبُ أَنَا أَخَذْنَا مَضْغَطَةً وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنْ نَهَامِ الْمُفِيلِ فَكُتِبَ فَقَالَ سَهِيلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دُنْيَاكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يَدُورُ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيَّنَاهُمْ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهِيلٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَفْ فِي قُبُورِهِمْ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَلَكَةٍ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سَهِيلٌ هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أُقْضِيَكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ قَالَ فَوَاللَّهِ إِذَا لَمْ أَصْلَحْ

کہ ہمارے اور اپنے درمیان (صلح کی) ایک تحریر لکھ لو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب کو لکھوایا اور فرمایا کہ لکھو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل کہتے تھے، چنانچہ کہ بخدا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ البتہ تم یوں لکھ سکتے ہو یا سمک اللہم جیسے پہلے لکھا کرتے تھے، مسلمانوں نے کہا کہ بخدا ہمیں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سوا اور کوئی دوسرا جملہ نہ لکھنا چاہیے۔ لیکن اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”یا سمک اللہم“ ہی لکھ دو۔ پھر آپ نے لکھوایا۔ یہ محمد رسول اللہ سے صلحا مہر کی دست آویز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) سہیل نے کہا۔ اگر ہمیں معلوم ہو تا کہ آپ رسول اللہ ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ پس آپ صرف اتنا لکھئے کہ ”محمد بن عبد اللہ“ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ گواہ ہے کہ میں اس کا رسول ہوں، خواہ تم میری تکذیب ہی کرتے رہو۔ لکھو جی۔ ”محمد بن عبد اللہ“ نہ ہری نے بیان کیا کہ یہ سب کچھ (رعایت اور ان کے ہر مطالبہ کو مان لینا) صرف آپ کے اس ارشاد کا نتیجہ تھا جو پہلے ہی آپ بدیل رضی اللہ عنہ سے کہہ چکے تھے، کہ قریش مجھے جو بھی ایسا مطالبہ کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی تعظیم مقصود ہوگی تو میں ان کے مطالبے کو ضرور تسلیم کر لوں گا۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل سے فرمایا لیکن (صلح کے لیے) شرط یہ ہوگی کہ تم لوگ بیت اللہ میں طواف کرنے کے لیے جانے دو گے سہیل نے کہا، بخدا ہم (اس سال) ایسا نہیں ہونے دیں گے، عرب کہیں گے کہ ہم مغلوب ہو گئے تھے (اس لیے ہم نے اجازت دے دی) البتہ آئندہ سال کے لئے اجازت ہے۔ چنانچہ یہی لکھ لیا پھر سہیل نے کہا کہ یہ شرط بھی (لکھ دیجئے) کہ ہماری طرف کا جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا، خواہ وہ آپ کے دین ہی پر کیوں نہ ہو آپ اسے میں واپس کر دیں گے، مسلمانوں نے (یہ شرط سن کر کہا، سبحان اللہ ایک ایسے شخص کو) مشرکوں کے حوالے کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ جو مسلمان ہو کر آیا ہو۔ ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ ابو جندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ (اپنی بیڑیوں کو گھسیٹے ہوئے پہنچے۔ وہ کہہ کر نشیبی علاقہ کی طرف سے بھاگے تھے اور اب خود کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ سہیل نے کہا: اے محمد! یہ پہلا شخص ہے جس کے لیے (صلحا مہر کے مطابق) میں مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اسے میں واپس کر دیں۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی تو ہم نے (صلحا مہر کی اس دفعہ

لے جاہلیت کے زمانے میں ابو عرب کسی تحریر کی ابتدا میں ہی لکھ لکھ کرتے تھے۔ اس طرح بھی اللہ کے نام سے ابتدا کی جاتی تھی۔ اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء اسلام میں اس طرح لکھتے تھے پھر جب آیۃ النفل نازل ہوئی تو آپ پوری طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے لگے۔

کردن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر اس ایک کو (دیکھ) احسان کر دو۔ اس نے کہا کہ میں ایسا کبھی احسان نہیں کر سکتا۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں احسان کر دینا چاہتا ہوں لیکن اس نے یہی جواب دیا کہ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ البتہ مکرز نے کہا کہ چلے ہم اس کا احسان آپ پر کرتے ہیں۔ ابوجندلؓ نے فرمایا: مسلمانو! میں مسلمان ہو کر آیا ہوں، کیا مجھے پھر مشرکوں کے ہاتھ میں دیدیا جائے گا؟ کیا میرے ساتھ جو کچھ معاملہ ہوا ہے تم نہیں دیکھتے؟ ابوجندل رضی اللہ عنہ کو اللہ کے راستے میں بڑی سخت آزمائشیں پہنچائی گئی تھیں۔ راوی نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، کیا یہ واقعہ اور حقیقت نہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں ہیں؟ میں نے عرض کیا، کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں ہیں! میں نے کہا، پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دینے۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، میں اس کی نگرانی کرتا ہوں کہ تم نہ گمراہ ہو اور میرا مددگار رہے۔ میں نے کہا کیا آپ ہم سے یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے لیکن کیا میں تم سے یہ کہتا تھا کہ اسی سال ہم بیت اللہ پہنچ جائیں گے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا، نہیں آپؐ نے اس قید کے ساتھ نہیں فرمایا تھا۔ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ پھر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تم بیت اللہ تک پہنچو گے اور اس کا طواف کر دو گے۔ انھوں نے بیان کیا کہ پھر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا اور ان سے بھی یہی پوچھا۔ ابوبکرؓ نے کیا حقیقت نہیں کہ اُن حضورؐ اللہ کے نبی ہیں؟ انھوں نے بھی فرمایا کہ کیوں نہیں ہیں۔ میں نے پوچھا کیا ہم حق پر نہیں ہیں؟ اور کیا ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں ہیں! میں نے کہا پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں کیوں دینے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جناب بلا شک و شبہ حضورؐ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اپنے رب کی حکم عدولی نہیں کر سکتے۔ اور ان کا رب ہی ان کا مددگار رہے پس ان کی رتی مضبوطی سے پکڑ لو۔ خدا گواہ ہے کہ وہ حق پر ہیں میں نے کہا کیا آپؐ ہم سے یہ نہیں کہتے تھے کہ عنقریب ہم بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ بھی صحیح ہے، لیکن کیا اُن حضورؐ نے آپ سے یہ فرمایا تھا کہ اسی سال آپ بیت اللہ پہنچ جائیں گے میں نے کہا کہ نہیں۔ ابوبکرؓ نے فرمایا، پھر اس میں بھی کوئی شک و شبہ نہیں کہ آپؐ بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ زہریؒ نے بیان کیا کہ

عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْزُهُ لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجْزِيهِ لَكَ قَالَ بَلَى قَا فَعَلْ قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مَلَكُؤُكَ قَدْ أَجْزَنَاهُ لَكَ قَالَ أَبُو جُنْدَلٍ أَنِّي مَعَكُمْ الْمُسْلِمِينَ أُرِدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا إِلَّا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عَذِبَ عَذَابَ آبَاءِ شَدِيدًا إِنْ اللَّهُ فَسَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَا تَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتُ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ قَلِمَ نُعْطِي الدِّينَةَ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ نَاصِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تَحَدِّثُنَا أَنَا سَأَفُؤُ ابْتَيْتُ فَتَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى قَا خَبَرْتُكَ أَنَا نَاتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ ابْتَيْتَهُ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ قَا تَيْتُ آبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللَّهِ حَقًّا؟ قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قُلْتُ قَلِمَ نُعْطِي الدِّينَةَ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ إِنَّمَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ نَاصِرُهُ قَا سَتَمْسِكُ بِقُرْبِهِ فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَا سَأَفُؤُ ابْتَيْتُ وَتَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى قَا خَبَرْتُكَ إِنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ ابْتَيْتَهُ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِي ذَلِكَ أَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَعَمَ مِنْ خَصِيصَةٍ



اَلْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَا مَحَابِبَ قَوْمًا فَانْحَرُوا ثُمَّ اخْلِقُوا  
 قَالَ قَوْلَ اللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى  
 قَالَ ذَلِكَ فَلَمْ يَمَرَّ بِكُمْ قَلَمًا يَكْتُمُ  
 مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ  
 لَهَا مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ  
 اللَّهُ أَتَجِبُ ذَلِكَ أَخْرَجَ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُ  
 أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرُوا بَيْنَكُمْ  
 وَتَدْعُوا أَحَالَفَتْ فَيُخْلِقُ فَخَرَجَ فَلَمْ يَكَلِّمْ  
 أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى قَعَلَ ذَلِكَ نَحَرٌ بَيْنَهُ  
 وَدَعَا حَالِقَهُ فَنَحَلَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا  
 فَانْحَرُوا وَاجْعَلْ بَعْضُهُمْ يَخْلُقُ بَعْضًا حَتَّى  
 كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ  
 نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنذَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں سے اپنی اس عجلت پسندی کی مکافات  
 کے لیے نیک اعمال کئے پھر جب صلح نامہ سے آپ فارغ ہو چکے تو صحابہ کرام  
 اللہ علیہم سے فرمایا، اب انھوں اور جن جانوروں کو ساتھ لائے وہاں کی قربانی  
 کر لو اور سر بھی منڈا لو۔ انھوں نے بیان کیا کہ ہذا گواہ ہے صحابہ میں سے ایک  
 شخص بھی نہ اٹھا اور تین مرتبہ آپ نے یہی جملہ فرمایا جب کوئی نہ اٹھا تو حضور  
 ام سلمہ رام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے خیمہ میں گئے اور ان سے لوگوں کے طرز  
 کا ذکر کیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے اللہ کے نبی! کیا آپ یہ پسند  
 کریں گے کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں، بلکہ اپنا قربانی کا جانور  
 ذبح کر لیں اور اپنے جام کو بولیں جو آپ کے بال مونڈ دے چنانچہ حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے کسی سے کچھ نہیں کہا اور یہی سب کچھ کیا  
 اپنے جانور کی قربانی کر لی اور اپنے جام کو بولایا جس نے آپ کے بال مونڈ  
 جب صحابہ نے دیکھا تو وہ بھی ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے، ایسا معلوم  
 ہوتا تھا کہ رنج و غم میں ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے، پھر ان حضور کے  
 پاس (کسے) چند مومن خواتین آئیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا، اے

اے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی، اس وقت تک مسلمان پہلے سے بہت زیادہ قوی اور طاقت ور تھے۔ اس لیے حدیبیہ تک پہنچنے کے باوجود عمرہ ذکر کرنے کا بہت سے صحابہ  
 کو برا رنج تھا۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار سے صلح کی تو کفار کی شرائط بھی مان لیں تھیں جن میں کفار زیادتی پر تھے، لیکن بہر حال یہی اللہ تعالیٰ کا حکم  
 تھا خاص طور سے حضرت عمرؓ نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں بڑی جرأت سے کام لیا تھا جس کا انھیں زندگی بھر افسوس رہا اور اسی کے مستحق  
 وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس بیجا جرأت کی مکافات کے لیے بہت سے نیک اعمال کئے، تاکہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کر دے۔ دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت  
 عمرؓ نے فرمایا۔ اس دن سے اپنی جرأت کی مکافات کے لیے میں برابر روزے رکھتا رہا۔ صدقات دیتا رہا، نماز (اقوال) پر مطلقاً دل اور غلام آزاد کرتا رہا، اس  
 موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شہرت خاص طور پر قابل ذکر ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات کے ساتھ آپ کا تو اردھی حدیث میں یہ جو جملہ  
 آیا ہے کہ عمرؓ نے پوچھا، کیا آپ ہم سے کہتے نہیں تھے کہ ہم بیت اللہ جا کر اس کا طواف کریں گے؟ اس سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے صرف طواف کا  
 ذکر کیا تھا کہ ہم سب بیت اللہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔ وہی یہ بات کہ آپ نے سال اور وقت کی تعیین کے ساتھ کوئی بات کہی ہو تو ایسا نہیں ہوا تھا قدرتی طور  
 پر جب آپ سے عمرہ کے ارادہ سے سفر شروع کیا تو صحابہ کے ذہن میں یہ بات آئی ہوگی کہ اس مرتبہ بیت اللہ ضرور پہنچ جائیں گے اور طواف بھی ہوگا، کیونکہ اس حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ذکر پہلے ہی کر چکے تھے اور جوش و جذبہ کی حالت میں عمر رضی اللہ عنہ بھی یہ یاد نہ رکھ سکے کہ ان حضور کا وعدہ وقت کی تعیین کے ساتھ نہیں  
 تھا۔ جب یاد دلایا گیا تو انھیں بھی یاد آیا اور اپنی غلطی کا احساس ہوا اس سلسلے میں ایک اور روایت بھی ہے کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا خواب دیکھا تھا  
 و اقدی جس کی حدیث کے باب میں روایات پر زیادہ غما و غما نہیں کیا جاسکتا، کی ایک روایت میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے مدینہ میں یہ خواب دیکھا تھا اگر واقعی  
 کی اس روایت کو بھی تسلیم کر لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ خواب میں کسی وقت کی تعیین نہیں تھی اور بہر حال مدینہ کے واقعے کے بعد آپ نے عمرہ تو کیا ہی تھا لیکن صحیح روایت  
 سے یہ ثابت ہے کہ یہ خواب آپ نے مدینہ میں دیکھا جب صحابہ بہت مضطرب ہوئے اس وقت آپ کو خواب میں دکھایا گیا کہ صحابہ کا اضطراب ختم ہو بہر حال اس واقعہ سے قطعاً  
 ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء کی خبریں ہی واقعہ کے خلاف ہوتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر دین پر اعتماد کیسے باقی رہ سکتا تھا۔ قرآن نے خود اس طرح کے تحولات کی بڑی  
 شدت سے تردید کی ہے۔

لوگو! ایمان لا چکے ہو، جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لے لو، "بعض الکواکب"۔

اسی دن حضرت عمرؓ نے اپنی دو بیویوں کو طلاق دی، جواب تک شرک کی حالت میں تھیں، کیونکہ ابتدائے اسلام میں مشرک عورتوں سے شادی کی مانعت نہیں تھی اور اب ہو گئی تھی، ان میں سے ایک سے تمنا دیر بن ابی سفیان (رضی اللہ عنہ) نے نکاح کر لیا تھا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو قریش کے ایک فرد ابو بصیرؓ حاضر ہوئے (مکہ سے فرار ہو کر) وہ مسلمان ہو چکے تھے۔ قریش نے انھیں واپس لینے کے لیے دو آدمیوں کو بھیجا اور انھوں نے آ کر کہا کہ ہمارے ساتھ آپ کا معاہدہ ہو چکا ہے، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیرؓ کو واپس کر دیا۔ قریش کے دونوں افراد جب انھیں لے کر واپس ہوئے اور ذوالحلیفہ پہنچے تو کھجور کھاتے کے لئے اترے جو ان کے ساتھ تھے۔ ابو بصیرؓ نے ان میں سے ایک سے فرمایا بخدا تمہاری تلوار بہت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے ساتھی نے تلوار نیام سے نکل دی، اس شخص نے کہا، اس خدا کی قسم، نہایت عمدہ تلوار ہے، میں اس کا بار بار تجربہ کر چکا ہوں۔ ابو بصیرؓ اس پر بوسے کر ذرا لمبے بھی تودکھاؤ اور اس طرح اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ پھر اس شخص (تلوار کے مالک) کو ایسی ضرب لگائی کہ وہ زمین پر گر گیا۔ اس کا دوسرا ساتھی بھاگ کر مدینہ آیا اور مسجد میں دوڑتا ہوا داخل ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے دیکھا تو فرمایا یہ شخص کچھ خوف زدہ معلوم ہوتا ہے جب وہ اس حضورؐ کے قریب پہنچا تو کہنے لگا خدا کی قسم میرا ساتھی تمہارا لگیا اور میں بھی مارا جاؤں گا اگر آپ لوگوں نے ابو بصیرؓ کو زندہ رکھا، اتنے میں ابو بصیرؓ بھی آگئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذمہ داری پوری کر دی آپ مجھے ان کے حوالے کر چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دلوائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نامعقول اگر اس کا کوئی مددگار رہتا تو پھر ہوائی کے شعلے جبراک اٹھتے۔ جب انھوں نے حضور اکرمؐ کے یہ الفاظ سنے تو سمجھ گئے کہ آپ بے کفران کے حوالہ کر دیں گے، اس نے دلوں سے نکل گئے اور دریائے ساحل پر آگے بڑھ کر روئے بیان کیا کہ اپنے گھر والوں سے (مکہ سے) چھوٹ کر ابو جندلؓ بھی جو سہیل کے بیٹے تھے ابو بصیرؓ سے جا ملے اور اب یہ حال تھا کہ قریش کا جو شخص بھی اسلام لاتا (مجلئے مدینہ آنے کے) ابو بصیرؓ کے پاس حاصل سمندر پر چلا جاتا۔ اس طرح ایک جماعت بن گئی اور خدا گواہ ہے یہ لوگ قریش کے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مِنْهَا جَدَاتٍ فَاْمْتَحِنُوهُنَّ حَتَّىٰ بَلَغَ بَعْضُهُنَّ الْكُفْرَ فَلْيُطْلَقْ عُمَرُ بْنُ الْوَيْثِ وَأَمْرًا سَيْنَ كَانَتْ لَهُ فِي الشَّرْكَ فَتَزَوَّجَ أَحَدَهُمَا مُعَوِيَّةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَالْأُخْرَى صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا أَلْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَقَالُوا أَلْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَنَجَرَا بِهِ حَتَّىٰ بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَزَلُّوا يَأْكُلُونَ مِنْ ثَمَرِهِمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنْ لَأَرَىٰ سَيْفَكَ هَذَا يَا مُلَانٌ جَيِّدٌ قَا سَلْتَهُ الْأَخَرُ فَقَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ إِنْ لَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَاْمَلَكْتُ مِنْهُ فَصَرَبَهُ حَتَّىٰ بَرَدَ وَكَوَّرَ الْأَخَرُ حَتَّىٰ أَقَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْبُدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ لَقَدْ رَأَىٰ هَذَا زَعْرًا قَلَمًا أَنْتَهَىٰ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتَلَ وَاللَّهُ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَىٰ اللَّهُ ذِمَّتِكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ انْجَأَنِي اللَّهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَّ آمَنَهُمْ مُسْعَرٌ حَرِبَ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرِدُهُ إِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّىٰ أَقَى سَيْفَ الْيَجْرِ قَالَ وَنُفِلَتْ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلُ ابْنُ سُهَيْلٍ فَلَجَّ بِأَبِي بَصِيرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قَوْلَيْهِ

رَجُلٌ قَدْ أَكَلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ  
مِنْهُمْ عَصَابَةٌ قَالُوا اللَّهُ مَا لِي سَمِعُونَ بِغَيْرِ حَرْجٍ لِقَائِهِ  
إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا فَفَقَتُواهُمْ وَأَخَذُوا  
أَمْوَالَهُمْ فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تَنَادِسَتْ يَا اللَّهُ وَالرَّحِيمُ كَمَا أَرْسَلْتُمْ  
أَتَاهُ فَهُوَ أَمَنٌ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَيْهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي لَفَّ أَيْدِيَهُمْ  
عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِطَبْعٍ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ  
أَنْ أَنْظَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتَّى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ  
الْحِجَابِ هَلِيَّةٌ وَكَانَتْ حَمِيَّةُهُمْ أَمَهُمْ كَمْ يُقَرُّوْا  
أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ وَكَمْ يُقَرُّوْا بِسَمِ اللَّهِ  
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَحَالُوا أَبْنِيَهُمْ وَبَيْنَ الْبَنِيَّةِ  
وَقَالَ عَقِيلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُدُوَّةٌ فَأَخْبَرْتُ  
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ  
يَمُرُّ بِجَنَّتَيْنِ وَبَلَغَتْهُ أَنَّ لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
أَنْ يَرُدُّوا إِلَى الْمُشْرِكِينَ مَا أَنْفَقُوا أَعْلَى مَنْ  
هَاجَرَ مِنْ أَرْوَاحِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
أَنْ لَا يُبْسِكُوا بِعَصَمِ الْكُفَّارِ أَنْ عَصَمَهُ طَلَقَ  
أَمْرَاتَيْنِ قَرِيبَتَيْ بَنَاتِ أَبِي أُمَيَّةَ وَأُتْبِيَّةَ جَزُولِ  
الْخَزْأَعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيبَتَيْ مُغَوِيَّةَ وَتَزَوَّجَ  
الْأُخْرَى أَبُو جَهْمٍ فَلَمَّا أَبَى الْكُفَّارُ أَنْ يُقَرُّوا بِأَدَاءِ  
مَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَرْوَاحِهِمْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى  
وَأَنْ مَا تَكَلَّمُوا شَيْءًا مِنْ أَرْوَاحِهِمْ إِلَى الْكُفَّارِ  
فَعَا قَبْتُمْ وَأَلْعَبْتُمْ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُونَ إِلَى مَنْ  
هَاجَرَ مِنْ أَمْرَاتِهِ مِنَ الْكُفَّارِ فَأَمْرَاتِنَ يُعْطَى مَنْ  
ذَهَبَ لَهُ زَوْجٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَا أَنْفَقَ مِنْ صَدَاقٍ  
يَسَاءُ الْكُفَّارُ اللَّاقِي هَاجَرْتُمْ وَمَا تَعْلَمُوا أَحَدًا مِنَ  
الْمُهَاجِرَاتِ أُرْسِدَتْ بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ سَا وَ

جس قافلہ کے متعلق بھی سن لیتے کہ وہ شام جا رہا ہے (ہجرت کے لیے) تو اسے راستے  
ہی میں روک کر ٹوٹ لیتے اور قافلہ والوں کو قتل کر دیتے۔ اب قریش نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے یہاں اللہ اور رحم کا واسطہ دے کر درخواست بھیجی کہ آپ کسی کو بھیجیں،  
(ابو بصیر اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے یہاں کہ وہ قریش کی ایذا سے رک جائیں)  
اور اس کے بعد جو شخص بھی آپ کے یہاں جائے گا (مکے سے) اسے آٹھن ہے چنانچہ انھوں  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں اپنا آدمی بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی  
کہ ”اور وہ ذات گرامی جس نے روک دیئے تھے تمہارے ہاتھ ان سے امدان کے  
ہاتھ تم سے (یعنی جنگ نہیں ہو سکتی تھی) وادی مکہ میں (مدینہ میں) اس کے بعد کہ تم غائب  
کر دیا تھا ان پر، یہاں تک کہ بات جاہلیت کے دور کی جاے جاہلیت تک پہنچ گئی تھی“  
ان کی حمیت (جاہلیت، یہ تھی کہ انھوں نے (معاہدہ میں بھی) آپ کے لیے اللہ کے نبی  
ہونے کا اقرار نہیں کیا (اور یہ الفاظ کوڑا سیٹے) اسی طرح انھوں نے بسیم اللہ الرحمن  
الرحیم نہیں کہنے دیا اور آپ کے بیت اللہ جانے سے مانے بنے عقل نے زمزمی کے واسطے  
سے بیان کیا ان سے عروہ نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا (جو مکہ سے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتی تھیں) انھیں  
لیٹتے تھے (زہری نے بیان کیا کہ) ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت  
نازل فرمائی کہ مسلمان وہ سب کچھ ان مشرکوں کو واپس کر دیں جو انھوں نے اپنی ان بیویوں  
پر خرچ کیا ہو جو (اب مسلمان ہو کر ہجرت کر آئی ہیں) اور مسلمانوں کو حکم دیا کہ اگر عورتوں  
کو اپنے نکاح میں نہ رکھیں تو عورتوں نے اپنی دو بیویوں، قریبہ بنت ابی امیہ اور ایک  
جرویل خزاعی کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ قریبہ سے معاویہ نے شادی کر لی تھی رکھ کر  
اس وقت معاویہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، اور دوسری بیوی سے ابو جہم نے شادی کر لی  
تھی۔ لیکن جب کفار نے مسلمانوں کے ان اقربا کے ادا کرنے سے انکار کیا جو انھوں  
نے اپنی (کافرو) بیویوں پر کئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اور اگر تمہاری  
بیویوں میں سے کوئی کافروں کے یہاں چلی جائے اس کے (مہر و حصہ) کے اقربا کے  
ان کفار کی عورتوں کے مہر ادا کر دیئے جائیں جو ہجرت کر کے آگئی ہیں (اور کچھ مہر  
نے ان سے نکاح کر لیا ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ کوئی بھی  
مہاجرہ ایمان کے بعد مرتد ہوئی ہوں (لیکن بہر حال یہ حکم نازل ہوا تھا) اور میں یہ  
رعایت بھی معلوم ہوئی ہے کہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ اسے نقد بھیج کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں مومن و مہاجر کی حیثیت سے معاہدہ کی مدت کے اندر ہی حاضر ہوئے تو تم غرضاً

لے یعنی معاہدہ میں جو یہ شرط قریش نے رکھی تھی کہ ہمارا جو بھی آدمی مدینہ فرار ہو کر جائے اسے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، انھوں نے خود ہی یہ شرط واپس لے لی۔

بن شریق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تحریر لکھی جس میں اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی دایسی کا مطالبہ آپ سے کیا تھا۔ پھر انھوں نے پوری حد بیان کی۔

ہمز ہمز ہمز

۵۔ قرض میں شرط لگانا۔ ابن عمر اور عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر قرض کی ادائیگی کے لئے کوئی مدت متعین کی تو جائز ہے اور لیث نے بیان کیا کہ ان سے جعفر بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن ہرمز نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا جنھوں نے نبی اسرائیل کے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار قرض مانگا۔ اور اس نے ایک متعین مدت تک کے لئے دے دیا کہ مدت پوری ہونے پر قرض ادا کر دیں۔

۶۔ مکاتیب اور ان شرطوں کا بیان جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں۔ جابر بن عبد اللہ نے مکاتیب کے بارے میں بیان فرمایا کہ ان کی (یعنی کتاب) اور اس کے مالک کی شرطیں ان کے درمیان (جائز) ہیں (بشرطیکہ خلاف شریعت نہ ہوں)۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے راوی کو شہید ہے بیان کیا کہ ہر وہ شرط جو کتاب اللہ کی مخالفت ہو باطل ہے خواہ ایسی تنو شرطیں بھی لگائی جائیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) نے بیان کیا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ عمرؓ اور ابن عمرؓ دونوں سے یہ روایت صحیح ہے۔

۷۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عمرہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی مکاتیب کے مسئلے میں ان سے مدد مانگتے آئیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو تمھارے مالکوں کو پوری قیمت دے دو اور تمھاری ذرا میرے ساتھ قائم ہو جائے (آزادی کے بعد) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے میں نے رعائتہ رمنے، اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ انھیں خرید کر تم آزاد کر دو، و لا تدبوہر حال اسی کے ساتھ قائم ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو ایسی شرطیں (معاملات میں) لگاتے ہیں جن کا کوئی وجود کتاب اللہ

بَلَّغْنَا آتَا بَصِيرَةٍ أَسَدٍ لِّلثَّقَاتِ قَدْ مَعَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَمِّنًا مَّهَاجِرًا فِي الْمَدِينَةِ كَلَّبَ الْأَخْسَنُ بْنُ شَرِيقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ أَبَا بَصِيرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْقَرْضِ - وَقَالَ

بْنُ عُمَرَ وَعَطَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا أَجَلَهُ فِي الْقَرْضِ جَازٍ وَقَالَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّقَهُ الْفَدَّ وَيَبَارِدَ فَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُّسْتَقَرٍّ

بَابُ الْمُكَاتِبِ وَمَا يَحِلُّ مِنَ الشَّرْطِ

الَّتِي خَالَفَتْ كِتَابَ اللَّهِ - وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْمُكَاتِبِ شَرْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ بْنُ عُمَرَ أَوْ عَمْرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةً شَرْطٍ وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ يَقَالُ عَنْ كُلِّهِمَا عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا)

ہمز ہمز ہمز

۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا بَرِيَّةٌ سَأَلَهَا فِي كِتَابَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئًا أَعْطَيْتُ أَهْلَكَ وَكَيُونُ الْوَلَدُ لِي فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بَنَاتِي سَأَلْنِي عَنْكِ فَاسْمَا الْوَلَدُ لِي مَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ مَا مَالُ أَقْوَامٍ كَثَرُوا شُرُوطًا

میں نہیں ہے جس نے بھی کوئی ایسی شرط لگائی جس کا وجود کتاب میں نہ ہو۔  
یعنی کتاب اللہ کے منشاء کے خلاف ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، خواہ ایسی  
تواشرطیں لگائے۔

۷۔ جو شرطیں جائز ہیں، اقرار کرتے ہوئے، استنشاء اور شرائط جن  
کا عام رواج ہے۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ سو، سوا ایک یا دو کے۔  
ابن عون نے ابن سیرین کے واسطے بیان کیا کہ کسی نے اپنے کرایہ  
دار سے کہا کہ تم اپنی سواری تیار رکھو، اگر میں تمہارے ساتھ فلاں  
دن نہ جا سکا تو تم تنہا روپے چھ سے وصول کر لیا۔ پھر وہ اس دن نہ  
جا سکا تو شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنی خوشی سے خود  
کو کسی شرط کا مکلف بنایا ہو اور اس پر کوئی جبر بھی نہیں کیا گیا تھا تو  
وہ شرط لازم ہو جاتی ہے۔ ابویب نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے  
واسطے سے بیان کیا کہ کسی شخص نے غلبہ بچا اور خریدنے والے نے  
کہا کہ اگر میں تمہارے پاس بدھ کو نہ آ سکا تو میرے اور تمہارے درمیان  
بیع کا معاملہ باقی نہیں رہے گا۔ پھر وہ اس دن نہیں آیا تو شریح رحم  
نے خرید وار سے کہا کہ تمہیں نے وعدہ خلافی کی ہے، آپ نے فیصلہ  
اس کے خلاف کیا۔

۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے  
ابو الزناد نے حدیث بیان کی۔ ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عنه نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے خلاف سے نام میں یہی ایک  
کم سو، جو شخص ان سب کو محض رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ہن ہن ہن ہن

۸۔ وقف کی شرطیں

۱۰۔ ہم سے قتیبہ بن سیرین نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے نائف نے خبر دی  
انھیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر میں ایک قطعہ زمین ملی  
تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ کے لئے حاضر ہوئے اور عرض  
کیا، یا رسول اللہ! مجھے خیر میں ایک زمین کا قطعہ ملا ہے۔ اپنی دانست میں اس سے  
بہتر مال مجھے اب تک کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ آل حضور  
نے فرمایا کہ اگر جی چاہے تو اہل زمین اپنی ملکیت میں باقی رکھو اور پیداوار صدقہ کر دو۔

لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي  
كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ  
شَرْطٍ ۝

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْاِشْتِرَاطِ وَالْثُبَاتِ  
فِي الْاِخْتَارِ وَالشَّرْطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ  
بَيْنَهُمْ وَإِذَا قَالَ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثَمَانِينَ  
وَقَالَ بَنُ عَوْثٍ عَنْ بَنِ سِيرِينَ قَالَ رَجُلٌ  
لِيَحْرِبِيهِ إِذْ دَخَلَ رِكَابًا فَإِنْ لَمْ أَرْحَلْ  
مَعَكَ يَوْمَ كَذَا أَوْ كَذَا فَكَانَ مِائَةً وَرَهْمٍ  
فَلَمْ يَخْزَعْ فَقَالَ شَرِيحٌ مَنْ شَرَطَ عَلَى نَفْسِهِ  
طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ أَيُّوبُ عَنْ  
ابْنِ سِيرِينَ إِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَقَالَ  
إِنْ لَمْ آتِكَ إِلَّا رِبْعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِي  
وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شَرِيحٌ  
لِلْمُشْتَرِي أَنْتَ أَخْلَفْتَ فَقَضَى

عَلَيْهِ ۝  
۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِيمان أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا  
أَبُو الزُّنَادِ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ  
بَيْنَهُنَّ إِلَّا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدَةً أَوْ ثَمَانِينَ  
دَخَلَ الْجَنَّةَ ۝

بَابُ الشَّرْطِ فِي الْوَقْفِ

۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ  
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا بَنُ عَوْثٍ قَالَ أَبُي  
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ  
رَضًا بِخَيْبَرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَتَا مَرَّةٍ  
فِيهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرٍ  
لَمْ أَصِبْ مَالًا قَطُّ أَلْفَسْتُ عَيْنِي مِنْهُ فَسَمِعْتُ  
تَأْمُرِيهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَنَقَدْتَ

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ پھر عمرؓ نے اس کو اس شرط کے ساتھ صدقہ کر دیا تھا کہ نہ اسے بیچا جائے گا، نہ اس کا مہر کیا جائے گا اور نہ اس میں وراثت چلے گی۔ اسے اپنے محتاجوں کے لئے، رشتہ داروں کے لیے اور غلام آزاد کرنے کے لئے، بمبادوں کے لئے، مسافروں کے لئے اور مہانوں کے لئے صدقہ (وقف) کر دیا تھا احدید کہ اس کا متولی اگر دستور کے مطابق اس میں سے اپنی ضروریات کے لئے یا کسی محتاج کو دے تو اس پر کوئی الزام نہیں۔ ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ جب میں نے اس حدیث کا ذکر ابن سیرین سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ (متولی) اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو (مطلب یہ تھا)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

## وصیتوں کے مسائل

۹۔ وصیتیں۔ اودنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ذکر آدمی کی وصیت لکھی ہوئی ہونی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذکر تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت آتی معلوم ہو بشرطیکہ کچھ مال بھی چھوڑ رہا ہو تو وہ والدین اور عزیزوں کے حق میں معقول طریقہ سے وصیت کر جائے، یہ لازم ہے پر سیرگاہ روں پر، پھر جو کوئی اسے اس کے سننے کے بعد بدل ڈالے، سو اس کا گناہ بس ابھی پہنچا جو اسے بدلیں گے بے شک اللہ بڑا سننے والا ہے، بڑا جاننے والا ہے۔ البتہ جس کسی کو وصیت کرنے والے سے متعلق کسی بے عزتی یا گناہ کا علم ہو جائے پھر وہ ان لوگوں کی آپس میں صلح کرادے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے رایت میں، جنفا کے معنی جھکاؤ کے ہیں متجانف کے معنی جھکنے والا۔

۱۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبری، انھیں نافع نے اور انھیں عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی مسلمان کے لیے جس کے پاس وصیت کے قابل کوئی بھی چیز ہو، درست نہیں کہ وہ اسے وصیت کر لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھے بغیر گزار دے۔ اس روایت کی متابعت محمد بن مسلم نے عمر کے واسطے کی۔ انھوں نے ابن عمرؓ کے واسطے سے اور ابن عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کی ہے۔

۱۲۔ ہم سے ابراہیم بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی بکر نے حدیث

بہا قال فتصدق بها عمرؓ انہ لا یباع ولا یوہب ولا یورث وتصدق بها فی الفقراء فی القربی فی الزکارب فی سبیل اللہ و ابن السبیل والصفیف لا جناح علی من ولیمہا ان یتأکل منها بالمعروف ویطعم غیر مستول قال فحدثت بہ ابن سیرین فقال علیو متأکل مالا ۛ

بذبت بنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کتاب الوصایا

باب الوصایا۔ و قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصیۃ الرجل مکتوبۃ عنہ و قول اللہ تعالیٰ کتب علیکم اذا احصد احدکم الموت ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقاً علی المتقین فمن نبد لہ ما سیرعہ فاکما اثمہ علی الذین یبدونہ ان اللہ سنجع علیہ فمن خاف من مؤوی جنفا اورثما فاضلم بینہم فلا اثم علیہ ان اللہ غفور رحیم۔ جنفا میلاد۔ متجانف۔ مسائل ۛ

۱۱۔ حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ تَارِقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقَّ أَمْرِي مُسْلِمًا لَهُ شَيْءٌ يُؤْمَرُ فِيهِ بِبَيْتٍ لِكُلِّ نَفْسٍ إِلَّا وَصِيَّتَهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۛ

۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

بیان کی، ان سے دوسرے معاذیہ جعفری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے حدیث بیان کی اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب جہاں عربین حارث رضی اللہ عنہ نے جو جویریہ بنت حارث رضی (ام المؤمنین) کے بیانی فقہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا، ان کو کوئی دیرم چھوڑا تھا نہ دینار، نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی اور چیز۔

۱۳۔ ہم سے خلا دین بکھی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ بن مصرف نے حدیث بیان کی، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، اس پر میں نے پوچھا کہ پھر وصیت کس طرح لوگوں پر فرض ہوئی؟ یا راوی نے اس طرح بیان کیا کہ، لوگوں کو وصیت کا حکم کنیز کو دیا گیا انھوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی (اور کتاب اللہ میں وصیت کا حکم موجود ہے)۔

۱۴۔ ہم سے عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی، انھیں اسمعیل نے خبر دی انھیں ابن عون نے، انھیں ابراہیم نے، ان سے اسود نے بیان کیا کہ مالک رضی اللہ عنہا کے یہاں کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہہ وصی تھے؟ (اُن حضور کے) تو آپ نے فرمایا کہ کب انھیں وصیت کی تھی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آپ کی وفات کے وقت اس مبارک اپنے سینے پر لایا انھوں نے ابجائے سینے کے، کہا کہ اچھی گود میں رکھے ہوئے تھی۔ پھر آپ نے پانی کا طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں سر مبارک میری گود میں جھک گیا اور میں کچھ بھی نہ سکی کہ آپ کی وفات ہو چکی۔ اب تمہیں بتاؤ کہ اُن حضور نے انھیں کب وصیت کی تھی؟

۱۵۔ اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۱۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سدید بن ابی اسیم نے، ان سے عامر بن سعد نے اور ان سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے تشریف لائے میں اس وقت کہیں تھارحہ اوداع یا نخی مکہ کے مرقہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ابن عوف (سعد بن) پر رحم فرمائے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا میں

اِنِّیْ بَکَرُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَرَّاحٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي جَوَازِيَةٌ بَنِي الْحَرِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ ذَهَبًا وَلَا ذِيئَارًا وَلَا عِبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَعَثَهُ الْبَيْضَاءُ وَسَلَاحَهُ وَارْضَا جَعَلَهَا صَدَقَةً ۝

۱۳۔ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةَ أَوْ أَمَرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى أَيْمَهُ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَةً إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَ حُجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدْ أُنْحَنَتْ فِي حُجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتَى أَوْصَى أَيْمَهُ ۝

بَابُ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَلَقَّوْا النَّاسَ ۝

۱۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سَفِيانٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكُونُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ أَتَيْتُ هَاجِرَ عَنْهَا قَالَ يَرْحَمَهُ اللَّهُ ابْنُ عَمْرٍو أَفْ كُنْتُ



اپنے سارے مال و دولت کی وصیت (اللہ کے راستے میں) کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں میں نے پوچھا پھر آدھے کی کر دوں؟ آپ نے اس پر بھی فرمایا کہ نہیں میں نے پوچھا پھر تہائی کر دوں؟ آپ نے فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو۔ اور یہ بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑ دو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انھیں محتاج چھوڑ دو کہ لوگوں کے سامنے ہمت پھیلاتے پھریں۔ اس میں کوئی شبہ نہ رکھو کہ جب بھی تم کوئی چیز (یا منظر طریقہ پر خرچ کر دگے) تو وہ صدقہ ہوگا۔۔۔ وہ رقم بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے من میں دو گے (وہ بھی صدقہ ہے) اور (ابھی وصیت کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں) ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے اور اس کے بعد تم سے بہت سے لوگ کو فائدہ ہو اور دوسرے بہت سے لوگ (اسلام کے فائدے) نقصان اٹھائیں گے۔ (اس وقت تک حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ایک صاحبزادی تھیں۔)

(۱۱)۔ تہائی مال کی وصیت۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ذمی کے لئے تہائی سے زیادہ کے لئے وصیت جائز نہیں۔ مسلمانوں کی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ اپنی (بیویوں میں) اس کے مطابق فیصلہ کیجئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر نازل فرمایا ہے۔

۱۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے امدان سے ابن یونس نے بیان کیا۔ کاش لوگ (وصیت کو) چوتھائی تک کم کر دیتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تہائی کی وصیت کر سکتے ہو اور تہائی بھی بہت ہے یا آپ نے فرمایا کہ بڑی رقم ہے۔

۱۷۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا بن عدی نے حدیث بیان کی، ان سے مروان نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن ہاشم نے، ان سے عامر بن محمد نے، اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں بیان پر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے اسے پاؤں واپس نہ کرے۔ امینی مکہ میں میری موت نہ ہو جسے میں اللہ کے لئے چھوڑ چکا تھا (حضور اکرمؐ نے فرمایا) ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دے اور تم سے بہت سے لوگ نفع اٹھائیں

يَا رَسُولَ اللَّهِ اَوْصِي بِمَا يَكُنْ لِي قَالَ لَا قُلْتُ فَاَشْطَرُ قَالَ لَا قُلْتُ اَلْتُلْتُ قَالَ فَاَلْتُلْتُ وَ اَلْتُلْتُ كَثِيرًا اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَا خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدْعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّمُونَ النَّاسَ فِيْ اَيِّدِيْهِمْ وَ اِنَّكَ مِنْهَا اَلْفَقْتَ مِنْ تَفَقُّةٍ فَاتَهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اَلْقَمْتَهُ اَتَقَى تَرَفُّعَهَا اِلَى فِىْ اَمْرًا تِلْكَ وَعَسَى اَللَّهُ اَنْ يَّرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَ يَصْرِفَكَ اَخْرُوتَ وَ لَمْ يَكُنْ لَكَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا اَبْنَةٌ ۝

باب - الوصية بالثلث . و قَالَ اَلْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِذِيْ وِصِيَّةٍ اِلَّا اَلْتُلْتُ وَ قَالَ اَللَّهُ تَعَالَى وَ اِنْ اَحْكَمُ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اَللَّهُ ۝

۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَصَّيْتُ النَّاسَ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْتُلْتُ وَ اَلْتُلْتُ كَثِيرًا اَوْ كَثِيرًا ۝

۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّصْتُ كَعَادَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهُ اَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي قَالَ تَعَلَّ اللَّهُ يَزْفَعَكَ وَ يَنْتَفِعَ بِكَ نَاسًا قُلْتُ اُرِيدُ اَنْ اَوْصِيَ وَ

میں دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی بیوی بڑی سنگین تھی اور بچے کی امید بھی نہ تھی۔ اس لیے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنا سارا مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر دینے کے لئے آپ سے پوچھا تھا۔ حضور اکرمؐ کی آپ کے متعلق یہ آخری پیشین گوئی بھی ثابت ہوئی اور آپ اس واقعہ کے بعد تقریباً پچاس سال تک زندہ رہے تھے اور عظیم الشان کارنامے اسلام میں آپ نے انجام دیئے تھے۔

میں نے عرض کیا، میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے۔ ایک روکی کے سوا اور میرے کوئی راولان نہیں۔ میں نے پوچھا، کیا آدھے مال کی وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا کہ آدھا تو بہت ہے پھر میں نے پوچھا تو تہائی کی کروں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو اگرچہ یہی بہت ہے یا رہ فرمایا کہ (بڑی ہے۔ چنانچہ لوگ بھی تہائی کی وصیت کرنے لگے اور یہ ان کے لیے جائز رہا۔

۱۲۔ وصیت کرنے والا وصی سے کہے کہ میرے بچے کی دیکھ بھال کرتے رہنا۔ اور وصی کے لیے کس طرح کے دعوے جائز ہیں؟

۱۸۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زموہ کی باندی کا روکا میرا ہے اس لیے تم اسے اپنی پرورش میں لے لینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا روکا ہے، مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی پھر عبد بن زموہ نے اٹھے اور کہنے لگے کہ یہ تو میرا بھائی ہے، میرے باپ کے خراش پر پیدا ہوا ہے۔ ہذا دونوں حضرات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی کا روکا ہے مجھے اس نے اس کی وصیت کی تھی۔ پھر عبد بن زموہ اٹھے اور عرض کیا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی باندی کا روکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ یہ فرمایا کہ روکا تھا برا ہی ہے عبد بن زموہ نے اپنی خراش کے تحت ہوتا ہے اور زانی کے حصے میں پھر میں۔ لیکن آپ نے سودہ بنت زموہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس روکے سے پردہ کر دو کیونکہ آپ نے عتبہ کی مشابہت اس روکے میں حافت پائی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد اس روکے نے سودہ زموہ کو بھی دیکھا، تا آنکہ آپ اللہ تعالیٰ سے جا ملیں (مفصل حدیث گزر چکی ہے)۔

۱۳۔ اگر مریض اپنے سرے کوئی واضح اشارہ کرے تو قابل قبول ہے۔

۱۹۔ ہم سے حسان بن ابی عباد نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے یہ حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نے ایک (انہاری) روکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ رکھ کر کپل دیا تھا روکی سے پوچھا گیا کہ تمہارا سر اس طرح کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں شخص نے کیا؟

وَأَتَمَّا إِلَىٰ أُنْبَاةٍ قُلْتُ أَوْصِي يَا لَتَصِفَ قَالَ  
الْتَصِفْ كَثِيرًا قُلْتُ فَكَالْتَلْتُ قَالَ  
الْتَلْتُ وَالتَلْتُ كَثِيرًا أَوْ كَبِيرًا فَأَوْصَى  
النَّاسَ بِالتَّلْتِ وَجَارَ ذَلِكَ لَهُمْ ۝

بجرت بت بت

بَابُ قَوْلِ الْوَصِيِّ لَوَصِيَّتِهِ تَعَاهِدَ  
وَلَدَيْهِ وَمَا يَجُوزُ لَوَصِيٍّ مِنَ الدَّعْوَى ۝

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا قَالَتْ كَانَ عَتَبَةُ بْنُ  
أَبِي وَقَاصٍ عَمِيهِ إِلَى أَخِيهِ سَعْدُ بْنُ أَبِي  
وَقَاصٍ ابْنُ ابْنٍ وَلَيْدَةٍ رَمَعَةٍ مَتَى فَاقْبِضْهُ  
إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدُ بْنُ  
أَخِي قَدْ كَانَ عَمِيهِ إِلَى فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ رَمَعَةٍ  
فَقَالَ أَخِي وَأَبْنُ أُمِّهِ أَبِي وَلَيْدَةٍ فَرَأَيْتُمْ  
فَتَسَاءَوْا قَالُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي كَانَ عَمِيهِ إِلَى فِيهِ فَقَالَ  
عَبْدُ بْنُ رَمَعَةٍ أَخِي وَأَبْنُ وَلَيْدَةٍ أَبِي وَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ  
يَا عَبْدُ بْنُ رَمَعَةٍ أَلَوْلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ  
لَمْ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ رَمَعَةٍ أَحْتَجِبِي مِنْهُ لَمَّا رَأَى مِنْ  
شَبهِهِ لَعْنَتُهُ فَمَارَاهَا حَتَّى لَعَنَى اللَّهُ ۝

بَابُ إِذَا أَوْصَى الْوَصِيُّ بِرَأْسِهِ  
إِشَارَةً يُتَبَيَّنُ جَازَتْ ۝

۱۹۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ أَبِي عَبَادٍ حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى  
جَارِيَةً بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقَبِلَ كَهَامَيْنِ  
فَعَلَّ يَدَيْهِ أَفَلَانَ؟ أَفَلَانَ حَتَّى

سَمِعْتُ أَنَّهُ يُؤَدَّى فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجَعَلَتْ  
بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَوَتْ فَأَمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ  
بِالْجَارَةِ ۝

### باب ۳۰ - لَا قَصِيَّةَ يَوَارِثَ

۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَانَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
قَالَ كَانَتْ أُمُّ الْوَلَدِ وَكَانَتْ الْوَصِيَّةُ  
لِلْوَالِدَيْنِ فَتَسَخَّرَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ  
فَجَعَلَ لَهَا كَرْمًا مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ وَجَعَلَ  
لِلْأَبَوَيْنِ يَكُلُّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الشُّدُسَ وَجَعَلَ  
لِلْمَرْأَةِ الثَّمَنَ وَالثَّرْبُعَ وَالثَّرْبُعَ الشُّطْرُ  
وَالثَّرْبُعَ ۝

### باب ۳۱ - الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ ۝

۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمَّارَةَ عَنْ ابْنِ رُبَعَةَ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولُ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ  
قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَمُوتَ  
أَلْفَيْتَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تَمُوتَ حَتَّى  
إِذَا بَلَغْتَ الْخُلُقُومَ قُلْتَ يَفْلَانِ كَذَا وَ  
يَفْلَانِ كَذَا وَقَدْ كَانِ يَفْلَانِ ۝

باب ۳۲ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةِ  
يُوحَىٰ بِهَا أَوْ دِينَ وَ يَدَّكَ أَنْ شَرِيحًا وَعُمَرُ بْنُ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ وَطَاؤُسُ وَعَطَاءُ وَابْنُ أَدِيْنَةَ أَجَاوُزُ

فلاں نے کیا ہے؟ آخر اس یہودی کا بھی نام لیا گیا (جس نے اس کا سر کپ دیا تھا) تو  
روکی نے سر کے اشارے سے اثبات میں جواب دیا پھر وہ یہودی ملایا گیا اور آخر الامر  
اس نے بھی اعتراض کر دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس کا بھی قبور سے سر کپ  
دیا گیا ۱۵

۱۴ - وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔

۲۰ - ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے ورقاء نے، ان سے  
ابن ابی نجیح نے، ان سے عطائے نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ (میراث کا) مال روکے کو ملتا تھا اور وصیت والدین کے لیے ضروری  
تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اس حکم کو نسخ کر دیا پھر روکے کا حصہ  
دو روکیوں کے برابر قرار دیا۔ والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ، بیوی کا اولاد  
کی موجودگی میں، آٹھواں حصہ اور (اولاد کے نہ ہونے کی صورت میں) چوتھا حصہ  
قرار دیا۔ اسی طرح شوہر کا اولاد نہ ہونے کی صورت میں (آدھا اور اولاد ہونے کی  
صورت میں) چوتھا حصہ قرار دیا۔

۱۵ - موت کے وقت صدقہ کی فضیلت

۲۱ - ہم سے محمد بن علاؤ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے سفیان نے، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعر نے اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ  
کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا کہ تم صدقہ تندرستی کی حالت میں کرو کہ (تم اس مال  
کو باقی رکھنے کے) خواہش مند بھی ہو، جس سے کچھ سربایہ جمع ہو جائے کی تمہیں امید ہو اور  
(اسے خرچ کرنے کی صورت میں) تم حاجی کا ڈر ہو اس کا فریضہ تاخیر نہ کرو کہ جب مروج  
حلق تک پہنچ جائے تو کہیں بیٹھ جاؤ کہ اتنا مال فلاں کے لئے، حالانکہ اس وقت وہ  
فلاں کا وارثوں کا) ہو چکا ہوگا۔

۱۶ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "وصیت کے نفاذ اور قرض کی ادائیگی

کے بعد وراثت کے حصے تقسیم ہوں گے۔" روایت کی جاتی ہے کہ شریح

عمر بن عبد العزیز، طاؤس، عطاء اور ابن اذینہ نے مرنے کے قرض کے اقرار

۱۵ - حدیث سے صرف اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ روکی کے اشارے سے راز کھل گیا تھا کہ جو کون ہے لیکن اس سے یہ قطعاً مستنبط نہیں ہوتا کہ یہودی کو جو سزا دی گئی تھی  
وہ بھی اس بنیاد پر تھی۔ بلکہ واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سزا آخر اس کے اعتراف کر لینے کی بنیاد پر دی گئی تھی اور اسی لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر جو عنوان قائم  
کیا اور وہ جو مسئلہ اس سے مستنبط کرنا چاہتے ہیں وہ درست نہیں معلوم ہوتا۔ اخاف اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ قاضی کی عدالت میں اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا۔ پولیس  
کے معاملات میں دیانہ اگر اس کا اعتبار کریں تو ظاہر ہے کہ اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہو سکتا۔

اِقْرَارُ الْمَرْفُوعِ بِدَيْنٍ وَقَالَ الْحَسَنُ الْحَقُّ مَا  
يُصَدِّقُ بِهِ الرَّجُلُ اخْتِيَارَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَآوَلِ  
يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ وَالْحَكَمُ  
اِذَا اَبْرَأَ الْوَارِثُ مِنَ الدَّيْنِ بَرَأَ وَادَّعَى  
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ اَنْ لَا تُكَلِّفَ اُمُورًا شَدَّ  
الْمُزَارِيَةُ عَمَّا اُغْلِقَ عَلَيْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ  
اِذَا قَالَ لِمَمْلُوكٍ عِنْدَ الْمَوْلَى كُنْتُ اَعْتَقْتُكَ  
جَاوَزَ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ اِذَا قَالَتِ الْمَرْءَةُ عِنْدَ  
مَوْتِهَا اِنْ رَزَقْنِي قَضَائِي وَفَضَلْتُ مِنْهُ جَاوَزَ  
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ اِقْرَارُ  
لِسُوءِ النَّظَرِ بِهِ لِلْوَرَثَةِ لَكِنَّهُ اسْتَحْسَنَ  
فَقَالَ يَجُوزُ اِقْرَارُهَا بِالْوَدَّاعَةِ وَ  
الْمُضَارَبَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّاكُمْ وَالنَّظَرَ  
فَاتَّ النَّظَرُ كَذِبُ الْحَقِيْقَةِ

کو جائز قرار دیا ہے حسن نے فرمایا کہ سب سے زیادہ تصدیق کرنے  
جائز کا مستحق انسان کا وہ اقرار ہے جو دنیا کے آخری دن اور آخر  
کے پہلے دن کی ابتداء کے وقت رجحان کئی کے وقت اور کرتا ہے  
ابراہیم اور حکم نے فرمایا کہ جب مرین دانت کو قرض سے بری کر دے  
تو وہ بری ہو جاتا ہے۔ رافع بن خدیج نے وصیت کی تھی کہ ان کی پوری  
قراریہ جو کچھ دروازہ بند کر کے رکھیں اس کی تلاش جستجو کی جائے  
حسن بصری نے فرمایا کہ اگر کسی نے اپنے غلام سے اپنی موت کے وقت  
کہا کہ میں تمہیں آزاد کر چکا تھا تو آزادی کا نفاذ ہو جائے گا تبھی نے  
فرمایا کہ اگر عورت نے یہ کہا کہ میرے شوہر نے میرا حق ادا کر دیا ہے اور  
میں نے چکی بول تو اس کا اقرار صحیح ہوگا اور بعض حضرات نے کہا ہے  
کہ مرین کا اقرار (اپنے بعض ورثاء کے لئے) صحیح نہیں، اس اقرار  
کے ساتھ سودن کی وجہ سے پھر اپنی بعض حضرات نے استعفاء سے  
کام لیا اور کہا کہ مرین کا اقرار و وصیت، بضاعہ اور مضاربت  
کے سلسلے میں ہو تو جائز ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ  
بدگمانی سے بچتے رہو۔ اس لیے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے اور

لے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی بعض الناس سے مراد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہے کہ وہ مرین کے اقرار کو تسلیم نہیں کرتے جب کہ وہ ورثین سے کسی خاص فرد یا افراد  
کے لیے کسی قرض وغیرہ کا اقرار کرتا ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی وجہ انھوں نے یہ بتائی ہے کہ ممکن ہے مرین کسی خاص وارث کو اپنا چھوڑا ہو مال  
زیادہ دلانا چاہتا ہو اور اس لئے اس کے حق میں کچھ قرض وغیرہ کا بھی اقرار کر لیا ہو تو کسی ایسے شخص کے شقاق بھی یہ گمان کیا جاسکتا ہے جیسے یقین ہی ہو کہ کچھ دیر میں اس  
کا تعلق اس دنیا سے ختم ہو جائے گا اور اسے اپنے مولا کے سامنے اپنے تمام اعمال کا جواب دہ ہونا ہوگا جیسا کہ اوپر حضرت حسن کا بھی قول گذرا کسی انسان سے ایسی  
گھڑی میں جوٹ بونے کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن احاف اس پر بھی اس کا شبہ کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں سودن اور بدگمانی کی ممانعت بھی آئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ  
حنیفہ نے اس مسئلہ کی بنیاد بدگمانی پر نہیں رکھی ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اگر ہر حال میں مرین کے قرار کو صحیح مان لیا جائے تو اس سے بقیہ ورثاء کے مفاد کو نقصان  
پہنچ سکتا ہے چنانچہ احاف نے بھی اس صورت میں مرین کے اقرار کو تسلیم کیا ہے۔ جب اس کے اقرار کی وجہ اور بنیاد معلوم ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ہر حال میں مرین  
کے اقرار کو تسلیم کر لینے سے بقیہ ورثاء کو مفاد کو نقصان پہنچا یعنی یہ ہے اسی لیے حدیث میں خود واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ "وارث کے لیے وصیت درست  
نہیں ہے۔ اور اس کے لیے کسی قرض کا اقرار درست نہیں ہے" سودن کے سلسلے میں بھی یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ بلاوجہ کسی سے بدگمانی رکھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن  
اگر شک کی کوئی بنیاد ہو تو اس کے لئے محدث میں ہے کہ "مواقع تہمت سے بچتے رہو" اس نے مرین کو اس کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس پر کسی بدگمانی اور سودن کا  
موجود نہ رہے۔ آگے مصنف رم نے دو بیٹ، مضاربت اور بضاعہ سے اعتراض کیا ہے کہ ان سب امور میں اقرار کو اخاف تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ انھیں بھی اس  
قاعدہ کی رو سے نہ تسلیم کرنا چاہیے تھا لیکن غور کیجئے کیا دو بیٹ کو کوئی شخص اقرار کر سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔ اسی طرح مضاربت اور بضاعہ  
مشہور اور عام اقرار سے ایک جداگانہ صورت ہے عین نے لکھا ہے کہ قرض میں اقرار کی بنیاد لازم پر ہوتی ہے اور ان امور میں اقرار کی بنیاد ممانعت پر ہوتی  
ہے۔ ان دونوں میں جو فرق ہے اس کی وضاحت کی ضرورت نہیں۔

کسی مسلمان کا مال رتنا جائز طریقہ سے دوسرے کے لئے جائز نہیں ہے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ منافق کی علامت  
یہ ہے کہ جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو وہ خیانت کر لیتا ہے  
اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان  
کے مستحقوں تک پہنچا دو۔ اس آیت میں وارث یا غیر وارث کی کوئی بھی  
تفصیل نہیں ہے اس سلسلے میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بھی ایک  
روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔

۲۲۔ ہم سے ابو الربیع سلیمان بن داؤد نے حدیث بیان کی ان سے  
اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع بن مالک بن ابی عامر ابو سہیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں جب بولتا ہے جھوٹ بولتا  
ہے جب امانت اس کے پاس رکھی جاتی ہے خیانت کرتا ہے۔ جب وعدہ کرتا ہے  
تو اس کے خلاف کرتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل کہ ”وصیت کے نفاذ اور قرض  
کی ادائیگی کے بعد“۔ (اور ثناء کے حصے تقسیم کئے جائیں)۔ روایت میں ہے  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض کی ادائیگی کی تھی۔ اور  
اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین  
تک پہنچا دو“ پس امانت کی ادائیگی اور واجب ہے وصیت کے نفاذ  
سے جو نفل ہے، مقدم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مالدار  
کی صورت میں ہی صدقہ دینا چاہیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کہ غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہ کرے۔ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے۔“

۲۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے اوزاعی نے حدیث بیان  
کی، ان سے زہری نے، ان سے سید بن مسیب اور عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے  
مجھ کو دیا مال میں نے پھر مانگا اور پھر آپ نے عطا فرمایا اس کے بعد مجھے فی ظلم کے  
فرمایا بلکہ اس مال میں دن بھر بڑی رونق اور لذت محسوس ہوتی ہے اور جو شخص  
اسے دل کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو کوئی  
نیت کی برائی اور لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اس کی

وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا أُوتِيَتْ  
خَاتٌ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ  
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا فَلَمَّا بَخِصُوا وَارْتَأَوْا  
وَلَا عُدَّةَ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو التَّوَيْمِ  
حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ  
مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ أَبُو سَهِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا أُحْدِثَ لَكَ بَابٌ وَإِذَا أُؤْتِيَتْ  
خَاتٌ وَإِذَا أَوْعِدَ أَخْلَفَ ۝

يَا بَكْرُ تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ بَعْدِ  
وَصِيَّتِهِ تُؤْتُونَ يَهَاؤُودِيْنَ - وَيُذَكِّرُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَىٰ بِالنَّاسِ  
قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ  
تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا فَأَدَّ الْأَمَانَاتِ  
أَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصَدِّقَنَّ إِلَّا عَن ظَهْرِي وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
لَا يُؤْمَرُ الْعَبْدُ إِلَّا بِأَذْنِ أَهْلِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْبُدَ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدٍ ۝

۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حَزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ  
قَالَ لِي يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَيْرٌ حُلُوًّا فَسَمِعْتُ  
أَحَدًا لَا يَسْخَاوَةُ نَفْسٍ بِمَوْلَاكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ  
يَأْشُرْ أَوْ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي

مثال اس شخص جیسی ہے جو کھلے جاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اوپر کا ہاتھ بچے کے ہاتھ سے بہتر ہے حکیم نے بیان کیا کہ میں نے اس حضوری صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا تا آنکہ دنیا سے اٹھ جاؤں۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ انھیں (اپنی خلافت کے عہد میں) بلاتے تھے تاکہ کچھ عطیات دیں، لیکن حکیم نہ کسی بھی چیز کے قبول کرنے سے انکار کر دیتے تھے، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا اور آپ نے اسے بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر عمر نے فرمایا، مسلمان! میں انھیں ان کا حق دیتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے انھیں غنیمت کا حصہ دیا ہے اور یہ اسے بھی لینے سے انکار کرتے ہیں حکیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کسی سے سوال نہیں کیا اور ایک دن اللہ سے جا ملے، رحمۃ اللہ ورضی اللہ عنہ۔

۲۴۔ ہم سے بشر بن محمد سختیانی نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے سالم نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر شخص (مگر ان) سے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہے۔ امام (تمام مسلمانوں کا) نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ آدمی اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ خادم اپنے مخدوم کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا، آدمی اپنے والد کے مال کا نگران ہے۔

۸۔ جب کسی نے اپنے عزیزوں کے لیے وقت یا وصیت کی، اور اغزہ کو ان لوگ کہلائیں گے؟ غنابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اسے (بیر حار کا باغ) اپنے غریب عزیزوں کو دے دو چنانچہ انھوں نے حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا تھا۔ اور انصاری (محمد بن عبد اللہ بن شہن) نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے شام نے اور ان سے

يَا حُصْلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرَى أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَمْعَشِدُ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعُوذُ عَلَيْهِ حَقُّهُ الَّذِي قَسَمَ اللَّهُ لَهُ مِنْ هَذَا إِنِّي فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَ فَلَمْ يَزِدْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَفَّى رَجِمَهُ اللَّهُ ۝

۲۴۔ حَدَّثَنَا يَشْرَبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّخْتِيَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَحَصِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ ابْنِهِ ۝

بَابُ إِذَا دَقَّتْ أَوْ أَوْصَى الرَّاقِيَةُ مِنَ الرَّاقِيَةِ - وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِي طَلْعَةِ الْجُعْلَمَا يَفْقَرُ أَوْ قَادِيكَ فَيَجْعَلُهَا يَحْتَانِ وَأَبِي بَنٍ كَتَبَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ أَجْعَلُهَا يَفْقَرُ أَوْ قَادِيكَ قَالَ ۝

انس رضی اللہ عنہ نے، ثابت کی حدیث کی طرح کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے اپنے عزیز، پیروں کو دے دو۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو وہ زمین دے دی، یہ دونوں حضرات مجھ سے زیادہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے قریبی رشتہ دار تھے، آپ سے دونوں حضرات کی قرابت داری تھی۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا نسب زید بن ہبل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار اور حسان بن ثابت بن منذر بن حرام رضی اللہ عنہ۔ اس طرح حرام کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب مل جاتا ہے جو تیسری پشت میں ہیں۔ اور حرام بن عمرو بن زید منات بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا حرام بن عمرو پر ان دونوں حضرات کا نسب ایک ہو جاتا ہے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان دونوں حضرات کا نسب چھٹی پشت میں عمرو بن مالک پر ملتا ہے۔ ان کا نسب اس طرح ہے ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار، گویا عمرو بن مالک بن نجار پر حسان، ابو طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سب کا نسب مل جاتا ہے بعض حضرات نے کہا ہے کہ اگر کسی نے اپنے عزیزوں کے لیے (قرابت کی تعیین کے ساتھ) وصیت کی، تو مسلمان اعداد کے اعتبار سے اس کا نفاذ ہوگا۔

۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے بخردی انھیں اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا میرا خیال ہے کہ میرے عار کے بارے کو جن کے وقف کرنے کا تم نے ارادہ کیا ہے، اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اس زمین کو انھوں نے اپنے عزیزوں میں تقسیم کر دیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت اتری ”اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراہیے“ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پکارنے لگے ”اے بنو نضر اے بنی عدی! قریش کی مختلف شاخوں کو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراہیے“ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معشر قریش!

اَنْسُ تَجْعَلُهَا يَحْسَنَ وَ اَبِيْ بَنْ كَعْبٍ وَكَانَا اَقْرَبَ اِلَيْهِ مَتًى وَكَانَ قَرَابَةً حَسَنًا وَ اَبِيْ مَتًى اَبِيْ طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ ابْنِ سَهْلٍ بَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ بَنِ عَمْرِو ابْنِ زَيْدٍ مِّنَا بَنِ عَدِيٍّ بَنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ بَنِ النُّجَّارِ وَحَسَنَ بَنِ ثَابِتٍ بَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَتَجْتَمِعَاتُ اِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْاَبُ الثَّلَاثُ وَحَرَامُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ مِّنَا بَنِ عَدِيٍّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ بَنِ النُّجَّارِ فَهُوَ يَجْمَعُ حَسَنًا وَ اَبَا طَلْحَةَ وَ اَبَا بِيَّ اِلَى سِتَّةِ اَبَاءٍ اِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ اَبِيْ بَنْ كَعْبٍ بَنِ قَيْسٍ بَنِ عَبِيْدٍ بَنِ زَيْدٍ بَنِ مُعَاوِيَةَ بَنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ ابْنِ النُّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَنًا وَ اَبَا طَلْحَةَ وَ اَبِيَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا اَوْضَى لِقَدْرِ اَبَتِهِ فَهُوَ اِلَى اَبَا بِيَّ فِي الْاِسْلَامِ ۝

بنی بنی بنی

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِبْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا رَضِيَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْرِي طَلْحَةَ أَرَأَيْتَ أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفَعَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَ مَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَ سَبِيْعِي عَمِيهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ حَبَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْوِي يَأْبِي فَهَرَبَ بَنِي عَدِيٍّ لَبُطُونٌ فَرَّشُوا وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ۝



۱۹۔ کیا عورتیں اور بچے بھی عزیزوں میں داخل ہوں گے؟

بحرہ بن ہزیم

۲۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں شعیب بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور فرمایا، اے معشر قریش! اسی طرح کا کوئی دوسرا کلمہ، اپنی جانوں کو خرید لو اللہ سے، اسلام اور دنیا عمل کے ذریعہ اسے نجات دلاؤ (اللہ) میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا (اگر تم ایمان نہ لائے) اے بنی عبد مناف! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا۔ اے عباس بن مطلب! میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا۔ اے صفیر رسولی! میں بھی میں تمھیں اللہ کی پکڑ سے قطعاً نہیں بچا سکتا، اے فاطمہ بنت محمد! میرے ملائیں سے جو چاہو مجھ سے مانگ لو لیکن اللہ کی پکڑ سے میں تمھیں بھی نہیں بچا سکتا۔ اس روایت کی متابعت اصیغہ نے کی، ان سے ابن دہب نے، ان سے یونس اور ان سے ابن شہاب نے بیان کیا۔

۲۰۔ کیا واقف اپنے وقت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ طبرانی نے شرط لگائی تھی (اپنے وقت کے لئے) کہ جو شخص اس کا متولی ہوگا اس کے لیے اس وقت میں سے کھا لینے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ (دستور کے مطابق) واقف خود بھی وقت کا متولی ہو سکتا ہے اور دوسرا شخص بھی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کے راستے میں وقف کی تو جس طرح دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، خود واقف بھی اٹھا سکتا ہے اگرچہ (وقف کرتے وقت) اس کی قید نہ لگائی ہو۔

۲۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص قربانی کا جانور مانگے لیے جا رہے رہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ، ان صاحب نے کہا کہ یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ اُن حضور نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا، انس! اس پر سوار بھی ہو جاؤ یا آپ نے دیکھ کے مجھے، دیکھ فرمایا (معنی وہی ہوں گے)۔

۲۸۔ ہم سے اسمعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

باب ۱۹۔ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ؟

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذَرُ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً تَوَحَّاهَا اسْتَدُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مَوْتَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مَوْتَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِّسِي مَا شِئْتَ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ شَهَابٍ

باب ۲۰۔ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ وَقَدْ اشْتَرَطَ عَمْرٌ لَا جَاهٍ عَلَى مَنْ وَرِثَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ بَلَغَ الْوَاقِفُ وَعَدِيهِ وَكَذَلِكَ مَنْ جَعَلَ بُدْنَةً أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَكُونُ عَذِيرَةٌ وَإِنْ لَمْ يَشْرُطْ؟

بحرہ بن ہزیم

۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا أَنْ يَسْوَكَ بُدْنَةً فَقَالَ لَهُ أَرَكُنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بُدْنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ أَرَكُنْهَا وَلَكَ أَوْ وَجِلَكَ؟

۲۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک صاحب قربانی کا جانور لٹکے لیے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ، لیکن انھوں نے معذرت کی کہ کیا رسول اللہ یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ سوار بھی ہو جاؤ۔ انھوں نے ایک کد آپ سے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تھا کہ

۲۱۔ اگر واقف نے مال موقوفہ کو کسی دوسرے کے قبضہ میں نہیں جانے دیا تو جائز ہے اس لیے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے (خبر کی اپنی زمین) وقف کی اور فرمایا کہ اگر اس میں سے اس کا متولی بھی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہاں آپ نے اس کی کوئی تخصیص نہیں کی تھی کہ خود آپ ہی اس کے متولی ہوں گے یا کوئی دوسرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے فرمایا تھا کہ میرا خیال ہے کہ تم اپنی زمین (جسے تم صدقہ کرنا چاہتے ہو) اپنے عزیزوں کو دے دو۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ اپنے عزیزوں اور بنی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔

۲۲۔ اگر کسی نے کہا کہ میرا گھر اشرفی راہ میں صدقہ ہے، فقراد وغیرہ کے لیے صدقہ ہونے کی کوئی وضاحت نہیں کی تو جائز ہے۔ اسے وہ اپنے عزیزوں کو بھی دے سکتے ہیں اور دوسروں کو بھی (کیونکہ صدقہ کرتے ہوئے کسی کی تخصیص نہیں کی تھی) جب طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ میرا مکان کا باغ ہے اور وہ اشرفی راہ سے میری صدقہ ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جائز قرار دیا تھا (حالانکہ انھوں نے کوئی تعین نہیں کیا تھا کہ کسے دیں گے) لیکن بعض حضرات نے کہا کہ جب تک یہ نہ بیان کر دے کہ صدقہ کس لیے ہے جائز نہیں ہوگا۔ پہلا مسلک زیادہ صحیح ہے۔

۲۳۔ کسی نے کہا کہ میری زمین یا میرا باغ جبری ماں کی طرف سے صدقہ ہے تو یہ بھی جائز ہے خواہ اس میں بھی اس کی وضاحت نہ کی ہو کہ کس کے لیے صدقہ ہے۔

۲۹۔ ہم سے محمد بن حدیث بیان کی انھیں قلندر بن یزید نے خودی انھیں ابن جریج نے خودی کہا کہ مجھے جلیلی نے خودی انھوں نے مکرہ سے سنا، وہ بیان

سے احاف کے یہاں بھی مستند ہیں کہ وہ واقف بھی منتفع ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہاں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال میں قربانی کے جانور سے اشتراح کی حدیث پیش کی ہے۔ ظاہر ہے کہ قربانی وقف نہیں ہے لیکن جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں، مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں استدلال کے بیان میں بڑا ترس ہے۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ +

باب ۱۔ إِذَا وَقَفَ شَيْئًا فَكَلَّ يَدَ قَعُهُ إِلَى غَيْرِهِ فَهُوَ جَائِزٌ - لَا تَعْمَرُ رَمَ أَوْ قَفَ وَقَالَ الْأَجْنَحُ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَلَمْ يَخْصُ أَنْ وَلِيَهُ عَمْرًا وَغَيْرُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَفَعَلَ فَخَسَمَهَا فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَيْتِهِ +

باب ۲۔ إِذَا قَالَ دَارِي مَدَقَةٌ لِلَّهِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لِلْفَقَرَاءِ أَوْ غَيْرِهِمْ فَهُوَ جَائِزٌ وَيَضَعُهَا فِي الْأَقْرَبِينَ أَوْ حَيْثُ أَرَادَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ حِينَ قَالَ أَحَبُّ أَمْوَالِي بَنِي حَازٍ وَإِنَّهَا مَدَقَةٌ لِلَّهِ فَأَجَازَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ حَتَّى يُبَيِّنَ لِمَنْ - وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ +

باب ۳۔ إِذَا قَالَ أَرْمَنِي أَوْ بَنِي مَدَقَةٌ عَنْ أُمَّيْ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ كَمَّ يُبَيِّنُ لِمَنْ ذَلِكَ +

۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي جَرِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي جَرِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي جَرِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي جَرِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي جَرِيجٍ

کرتے تھے کہ ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں موجود نہیں تھے۔ انھوں نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ! میری والدہ کا جب انتقال ہوا تو میں ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھا، کیا اگر میں کوئی چیز صدقہ کروں تو اس سے انھیں فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ اس حضور نے اثبات میں جواب دیا تو انھوں نے کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا خراف باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۲۴۔ کسی نے اپنے مال، غلام یا جانوروں کا ایک حصہ صدقہ یا وقف کیا تو جائز ہے۔

۳۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے بیٹ نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری توبہ وغیرہ توبہ میں نہ جانے کی قبول ہونے کا شکر ادا ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں دے دوں۔ ان حضور نے فرمایا کہ اگر اپنے مال کا ایک حصہ اپنے پاس ہی باقی رکھو تو تمھارے حق میں بہتر ہے میں نے عرض کیا کہ بھروسہ اپنا خیر کا حصہ اپنے پاس محفوظ رکھتا ہوں۔

۲۵۔ کسی نے اپنے وکیل کو صدقہ دیا لیکن وکیل نے اسے موکل ہی کو واپس کر دیا۔ اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھے عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے خبر دی، انھیں یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے (امام بخاری نے کہا کہ) یقین ہے کہ یہ روایت انھوں نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تم نیک ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اس مال میں سے نہ خرچ کرو جو تمھارا پسندیدہ ہے“ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ بارک تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ ”تم نیک ہرگز نہیں پاسکتے جب تک اس مال میں سے خرچ نہ کرو جو تمھارا پسندیدہ ہے“ اور میرے اموال میں سب سے پسندیدہ مجھے بیڑہ ہے، بیان کیا کہ بیڑہ عمار ایک بارغ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے جاتے تھے، اس کے ملے میں بیٹھے اور اس کا پانی پیتے تھے (ابو طلحہ نے کہا کہ اس

حکم سے یہ قول اَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عَبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَوَّيْتُ أُمَّهُ وَهُوَ عَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَوَّيْتُ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا أَيْنَعَمَهَا شَيْءٌ إِنَّ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَارِثِي الْمَخْدُوفَ صَدَقْتُ عَلَيْهَا :

باب ۲۴۔ إِذَا تَصَدَّقَ آدَاؤُكَ تَقَبَّلَ بَعْضُ مَا لَكَ أَوْ بَعْضُ رَقِيقِكَ أَوْ دَوَاتِهِ فَهُوَ جَائِزٌ

۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخِلَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَا لَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يَخْتَبِرُ :

باب ۲۵۔ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ . وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا تُحِبُّونَ . جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِرِّي حَالًا قَالَ وَكَأَنْتَ حَرِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ حُلُمًا وَيَسْتَفِظُ بِهَا وَيَشْرِبُ مِنْ مَائِهَا فَهِيَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ

وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے، میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ آخرت ہونے کی امید رکھتا ہوں پس یا رسول اللہ! جس طرح اللہ پاک آپ کو بلائے اسے استعمال کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مبارک ہو، ابو طلحہ! بڑا نفع بخش مال ہے، تم سے اسے قبول کر کے پھر تمہارے ہی حوالے کر دیتے ہیں اور اب تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ بارخ اپنے عزیزوں کو دے دیا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جن لوگوں کو باغ آپ نے دیا تھا ان میں ابی امدھان بھی اللہ عنہا تھے۔ انھوں نے بیان کیا کہ حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیچ دیا تو کسی نے آپ سے کہا کیا آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا دیا ہوا مال بیچ رہے ہیں؟ حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جب ایک صاع کھجور ایک صاع درہم کے بدلے میں بک رہی ہو تو میں کیوں نہ بیچوں (یعنی قیمت اچھی لگی اس لیے بیچ دیا) یہ بارخ تھری حد بلکہ کے قریب تھا جسے معاویہ رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا تھا۔

۲۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کُتِبَ (میراث کی) تقسیم کے وقت رشتہ دار (جودارث نہ ہوں) تیمم اور مسکین آجائیں اس میں سے انھیں بھی کچھ دے دو۔

۳۱۔ ہم سے ابو النعمان محمد بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عرواح نے حدیث بیان کی، ان سے ابو بکر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ کہنے لگے ہیں کہ یہ آیت (جس کا ذکر عنوان میں ہوا) منسوخ ہو گئی ہے، نہیں خدا گواہ ہے، آیت منسوخ نہیں ہوئی البتہ لوگ اس پر عمل کرنے میں سست ہو گئے ہیں۔ اصل میں والی دو ہیں، ایک تو وہ جودارث ہے اور دوسری دے بھی سکتا ہے (عزیزوں، تیممیں اور محتاجوں کو جو تقسیم کے وقت آجائیں) دوسرا والی وہ ہے جودارث نہیں ہوتا اور وہ الفاظ میں معذرت کر سکتا ہے کہ مجھے کوئی اختیار ہی نہیں کہ میں بھی اس میں سے کچھ دے سکوں۔

۲۔ اگر کسی کی اچانک موت واقع ہو جائے تو اس کی طرف سے

صدقہ کرنا مستحب ہے اور میت کی نذروں کو پوری کرنا (بھی مستحب ہے)

۳۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا مجھ سے مالک نے حدیث بیان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْجُو اِسْرَءَ  
وَدُخْرَهُ فَصَحَّهَا اَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيْثُ  
اَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْخْ يَا اَبَا طَلْحَةَ  
ذَلِكَ مَالٌ رَّابِغٌ قَلْبُنَا مِنْكَ وَ  
رَدَدْنَا عَنْكَ مَا جَعَلَهُ فِي الْاَقْرَبِيْنَ  
فَتَصَدَّقَ بِهِ اَبُو طَلْحَةَ عَلَى ذَوِي رَحِمٍ  
قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ اَبِي وَحَّشَن قَالَ  
وَبَاعَ حَشَنُ حِصَّتَهُ مِنْهُ مُعْوِيَةَ  
فَقِيلَ لَهُ تَبِيعَ صَدَقَةَ اَبِي طَلْحَةَ  
فَقَالَ اِلَّا اَبِيعَ صَاعًا مِّنْ تَمْرِ بِصَاعٍ  
مِّنْ دَرَاهِمٍ قَالَ وَكَانَتْ ثَلَاثَ  
الْحَدِيْقَةِ فِي مَوْضِعٍ قَصِيْرٍ بَنِي جَدِّ نَيْلَةَ  
الَّذِي يَتَاكَ مُعْوِيَةَ ۝

باب ۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِذَا حَضَرَ  
الْفِسْمَةُ اُولُو الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسْكِيْنَ  
فَارْزُقُوْهُمْ ۝

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ابْنُ الشَّامِ  
حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ  
ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ اِنَّ نَاسًا  
يُزْعَمُوْنَ اَنَّ هَذِهِ الْاٰيَةَ لَسُخِّتْ وَلَا وَاللّٰهِ  
مَا سُخِّتْ وَلَكِنَّهَا مِمَّا تَهَوَّنَ النَّاسُ هُمَا  
وَالْيَتٰمٰنَ وَالْاِيْرٰثُ وَذَلِكَ الَّذِي يَرِثُ وَالِ  
لَا يَرِثُ فَذَلِكَ الَّذِي يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ  
يَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ اَنْ تُعْطِيَكَ ۝

بیشتر جزیرہ

باب ۲۔ مَا يَسْتَحِبُّ لِمَنْ يَتَوَقَّى فِجَاعَةَ اَنْ  
يَتَصَدَّقَ فَوَاعَتْهُ وَقَضَاءُ النَّذْرِ عَنِ الْمَيْتَةِ ۝

۳۲۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

کی، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میری والدہ کی موت اچانک واقع ہو گئی میرا خیال ہے کہ اگر انھیں گشتگو کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں، تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں، ان کی طرف سے صدقہ کرو۔

۳۳۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابن شہاب نے انھیں عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا، انھوں نے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور انھوں نے نذرمان رکھی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان کی طرف سے نذر تم پوری کرو۔ ۲۸۔ وقف اور صدقہ میں گواہ

۳۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام بن یوسف نے خبر دی، انھیں ابن جریج نے خبر دی، کہا کہ مجھے جلی نے خبر دی، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مولیٰ عکرمہ سے سنا اور انھیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قبیلہ بنی ساعدہ کے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ ان کی خدمت میں حاضر نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ سے میں شریک تھے اس لیے وہ حضور اکرمؐ کے پاس آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اس وقت موجود نہیں تھا تو کیا اگر میں کچھ ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انھیں اس کا فائدہ پہنچے گا؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں سعد رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ سڑاف ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۳۹۔ وشرقی کا ارشاد کہ اور یتیموں کو ان کا مال پہنچا دو اور پاکیزہ چیز کو گندی چیز سے مت تبدیل کرو اور ان کا مال مت کھاؤ اپنے مال کے ساتھ۔ بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور انھیں اندیشہ ہے کہ تم یتیموں کے باب میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تمھیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔

۳۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان سے حدیث بیان کرتے تھے، انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے آیت وَرِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَقْسُطُوا

عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ عَنْهَا رَجُلًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُحْيَى انْقَلَبَتْ نَفْسُهَا وَأَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ أَفَّا تَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقُ عَنْهَا ۝

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبِيدَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُحْيَى مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ أَقْصِ عَنْهَا ۝

باب ۲۸۔ الإِشْهَارُ فِي الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

۳۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَتَيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عِبَادَةَ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ تَوَقَّيْتُ أُمَّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُحْيَى تَوَقَّيْتُ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ يَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ صَدَّقْتُ بِهَا عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّ حَاطِطِي أُمِّ خَدْرَةَ صَدَقَتْ عَنْهَا ۝

باب ۲۹۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاتُوا الْيَتَامَى

أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ الْغَيْبِ يَٰ طَيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا لِّبَشَرٍ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ الْيَتَامَىٰ ۝

۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَرِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْسُطُوا فِي الْيَتَامَىٰ

فَانكِحُوا مَا كَتَبَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِيَ  
الْيَتِيمَةُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا فَيَرَعَيْ فِي جَمْعِ لَهَا وَمَا لَهَا  
وَيُرِيدُ أَنْ يَكُونَ جَهًا يَأْذِي مِنْ سُنَّةِ نِسَاءِهَا فَهَمُّوا  
عَنْ نِكَاحِهَا إِلَّا أَنْ يُقْضُوا لَهَا فِي الْكَمَالِ الصَّدَاقِ  
وَأَمْرُ ابْنِكَاحٍ مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ  
ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَعْدَ مَا نَزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ  
قَالَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ قَالَتْ فَبَيْنَ اللَّهِ فِي هَذِهِ  
أَنْ الْيَتِيمَةُ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا  
فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يَلْجِئُوا بِسُنَّتِهَا بِإِخْمَالِ الصَّدَاقِ  
فَإِذَا كَانَتْ مَرْهُومَةً عَنْهَا فِي قَلْبِ الْغَالِ وَالْجَمَالِ  
بَرَكَوْهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ  
قَلَمَّا يَتَوَكَّوْهَا جَنِينَ يَرْعُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ  
أَنْ يَتَكَبَّرُوا بِهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْضُوا لَهَا  
الْأُزْفَى مِنَ الصَّدَاقِ

وَيُقْضَوُهَا  
حَقُّهَا

بزمین

**باب - قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَابْتَلُوا الْيَتِيمَ**  
حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ  
مِنْهُمْ رُسْدًا فَإِذَا فَعُولٌ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ  
وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَنْ يَكْبَرُوا  
وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا  
فَأَلْيَا كُلِّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ  
أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهَدُوا عَلَيْهِمْ وَكَفَى بِاللَّهِ  
حَسِيبًا ه لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا سَرَكَ  
الْأَوْدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ

فِي الْيَتِيمِ قَانِكِحُوا مَا كَتَبَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (ترجمہ) اور بتاب میں گذر  
چکا کہ متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ یتیم روکی ہے جو اپنے دل کی زبرد  
پرورش ہو پھر روکی کے دل میں اس کے حسن اور اس کے مال کی طرف رغبت پیدا ہو جائے  
اور وہ اس کی عزیز دوسری روکیوں کے مقابلہ میں کم ہر دے کر نکاح کر لینا چاہیں  
تو انھیں اس طرح نکاح کرنے سے روکا گیا ہے لیکن یہ کہ روکی ان کے ساتھ پورے مہر  
کی ادائیگی میں انصاف سے کام لیں (تو نکاح کر سکتے ہیں) اور انھیں ان روکیوں کے  
سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر  
لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی  
کہ ”آپ سے لوگ عورتوں کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ان  
کے متعلق ہدایت کرتا ہے۔“ انھوں نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح  
کر دیا کہ یتیم روکی اگر مال والی ہو اور (ان کے دل) ان سے نکاح کرنے کے  
خواہش مند ہوں لیکن پر مہر دینے میں ان کے غلظتوں کے طریقوں کی رعایت نہ  
کر سکیں (قرآن سے نکاح نہ کریں) جب کہ مال اور حسن کی کمی کی وجہ سے ان کی طرف انھیں  
اگر کوئی رغبت نہ ہوتی تو انھیں وہ چھوڑ دیتے اور ان کے سوا کسی دوسری عورت کو تلاش  
کرتے، بیان کیا کہ جس طرح ایسے لوگ رغبت نہ ہونے کی صورت میں ان یتیم روکیوں  
کو چھوڑ دیتے اسی طرح ان کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ جب ان روکیوں کی طرف  
ان کو رغبت ہو تو ان کے پورے مہر کے معاملے میں اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے  
معاملے میں عدل و انصاف سے کام لے لیں ان سے نکاح کر لیں

۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو،  
یہاں تک کہ وہ عمر نکاح کو پہنچ جائیں۔ تو اگر تم ان میں ہوشیاری دیکھو کہ  
قرآن کے حوالے ان کا مال کر دو۔ اور ان کے مال کو جلد جلد اسراف سے  
اور اس خیال سے کہ یہ بڑے ہو جائیں گے مت کھا ڈالو، بلکہ جو شخص خوشحال  
ہو وہ تو اپنے کو بالکل روکے رکھے اور البتہ جو شخص نادار ہو وہ سب  
مقدار میں کھا سکتا ہے اور جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو  
ان پر گواہ بھی کر لیا کرو، اور اللہ حساب کرنے والا کافی ہے۔ مردوں  
کے لیے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو والدین اور نزدیک کے قریب  
چھوڑ جائیں اور عورتوں کے لیے بھی اس چیز میں حصہ ہے جس کو

عہ اس حدیث کو پڑھتے وقت یہ ملحوظ رہے کہ ہر کے سلسلے میں اسلام کا منشاء یہ ہے کہ نکاح کے ساتھ ہی اس کی ادائیگی ہونی چاہیے۔ عرب میں پہلے بھی یہ دستور  
تھا اور اب بھی یہ ہے۔ ہمارے یہاں مہر کا جو طریقہ ہے اس سے اسلامی مہر کی ساری اہمیت کو نقصان پہنچا ہے۔

والدین اور نزدیک کے قربت دار چھوڑ جائیں، اس (مترکہ) میں سے  
تھوڑا یا زیادہ رہہ حال، ایک حصہ تقسی ہے۔ آیت میں حَسْبُنَا  
کے معنی کافی کے ہیں۔

۳۱۔ دہی کے لیے تیم کے مال کو کاروبار میں استعمال کرنا اور پھر  
اپنے کام کے مطابق اس میں سے لینا جائز ہے۔

۳۲۔ ہم سے ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے نبوہاشم کے مولا ابوسعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے معمر بن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور  
ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ایک جائیداد صدقہ کر کے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی (کہ جس طرح چاہیں اس کا حکم بیان کریں)، ان سے ہارون  
کا نام شیخ تھا اور یہ ایک باغ تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے  
ایک جائیداد ملے اور میرے خیال میں نہایت عمدہ ہے، اس لیے میں نے چاہا کہ  
اسے صدقہ کر دوں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اہل کے ساتھ صدقہ کر دو  
کہ نہ بیچا جاسکے، نہ بہا کیا جاسکے اور نہ اس کا کوئی وارث بن سکے، صرف اہل کا یہ  
کام میں لایا جاتا رہے چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے اسے صدقہ کر دیا، آپ کا یہ صدقہ ناریوں کے  
لئے، غلام آزاد کرنے کے لئے، محتاجوں اور کمزوروں کے لیے، مسافروں کے  
لئے اور رشتہ داروں کے لئے تھا۔ اور یہ کہ اس کے متولی کے لیے اس میں کوئی  
مصلحت نہیں ہوگا اگر وہ مناسب مقدار میں کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے  
بشرطیکہ اس میں سے جمع کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

۳۳۔ ہم سے عبد بن اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے شام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے (قرآن مجید کی اس آیت) ”اور جو شخص خوشحال ہو وہ اپنے کو بالکل روکے رکھے  
البتہ جو شخص نادار ہو وہ مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ تمہیں  
کے ولیوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ تیم کے مال میں سے اگر والی نادار ہو مال  
کو ہمیشہ نظر رکھتے ہوئے مناسب مقدار میں کھا سکتا ہے۔

۳۴۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”بیشک وہ لوگ جو تمہیں کاماں فلم  
کے ساتھ کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب  
آگ ہی میں جھونک دیئے جائیں گے“

۳۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے سلمان  
بن بلال نے حدیث بیان کی، ان سے ثور بن زید مدنی نے، ان سے ابوالغیث

مِمَّا شَرَكْتَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ  
مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا. حَسْبُنَا  
نَبِيُّكَ كَافِيًا ۝

**باب** دَمَ الْوَصِيِّ أَنْ يَتَعَمَلَ فِي مَالِ  
النَّبِيِّ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِعَدَرٍ عَمَلِهِ

۳۶۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى  
بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَحْرَبْنُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ تَارِغِ  
عَبْنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ لَصَدَقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ لُحْمٌ وَ  
كَانَ خُلَا قَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ اسْتَفَدْتُ  
مَالًا وَهُوَ عِنْدِي لَفَيْسٌ فَارَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْلِهِ لَا يَبَاحُ وَلَا  
يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَكِنْ يُنْفِقُ شَرَّ قَصَدَ بِهِ عُمَرُ  
قَصَدَ قَتْلَهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَ  
السَّكِينِ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْعَرْفَى  
وَلِاجْتَارِ عَلَى مَنْ وَرِثَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ  
أَوْ يُؤْجَلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مَتَّوِلٍ بِهِ ۝

بِزَيْنِ بِنْتِ

۳۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا  
أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَهِيَ  
كَانَتْ غَنِيًّا فَلَيْسَتْ تَقْبَلُ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا وَلَيْسَ كُلُّ  
بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي ذَٰلِكَ الْيَسِيرُ أَنْ  
يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُجْتَاجًا بِعَدَرٍ مَالِهِ  
بِالْمَعْرُوفِ ۝

**باب** قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ  
أَمْوَالَ آلِهِمْ ظُلْمًا إِنَّهُمْ يَكُونُونَ فِي بُكُورِهِمْ  
نَارًا أَوْ سَيَفْضَلُونَ سَعِيرًا ۝

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي  
سُلَيْمُ بْنُ يَلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات چیزوں سے جو تباہ کر دینے والی ہیں بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھا: رسول اللہ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی شے پر ٹھہرنا، یاد دکرنا، کسی کی جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیتا ہے حق کے بغیر، شہود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ آنا، بے دست بھولی بھالی عورتوں پر جہمت لگانا۔

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”آپ سے لوگ یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ ان کے (اموال) میں بہتر کچھ خیال رکھنا بھی ضرر ہے اور اگر تم ان کے ساتھ ان کے اموال میں شریک ہو جاؤ تو بہر حال (وہ بھی تمہارے بھائی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ اصلاح چاہتے والے اور فساد پیدا کرنے والے کی خوب پہچان کرتا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انھیں تنگی میں مبتلا کر دیتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے“ (قرآن کی اس آیت مبارکہ میں) لَاَعْنَتُکُمْ کے معنی ہیں کہ تمہیں حرج اور تنگی میں مبتلا نہ کر دیتا۔ اور عَنَت کے معنی جھک گئے ہیں۔ اور ہم سے سلیمان نے بیان کیا ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوبؑ سے، ان سے نافعؓ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی کی وصیت نہیں لکھی (جس میں انھیں شریک کیا گیا ہو) ابن سیرین رحمۃ اللہ کا معمول یہ تھا کہ یتیم کے مال و جائیداد کے سلسلے میں ان کے خیر خواہوں اور ولیوں کو جمع کرتے تاکہ ان کے لیے کوئی بھی صدمہ پیدا کرنے کے لیے غور کریں۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے جب یتیموں کے معاملات سے متعلق کوئی سوال کیا جاتا تو آپؐ یہ آیت پڑھتے کہ ”اور اللہ فساد پیدا کرنے والے اور اصلاح پانے والے کی خوب پہچان رکھتا ہے“ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے یتیموں کے بارے میں فرمایا: خواہ وہ معمولی قسم کے لوگوں میں ہوں یا بڑے درجے کے، دنی لوہر شخص پر اس کے حصے کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔

۳۴۔ سفر اور حضر میں یتیم سے خدمت لینا، اگر ان کے اندر اس کی صلاحیت ہو، اور مال اور سوتیلے باپ کی نگہداشت (اگرچہ وہ باپ کی طرف سے وصی نہ ہوں)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤَيِّدَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَالشُّحُّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَآكُلُ الزُّبَاوِ آكُلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالشَّوْطِيُّ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفُفْلَاتِ ۝

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُلْ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی قُلْ اِمْلٰکُمْ لَہُمْ خَیْرٌ وَّاَنْ تَخٰیطُوْہُمْ فَاَنْخَآئُکُمْ وَاَللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَکَلُوْا شَاۡءَ اللّٰہِ لَاَعْنَتُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ لَاَعْنَتُکُمْ ، لَا حَرَجَ کُمْ وَ صَبِیۡقٌ وَّ عَنَتٌ ۔ خَصَّصَتْ وَ قَالَ لَنَا سُلَیْمٰنٌ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ اَبِیۡ یُوۡسُفَ عَنْ ثَابِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰی اَحَدٍ وَصِیَّةً وَكَانَ ابْنُ سَیْرِیۡنَ اَحَبَّ اَلْاَشْیَآءِ اِلَیۡہِ فِیۡ مَالِ الْیَتٰمِ اَنْ یَّجْمِیْعَ اِلَیۡہِ نَصَحًا وَّکَاۡ وَاَوَّلِیَا وَّکَاۡ فَمِنْظُرُوۡا الَّذِیۡ ہُوَ خَیْرٌ وَكَانَ طَاوُۡسٌ رَدَّ اَسْئَلَ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ الْیَتٰمِی قَرَأَ وَاَللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَ قَالَ عَطَاۡءٌ فِیۡ یَتَامٰی الصَّغِیْرِ وَ الْکَبِیْرِ یُفِیۡقُ الْوَلِیَّ عَلٰی کُلِّ رَسَاۡیَ بِقَدْرِہٖ مِّنْ حِصَّتِہٖ ۝

منہ منہ منہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِسْتَحْذَرِ الْیَتٰمِ فِی السَّفَرِ وَ الْخَصْرِ اِذَا کَانَ صِلَآۡتَکَ وَ نَظَرِ الْاَمْرِ وَ زَوِّجْہَا لِلْیَتٰمِ ۝



۳۹۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے ابن علی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے ساتھ کئی خادم نہیں تھا، اس لیے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کی، یا رسول اللہ! انس ذہین و دکا ہے یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، چنانچہ میں نے آپ کی سفارش میں خدمت کی، آپ نے مجھ سے کبھی کبھی کام کے بارے میں جیسے میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں کیا۔ اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جیسے میں نہ کر سکا ہوں، آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا۔

۳۵۔ اگر زمین وقف کی، بغیر حدود کی وضاحت کے تو جائز ہے، صدق میں بھی یہی مشہور ہے۔

۴۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے، انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے باغات کے اعتبار سے مدینہ کے انصار میں سب سے بڑے مالدار تھے اور انھیں اپنے تمام اموال میں مسجد نبوی کے سامنے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند تھا۔ خروخی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا شیریں پانی پیتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی ”یکلہم ہرگز نہیں حاصل کر دو گے جب تک اپنے اس مال میں سے نہ خرچ کر دو جو تمھیں پسند ہوں“۔ تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ”یکلہم ہرگز نہیں حاصل کر دو گے جب تک اپنے ان اموال میں سے نہ خرچ کر دو جو تمھیں پسند ہوں“ اور میرے اموال میں مجھے سب سے زیادہ پسند بیرحاء ہے اور یہ اللہ کے راستے میں صدقہ ہے، میں اللہ کی بارگاہ سے اس کی نیکیا اور ذخیرہ آخرت ہونے کی توقع رکھتا ہوں، آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ تباہ اسے استعمال کیجئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مبارک ہو، یہ تو بڑا فائدہ بخش مال ہے یا آپ نے بجائے ریح کے، ریح کہا خشک ابن سلمہ کو تھا اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سب سن لیا ہے اور میرا خیال ہے کہ تم اسے اپنے عزیزوں کو دے دو۔ ابو طلحہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ

۳۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي إِسْحَقٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي إِسْحَقٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ لَيْسَ لَهُ خَاوِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَسَاغِلًا مَرَّتْ بِكَ فَكَلِّمْهُمْ مَكَالَ فَحَدَّثَهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لَيْشِي صَنَعْتُهُ لِمَا صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا أَوَلَا لَيْشِي لَمَّا أَصْنَعُهُ لِيَعْلَمُوا تَصْنَعُ هَذَا هَكَذَا ۝

بزمین مدینہ

باب ۳۵ اِذَا وَقِفْتَ اَرْضًا وَلَمْ يَبَيِّنِ الْخَدُّ وَذُوهُوَ جَائِزٌ وَكَذَلِكَ الصَّدَقَةُ ۝

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ لَيْسَ لَهُ خَاوِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَسَاغِلًا مَرَّتْ بِكَ فَكَلِّمْهُمْ مَكَالَ فَحَدَّثَهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لَيْشِي صَنَعْتُهُ لِمَا صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا أَوَلَا لَيْشِي لَمَّا أَصْنَعُهُ لِيَعْلَمُوا تَصْنَعُ هَذَا هَكَذَا ۝

انہوں نے اپنے عزیزوں اور نبی اعمام میں اسے تقسیم کر دیا۔ اسمعیل، عبداللہ بن مسعود اور یحییٰ بن یحییٰ نے مالک کے واسطے سے (راج کے بجائے) رائج بیان کیلئے۔

۴۱۔ ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی، انھیں روح بن عبادہ نے تجرودی، ان سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمر بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا، کیا اگر وہ ان کی طرف سے صدقہ کریں تو انھیں لایہ پہنچے گا؟ اس حضور نے جواب دیا کہ ہاں، اس پر ان صحابی نے کہا کہ میرا ایک مخالف نانی بارغ اور میں آپ کو گراہ بناتا ہوں کہ وہ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۴۲۔ اگر کوئی آدمیوں نے مل کر مشترک زمین وقف کی تو جائز ہے۔

۴۳۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم دیا تو فرمایا کہ اسے بنو بنجار! مجھ سے اپنے بارغ کی قیمت ملے کہ لو احسن میں مسجد بنائی جہاں کی تجویز تھی، انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہیں لیں گے۔

۴۴۔ وقف کس طرح لکھا جائے گا؟

۴۵۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے ایک زمین ملی ہے اور اس سے عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا۔ آپ اس کے بارے میں مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ (کس طرح میں اسے ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤں؟) آنحضور نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اصل اپنے قبضے میں باقی رکھتے ہوئے اس کے نافع کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ عرضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط کے ساتھ صدقہ (وقف) کیا کہ اس زمین نہ بیچی جائے، نہ بیس کی جائے

بُنْتُ يُوسُفَ وَ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَاجِحٌ ۝

بنید بنید

۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّةً تَوَقَّيْتُ أَنْ يَنْقُصُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ لَعَمْرُكَ فَإِنْ لِي مِنْهَا أَقَا وَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ۝

بنید بنید

بَابُ ۳۱ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مَشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَاءُ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَابِتُ مَوْتِي بِحَاطِطِكُمْ هَذَا أَقَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ -

بنید بنید

بَابُ ۳۲ الْوَقْفُ كَيْفَ يُكْتَبُ ۝

۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِيبْ مَالًا قَطُّ أَفَقُسْ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا بَيْعَ أَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ وَ الْقُرْبَى وَ التَّوَقَّابِ وَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ الصَّنِيفِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنِ

اور وراثت میں کسی لڑکے اور فقراء، رشتہ دار، غلام آزاد کرنے اللہ کے راستے (کے مجاہدوں) مہانوں اور مسافروں کے لیے (وقف ہے) جو شخص بھی اس کا متولی ہو، اگر وہ دستور کے مطابق اس میں سے کھائے یا اپنے کسی دوست کو کھلائے تو کوئی مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ذخیرہ اندوزی ارادہ نہ ہو۔

۳۸۔ مال دار محتاج اور کمزور کے لیے وقف

۴۴۔ ہم سے ابو عالم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو خیر میں ایک جائیداد ملی تو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے متعلق اطلاع دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاہو تو اسے صدقہ کر دو، چنانچہ آپ نے فقراء، مساکین، رشتہ دار اور مہانوں کے لئے اسے صدقہ کر دیا۔

۳۹۔ مسجد کے لئے زمین کا وقف

۴۵۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، ان سے ابوالتیاح نے حدیث کی، کہا مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے مسجد بنانے کے لئے حکم دیا اور فرمایا: اے بنو نجار! اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کر لو۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ سے مانگتے ہیں۔

۴۰۔ بنو نجار، گھوڑے، سامان اور سونے چاندی کا وقف

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا تھا، جس نے ہزار دینار اللہ کے راستے میں وقف کر دیئے تھے اور انہیں ایک اپنے تاجر غلام کو دے دیا تھا کہ اس سے کاروبار کرے اور اس کے منافع کو وہ شخص محتاجوں اور عزیزوں پر صدقہ کرتا تھا، (زہری سے پوچھا گیا تھا کہ کیا اس شخص کے لئے جائز ہے اس ہزار دینار کے منافع میں سے کچھ خود بھی لے لیا کرے خصوصاً اس صورت میں، جب کہ اس منافع کو مساکین کے لیے صدقہ نہ کیا ہو بلکہ صدقہ صرف اہل مال کا ہو اور کسی وجہ سے کاروبار میں لگا لیا ہو) زہری نے فرمایا کہ (کسی صورت میں) اس کے لیے ان میں سے کھانا جائز نہیں ہے۔

يَا كُلَّ مِمَّهَا لِمَعْرُوفٍ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا  
غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ ۝

بزم بہت بہت

بزم بہت بہت

باب ۳۸ الْوَقْفُ لِلْعَرَفَى وَالْفَقِيرِ وَالضَّعِيفِ

۴۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ صِرْحَةَ ثَنَا ابْنُ مَوْنٍ عَنْ تَارِقِ بْنِ مَرْثَانَ عَنْ عُمَرَ وَجَدَ مَا لَا يَحْتَجُّ بِكَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتُ بِهَا فَتَصَدَّقْ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّعِيفِ ۝

باب ۳۹ دَقِيقُ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ ۝

۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرًا بِالمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ كَمَا مَوَّيَّيْ يَحَابِطُكُمْ هَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ ۝

باب ۴۰ وَقَفَ اللَّهُ وَأَبِی وَانْكَرَاعَ وَ

الْعَرُوضِ وَالصَّامِتِ قَالَ الزُّهْرِيُّ يَتِمَّنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَقَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٌ يَتَرَجَّرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسْكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ يَأْكُلُ مِنْ رِبْحِ ذَلِكَ أَلْفَ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَجْعَلُ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسْكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ۝

بزم بہت بہت

۴۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ تجھ سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں اچھا کر کے لیے، ایک شخص کو سواری کے لیے دیا۔ یہ گھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں سواری کے لیے عنایت فرمایا تھا پھر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ شخص گھوڑے کو بیچ رہا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا وہ اسے خرید سکتے ہیں؟ آنحضرت نے فرمایا کہ اسے خریدو اپنا دیا ہوا صدقہ واپس نہ لو۔

۴۱۔ وقف کے نگران کا نفقہ

۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یسعت نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی، انھیں ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے دروہ دینا (و درہم تقسیم نہ کریں) میری ازدواج کے نفقہ اور میرے عامل کی اجرت کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے۔

۴۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو عمر بن عمر نے اپنے وقف میں یہ شرط لگائی تھی کہ اس کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست کو کھلا سکتا ہے، بشرطیکہ ذخیرہ جمع کرنے کا ارادہ ہو۔

۴۲ کسی نے کوئی زمین یا کنواں وقف کیا اور اپنے لیے بھی عام مسلمانوں کی طرح پانی لینے کی شرط لگائی؟ انس رضی اللہ عنہ نے ایک گھر وقف کیا تھا (مدینہ میں) اور جب کبھی (رج کے لیے) جاتے ہوئے مدینہ سے گزرتے تو اس گھر میں قیام کرتے تھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر وقف کئے تھے اور اپنی ایک مطلقہ لڑکی سے فرمایا تھا کہ وہ اس میں قیام کر سکتی ہیں لیکن وہ گھر کو نفقہ نہ پہنچائیں اور نہ خود پریشانی میں مبتلا ہوں، البتہ جب شادی ہو جائے

۴۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَسَلَ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَأَخْبَرَ عُمَرُ أَنَّهُ قَدْ وَقَّعَهَا يُبَيِّعُهَا فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَنِعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَنِعْهَا وَلَا تَرْجِعْ فِي صَدَقَتِكَ ۝

جزء من جنة

باب نفقة القائم للوقف

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْزَجِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَّا تَوَلَّكَ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَوْتَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ ۝

۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اشْتَرَطَ فِي وَفْقِهِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ وَلِيِّهِ وَيُرْجِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا ۝

جزء من جنة

باب إذا وقف أرضاً أو بيتاً واشترط لنفسه مثل دلا أو المسلمين أو وقت أنس داراً فكان إذا قدامها نزلها وتصدق الزبير بدورها وقال للمردودة من بناتك أن تسكن غير مضررة ولا مضربة لها قالت استغنت بدوحي فليس لها حق

لہ کسی نے اپنے وقف کی منفع سے خود بھی فائدہ اٹھانے کی شرط لگائی تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابن بطال نے کہا ہے کہ اس مسئلہ میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ اگر کسی نے کوئی چیز وقف کرتے ہوئے اس کے متعلق اپنے رشتہ داروں کو نفع اندوز ہونے کی بھی شرط لگائی تو جائز ہے مثلاً کسی نے کوئی کنواں وقف کیا اور شرط لگائی کہ عام مسلمانوں کی طرح میں بھی اس میں سے پانی لیا کروں گا تو وہ بھی پانی نکال سکتا ہے اور اس کی یہ شرط جائز ہوگی۔

وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ تَصْنِيبَهُ مِنْ دَارِ عُمَرَ  
 سُئِنِي لِيَدِي الْحَاجَّةَ مِنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَنَا أَخْبَرْتُ أَبِي عَنْ  
 شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
 أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَضَرَ  
 عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَلَسْتُمْ كَوْمًا أَلَسْتُمْ  
 إِلَّا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ  
 رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ وَحَفَرَ ثَمَرًا  
 أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ قَالَ جَهَنَّمُ جَنَّتِ  
 الْفُسْرَةُ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَنَّمُ قَالَ  
 قَصَدَ فُوكًا بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ  
 فِي وَفْقِهِ لَا جُنَاحَ مَنْ دَلَّيْهِ  
 أَنَّهُ يَأْكُلُ وَقَدْ يَلِيهِ  
 الْوَارِثُ وَخَيْرُهُ  
 فَهُوَ

وَاسِعٌ  
 يَكِلِي

بَنِي بَنِي

بَابُ ۴۳ إِذَا قَالَ الْوَارِثُ لَا تَطْلُبُ  
 ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَهُوَ جَائِزٌ

۴۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
 عَنْ أَبِي الشَّيْحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَبِيَّ النَّجَّارُ  
 قَامَ مَوْتِي بِحَاطَتِكُمْ قَالُوا لَا تَطْلُبُ

تو پھر انھیں (اس میں قیام کا) کوئی حق باقی نہیں رہے گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے (وقف کردہ) گھر کے ایک خاص حصے میں اپنے غریبے محتاج آل اولاد کو ٹھہرنے کی اجازت دی تھی۔ عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، انھیں شبہ نے، انھیں ابو الحسن نے، انھیں عبدالرحمن نے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ مجھ کے پاس آئے تھے تو (اپنے گھر کے) اوپر چڑھ کر آپ نے باغیچوں سے فرمایا تھا میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں اور صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بئر رومہ کو کھودے گا اور اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا، تو اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اس کنوئیں کو کھودا تھا یہ کیا آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ حضور اکرم نے جب فرمایا تھا کہ حبیبی عمرت (غزوہ تبوک پر جانے والا لشکر) کو جو شخص ساز و سامان سے لیں کرے گا اسے جنت کی بشارت ہے تو میں نے ہی اسے صلح کیا تھا (پھر تم میری مخالفت میں اس درجہ کیوں سرگرم ہو؟ انھوں نے بیان کیا کہ آپ کی ان باتوں کی سب سے تصریح کی تھی، عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کا متولی اگر اس میں سے کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے ظاہر ہے کہ متولی خود بھی واقف ہو سکتا ہے اور دوسرے بھی ہو سکتے ہیں، اس لیے یہ حکم سب کے لیے عام تھا۔

۴۳۔ واقف نے کہا کہ وقف کی قیمت (کا ثواب) ہم صرف اللہ سے چاہتے ہیں تو جائز ہے۔

۴۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابوالشیح نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، اے بنو نجار! تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے ملے کہ تو انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی قیمت اللہ تعالیٰ کے سوا اور

نہیں مانگتے، جب مسلمان مدینہ ہجرت کر کے آئے تو یہی ایک ایسا کنواں تھا جس کا پانی شیریں تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ خریداری کی تعبیر کھودنے سے اس کنوئیں کی گئی ہے۔

کسی سے نہیں چاہتے۔

۴۴- اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کی موت آجائے وصیت کے وقت تمہارے آپس میں گواہ دو شخص تم میں سے معتبر ہوں یا وہ گواہ تمہارے علاوہ ہوں۔ پس تم زمین میں سفر کر رہے ہو اور تم پر موت کا واقعہ آپس میں تو اگر تم کو شبہ ہو جائے تو دونوں گواہوں کو جہ نماز روک رکھو اور وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے خواہ کسی قربت دار ہی کے لیے ہو اور نہ ہم اللہ کی گواہی چسپائیں گے؛ ورنہ ہم بے شک گنہگار رہیں گے پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں رومی (حق بات) دہا گئے تو دو گواہ ان کی جگہ اور مقرر ہوں ان لوگوں میں جن کا حق دہا ہے (میت کے) قریب تر لوگوں میں سے، یہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم نے زیادتی نہیں کی ہے ورنہ بے شک ہم ہی ظالم ٹھہریں گے۔ یہ اس کا قریب ترین ( طریقہ) ہے کہ لوگ گواہی ٹھیک دیں یا اس سے ڈرے رہیں کہ ہماری قسمیں ان قسموں کے الٹی پڑیں گی اور اللہ سے ڈرتے رہیں اور سنتے رہیں اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا اور نبھے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ مجھ سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی، ان سے ابن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن ابی القاسم نے، ان سے عبد الملک بن سعید بن جبیر نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عباس رضی نے بیان کیا کہ نبوہم کے ایک صاحب (بزیل نامی جو مسلمان بھی تھے رضی اللہ عنہ) قیوم داری رضی اور عدی بن بداء کے ساتھ (شام تجارت کے لیے) گئے تھے۔ نبوہم کے آدمی کا اتفاق سے ایک ایسے مقام پر انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں رہتا تھا (اور انھوں نے موت کے وقت اپنے اہلین دونوں ساقیوں کو اپنا مال و اسباب حوالے کر دیا تو کہ ان کے گھر پہنچا دیں، پھر جب یہ لوگ مدینہ واپس ہوئے تو اسان میں) ایک چاندی کا جام موجود نہیں پایا جس میں سہرے نقش بنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں ہی ساقیوں سے قسم لی (اور اس طرح معاملہ ختم ہو گیا) پھر وہی جام تم میں

ثُمَّ إِلَّا إِلَى اللَّهِ ۝  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا شَهِادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ  
الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ  
مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ  
مَرَبُّتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ  
الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الْوَصِيَّةِ  
فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنْ أَرْتَبْتُمْ زَلَّ شَرِي  
يَهُ ثَمَّ تَأْذَنُ لَوَ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا  
تُكْتَلُمُ شَهِادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَكُنَّ  
الْأَثِمِينَ فَإِنْ غَشَرَ عَلَىٰ آثُمَا  
اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُولُ مَن  
مَعَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ  
الْأَوْلِيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا  
أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا  
إِذًا لَكُنَّ الظَّالِمِينَ ذَٰلِكَ  
أَدْفَىٰ أَنْ تَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا  
أَوْ يَخْتَفُوا أَنْ يُكَذَّبَ أَيُّمَاتُ بَعْدَ أَيُّمَاتِهِمْ  
وَأَتَقُوا اللَّهَ وَاسْتَعُوا اللَّهَ  
يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ وَقَالَ لِي  
عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْدَةَ عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ  
بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبِيحِ  
بْنِ عَمَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَّعَ  
تَمِيمٍ لِّدَارِ رِثِي وَعَدِي بَنِي بَدِيعٍ قَالَتِ  
الشَّهَادَةُ بِأَرْضِ لَيْسَ بِهَا سَكَنٌ فَلَمَّا قَدِمَا  
بَدِيعَ لَيْسَ فَقَدُوا جَا مًا مِّنْ قِصَّةٍ مَّخْصُوصًا مِّنْ  
ذَهَبٍ فَأَخْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پایا گیا اور ان لوگوں نے (جہن کے یہاں وہ ملا تھا) بتایا کہ ہم نے اسے  
تیم اور عدی سے خرید لیا ہے اس کے بعد (مسافرت میں مرنے والے)  
بھی کے عزیزوں میں سے دو شخص اٹھے اور قسم کھا کر کہا کہ ہماری  
گواہی ان کی گواہی کے مقابلہ میں قبول کئے جانے کے زیادہ لائق  
ہے، یہ جام ہمارے رشتہ داری کا ہے۔ بیان کیا کہ یہ آیت انھیں  
کے بارے میں نازل ہوئی تھی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اشْهَدُوا  
بَيْنَكُمْ الخ (ترجمہ اوپر گزر چکا ہے)۔

۴۵۔ در شاہ کی موجودگی کے بغیر، وصی میت کے قرض ادا کرتا ہے

ہمزہ میں ہن

۵۰۔ ہم سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی یا فضل بن یعقوب نے محمد بن  
سابق کے واسطہ سے (شک خود مصنف کو ہے) ان سے شیبان ابو سعید نے  
حدیث بیان کی، ان سے فراش نے بیان کیا، ان سے شعیب نے بیان کیا اور ان سے جابر  
بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ ان کے والد (عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ) امد کی لڑائی میں شہید ہو گئے تھے، اپنے چچے چچا لڑکیاں چھوڑی تھیں اور قرض  
بھی (جب کھجور کے پھل توڑنے کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے  
والد امد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں  
چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو یہ تو معلوم ہی ہے کہ میرے والد امد کی لڑائی میں شہید  
ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ  
لیں (تاکہ قرض میں کچھ رعایت کر دیں لیکن قرض خواہ یہودی تھے اور وہ نہیں مانے) اس لیے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ اور کھیلان میں ہر قسم کی کھجور الگ الگ کر لو۔  
جب میں نے ایسا ہی کر لیا تو ان حضو کو بلایا، قرض خواہوں نے حضور اکرم کو دیکھ کر  
اور سختی شروع کر دی تھی۔ آن حضور نے جب یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو بڑے کھجور  
کے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور وہیں بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ اپنے فرض خواہوں  
کو بلاؤ۔ آپ نے تو لٹا شروع کیا اور نجد امیر سے والد کی تمام امانت ادا کر دی  
خدا گواہ ہے کہ میں اتنے پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی تمام امانت ادا  
کر دے اور میں اپنی بہنوں کے لیے ایک کھجور بھی اس میں سے نہ بے جاؤں لیکن  
ہوایہ کہ ڈھیر کے ڈھیر بچ رہے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس  
ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے ایک کھجور نہیں دی گئی تھی (ابو عبد اللہ مصنف)

ثُمَّ وَجَدَ الْجَامُ بِسَكَّةَ فَقَالُوا تَبَعْنَاكَ  
مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِي فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ  
أُولَئِكَ فَخَلَفَا لَيْشَهَا دُثْنًا أَحَقُّ مِنْ  
شَهَا دَتَيْهَا وَإِنَّ الْجَامَ لَيَصَاحِبُهُمَا قَالَ  
وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا اشْهَدُوا بَيْنَكُمْ

الخ

باب ۴۵ قَضَاءُ الْوَصِيِّ دِيُونِ الْمَيِّتِ  
بِغَيْرِ مَخْضَرٍ مِنَ الْوَرَثَةِ :

۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِقٍ أَوْ الْفَضْلُ  
بْنُ يَعْقُوبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو سَعِيدٍ عَنْ  
فَرَّاشٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أَبَاكَ اسْتَشْهَدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ  
سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ذَنْبًا فَلَمَّا حَضَرَ حَبْدُ  
الْخَلِ اتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ وَالْإِدَى اسْتَشْهَدَ  
يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ ذَنْبًا كَثِيرًا أَوْ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنَّ  
يَرَاكَ الْعَرَمَاءُ قَالَ أَذْهَبُ فَبَيْدَ كُلِّي ثُمَّ  
عَلَى نَاحِيَّتِهِ فَقَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوا  
أَعْرَضُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ  
حَوْلَ أَعْطَمَهَا بَيْدًا رَأَيْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ  
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ  
حَتَّى آدَى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالْإِدَى وَأَنَا وَاللَّهُ رَاضٍ  
أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالْإِدَى ذَلِكَ أَرْجَحُ إِلَيَّ  
أَخَوَاتِي بِتَمَرَةٍ فَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْبَيَّادُ  
حُلُمًا حَتَّى إِذَا نَظَرُوا إِلَى الْبَيْدِ  
اتَّيْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ لَمْ يَنْقُصْ  
تَمَرَةً وَاحِدَةً قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ

نے کہا کہ انروالی (حدیث میں) کے معنی ہیں کہ مجھ پر بھروسہ کرنے اور سختی کرنے لگے اسی معنی میں قرآن مجید کی آیت فَاَعْرِضْنَا بَيْنَهُمُ الْقُدَّةَ وَالْبُقْضَاءَ میں (فَاَعْرِضْنَا ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعْرُذَانِيْ يٰعَنِيْ هَيْجُوَانِيْ فَاَعْرِضْنَا  
بَيْنَهُمُ الْقُدَّةَ وَالْبُقْضَاءَ ۝  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## کتاب الجہاد والسیار

## جہاد اور سیرت کی تفصیلات

۴۶۔ جہاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی تفصیلات اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے ہیں کہ انھیں جنت ملیگی، اب یہ مسلمان اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور اس طرح (مقابلہ و محاربا) کفار کو یہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی مارے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ (کہ مسلمانوں کو ان کی قربانیوں کے نتیجے میں جنت ملے گی) سچی ہے تو رات میں انجیل میں اور قرآن میں (سب میں اس کا ذکر ہوا ہے) اور اللہ سے بڑھ کر اپنے وعدے کا پورا کرنے والا اور کون ہے؟ پس بشارت ہر تمہیں اپنے اس معاملے کی وجہ سے جو تم نے اس کے ساتھ کیا ہے“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَكَثِيرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ يَكُفُّ عَنَّا ابْنَ عِيسَىٰ نَصِيًّا عذتے فرمایا کہ حدود سے مراد طاعت ہے۔

۵۱۔ ہم سے محمد بن مبارک نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن منول نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ولید بن عیز اسے سنا، ان سے ابو عمرو شیبانی نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ وقت پر نماز ادا کرنا، میں نے پوچھا کہ اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا، میں نے پوچھا اور اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے جہاد کرنا میں نے حضور اکرم سے مزید سوالات نہیں کیے ورنہ اگر سوالات کرتا تو آپ اسی طرح ان کے جوابات غایت فرماتے۔

۵۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منقول ہے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ  
قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعَلَىٰ أَعْقَابِهِ خِطَابٌ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ إِلَىٰ قَوْلِهِ وَكَثِيرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْخُدُودُ وَالطَّاعَةُ ۝

۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَيَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِثٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأُولَيْدَ بْنَ الْعِيزَةَ أَرَادَ كَرَعَ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَالشَّيْبَانِي قَالَ قَالَ عَمْرُو اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَنْفَضُ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَىٰ مِيقَاتِهَا قُلْتُ أَيُّ قَالَ ثُمَّ يَدُ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اسْتَرْدْتَهُ لَزَادَنِي ۝  
۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَتَّصِرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رِبِّ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ قَالَ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت اب بھی باقی ہیں اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو تیار ہو جایا کرو۔

۵۲۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے حبیب بن ابی عمرہ نے حدیث بیان کی، ان سے عائشہ بنت طلحہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین) نے کہ انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد افضل اعمال میں سے ہے، پھر ہم بھی کیوں نہ جہاد کریں؟ حضور اکرم نے فرمایا لیکن سب سے افضل جہاد مقبول حج ہے (خاص طور سے عورتوں کے لیے)۔

۵۳۔ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی، انھیں عفان نے خبر دی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن مجاہد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے ابو حصین نے خبر دی، ان سے ذکوان نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، فرمایا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد کے برابر ہو حضور اکرم نے فرمایا ایسا کوئی عمل میں نہیں جانتا (جو جہاد کے برابر ہو) پھر آپ نے فرمایا، کیا تم اتنا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد (جہاد کے لیے محاذ پر آجائے تو تم اپنی مسجدیں، اگر نماز پر مبنی شہر کے دروازے اور نماز پر مبنی دروازے درمیان میں) کوئی سستی اور کاہلی تم میں محسوس نہ ہو، اسی طرح روزے رکھتے لگو اور (کوئی دن) بغیر روزے کے نہ گزرے۔ ان صاحب نے عرض کیا، بھلا اتنی استطاعت کسے ہوگی، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجاہد کا گھوڑا جب رچرچے وقت رکھیں بندھا ہوا، طول میں چلتا ہے تو اس پر بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

۵۴۔ سب سے افضل وہ مومن ہے جو اپنی جان و مال کو اللہ کے

راستے میں جہاد کے لیے لگا دے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ: "لے ایمان والو! کیا میں تم کو بتاؤں ایک ایسی تجارت جو تم کو نجات دلائے درد ناک خدا سے، یہ کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جہاد

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَرِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

۵۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلَا نُجَاهِدُ قَالَ لَكِنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مُبْرُورٌ

۵۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَصِينٍ أَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَحَدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا أَخْرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقْرَأَ وَلَا تَقْطِرَ وَتَصُومَ وَلَا تَقْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ فَدَسَ الْمُجَاهِدِ لَيْسَتْ فِي طَوْلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ

حَسَنَاتٌ

بَابُ أَفْضَلِ النَّاسِ مُؤْمِنٍ يُجَاهِدُ

بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَ قَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

۱۔ یعنی اب فتح مکہ کے بعد دارالاسلام ہو گیا ہے اور اسلام کے زیر سلطنت آگیا ہے اس لیے یہاں سے ہجرت کرنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا، یہ مطلب نہیں کہ ہجرت کا سلسلہ سب سے ختم ہو گیا ہے، چونکہ اس وقت بڑی ہجرت مکہ کی سے ہوئی تھی اس لیے عام طور پر ذہنوں میں وہیں سے ہجرت کا سوال آ سکتا تھا۔ در نہ جہاں تک ہجرت عام کا تعلق ہے یعنی دنیا کے کسی بھی دارالالحوب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت، تو اس کا حکم اب بھی باقی ہے۔

کردا اللہ کی راہ میں اپنے اسواں اور اپنی جانوں کے ذریعہ بہترین رسوا ہے اگر تم سمجھ سکو اگر تم نے یہ اعمال انجام دیئے تو خداوند تعالیٰ معاف کر دیں گے تمہارے گناہ اور داخل کریں گے تم کو ایسے باغات میں جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور بہترین ٹھہرنے کی جگہیں تم کو عطا کر جائیں گی، باغات عدن میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔“

۵۵۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی انھیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عطاء بن یربیع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ کون لوگ سب سے افضل ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے، صحابہ رہنے پر چھا اس کے بعد کون ہوگا؟ فرمایا وہ مومن جس نے پہاڑ کی کسی ٹھانی میں قیام اختیار کر لیا ہے، اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھا ہے اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے اسی نے سب سے قطع تعلق کر لیا ہے۔

۵۶۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ تعالیٰ اسی شخص کو خوب جانتا ہے جو خلوص کے ساتھ صرف اعلا کلمۃ اللہ کے لیے (اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اس شخص کی مثال ہے جو برابر نماز پڑھتا ہے اور روزہ رکھتا رہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والے کے لیے اس کی ذمہ داری سونپی ہے کہ اگر اسے وفات دے گا یعنی جہاد کرتے ہوئے اگر اس کی شہادت ہوئی، تو جنت میں داخل کرے گا یا پھر زندہ و سلامت (گھر و ثواب و مال غنیمت کے ساتھ واپس کرے گا۔

۴۸۔ مرد اور عورتیں جہاد اور شہادت کے لیے دعا کرتی ہیں، عمر زمانہ دعا کی، اے اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر (مدینہ طیبہ) میں شہادت کی موت عطا فرما دے۔

۵۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے دین آپ کی رشتہ دار تھیں، آپ عبادہ بن مسعود

تؤمنون یا اللہ ورسولہ و تحاہدوت فی سبیل اللہ یا مؤایکد و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ۵۸ ۵۹ یغفرکم ذنوبکم و یدخلکم جنت تجری من تحتہا انهار و مساکن طیبہ فی جنت عدن ذلک

۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ مِّنَ الزُّهَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِّنَ الشُّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَيْءٍ ۝

۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهَرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِدِ الْقَائِمِ وَتَوَحَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بَابٌ يَتَوَقَّاهُ أَنْ تَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ يَرْجِعَهُ سَالِمًا مَعَ آخِرِ لَوْعِيْمَةٍ ۝

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ وَالشَّهَادَةِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَهَادَةٌ فِي بَيْتِكَ رَسُولِكَ ۝

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَأَاهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ

رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور آپ کے سرے جوشن نکالنے لگیں۔ اس طرح میں حضور اکرم سو گئے، جب بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کیے گئے کہ وہ اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے کے لیے دریا کے بیچ میں سوار اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں۔ یا آپ نے بجائے لوہا علی الاسرہ کے، مثل الملوک علی الاسرہ فرمایا شک احمقا کو تھا۔ انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے کر دے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر آپ اپنا سر رکھ کر سو گئے، اس مرتبہ بھی آپ جب بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے میں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس بات پر آپ ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اس طرح پیش کئے گئے کہ وہ اللہ کی راہ میں غزوہ کے لیے جا رہے تھے، پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی فرمایا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ! اللہ! میرے لیے دعا کیجئے کہ مجھے بھی انہی میں سے کر دے۔ آپ نے اس پر فرمایا کہ تم سب سے پہلی فوج میں شامل ہوگی جو بجوری راستے سے جہاد کرے گی (چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ام حرام رضی اللہ عنہا نے بحری سفر کیا پھر جب سمندر سے باہر آئیں تو ان کی سواری نے انھیں بچے گرا دیا اور (اسی سفر میں) ان کی وفات ہو گئی۔

۴۹۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے درجے ۰

۵۸۔ ہذا سبیل، ہذا سبیل (مذکر اور مؤنث دونوں طرح) استعمال ہے۔

۵۸۔ ہم سے یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، ان سے طبع نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عطاب بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے

عَلَى أَمْرٍ حَرَامٍ يَلْتَمِسُ مِلْحَاتٍ فَتُطْعِمُهُ وَكَأَنَّهُ  
أَمْرٌ حَرَامٍ تَحْتَ قَبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطْعَمَتْهُ  
وَجَعَلَتْ تَغْلِي رَأْسَهُ فَنَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اسْتَيْقِظَ وَهُوَ يَقْرَأُ  
قَالَتُ فَقُلْتُ وَمَا يُصْحَبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
نَاسٌ مِمَّنْ أُمِّتِي غُرُصُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ يَزْكِيُونَ شَيْخَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ  
أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ شَكَ  
إِسْمَعِيلُ قَالَتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ  
أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَدَاغًا لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَصَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقِظَ  
وَهُوَ يُصْحَبُ فَقُلْتُ وَمَا يُصْحَبُكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهُ قَالَ نَاسٌ مِمَّنْ أُمِّتِي غُرُصُوا عَلَيَّ غَزَاةً  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتُ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي  
وَبَيْنَهُمْ قَدَاغًا مِنَ الْأَوَّلِينَ فَوَكَّيْتُ الْبَحْرَ فِي  
زَمَانٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَقُصِرَتْ عَنْ  
ذَاتَيْهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ ۚ  
بن بزمندہ

باسم دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ

اللَّهُ يَقَالُ هَذَا سَبِيلِي وَهَذَا سَبِيلِي ۚ

۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ  
عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

لے معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت مصر کے گورنر تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور تھا جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے خلیفہ المسلمین سے روم پر شکوک کی اجازت مانگی اور اجازت مل جانے پر مسلمانوں کا سب سے پہلا بحری بیڑا تیار ہوا جس نے روم کے خلاف جنگ کی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی صداقت میں کہ شہر ہر سکتا ہے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں اور اس طرح ان سے ترکی پیشین گوئی کے مطابق مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری بیڑی میں شریک ہو کر شہید ہوئیں فرضی اللہ عنہا۔

رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا، خواہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اسی جگہ پر رہے، جہاں پیدا ہوا تھا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کہ ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں، آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں سو درے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کئے ہیں ان کے دودرجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے، اس لیے جب اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہو تو فردوس مانگو وہ جنت کا سب سے درمیانی درجہ ہے اور جنت کے سب سے بلند درجے پر (میرا خیال ہے کہ حضورؐ نے اعلیٰ الجنۃ کی بجائے فوق فرمایا تھا) رحمان کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی تہر بن چکی ہے میں محمد بن فلیح نے اپنے والد کے واسطے وفوق عرش الرحمن ہی کی روایت کی ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہے)۔

۵۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو جبار نے حدیث بیان کی، ان سے سمر بن جندب رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے رات دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے، پھر وہ مجھے لے کر درخت پر چڑھے اور اس کے بعد مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو نہایت ہی خوبصورت اور بڑا پاکیزہ تھا، ایسا خوبصورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا، ان دونوں نے کہا کہ یہ گھر شہیدوں کا گھر ہے (معراج کی طویل حدیث کا ایک جزو بیان کیا گیا ہے)

۵۰۔ اللہ کے راستے کی صبح و شام اور جنت میں کسی کی ایک گاہت جگہ۔

۶۰۔ ہم سے علی بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں گزرنے والی ایک صبح یا ایک شام دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

۶۱۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی، ان سے حوال بن علی نے، ان سے عبد الرحمن بن ابی سمرہ نے اور ان سے ابو مریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک گاہت جگہ اس کی نام پہنائیوں سے بڑھ کر ہے جہاں سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور آپؐ نے

أَمَّنْ بِاللهِ وَيَرْسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَتْ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ جَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ جَلَسًا فِي أَرْضِهِ أَيْسَرًا وَلَيْسَ فِيهَا فُتُورٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا تُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَأَسْأَلُوهُ أَلْفُ دَرَجَةٍ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ أَعْلَى الْجَنَّةِ أَرَأَيْتُمْ قَوْقه عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهُ يُفَجِّرُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدٌ بَيْنَ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ وَقَوْقه عَرْشُ الرَّحْمَنِ ۝

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ رَحَدَةَ ثَنَا أَبُو جَبْرِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ آتِيَانِي فَمَعِدَا إِلَى الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَقَطُ أَحْسَنُ مِنْهَا قَالَا أَمَا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ ۝

زمین بہت

بَابُ الْعُدَّةِ وَالْمَرْوَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَابُ قَوْسٍ أَحَدُ كُمَيْنِ الْجَنَّةِ ۝

۶۰۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَبِي أُسَيْدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ دُؤْدُؤٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةً خَيْرَيْنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۝

۶۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُمُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَعُوبُ وَقَالَ

فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام اس سے بڑھ کر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۶۲۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں ایک صبح و شام دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

۵۲۔ بڑی آنکھوں والی عورتیں اور ان کے اوصاف جن کے حسن سے آنکھیں چکا چوند ہو جائیں جن کی آنکھوں کی پتلی خوب سیاہ ہوگی اور سفیدی بھی بہت صاف ہوگی اور زوجہاں کے معنی انکھنا ہم کے ہیں۔

۶۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معدو بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد نے بیان کیا اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے شہادت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بھی اللہ کا بندہ جسے مرنے کے بعد اللہ کی بارگاہ سے خرواب ملا ہے، دنیا و مافیہا کو پا کر بھی دوبارہ یہاں آنا پسند نہیں کرے گا لیکن شہید اس سے مستثنیٰ ہے کہ جب وہ (اللہ تعالیٰ کے یہاں) شہادت کی نفیلت کو دیکھے گا تو چاہے گا کہ دنیا میں دوبارہ آئے اور پھر قتل ہو اللہ کے راستے میں، اور میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کرتے تھے کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام بھی گذار دینا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (اور کسی کے لیے جنت میں ایک لمحہ جگہ بھی یا (راوی کو شبہ ہے) ایک قید مگر، قید سے مراد کوڑا ہے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی عورت زمین کی طرف جھانک بھی لے تو زمین و آسمان اپنی تمام قوتوں کے ساتھ منور ہو جائیں اور خوشبو سے معطر ہو جائیں، اس کا سر کا دو بڑھ بھی دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔

۵۳۔ شہادت کی آرزو

۶۴۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اگر مومنین کی جماعت

لَعَدَوْهُ أَوْ رَدَّاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مَّا تَلْعَلُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ ۝

۶۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْعَدْوَةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۝

بابُ الْخَوَرِ الْعَيْنِ وَصِفَتِهَا بِمَا رَفِهَا الطَّرْفُ شَدِيدَةً سَوَادِ الْعَيْنِ شَدِيدَةً بَيَاضِ الْعَيْنِ وَرَوَّجَتَاهُمُ الْكُحْلُ هُمُ

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا مِنْ عَبْدٍ تَمَوَّتَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِيَسْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهيدَ لِمَا يَدْرِي مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَإِنَّهُ لِيَسْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَدْوَةً خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابٌ قَوْسٍ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَنْجَةِ أَوْ مَوْضِعٍ قِيدِ يَخْتِي سَوْطُهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْخَنْجَةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لِأَصْدَارَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَسَلَتْهُ رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ۝

بابُ تَسْمِيِ الشَّهَادَةِ ۝

۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي تُهْرِي بِبَيْدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا



أَجْرَهُ عَلَى اللَّهِ وَقَعَ - وَجَبَ :

جہیز ہند

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُبَشَّرُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّاتٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَزْزَادٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَرَبِيبًا مَسِيًّا ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أَنَا مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ يَزْكِيُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ خَدَعًا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَعَلَّ مِنْهَا قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاجَابَهَا مِثْلُهَا وَقَالَتْ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَارِيًّا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُغَوِيَةٍ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَرِّهِمْ قَاتِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهَا دَايَةً لِيَذْكِبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَا تَت :

بَابُ مَنْ يَنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ :

۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْخَوْصِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ قَلْبًا قِيَمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَنَقَدْتُ مَكْدُونًا آمِنِي فِي حَتَّى أَلْقِيَهُمْ

اس کا اجر (بھرت کا) واجب ہے (آیت میں) وقع کے معنی وجب کے ہیں ۔

۶۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے نیش نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اور ان سے ان کی خالہ ام حزام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب ہی سو گئے پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے میں نے عرض کیا کہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میرا امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو غزوہ کرنے کے لئے اس سمندر پر سوار جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بٹے ہیں، انھوں نے عرض کیا، پھر؟ پھر میرے لیے بھی دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہی میں سے بنا دے جھنڈا کر مہنے ان کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ آپ سو گئے اور پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی کیا ایدار ہوئے پھر مسکرائے، ام حزام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انھیں میں سے بنا دے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہوگی، چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں شریک ہوئیں، معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ سے لڑتے وقت جب شام (کے ساحل پر لشکر) اترا تو ام حزام رضی اللہ عنہا کے قریب سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن جانور نے اسے گرا دیا اور اسی میں ان کی وفات ہوئی ۔

۵۴۔ جس شخص کو اللہ کے راستے میں کوئی صدمہ پہنچا ہو؟

۶۷۔ ہم سے حفص بن عمر حمصی نے حدیث بیان کی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر افراد بنو عامر کے یہاں بھیجے تھے جب یہ سب حضرات (بیرہ روز پر) پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں (بنو سلیم کے یہاں) پہلے جاتا ہوں، اگر مجھے انھوں نے اس بات کا امن دے دیا کہ میں

لے یہاں رادی کو دہم ہو گیا ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو سلیم کے لوگوں کو نہیں بھیجا تھا، بلکہ جن لوگوں کو آپ نے بھیجا تھا وہ انصار میں سے تھے اور تمام حضرات قاری قرآن تھے۔ آپ نے بنو عامر کے پاس ان حضرات کو خدا انھیں کی درخواست پر قبیلہ اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا، اس بہم کے ساتھ فدا ریکر کرنے والے قبیلہ بنو سلیم کے لوگ تھے اور انھیں نے دھوکا دے کر سب کو شہید کیا تھا چرکہ ان لوگوں کا مقصد صرف تبلیغ تھا، اس لیے یہ غیر مسلح تھے۔ روایت میں دہم خود امام نجاری کے شیخ حفص بن عمر کو ہوا ہے ۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا  
كُنْتُمْ مِثْلِي قَرِيبًا فَقَدَّمَرُ فَأَمَوْهُ قَبِيحًا  
يُعَدُّ تَهُمٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذْ أَوْمَرُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنفَذَهُ  
فَقَالَ اللَّهُ أَحْبَبُ قُرْبُتٍ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ  
مَا لَكُمْ عَلَى بَقِيَّةِ أَمْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا  
رَجُلًا أَعْرَجَ صَعَدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَامُ فَأَرَاهُ  
أَخْرَمَعَهُ فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَتَلُوا  
لِقَوْلِهِمْ قَرَضِي عَنْهُمْ وَأَرْمَاهُمْ فَكُنَّا  
تَقْرَأُ أَنْ تَبْلُغُوا قَوْمًا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا  
فَرَضِي عَنَّا وَأَرْمَاهُ فَاتَمَّ نُسُجُ بَعْدَ كَدِّ عَا  
مَلِكِهِمْ أَرْبَعِينَ مَبَاحًا عَلَى رَجُلٍ  
وَذُكُوانَ وَبَنِي لُحْيَانَ وَبَنِي  
عَصِيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ  
وَرَسُولَهُ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَلْبَسٍ عَنْ جُنْدُبِ  
بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ أَصْبَعُهُ  
فَقَالَ هَلْ أَشْرَ إِلَّا إِمْبِجْ دَمِيَّتِي وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ  
مَا لَقِيتُ ۝

یاد رہے کہ مجروح فی سبیل اللہ عزوجل ۝

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ  
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْجَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ لَا يُكَلِّدُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ  
يُكَلِّدُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ان تک پہنچاؤں (توفہا) ورنہ تم لوگ میرے  
قریب تو ہو ہی پہنچاؤ وہ ان کے یہاں گئے اور انھوں نے اس بھی دے دیا۔ اسی  
وہ قبیلہ کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سننا ہی رہے تھے کہ قبیلہ اہل  
نے اپنے ایک آدمی عامر بن طفیل کو اشارہ کیا اور اس نے نیزہ آپ کے پیوست  
کر دیا نیزہ آپ پر ہو گیا۔ اس وقت ان کی زبان سے نکلا اللہ اکبر، کامیاب ہو گیا  
میں، کعبہ کے رب کی قسم! اس کے بعد قبیلہ والے حرام رضی اللہ عنہ کے بقیہ ساتھیوں  
کی طرف (جو ہم میں ان کے ساتھ تھے اور ستر کی تعداد میں تھے) بڑھے اور سب کو  
قتل کر دیا۔ البتہ ایک صاحب جو لنگڑے تھے پہاڑ پر چڑھ گئے، امام (راوی محدث)  
نے بیان کیا میں سمجھتا ہوں کہ ایک صاحب اور ان کے ساتھ (پہاڑ پر چڑھے) تھے (مرد  
بن امیر ضمیر) اس کے بعد جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ آپ  
کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے جا ملے ہیں، پس اللہ خود بھی ان سے خوش ہے اور انھیں بھی  
خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہم (قرآن کی دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی) پڑھتے  
تھے (ترجمہ) ہاں ہی قوم کے لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے آئے ہیں  
پس ہمارا رب ہم سے خود بھی خوش ہے اور ہم کو بھی خوش کر دیا ہے۔ اس کے بعد  
یہ آیت منسوخ ہو گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس دن تک صبح کی نماز میں  
قبیلہ رعل، ذکوان، بنی لحيان اور بنی عصبہ کے لیے بدعا دہی تھی جنھوں نے اللہ  
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔

۶۸۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے اسود بن قیس نے اور ان سے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لڑائی کے محاذ پر موجود تھے اور آپ کی ایک انگلی زخمی ہو گئی  
تھی، آپ نے فرمایا انگلی سے مخاطب ہو کر تمھاری حقیقت ایک زخمی انگلی کے  
سوا اور کیا ہے، البتہ اہمیت اس کی یہ ہے کہ جو کچھ تمھیں ملا ہے، اللہ کے راستے  
میں ملا ہے۔

۵۵۔ جو اللہ کے راستے میں زخمی ہوا؟

۶۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں  
ابو الزناد نے، انھیں اعرج نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے  
جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہوا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے راستے  
میں کون زخمی ہوا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے زخموں سے



خون بہ رہا ہوگا، دمگ توغون ہی جیسا ہوگا لیکن خورشید مشک جیسی ہوگی۔  
 ۱۵۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ آپ کہہ دیجئے کہ حقیقت یہ ہے کہ  
 تم ہمارے لیے دو اچھی باتوں میں سے ایک کے منتظر ہو اور لڑائی  
 کبھی موافق پڑتی ہے اور کبھی مخالف۔

۱۵۷۔ ہم سے یحییٰ بن یحیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا  
 کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن  
 عبد اللہ نے انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انھیں ابوسفیان  
 رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہر قتل نے ان سے کہا میں تم سے پوچھا تھا کہ ان کے دینی  
 کو ہم علی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری لڑائیوں کا کیا انجام رہتا ہے۔ تو تم نے بتایا تھا  
 کہ کبھی لڑائی کا انجام ہمارے حق میں ہوتا ہے اور کبھی ان کے حق میں انبیاء کا بھی یہی  
 حال ہوتا ہے کہ (دنیاوی زندگی میں) ان کی آزمائش جوتی ہے (کبھی فتح سے اور کبھی  
 شکست سے) لیکن انجام انھیں کے حق میں ہوتا ہے (طویل اور مشہور حدیث کا ایک کچھ)

۱۵۸۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس وعدہ  
 کو سچ کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا، پس ان میں سے کچھ تو  
 ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے ہیں (اللہ کے راستے میں شہید ہو کر) اور  
 کچھ ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور اپنے عہد سے وہ پھرے نہیں ہیں،

۱۵۹۔ ہم سے محمد بن سعید خزامی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن علی نے حدیث  
 بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ان سے  
 عمر بن زرارہ نے حدیث بیان کی، ان سے زیادہ حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے حمید  
 طویل نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے چچا انس  
 بن نضر رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں حاضر نہ ہو سکے تھے، اس لیے انھوں نے عرض  
 کیا، یا رسول اللہ! میں پہلی ہی لڑائی سے فیہ حاضر تھا جو آپؐ نے مشرکین کے خلاف لڑی  
 تھی لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اگر مجھے مشرکین کے خلاف کسی لڑائی میں شرکت کا  
 موقع دیا تو اللہ تعالیٰ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں اور کتنی جو اغزی کے ساتھ کفار  
 سے لڑتا ہوں، پھر جب اُحد کی لڑائی کا موقع آیا اور مسلمانوں کو اس میں پسپائی ہوئی  
 تو انھوں نے کہا اے اللہ! جو کچھ مسلمانوں سے ہو گیا ہے میں آپ کے حضور میں اس کی معذرت

مُجْرَحَهُ يَتَّبِعُ اللَّوْنُ كَوْنِ الدَّمِ وَالرَّيْحِ رِيحُ الْمَسْدِ ۖ  
**يَا أَيُّهَا قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: قُلْ هَلْ**  
**تَرْتَابُونَ بَيْنَا إِلَّا أَحَدًا مِنَ الْحُسَيْنِيِّينَ وَالْحَرْبِ**  
**يَسْجَالٍ ۖ**

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَكْيَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي  
 حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْنِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا  
 سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ  
 كَانَ قِتَالُكُمْ أَيُّهَا فَدَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ  
 يَسْجَالٌ وَدَوَّلَ فَكَذَلِكَ الرَّسُلُ يُبْتَلَى  
 ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ ۖ

بیت بیت

**يَا أَيُّهَا قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ**  
**يَسْجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ**  
**فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ**  
**يَنْتَظِرُ مَا بَدَأَ لَوْ أَنَّهُ يُبَيِّلُ ۖ**

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْخَزَائِمِ  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ  
 أَنَسًا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ قَالَ  
 حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْطَوِيلِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ غَابَ  
 عَنِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ فَبِتُّ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتُ الْمُشْرِكِينَ  
 لَكِنَّ اللَّهَ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيِّدِينَ  
 اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَ  
 انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي  
 أَعْتَزُّ بِرَأْسِكَ وَمَا صَنَعْتُ هَذَا لَعْنَتِي

لہ یعنی لڑائی کا انجام یا ناکامی کی صورت میں کھتا ہے یا کامیابی کی صورت میں، مسلمان لڑتے لڑتے اپنی جان دے دیگا یا پھر فتح حاصل ہوگی، ایمان لانے کے بعد مسلمانوں  
 کے لیے دونوں انجام نیک اور اچھے ہیں۔ فتح کی صورت کو تو سب اچھی سمجھتے ہیں لیکن لڑائی میں موت اور شہادت ایک مومن کا آخری مقصد ہے۔ اللہ کے راستے میں لڑتا ہے  
 اور اپنی جان دے دیتا ہے جب اللہ کی بارگاہ میں پہنچا ہے تو دیکھتا ہے کہ اللہ اس سے خوش ہے اور اس کی نوازشیں اور صفیات اس کا استقبال کرتی ہیں۔

پیش کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو نہیں لڑے اور منتشر ہو گئے اور جو کچھ ان مشرکین نے کیا ہے میں اس سے برأت ظاہر کرتا ہوں کہ انھوں نے میرے اور میرے رسول کے خلاف محاذ قائم کیا پھر وہ آگے بڑھے مشرکین کی طرف تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا ہوا ان سے انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا سعد بن معاذ! امیر مطلوب توجرت ہے اور نضر ان کے والد کے رب کی قسم میں جنت کی خوشبو ادا پہاڑ کے قریب پاتا ہوں سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! جو انھوں نے کر دکھایا اس کی مجھ میں ہمت نہ تھی انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس کے بعد جب انس بن نضر کم کو ہم نے پایا تو ملواریز سے اور تیر کے تقریباً اتنی زخم آپ کے جسم پر تھے آپ شہید ہو چکے تھے مشرکوں نے ان کا مشرک بنا دیا تھا اور کوئی شخص انھیں بچان نہ سکا تھا صرف ان کی ہوس اخیل سے انھیں بچان سکی تھی انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہم سمجھتے ہیں یا آپ نے بے زنی کے (نطق) کہا مفہوم ایسا ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے مومنین کے بارے میں نازل ہوئی تھی کہ "مومنوں میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس وعدہ کو سچا کر دکھایا جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے کیا تھا" آخر آیت تک انھوں نے بیان کیا کہ انس بن نضر کی ایک بہن ربیع نامی نے کسی فاقون کے آگے کے دانت توڑ دیے تھے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے قصاص لینے کا حکم دیا انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معوث کیا ہے (قصاص میں) ان کے دانت آپ کے دانتوں میں (انھیں خدا کے فضل سے یہ ایسا یقین کہ مدعی قصاص کو صحت کے ساتھ دلائل منطوق رکھیں گے) چنانچہ مدعی تاوان پر راضی ہو گئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کا ہم کے قسم کھالیں تو اللہ خود اسے پوری کرتا ہے۔

۴۲۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی اور انھیں زہری نے سنا اور مجھ سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، ان سے سلیمان نے، میرا خیال ہے کہ محمد بن عقیق کے واسطے سے ان سے ابن شہاب زہری نے اور ان سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جب قرآن مجید کے منتشر اوراق کو ایک مصحف کی کتابی صورت میں جمع کیا جائے گا تو میں نے ان متفرق اوراق میں سورہ احزاب کی ایک آیت نہیں پائی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر آپ کو تلاوت کرتے ہوئے سنتا رہا تھا (جب میں نے اسے تلاش کیا تو) صرف خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ یہاں وہ آیت مجھے ملی۔ یہ خزیمہ رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی تنہا شہادت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت

اصحابہ وَاَبْرَأَ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ  
يَعْنِي الْمَشْرِكِينَ ثُمَّ تَعَدَّ مَا اسْتَفْلِلُهُ  
سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ  
الْجَنَّةُ وَرَبِّ الْمَقْبَرِ إِنِّي أَحَدُ رِيحَها مِنْ  
دُونِ أَحَدٍ قَالَ سَعْدُ كَمَا اسْتَطَعْتُ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَسَى فَوَجَدَ نَابِيَهُ  
يَصْنَعُ وَثَمَانِيَّةً صَرَبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً  
بِرُمْحٍ أَوْ رَمِيَّةٍ يَسْتَهْوِ وَيَجِدُ نَاكِدًا قَتِيلًا  
وَقَدْ مَثَلَ بِهِ الْمُسْرُكُونَ كَمَا عَرَفَهُ أَحَدًا  
إِلَّا أُخْتَهُ بَيْنَهُمَا قَالَ أَسَى كُنَّا نَرَى أَوْ  
نَطْنُ أَنْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ  
عَلَيْهِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ  
لُسَعَى الثُّبَيْعِ وَكَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ  
فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَسَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي  
بِعَثَلِكَ يَا لِحَقِّ لَدُمُ كَسَرِ ثَنِيَّتِهَا فَرَضُوا بِالْأَرْضِ  
وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ تَوَاقَسَمَ عَلَى  
اللَّهِ لَابَرَّةٍ ۝

۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ عَنْ  
سُلَيْمَانَ أُرَاكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيْقٍ عَنْ  
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ  
ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَسَحْتُ الْمَصَاحِفَ  
فَقَدَرْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ  
أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ  
بِهَا قَدْ أَحَدُهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بِنْتِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ  
الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شَهِادَتُهُ شَهِادَةٌ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
رِجَالٌ مَدَّ قَوْمًا عَاهِدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ ۝

باب ۵۸ عَمَلٌ مَا يَكُنْ قَبْلَ الْقِتَالِ - وَقَالَ  
أَبُو دَرْدَاءٍ إِنَّمَا تُلُونُ بِأَعْمَالِكُمْ وَ  
قَوْلُهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِمَّا تَقُولُونَ مَا  
لَا تَعْمَلُونَ كَبِرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا  
مَا لَا تَعْمَلُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ  
يُعَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا كَانَتْهُمْ  
بُكْيَانٌ مَرْصُومٌ ۝

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ سَوَّادٍ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا  
إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ

کے برابر قرار دیا تھا۔ وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ مَدَّ قَوْمًا عَاهِدُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ ۝ (ترجمہ عنوان میں گنہ چکا ہے)۔

۵۸۔ جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل۔ ابو درداد رضی اللہ عنہ سے  
فرمایا کہ تم لوگ اپنے نیک اعمال کے ذریعے جنگ کر سکتے ہو اور اللہ  
تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو ایسی باتیں کیوں  
کہتے ہو جو خود نہیں کر سکتے، اللہ کے لیے یہ بہت بڑے غصے کی بات  
ہے کہ تم وہ کہو جو خود کر دو، اے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند  
کرنا ہے جو اس کے راستے میں صف بستہ ہو کر جنگ کرتے ہیں، جیسے  
سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں“

۳۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان بن سواد فزاری  
نے حدیث بیان کی، ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے  
بیان کیا کہ میں نے براہین غازی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب زرہ ہند حاضر ہوئے اور عرض

لے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت میں جب آپ کی رائے سے قرآن کے متفرق اور منتشر اجزاء کو ایک مصحف کی صورت میں جمع کیا جانے لگا تو جمع کرنے والے  
اجلہ صحابہ کی جماعت میں ایک مشہور و معروف شخصیت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تھی۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب وہ مصحف جمع کر رہے تھے تو ایک آیت نہیں لکھی  
ہوئی نہیں مل رہی تھی اور تلاش کے بعد صرف خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے یہاں ملی، یوں تو قرآن از اوّل تا آخر ایک ایک حرف کی احتیاط و رعایت کے ساتھ سیکڑوں  
ہزاروں صحابہ کو یاد تھا اور اس میں یہ آیت بھی شامل تھی جو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو نہیں مل رہی تھی لیکن آپ یہ چاہتے تھے کہ جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے  
سامنے لکھوائی ہوئی دوسری تمام آیات مل گئی ہیں یہ آیت بھی کہیں سے مل جائے اور بالآخر وہ مل گئی۔ یہ مطلب یہ کہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی کو اس آیت کے قرآن مجید میں ہونے  
کا پتہ نہ تھا اور زید بن ثابت نے صرف ایک صحابی کی شہادت پر اعتماد کر کے اسے قرآن میں شامل کر دیا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں اس آیت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے آپ کی حیات میں سنا کرتا تھا۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جہاں تک یاد ہونے کا تعلق ہے اور یہ کہ یہ آیت بھی اور دوسری آیات کی طرح قرآن مجید کا جزو ہے اس  
پر خود انھیں بھی اعتماد تھا، البتہ لکھی ہوئی انھیں نہیں مل رہی تھی اور اس کی انھیں تلاش تھی۔

ظاہر ہے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم سے بارگاہ رسد چکے تھے اور انھیں آیت یا دہی قرآن تمام صحابہ کو بھی یاد رہی ہوگی جو قرآن کے پورے  
حافظ رہے ہوں گے۔ جہاں تک اس کی صداقت کا تعلق ہے خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ آیت رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ ابی بن کعب اور ظال بن امیر سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم صحابہ اور حفاظ قرآن کی فردا  
فردا شہادت مزدوری ہو، پس قرآن کی دوسری آیات کی طرح یہ آیت بھی انھیں یا دہی اور جس طرف ان حضرات نے جو قرآن کے حافظ تھے بھی قرآن کی ایک ایک  
آیت کا نام لے کر اس کی شہادت نہیں دی کہ فلاں آیت مجھے یاد ہے اور میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فادت کرتے سنا ہے اسی طرف اس کے متعلق بھی  
کسی نے نہیں کہا البتہ جنہیں صورت حال کا علم ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تلاش و تعقیب پر مطلع ہوئے انھوں نے مزید احتیاط کے خیال سے اپنی تائید بھی پیش کر دی غرض  
رضی اللہ عنہ جن کے پاس یہ آیت لکھی ہوئی ملی تھی، ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی یہ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے مفاذی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے  
ہیں اور ایک موقع پر حضور اکرم نے ان کی تنہا شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا۔

کیا رسول اللہ! میں پہلے جنگ میں شریک ہو جاؤں یا پہلے اسلام لاؤں؟  
وہ ابھی تک اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: پہلے اسلام لاؤ، پھر جنگ میں شریک ہوتا۔ چنانچہ وہ اسلام لائے  
اور اس کے بعد جنگ میں شریک ہوئے اور شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کم کیا لیکن اجر بہت پایا۔

۵۹۔ کسی نامعلوم سمت سے تیرا کمر لگا اور جان لیوا ثابت  
ہوا۔

۴۴۔ ہم سے محمد بن عید اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد  
ابو احمد نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان  
قتادہ نے، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ  
ام الربيع بنت برادر رضی اللہ عنہا جو حارثہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی والدہ  
ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ  
کے نبی! حارثہ کے بارے میں بھی آپ مجھے کچھ بتائیں گے کہ اللہ تعالیٰ  
نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا (حارثہ رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شہید  
ہو گئے تھے۔ انھیں نامعلوم سمت سے ایک تیرا کمر لگا تھا۔ اگر وہ جنت  
میں ہے تو صبر کروں گی اور اگر کہیں اور ہے تو اس کے لیے روؤں دھوؤں  
گی حضور اکرم نے فرمایا۔ اے ام حارثہ! جنت کے بہت درجے ہیں اور  
تمھارے بیٹے کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

۶۱۔ جس نے اس ارادہ سے جنگ میں شرکت کی تاکہ اللہ  
تعالیٰ ہی کا کلمہ بلند ہے۔

۵۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث  
بیان کی، ان سے عمرو نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے غنیمت حاصل  
کرنے کے لیے، ایک شخص جنگ میں شرکت کرتا ہے شہرت کے لیے، ایک شخص  
جنگ میں شرکت کرتا ہے تاکہ اس کی دعا کا بیٹھ جائے، تو ان میں سے اللہ  
کے راستہ میں کسی کی شرکت ہوئی؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
جو شخص اس ارادہ سے جنگ میں شریک ہوتا کہ اللہ ہی کا کلمہ بلند رہے تو یہ  
شرکت اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوگی۔

مَنْعَ بِالْحَيْدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْ أَوْ  
اسْلِمْ قَالَ اسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ قَاتِلْ قَاتِلْ قَاتِلْ  
قَاتِلْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَمِلَ قَبِيلًا وَاجْرَحَ شِدًّا

بِزَيْتِ بَنِي حَنْظَلَةَ

بَابُ مَنْ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرُوبٌ  
فَقَتَلَهُ

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ  
بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنْتُ سَرَّاقَةَ  
أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ  
اللَّهِ أَلَا تَحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قَتَلَ  
يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرُوبٌ فَإِنْ كَانَ فِي  
الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ عَيْزٌ ذَلِكُ اجْتِهَدْتُ  
عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّمَا  
جَنَاتٌ فِي الْجَنَّةِ وَارِثٌ أَيْدِيكَ أَصَابَ الْغَرُوبُ  
الْأَعْلَى

بَابُ مَنْ قَاتَلَ يَتَكُونُ كَلِمَةً  
اللَّهُ هِيَ الْعَلِيَا

۵۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَعْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ  
لِلْزَكَاةِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِزِينَةِ مَكَانِهِ فَمَنْ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ يَتَكُونُ  
كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعَلِيَا فَهُوَ فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ

بِزَيْتِ بَنِي حَنْظَلَةَ

۶۱۔ جس کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِلُّ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ“ ایک ۔

۶۲۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن مبارک نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن مریم نے حدیث بیان کی، انھیں محمد بن مبارک نے خبر دی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ بن رافع بن خدیج نے خبر دی، کہا کہ مجھے ابو عبس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ”آپ کا نام عبد الرحمن ابن جبر ہے“ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بندے کے بھی قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہو گئے ہوں گے، انھیں (جہنم کی) آگ نہ چھو گی۔ (انشاء اللہ)

۶۳۔ اللہ کے راستے میں پڑے ہوئے غبار کو بدن سے صاف کرنا ۔

۶۴۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عبد الوہاب نے خبر دی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی، ان سے عکرمہ نے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے اور اپنے صاحبزادے علی بن عبداللہ سے فرمایا تم دونوں ابوسید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور ان کی احادیث سنو۔ جب پوچھ حاضر ہوئے۔ اس وقت ابوسید رضی اللہ عنہ اپنے (دعا کی) بجائی کے ساتھ بارغ میں تھے اور بارغ کو پانی دے رہے تھے۔ جب آپ نے نہیں دیکھا تو ہمارے پاس) تشریف لائے اور احتیاط کر کے بیٹھ گئے، اس کے بعد بیان فرمایا ہم مسجد نبوی کی انیس (حضور کی بچت کے بعد تعمیر مسجد کے لیے) ایک ایک کر کے ڈھورے تھے لیکن عمار رضی اللہ عنہ لا رہے تھے اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے اور ان کے سر سے غبار صاف کیا، پھر فرمایا: ”افسوس عمار کہ ایک باغی جماعت قتل کرے گی، نہ تو انھیں (اللہ کی طرف دعوت دے رہا ہوگا لیکن وہ اسے جہنم کی طرف بلا رہے ہوں گے“

۶۳۔ جنگ اور غبار کے بعد غسل

۶۸۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں ہشام بن عروہ نے، انھیں ان کے والد نے اور انھیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ

بَابُ مَنِ اغْتَرَفَ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى - مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ لَا يُضِلُّ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ :

۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَبَرَكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْتَرَفَ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ :

جزیرین بیت

بَابُ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيلِ :

۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ وَلِعَلِّي بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ أُمِّيًّا أَيْكَمَا سَعِيدٍ كَمَا سَمِعَا مِنْ حَدِيثِهِمَا فَاتَّبَعَاهُ وَهُوَ وَآخُوهُ فِي حَائِطٍ لَهَا يَسْقِيَانِهِ فَلَمَّا رَأَيْنَا جَاءَهُمَا حَتَبِي وَجَلَسَ فَقَالَ لَنَا نَقُلُ لَيْسَ الْمَسْجِدُ لَيْسَةَ لَيْسَةَ وَكَانَ عَمَّارٌ يَنْقُلُ لَيْسَتَيْنِ لَيْسَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَأْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَفِي عَمَّارٍ لَقِئْتُهُ أَلْيَاغِيَةً عَمَّارٌ يَكِيدُ غَوْهُمْ إِلَى اللَّهِ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّارِ :

بَابُ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ :

۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم جب جلدی کی جنگ سے (فارغ ہو کر) واپس ہوئے اور تھکا  
رکھ کر غسل کرنا چاہا تو جبریل علیہ السلام آئے۔ آپ کا سر غبار سے اٹا ہوا  
تھا جبریل علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ نے تھکھارا اتار دئیے۔ خدا کی قسم میں  
نے تو ابھی تک تھکھارا نہیں اُتارے ہیں جھنور اکرم نے دریافت فرمایا تو پھر  
اب کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا ادھر، اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ  
کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بنو قریظہ کے خلاف لشکر کشی کی یہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجِعَ يَوْمَ الْخُنْدَقِ  
وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ  
عَصَبَ رَأْسَهُ الْغُبَارَ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ  
فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ قَالَ هَهُنَا وَآوُمَا إِلَى  
بَيْتِي فَرِيضَةً قَالَتْ وَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

بَابُ فَضْلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُدْرِكُونَ هَ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ لَيْسَتْ بَشَرُونَ بِالَّذِينَ كَذَبُوا لَهُمْ مِنْ حَلَّتْ لَهُمُ الْآخُوفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ لَيْسَتْ بَشَرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَ فَضْلِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ هـ

٩. حَدَّثَنَا سَمِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى  
الَّذِينَ قُتِلُوا أَصْحَابَ بَيْتِ الْمُؤَنَّةِ ثَلَاثِينَ عَدَاةً  
عَلَى رَعْلٍ وَذُكُوءَاتٍ وَعَصِيَّةٍ عَصَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ  
قَالَ أَنَسُ أُنْزِلَ فِي الَّذِينَ قُتِلُوا بَيْتِ الْمُؤَنَّةِ قُرْآنٌ  
قَرَأَ نَاكَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ بَكُّوْهُ قَوْمًا  
أَنْ قَدْ لَقَيْنَا رَبَّنَا فَبَرِّضْنِي عَنَّا وَرَضِينَا  
عَمَّنَا

٨٠- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ عُمَرَ وَسَمِعَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

اے کیونکہ انھوں نے معاہدے کے خلاف غنڈہ کی جنگ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حصہ لیا تھا۔

۶۴۔ ان اصحاب کی فضیلت جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نازل ہوا ”وہ لوگ جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیئے گئے ہیں۔ انھیں ہرگز مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس، رزق پاستے رہتے ہیں، ان (نعمتوں سے) مسرور ہیں جو اللہ نے انھیں اپنے فضل سے عطا کی ہیں اور جو لوگ ان کے بعد والوں میں سے ابھی ان سے نہیں جاملے ہیں، ان کی بھی اس حالت سے خوش ہیں کہ ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، وہ لوگ خوش ہو رہے ہیں اللہ کے انعام اور فضل پر اور اس پر کہ اللہ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۷۹۔ ہم سے اسماعیل بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اصحاب بی معوضہ رضی اللہ عنہم کو جن لوگوں نے قتل کیا تھا، ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک صبح کی نمازیں یہ دعا کی تھی یہ رطل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے لوگ تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جو صحابہ بی معوضہ کے موقع پر شہید کر دیئے گئے تھے ان کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی جسے ہم پڑھتے تھے لیکن بعد میں آیت منسوخ ہو گئی تھی (آیت کا ترجمہ) ”ہمارا قوم کہ بیخیا دو کہ ہم اپنے رب سے آئے ہیں، ہمارا رب ہم سے راضی ہے اور ہم اس سے راضی ہیں“

۸۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن عمار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

آپ بیان کرتے تھے کہ کچھ صحابہ نے جنگ اُمد کے دن صبح کے وقت شرابی راہ میں شراب حرام نہیں ہوئی تھی، پھر شہید ہوئے سفیان راوی حدیث سے پوچھا گیا کیا اسی دن کے آخری حصہ میں ان کی شہادت ہوئی تھی جس دن انھوں نے شراب پی لیا تھا تو انھوں نے جواب دیا کہ حدیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

۶۵۔ شہید پر فرشتوں کا سایہ

۸۱۔ ہم سے صدیق بن فضل نے حدیث بیان کی کہ کہیں ابن عبیین نے خبر دی، کہا کہ میں نے محمد بن منکر سے سنا، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ میرے والد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلح لائے گئے اُمد کے موقع پر، اور ان کا شہر بنایا گیا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے گئی تو میں نے بگے برسر کران کا چہرہ کھولنا چاہا، لیکن میری قوم کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے پینے کی آواز سنی (تو دریافت فرمایا کہ کس کی آواز ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی روٹی میں (شہید کی ہن) یا عمرو کی ہن ہے (شہید کی چچی) شک راوی کہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا روکیوں رہی ہیں یا آپ نے یہ فرمایا کہ، روکیں نہیں مگر مسلسل ان پر اپنے پردوں کا سایہ کھے ہوئے ہیں (امام بخاری کہتے ہیں کہ میں نے صدقہ سے پوچھا کیا حدیث میں یہ بھی ہے کہ "مٹھی اُٹھائی" تو انھوں نے بتایا کہ (سفیان نے بیان کیا کہ) بعض اوقات انھوں نے یہ الفاظ بھی حدیث میں بیان کئے تھے۔

۶۶۔ مجاہد کی دوبارہ دنیا میں واپس آنے کی آرزو۔

جزیرہ جزیرہ

۸۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہ کہیں نے قادیان سے سنا، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے گا، خواہ اسے ساری دنیا مل جائے سوا شہید کے اس کی یہ تمنا ہوگی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جا کر دوسری مرتبہ قتل ہو اور اللہ کے راستے میں کہیں نہ اس عمل کی کرامت اس کے سامنے آجائے ہوگی۔

۶۷۔ جنت کو نہتی ہوئی تلواروں کے سایہ میں ہے۔ مغیرہ بن شہید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کا یہ پیغام دیا ہے کہ ہم میں سے جو بھی (اللہ کے راستے میں) قتل کیا جائے

اَصْلَحَ نَاسٍ اَلْخَمَرِ يَوْمَ اَحْدٍ قَتَلُوا شَهْدًا اَوْ فَقِيلَ سَفِينٌ مِّنْ اِخْوَدُ لِكَ اَلْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هَذَا اَرْنِيهِ :

جزیرہ جزیرہ

باب ۶۵ ظِلُّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ :

۸۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِئْتُ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوَصَّعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبَتْ أَلْشَفُ عَنْ دُخْمِهِ فَتَهَا فِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ مَا يَحْتَرِ فَقِيلَ ابْنَةُ عُمَرُو أَوْ أُحْتُ عُمَرُو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنَحَتَيْهَا قُلْتُ يَصَدَّقُهُ أَرْنِيهِ حَتَّى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا

قَالَ :

جزیرہ جزیرہ

باب ۶۶ تَسَوَّى الْمُجَاهِدُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا :

۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَنْهُ رَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَسْتَمْتِي أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِيَأْتِيَ مِنَ الْمَكْرَمَةِ :

باب ۶۷ الْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوفِ

وَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَيْفَةُ صَالِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ مَنْ

قَتَلَ مَتَا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِسَيِّدِي صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَيْسَ قَتَلَانَا فِي الْجَنَّةِ  
وَقَتْلَاهُمَا فِي النَّارِ قَالَ بَلَى ۝

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ  
عَقِبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
وَكَاتِبِهِ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوا  
أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ تَابِعَهُ أَبُو وَبَيْسٍ عَنْ  
أَبِي التَّوَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقِبَةَ ۝

يَا بِلَّ ۝ كَلَبَ الْوَكْدَ لِلْجِهَادِ ۝

قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ يُرْوَى  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا  
السَّلَامُ لَا طَوْفَ لِلْمَلَكَةِ عَلَى مَائَةِ امْرَأَةٍ  
أَوْ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ كُلُّهُنَّ تَأْتِي لِفَارِسٍ يُجَاهِدُ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ رَدِّ  
شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقْبَلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ  
يَعْمَلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَلُوسَةً  
يُسْقَى بِجُلٍّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ تَوَقَّعْتُ إِنْ شَاءَ  
اللَّهُ لِنَجَاهِدِ وَأَنَا سَبِيلُ اللَّهِ فَرَسَانًا أَجْمَعُونَ  
يَا بِلَّ ۝ الشَّجَاعَةُ فِي الْحَرْبِ وَالْجَبِينُ ۝

۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمِيرٍ أَمْلِكُ ابْنِ  
وَأَقْبَحُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ  
أَسْبَ رَضِيَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشَجَعَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ  
النَّاسِ وَلَقَدْ قَدَّرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ فَكَانَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلَى فَرَسِي

گاہ سیدھا جنت کی طرف جائے گا اور عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کیا ہمارے مقتول جنی اور ان کے  
(کفار کے) مقتول دوزخی نہیں ہیں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا، کیوں نہیں

۸۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث  
بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے  
عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے، سالم عمر بن عبید اللہ کے کاتب بھی  
تھے۔ بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہا نے عمر بن عبید اللہ کو لکھا کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے یقیناً جاناؤ! جنت تلواروں کے  
سامنے میں ہے۔ اس روایت کی متابعت اویسی نے ابن ابی الزناد کے واسطے  
سے کی اور ان سے موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا۔

۶۸۔ جہاد کے لیے اللہ سے اولاد مانگے۔ لیث نے بیان کیا کہ محمد

سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن ہرمز نے بیان  
کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، ان سے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا، آج  
رات میں اپنی تلواریں راوی کو شک تھا، نا تو سے بیویوں کے پاس جاؤں  
گاہ اور بیوی ایک ایک ایسے شہسوار جیسے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں  
جہاد کرے گا، ان کے ساتھی نے کہا کہ انشاء اللہ بھی کہہ لیجئے لیکن انھوں نے  
انشاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ صرف ایک بیوی حاضر ہوئیں اور ان کے بھی آدھا  
بچہ پیدا ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام اس وقت انشاء اللہ کہہ لیتے تو تمام بیویاں  
حاضر ہوئیں اور سب کے یہاں ایسے شہسوار یکے پیدا ہو جتے جو اللہ تعالیٰ  
کے راستے میں جہاد کرتے۔

۶۹۔ جنگ کے موقع پر بہادری یا بزدلی؟

۸۴۔ ہم سے احمد بن عبد الملک بن واقد نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن  
زید نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت، سب سے زیادہ خوبصورت  
سب سے زیادہ بہادر اور سب سے زیادہ فیاض تھے، مزید کے تمام لوگ ایک  
رات خوفزدہ تھے (آواز سنائی دیتی تھی) اور سب لوگ اس کی طرف بڑھ رہے تھے  
لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھوڑے پر سوار سب سے آگے تھے جب



وَقَالَ وَجَدْنَا كُ بَحْرًا ۝

۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ لَيْسِيْرٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقَمَّلَةٌ مِنْ حَتَمِينَ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى أَضْطَرُّهُ إِلَى سَمَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائُهُ فَوَقَفَتِ النَّثِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِكَ مِنِّي لَوْ كَانَتْ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْأَعْيَانِ نَعْمًا لَنَفَسَمْتُه بَيْنَكُمُ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بَحْرًا وَلَا كَدًّا وَلَا جَبَانًا ۝

بَابُ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبَيْنِ ۝

۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الرَّدَوِيُّ قَالَ كَانَتْ سَعْدَةُ بَيْنَهُ هَذِهِ الْأَعْلَامَاتُ كَمَا يَعْلَمُ الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَاتُ الْكِتَابِيَّةُ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُمْ دُبْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبَيْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَحَدَّثْتُ بِهِ مُصَنِّعًا قَصَدَ قَه ۝

۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۝

واپس ہوئے تو فرمایا اس گھوڑے کو دوڑنے میں ہم نے سسند کی طرح پایا۔  
۸۶- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے بیان کیا، انھیں عمر بن محمد بن جابر بن مطعم نے خبر دی، انھیں جابر بن محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے تھے، آپ کے ساتھ اور بہت سے صحابہ بھی تھے۔ دادی حنین سے آپ واپس تشریف لارہے تھے، کچھ بدو لوگ آپ کو لپٹ گئے بالآخر آپ کو مجبوراً ایک بول کے درخت کے پاس جاتا پڑا آدمی آپ کی چادر بول کے کانٹے میں الجھ گئی، تو ان لوگوں نے اسے لے لیا، تاکہ جب آپ انھیں کچھ عنایت فرمائیں تو چادر واپس کریں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہو گئے اور فرمایا چادر مجھے دے دو، اگر میرے پاس اس درخت کے کانٹوں جتنے بھی اونٹ بکریاں ہوتیں تو میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل نہیں پاؤ گے اور نہ بھڑوا اور بزدل پاؤ گے۔

۸۷- بزدلی سے خدا کی پناہ !

۸۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الملک بن عمیر نے حدیث بیان کی، انھوں نے عمرو بن ميمون اودی سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو یہ کلمات (دعائیں) اس طرح سکھاتے تھے جیسے معلم بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگتے تھے (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! بزدلی سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ عمر کے سب سے بدترین حصے میں پہنچا دیا جاؤں، (یعنی بڑھاپے کی وہ حد جس میں عقل میں کمی آجاتی ہے اور آدمی ہر طرح معذور ہو جاتا ہے) اور تیری پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنوں سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔ پھر میں نے یہ حدیث جب مصعب بن سعد سے بیان کی تو انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۸۸- ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے بزدلی اور بڑھاپے کی بدترین مدد میں پہنچ جانے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

۷۱۔ جو شخص اپنے جنگ کے مشاہدات بیان کرے۔ ابن عثمان نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے واسطے اسے بیان کیا ہے۔

۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یوسف نے، ان سے سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابن طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص، مقداد بن اسود اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کی صحبت میں بیٹھا ہوں لیکن میں نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت بیان کرتے نہیں سنا، البتہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ احد کی جنگ کے متعلق بیان کرتے تھے۔

۷۲۔ نیک نیتی کے ساتھ جہاد کے لیے نکلنا واجب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”نکل بڑھو، نکلے اور بڑھلے اور جہاد کرو اپنے مال سے اور اپنی جان سے اللہ کی راہ میں۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم علم رکھتے ہو، اگر کچھ مال لگے، لڑنا چاہئے والا ہوتا اور سفر میں معمولی ہوتا تو یہ لوگ (منافقین) ضرور آپ کے ساتھ ہو جیتے ہیں لیکن انہیں مسافت ہی دور دراز معلوم ہوئی اور یہ لوگ عنقریب اللہ کی قسم کھا جائیں گے“ (الآیۃ)۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”لے ایمان والو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ نکلو اللہ کی راہ میں تو تم زمین سے لگے جاتے ہو کیا تم دنیا کی زندگی پر متغافل آخرت کے راضی ہو گے۔ سو دنیا کی زندگی کا سامان مرد دنیا کی زندگی کا سامان تو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں بہت ہی قلیل ہے۔ اللہ کے ارشاد، اور اللہ ہر شے پر قادر ہے“ تک۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (پہلی آیت کی تفسیر میں) منقول ہے کہ جماعتیں بنا کر گروہ درگروہ جہاد کے لیے نکلے، کہا جاتا ہے کہ خبیات کا واحد ثبہ ہے۔

یَا بَايَ مَنْ حَدَّثَنَا بِمَشَاهِدِهِ فِي الْحَرْبِ - قَالَ أَبُو عَتَمَاتٍ عَنْ

سَعِيدٍ ۷۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ مَجِئْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ ابْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ إِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَوْمِ أُحُدٍ ۷۲

يَا بَايَ وَجُوبِ التَّغْيِيرِ وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالْقِيَامَةِ وَقَوْلِهِ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ذِكْرُكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ لَوْ كُنْتُمْ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَنْكُمُ الشُّعَّةُ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا كُنْتُمْ إِذْ قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَتَا قَلِيلًا إِلَى الْأَرْضِ حَتَّى أَرْضِنِيكُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ إِلَى قَوْلِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سَيَذْكُرُ عَنْ أَبِي عَتَمَاتٍ انْفِرُوا ثُبَاتٍ سَرَّايَا مُسْتَفْرَقِينَ يُقَالُ أَحَدُ الثُّبَاتِ ثُبَّةٌ ۷۲

لے دونوں آیتیں غزوہ تبوک سے متعلق ہیں۔ تبوک مدینہ کے شمال میں شام کی سرحد پر ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے تبوک کی مسافت منزلوں کی قطعی شام پر اس وقت مسیحوں کی حکومت تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہو کر مدینہ واپس ہوئے تو آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ فوجیں تبوک میں جیں چوری ہیں اور مدینہ پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ آپ نے خوری بڑھ کر مقابلہ کرنا چاہا۔ چنانچہ تیس ہزار کی جمیعت آپ کے ساتھ ہو گئی لیکن موسم شدید گرمی کا تھا، فصل کے پچنے اور کٹنے کا زمانہ تھا جس پر مدینہ کی معیشت بڑی حد تک متاثر تھی۔ ایک طرف تو مقابلہ ایک باقاعدہ فوج سے تھا اور دوسری جانب آپ کے بڑی سلطنت کی فوج تھی اور مسافت بھی دور دراز، قدرۃ بصیرت کی جہتیں جواب دے گئیں اور منافقین تو خوب خوب رنگ لائے پھر بھی جب لشکر کفار کو حالات کی ناموافقیت کے باوجود مسلمانوں کی ان مستعدی کا عالم ہوا تو خود ہی ان کے حوصلے پست ہو گئے اور انہیں جرأت لشکر کشی کی نہ ہوئی۔ لشکر اسلام ایک مدت تک انتظار کے بعد واپس چلا آیا۔

۹۰۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے منصور نے حدیث بیان کی، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کبھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ فتح ہونے کے بعد (آپ مکہ سے مدینہ کے لیے) ہجرت باقی نہیں رہی ہے۔ کیونکہ مکہ بھی مسلمانوں کی سلفت کے تحت آگئی ہے، لیکن فلول نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے، اس لیے جب کہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔

۹۳۔ ایک کافر مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اسلام لاتا ہے اسلام پر ثابت قدم رہتا ہے اور پھر خود (اللہ کے راستے میں) شہید ہوتا ہے۔

۹۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں ابو الزناد نے انھیں عروج سے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ایسے دو اشخاص پر مسکرا پڑتا ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا اور پھر دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں پہلا اللہ کے راستے میں جنگ میں شریک ہوتا ہے اور شہید کر دیا جاتا ہے (اس لیے جنت میں جاتا ہے) اس کے بعد اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول کر لیتا ہے (یعنی قاتل مسلمان ہو جاتا ہے) اور وہ بھی شہید ہوتا ہے۔

۹۲۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے حنبلہ بن سعید نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خیر میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ خیر فرم کر چکا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جلی اللہ علیہ وسلم امیر ابی مال غنیمت میں حصہ لگائیے۔ سعید بن العاصی کے صاحبزادے (ابان بن سعید رضی اللہ عنہ) نے کہا، یا رسول اللہ! ان کا حصہ نہ لگائیے اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ یہ شخص تو ابن قریظ (نہان بن مالک) کا قاتل ہے (احمدی روایت میں) ابان بن سعید رضی اللہ عنہ نے کہا، کتنی عجیب بات ہے ایک وپر

۹۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَرِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَاغْلُظُوا ۝

ہمزہ بہرہ ہمزہ

باب ۳ الکافر يقتل المسلم ثم يسلم فليس له بعد ذلك يقاتل ۝

ہمزہ بہرہ ہمزہ

۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدُ خُلَاةٍ الْجَنَّةِ يَقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهِدُ ۝

۹۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنَسَةَ بِنْتُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا اقْتَتَحَوْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْهَمُ فِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدٍ ابْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ بَنِي قُرَيْظٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ ابْنِ الْعَاصِ وَاجْتَبَا لَوْبِزٍ شَدَّى عَلَيْهِمَا

لے یعنی مابطل توبہ ہے کہ قاتل اور مقتول ایک ساتھ جنت یا جہنم میں جہنم میں جائیں گے، اگر مقتول (اللہ کے راستے میں) ہو لے، تو یقیناً ایسے انسان کا قاتل جہنم میں جائے گا لیکن خداوند قادر و توانا خود اپنی قدرت کے عجائبات کا مظہر فرماتا ہے اور اسے منہی آجاتی ہے، ایک شخص نے کافروں کی طرف سے لڑتے ہوئے ایک مسلمان مجاہد کو شہید کر دیا پھر خدا کی قدرت کہ اسے بھی ایمان کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے بعد وہ مسلمانوں کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا ہے اور اس طرح قاتل اور مقتول دونوں جنت میں داخل کئے جاتے ہوں اور خداوند قدوس جب اپنی قدرت کا یہ عجوبہ دیکھتا ہے تو اسے خود ہی منہی آجاتی ہے۔

رہی ہے چھوٹا ایک عرب کا جانور جس کی دم اور کان چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں (جو جانور پہاڑی سے آنے والوں کے ساتھ اُتر آیا ہے مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بچالیا۔ غنیمہ نے بیان کیا کہ اب مجھے یہ نہیں معلوم کہ حضور اکرم ﷺ نے ان کا بھی حصہ لگایا یا نہیں۔ سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے سیدی نے اپنے دادا کے واسطے سے حدیث بیان کی اور انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابو عبد اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کا کہنا سیدی سے مراد مروان بن یحییٰ بن سید بن عمرو بن سید بن عامر ہیں۔

۹۲۔ جس نے روزے پر غزوے کو ترجیح دی۔

۹۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی، ان سے شبہ سے حدیث بیان کی، ان سے ثابت جانی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی غزوات میں شرکت کے خیال سے روزے (نفل) نہیں رکھتے تھے، لیکن آپ کی وفات کے بعد میں انھیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے سوا روزے کے بغیر نہیں دیکھا۔

۹۴۔ قتل کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں۔

۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے خبر دی انھیں سخی نے، انھیں ابو صالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاغون کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا، دُوب کمر جانور والا دُوب کمر جانے والا، اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔

۹۵۔ ہم سے بشر بن محمد نے حدیث بیان کی انھیں عبد اللہ بن جری، انھیں عاصم نے خبر دی، انھیں حفصہ بنت سیرین نے اور انھیں، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ طاغون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

۹۶۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”مسلمانوں کے وہ افراد جو کسی مذروا قعی

کے بغیر غزوہ کے موقع پر اپنے گھروں میں بیٹھے رہے، یہ لوگ اللہ کے

مِنْ قَدْ دَمِ أَنْصَاتٍ يَتَّبِعُنِي عَلَى قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَحْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُهَيِّئْ لِي يَدَيْهِ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَسَمِعْتُمْ لَهُ أَمْ لَمْ يَسْمَعُوا قَالَ سَمِعْتُ وَحَدَّثْتَنِي السَّيِّدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ السَّيِّدُ عَنْ عُمَرَو بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ الْعَامِرِ ۝

**باب ۹۳** مَنْ اخْتَارَ الْعَزَّوَعَلَى الصَّوْمِ حَدَّثَنَا إِدْمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَلْخَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْلِ الْغَزْوِ قَلَّمَا قَبِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَاهُ مُعْطَرًا الْيَوْمَ فِطْرًا أَوْ أَضْحَى ۝

**باب ۹۴** الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ ۝ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سَيِّئِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهَادَةُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالنُّعْطُونُ وَالْعُزْفُ وَمَا حَبَّ الْقَهْدُ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝

**۹۵۔** حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَطْعُونُ وَالنُّعْطُونُ وَالْعُزْفُ وَالْمَا حَبَّ الْقَهْدُ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝

**باب ۹۶** قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي

لہ امادیت مختلف ہیں بعض میں شہادت کی سات قسموں کا بصرات ذکر ہے اور مصنف نے عنوان انھیں احادیث کے پیش نظر لگایا ہے لیکن چونکہ یہ احادیث بیان کی شرائط پر پوری نہیں اترتی تھیں اس لیے انھیں عنوان کے تحت نہ لائے۔ مقصد یہ ہے کہ شہادت صرف جہاد کرتے ہوئے قتل ہو جانے پر ہی منحصر نہیں ہے بلکہ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پانے کا درجہ بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔

راستے میں اپنے مال اور اپنی جان کی قربانی دے کر جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مال اور جان کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے یوں اللہ تعالیٰ کا اچھا اچھا وعدہ سب کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کو بیٹھنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عقوراً رجماً تک۔

۹۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے بیان کیا کہ میں نے براہین فاذب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب آیت لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ اوپر گزر چکا، نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (کاتب وحی) کو بلایا۔ آپ ایک چوڑی پٹی لے کر حاضر ہوئے اور اس آیت کو کھلا اور ابن ام مکتوم رہنے جب آپ سے تائبنا ہونے کی شکایت کی تو آیت غیر اولی الضر کے اضافہ کے ساتھ یوں نازل ہوئی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَیْرَ اُولِی الْاَضْرَارِ۔

۹۷۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد زہری نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے صالح بن کيسان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سہل بن سعد زہری رضی اللہ عنہ نے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے مروان بن حکم (خلیفہ اور اس وقت کے) کو مسجد نبوی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ان کے قریب گیا اور پہلو میں بیٹھ گیا، پھر انھوں نے میں خبر دی کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے انھیں خبر دی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں یہ یہ آیت کھولائی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فی سبیل اللہ، انھوں نے بیان کیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے اور عقوراً اگر تم اس وقت مجھ سے آیت کھولا رہے تھے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ام اگر مجھ میں جہاد کی استطاعت ہوتی تو میں بھی جہاد میں شریک ہوتا، وہ تائبنا تھے۔

اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کی، اس وقت حضور اکرم کی ران میری ران پر تھی (آپ وحی کی شدت کی وجہ سے) آپ کی ران کا اتنا بوجھ محسوس ہوا کہ مجھے ڈر ہو گیا تھا کہ میں میری ران پھٹ دجائے۔ اس کے بعد

الْمُتَرَدِّدُ إِلَى الْمَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَكُلُّ الْمَجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَكُلُّ الْمَجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ - إِلَى قَوْلِهِ عَقُورًا رَجْمًا ۝

۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُؤَيْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ الْجَعْفَاءِ يَكْتِفُ وَكَتَبَتْهَا وَشَكَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ صَرَارَتَهُ فَتَرَكْتُ لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَیْرَ اُولِی الْاَضْرَارِ ۝

ہرمزہ سیرین

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ إِسْحَاقٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرَّاتٍ بَنَ الْعَكْبَكَةَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ الْجَعْفَاءُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلِكُهَا عَنِّي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلٌ أَعْنَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخَذَا عَلَى نَحْيَتِي فَتَقَلَّتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُوحَ

اس دوران میں چونکہ کاغذ کا وجود نہیں تھا اس لیے بڑی یا اور بہت سی چیزیں پر خاص طریقے استعمال کرنے کے بعد اس طرح لکھا جاتا تھا کہ صاف پڑھا جاسکے کرتا تھا اور کتابت بھی ایک طویل زمانہ تک باقی رہتی تھی۔

وہ کیفیت آپ سے ختم ہوئی تو اللہ عزوجل نے آیت ”عَبْدُ اُولٰی الصَّرَیْرِ“ نازل فرمائی۔

۷۷۔ جنگ کے موقع پر صبر و استقامت۔

۹۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان کے معاذ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن نضر نے حدیث بیان کی، ابو اسحق رضی اللہ عنہ نے (عمر بن عبد اللہ کو) لکھا اور میں نے تحریر کی کہ آپ نے فرمایا ہے ”جب تمہاری کفاری سے (جنگ میں) مجھ پر تو صبر و استقامت سے کام لو“

۷۸۔ جہاد کی ترغیب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”مسلمانوں

کو جہاد کے لیے تیار کیجئے“

۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے معاذ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن نضر نے حدیث بیان کی، ابو اسحق رضی اللہ عنہ نے (عمر بن عبد اللہ کو) لکھا اور میں نے تحریر کی کہ آپ نے فرمایا ہے ”جب تمہاری کفاری سے (جنگ میں) مجھ پر تو صبر و استقامت سے کام لو“

۷۹۔ خندق کی کھدائی

۱۰۰۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے سالم بن نضر نے حدیث بیان کی، ابو اسحق رضی اللہ عنہ نے (عمر بن عبد اللہ کو) لکھا اور میں نے تحریر کی کہ آپ نے فرمایا ہے ”جب تمہاری کفاری سے (جنگ میں) مجھ پر تو صبر و استقامت سے کام لو“

يُحَنِّدِي ثُمَّ سَوَّيْتُ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
عَبْدُ اُولٰی الصَّرَیْرِ ۝

بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ ۝

۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُعْوِيَّةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْخٍ عَنْ  
عَنْ سَالِمِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي  
أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأَهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا

بَابُ التَّغْرِيبِ عَلَى الْقِتَالِ - وَقَوْلُهُ

تَعَالَى: حَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۝

۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْخٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ فِي  
عَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عُبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ  
فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْمَقْتَبِ وَالْجُوعِ  
قَالَ: اللَّهُمَّ ارْتَعْشِ الْعَيْشَ الْآخِرَةَ  
فَاغْفِرْ بِلَا نَصَارٍ وَالْمُهَاجِرَةَ  
فَقَالُوا مَجْلِبِينَ لَهُ ۝

تَحْنُ الَّذِينَ يَأْتِيَهُمْ مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

بَابُ حَفْرِ الْخَنْدَقِ ۝

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ  
وَالْأَنْصَارُ يَحْفَرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَيْمَنَةِ وَ  
يَنْقَلِبُونَ التُّرَابَ عَلَى مَتْنِهِمْ وَيَقُولُونَ:

عَنْ الَّذِينَ يَأْتِيَهُمْ مُحَمَّدًا ۝ عَلَى إِسْلَامِ مَا بَقِيَْنَا أَبَدًا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَأَخْيَرُ الْخَيْرِ الْآخِرَةِ

تَبَارَكَ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ۝

۱۰۱۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے، انھوں نے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رخصت کھودتے ہوئے ہی منتقل کر رہے تھے اور فرما رہے تھے "اے اللہ اگر آپ ہدایت تو فرماتے تو میں ہدایت نصیب نہ ہوتی"

۱۰۲۔ ہم سے صفی بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوالحسن نے اور ان سے برادر بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ احزاب (خندق) کے موقع پر دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھودنے کی وجہ سے نکلتی تھی (منتقل کر رہے تھے) میں نے آپ کے پیٹ کی سفیدی چھپ گئی تھی اور آپ فرما رہے تھے "اے اللہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہدایت نصیب نہ ہوتی۔ اور ہم صدقہ کرتے نہ ماز پڑھتے، آپ ہم پر سکون والمینا نازل فرما دیجئے۔ اور اگر دشمنوں سے مدد بھیجی ہو تو ہم ثابت قدمی عطا فرمائیے جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے جب وہ کوئی فتنہ بپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کی نہیں مانتے۔"

۸۰۔ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے غزوے میں شریک نہ ہو سکا۔

۱۰۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس ہوئے۔ (مصنف حدیث کی دوسری سند بیان کرتے ہیں) ہم سے سلمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، یہ زید کے صاحبزادے ہیں، ان سے حمید نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ پر تھے تو آپ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں، لیکن ہم کسی بھی گھائی یا وادی میں (جہاں کہے) نہیں وہ دعویٰ طور پر ہمارے ساتھ ہیں کہ وہ صرف عذر کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آ سکے ہیں۔ اور موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، ان سے موسیٰ بن انس نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ (مصنف رحمہ) کہ کتابہ کہ پہلی سند زیادہ صحیح ہے۔

۸۱۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

۱۰۴۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں ابن جریر نے خبر دی کہ مجھے یحییٰ بن سیدہ اور سہل بن ابی صالح نے

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُولُ :

«لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْتَنَا»

۱۰۲۔ حَدَّثَنَا حَقْقُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ الْقَرَابَ وَقَدْ وَارَى الْقَرَابَ بِيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْتَنَا : وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّتَنَا فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا : وَتَكَبَّرَ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَاقِنَا إِنْ الْأَوَّلَى قَدْ بَعُولَيْنَا : إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ آبَيْنَا

بہترین سند بہترین

بَابُ مَنْ خِصَّ الْعُذْرُ مِنَ الْقَزْوِ :

۱۰۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ أَسَاحَدٍ تَعْمُرُ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ هُوَيْرٍ زَيْدٌ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا مَا سَلَكَتْ شُعْبًا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ خِصَّيْهُمْ أَلْعُدُّوْا قَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبِيدٍ اللَّهِ الْأَوَّلُ أَصَحُّ :

بہترین سند بہترین

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ :

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ نَصْرِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

خبر دی، ان دونوں حضرات نے نہان بن ابی عیاش سے سنا، انھوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، آپ نے بیان فرمایا کہ میں نے بنی کریم علی الشریعہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے ایک دن بھی روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال تک محفوظ رکھے گا۔

۸۲۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت۔

۱۰۵۔ ہم سے سعد بن حفص نے حدیث بیان کی، ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابوسلمہ نے اور انھوں نے ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ بنی کریم علی الشریعہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ کے راستے میں ایک جرطہ (کسی چیز کا) خرچ کیا تو اسے جنت کے داروغہ بلائیں گے، جنت کے ہر دروازے کا داروغہ (اپنی طرف بلائے گا) کہ لے فلاں، اس دروازے سے آئیے اس پر ابوبکر رضی بوسے، یا رسول اللہ! پھر تو اس شخص کو کوئی خوف نہیں رہیگا ان حضوٰر نے ارشاد فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انھیں میں سے ہو گے۔

۱۰۶۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی، ان سے علاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا میرے بعد تم پر دنیا کی جو برکتیں گھول دی جائیں گی میں تمہارے بارے میں اس سے خوفزدہ ہوں (کہ کہیں تم اس میں مبتلا نہ ہو جاؤ) اس کے بعد آپ نے دریائی رنگینیوں کا ذکر کیا، پہلے دنیا کی برکات کا ذکر کیا پھر اس کی رنگینیوں کا بیان کیا۔ اتنے میں ایک عجمی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بھلائی برائی پیدا کر دی گئی حضور! اس پر حضورؐ ویر کے لیے خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ آپ پر دھنا نازل ہو رہی ہے، اب لوگ خاموش ہو گئے، مہیے ان کے سروں پر چوندے ہوں۔ (یعنی مارا ماحول ساکت و صامت تھا) اس کے بعد آپ نے چہرہ مبارک سے پسینہ نکال دیا اور فرمایا کہ مرال کرنے والا کہاں ہے؟ کیا بیبی (مال اور دنیا کی برکات) میرے ہاتھ میں آئے ہیں؟ جلد فرمایا چار ارشاد فرمایا! بلاشبہ حقیقی خیر کے برگ و بار جب بھی ملتے آئیں گے تو وہ خیر ہی ہوں گے لیکن کھیتوں میں جو ہریالی آگئی ہے تو وہ کچھ کمی درجے والے جانوروں کے لیے بیٹ زیادہ مہربانے کی وجہ سے ہلاکت کا باعث بھی ہو جاتی ہے یا انھیں ہلاکت کے قریب کر دیتی ہے، البتہ ہریالی چرنے والے جو جانور اس طرح چرتے ہوں کہ جب ان کے دونوں کوکھ بھر جائیں تو وہ سورج کی طرف منہ کر کے گھائی کر لیں اور چری کو لید اور پیشاب کی صورت

وَسَهْلٌ يَنْ آفِي صَلَاحٍ أَتَمُّ سَمِعًا النَّعْمُ  
يَنْ آفِي عِيَاشٍ عَنْ آفِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ بَعَثَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ۝

بَابُ فَضْلِ الثَّقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ  
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ  
رَوْحِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَا خَزَنَةَ الْجَنَّةِ  
كُلَّ خَزَنَةٍ بَابَ آفِي قُلْ هَلَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ ۝

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ  
حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
أَبِي الْخَدَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى  
الْمَنْبَرِ فَقَالَ إِنَّمَا أَخْشَى عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُعْتَمَرُ  
عَلَيْكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرَ زَهْرَةً  
الْبُخَارِيَّ فَبَدَأَ بِأَحَدِهَا وَكُنِيَ بِأُخْرَى  
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَأْتِي  
الْخَيْرُ بِالْشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا يُوحَى إِلَيْهِ وَسَكَتَ النَّاسُ كَانَ  
عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ ثُمَّ لَأَنَّهُ مَسَحَ عَنْ  
وَجْهِهِ الرُّخَصَاءَ فَقَالَ آيَنَ السَّائِلُ؟ أِنْعَا  
أَوْ خَيْرٌ هُوَ كُنْتَ إِنْ الْخَيْرُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ وَ  
إِنَّهُ لَكُلَّمَا يَنْبِئُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبِطًا أَوْ يَمُتُ  
إِلَّا أَكَلَهُ الْخَصِيرُ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَامِرَتَاهَا  
اسْتَقْبَلَتْ الشَّمْسُ فَتَلَطَّتْ وَبَالَغَتْ  
ثُمَّ رَتَحَتْ وَإِنَّ هَذِهِ الْمَالَ تَخْصَرُ ۝

لے فی سبیل اللہ جس کا ترجمہ ہے "اللہ کے راستے میں" کیا ہے۔ اس سے مراد امام بخاری رحمہ کے نزدیک قرآن و حدیث میں جہاد سے ہے اور ان احادیث میں بھی وہی مراد ہے



میں نکال دیں اور پھر چرنے لگیں (تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہتے ہیں) اسی طرح یہ مال بھی شاداب اور شیریں ہے اور مسلمان کا مال کتنا عمدہ ہے جسے اُس نے حلال طریقوں سے جمع کیا ہو اور پھر اللہ کے راستے میں اسے (جہاد کے لیے) تمہیں کے لیے اور مسکینوں کے لیے وقف کر دیا ہو، لیکن جو شخص مال کو ناجائز طریقوں سے جمع کرے تب تو وہ ایک ایسا کھانے والا ہے جو کبھی آمودہ نہیں ہوگا اور وہ مال حیات کے دن اس کے خلاف گواہ بن کر اُسے گناہے گا۔

۸۳۔ جس نے کسی غازی کو ساد و سامان سے لیس کیا یا خیر خواہی کے ساتھ اس کے گھر یا رکی، نگرانی کی۔

۱۰۴۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے حسین نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سنی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن مسعود نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کو ساد و سامان مہیا کیا تو یا وہ غزوہ میں شریک ہوا اور جس نے خیر خواہانہ طریقہ پر غازی کے گھر یا رکی، نگرانی کی تو گویا وہ بھی خود غزوہ میں شریک ہوا۔

۱۰۸۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہام نے حدیث بیان کی، ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اُسٹیم رضی والدہ (انسؓ) کے گھر کے سوا (اور کسی کے یہاں بجزرت) نہیں جایا کرتے تھے۔ آپ کی ازواج مطہرات کا اس سے استنش و بے حضور اکرمؐ سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس پر رحم آتا ہے، اس کا بھائی (حرام بن عثمان رضی اللہ عنہ) میرے ساتھ تھا اور وہ شہید کر دیا گیا تھا۔

۸۴۔ جنگ کے موقع پر حنوط ملنا

۱۰۹۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عون نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن انس نے حدیث بیان کی۔ جنگ یمامہ رسیدہ کذاب اور مسلمانوں کی لڑائی ابو بکر رضی اللہ عنہ خلافت میں اکادہ ذکر کرتے تھے، بیان کیا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن قیسؓ کے یہاں گئے (انہوں نے اپنی ران کھولی رکھی تھی) اور حنوط مل رہے تھے (انسؓ نے کہا چچا، اب تک آپؐ کیوں نہیں تشریف لائے؟) انہوں نے جواب دیا کہ بیٹے! ابھی آتا ہوں اور وہ حنوط لگاتے گئے پھر تشریف لائے اور بیٹھ گئے (مراہض میں شرکت سے ہے)

حُنُوتٌ وَ تَعْمَدُ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ لِمَنْ أَخَذَ بِحَقِّهِ فَعَجَلَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ آيَاتِهِ وَ الْمَسَاحِينَ وَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ بِحَقِّهِ تَهْوَى كَذَلِكَ الْإِنْدَى لَا يَشْمَعُ وَ يَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

میرے دست پر

باب ۸۳ فِضْلِ مَنْ جَهَرَ غَارِيًا وَ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ ۝

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُسَيْرُ بْنُ سَوِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَرَ غَارِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ عَدَا وَمَنْ خَلَفَ غَارِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَخْبِرُ تَقَدَّرَا ۝

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ سَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالنَّبِيِّ نَبَاً غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سَلِيمٍ (وَعَلَى أَرْوَاحِهِ قَعِيلٌ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرَحِمَهَا قَتِلَ أَخَوَهَا مَعِيَ ۝

باب ۸۴ التَّحَنُّطُ عِنْدَ الْقِتَالِ ۝

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ وَ ذَكَرَ يَوْمَ لَيْمَةَ قَالَ أَتَى أَنَسُ نَارِيَتِ بْنِ قَيْسٍ وَ قَدْ حَسَرَ عَنْ قَعْدَتِهِ وَ هُوَ يَسْتَحْطُ فَقَالَ يَا عَمْرُو مَا يُحْسِنُكَ أَنْ لَا تَجْعَلَ قَالَ أَلَا يَا ابْنَ أَخِي وَ جَعَلَ يَسْتَحْطُ يَعْنِي مِنَ الْخُطُوطِ لَمْ يَجَأْ قَبْلَ أَنْ يَكُنْ قَدْ كَرِهِي؟

انس رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرتے ہوئے مسلمانوں کی طرف کچھ شکست خوردگی کے آثار کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا کہ ہمارے سامنے سے بٹ جاؤ تاکہ ہم کا فہم سے دست بردست رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم ایسا کبھی نہیں کرتے تھے (یعنی پہلی صف کے لوگ ڈٹ کر لڑتے تھے اور شکست خوردگی کا ہرگز مظاہرہ نہیں ہونے دیتے تھے) تم نے اپنے دشمنوں کو بہت بُری چیز کا عادی بنا دیا ہے۔ روایت کیا اس کو عہد نے ثابت سے اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

#### ۸۵۔ جاسوس دستہ کی تفصیل

۱۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکر نے حدیث بیان کی اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقع پر فرمایا دشمن کے لشکر کی خبر میرے پاس کون لا سکتا ہے؟ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آپؐ نے دوبارہ پوچھا دشمن کے لشکر کی خبر کون لا سکتا گا؟ اس مرتبہ جی زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری و مخوفی اور قری اصحاب ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں۔

۸۶۔ کیا جاسوسی کے لیے کسی ایک شخص کو تنہا بھیجا جاسکتا ہے؟

۱۱۱۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابن عیینہ نے فقہی، ان سے ابن منکر نے حدیث بیان کی، انھوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دعوت دی۔ صدقہ، ابی بنی کے استاد کہتے تھے کہ میرا خیال ہے غزوہ خندق کا واقعہ ہے تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس پر لبیک کہا پھر آپؐ نے بلایا اور زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا پھر میری مرتبہ آپؐ نے بلایا اور اس مرتبہ جی زبیر رضی اللہ عنہ نے لبیک کہا۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا، ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر بن عوام ہیں رضی اللہ عنہ۔

#### ۸۷۔ دو آدمیوں کا سفر

۱۱۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے ابو شہاب نے حدیث بیان کی ان سے خالد مذاونے، ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے مالک بن حویر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپس ہوئے تو آپؐ نے ہم سے فرمایا، ایک میری تھا اور دوسرے میرے ساتھی (دونوں سفر میں رہے تھے) کہ ایک اذان دے اور اقامت کہے اور تم دونوں میں جو ہر اے وہ نماز پڑھائے۔

الْحَدِيثُ اَنْتُمْ قَامَتِ النَّاسِ فَقَالَ هَكَذَا عَنْ وَجْهِهَا حَتَّى تُصَارِبَ الْقَوْمَ مَا هَكَذَا اَلَا تَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ مَا عَوَّدْتُمْ اَفْرَا تَكُمُ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ

بِزِينَتِهِ

#### باب ۸۵ فِصْلُ الطَّلِيعَةِ

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا كُنْتُ قَالَ مَنْ يَأْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ

باب ۸۶ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ ؟ ۱۱۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ رَسِمَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ قَالَ سَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَطْلَعَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمْسَدَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ سَدَّ فَأَمْسَدَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ سَدَّ النَّاسَ فَأَمْسَدَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَانْ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ الْعَوَامِرُ

#### باب ۸۷ سَفَرُ اِثْنَيْنِ

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ قَالَ أَمْسَدْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اَنَا وَصَاحِبُكِ لِي آخِرًا وَآخِرًا وَ لِيَوْمًا كَمَا أَخْبَرُكُمْ كَمَا

۸۸۔ قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی۔

۱۱۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی کیونکہ اس سے جہاد میں کام لیا جاتا رہے گا۔

۱۱۴۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حسین اور ابن ابی السفر نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و برکت قائم رہے گی، یہاں نے شعبہ کے واسطے سے بیان کیا کہ ان سے عروہ بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ نے اس روایت کی تا بہت احسن میں بجائے ابن الجعد کے ابن ابی الجعد ہے، مسدود نے بیہیم کے واسطے سے کی، ان سے حصین نے، ان سے شعبہ نے اور ان سے عروہ بن ابی الجعد نے۔

۱۱۵۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابو التیاح نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے کی پیشانی میں برکت ہے۔

۸۹۔ جہاد کا حکم ہمیشہ باقی رہے گا، خواہ مسلمانوں کا امیر عادل ہو یا ظالم، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی ہے۔

۱۱۶۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے اور ان سے عروہ باریقی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خیر و برکت قیامت تک گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ رہے گی۔ اسی طرح ثواب اور مال غنیمت بھی۔

باب الخیل معقود فی نواصیہا الخیر  
إلی یوم القیمۃ :

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ :

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجُعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ قَالَ سُلَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجُعْدِ تَابِعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ أَبِي الْجُعْدِ :

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ :

باب الجهاد ما من مع اليد والناحية  
يقول النبي صلى الله عليه وسلم الخيل معقود في  
نواصيها الخير إلى يوم القيامة :

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ أَبِي النَّاتِجِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ الْخَيْرُ وَالْمَغْنَمُ :

اے معنی رحمت اللہ علیہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ گھوڑے میں جو خیر و برکت کے متعلق حدیث آئی ہے وہ اس کے آلہ جہاد ہونے کی وجہ سے ہے اور جب قیامت تک اس میں خیر و برکت قائم رہے گی تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جہاد کا حکم بھی قیامت باقی رہے گا اور چونکہ قیامت تک آنے والا ہر دور خیر نہیں ہو سکتا بلکہ اچھا اور برادر وہی طرح ہوگا اس لیے مسلمانوں کے امر اور بھی کبھی صالح اور اسلامی شریعت کے پوری طرح پابند ہوں گے اور کبھی ایسے نہیں ہوں گے لیکن جہاد کا سلسلہ کبھی دہندہ نہ چاہیے کیونکہ یہ اعلام کلمہ اللہ اور دنیا و آخرت میں سرمایہ کا ذریعہ ہے، اس لیے حق کے مفاد کے پیش نظر ظالم حکمرانوں کی قیامت میں بھی جہاد کیا جائے گا اور ایک شخص کے ذاتی نقصان کو جماعت کے لیے نظر انداز کر دیا جائے گا۔

باب ۹ مَنِ اخْتَلَسَ فَرَسًا يَقُولُ تَعَالَى  
وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ ۝

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَنْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
سَعِيدَ الْمَقْبُرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ سَبْعَ أَبَاهُ رِبْرَةً  
يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اخْتَلَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيْمَانًا يَا لِلَّهِ  
تَضَائِعًا يُؤْعِدُهُ فَإِنَّ تَبِعَهُ وَرَيْتَهُ وَرَوْتَهُ وَ  
بَوْلَهُ فِي مَيْزَاتِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

باب ۱۰ اسْمِ الْفَرَسِ وَالْجِمَارِ ۝

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ  
بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ أَبُو قَتَادَةَ مَعَ بَعْضِ أَصْحَابِهِ  
وَهُمْ مُخْرِمُونَ وَهُوَ عِنْدَ مُخْرِمٍ فَرَأَوْ جِمَارًا  
وَحَشِييًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ فَلَمَّا رَأَوْهُ تَوَكَّوْهُ  
حَتَّى رَأَوْهُ أَبُو قَتَادَةَ فَدَجِبَ فَرَسًا لَهُ  
يَعَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ تَسَالَهُمْ أَنْ يَنَالُوهُ  
سَوْطُهُ فَأَبَوْا فَتَنَّا وَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ  
ثُمَّ أَكَلَ فَأَكَلُوا فَتَرَمُوا

فَلَمَّا أَذْرَكُوهُ قَالَ هَلْ

مَعَكُمْ مِدَّةٌ شَيْءٌ وَقَالَ مَعَنَا

رَجُلُهُ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ

فَأَكَلَهَا ۝

بزبزبزبز

۹۰۔ جس نے گھوڑا پالا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”وَمِنْ رِبَاطِ  
الْخَيْلِ“ کی روشنی میں۔

۱۱۷۔ ہم سے علی بن حنفی سے حدیث بیان کی، ان سے ابن المبارک نے  
حدیث بیان کی، انھیں طلحہ بن ابی سعید نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید مقبری سے  
سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں  
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ پر ایمان  
کے ساتھ اور ان کے وعدہ کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے)  
گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور اس کا بول و براز سب قیامت  
کے دن اس کی میزان میں ہوگا (یعنی سب پر ثواب ملے گا)

۹۱۔ گھوڑوں اور گدھوں کے نام

۱۱۸۔ ہم سے محمد بن ابی بکر سے حدیث بیان کی، ان سے فضیل بن سلیمان نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے، ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اور  
ان سے ان کے والد نے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مکہ) مدینہ کے  
موقع پر نکلے، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے  
تھے، ان کے دوسرے تمام ساتھی تو محرم تھے (غزوہ کے لیے) لیکن انھوں نے خود  
احرام نہیں باندھا تھا، ان کے ساتھیوں نے ایک گدھہ خرید لی، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ  
کی اس پر نظر پڑنے سے پہلے، ان حضرات کی نظر گدھہ اس پر پڑی تھی لیکن انھوں  
نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔ لیکن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ دیکھتے ہی اپنے گھوڑے  
پر سوار ہوئے۔ ان کے گھوڑے کا نام جرادہ تھا۔ اس کے بعد انھوں نے اپنے  
ساتھیوں سے کہا کہ کوئی ان کا کوڑا اٹھا کر انھیں دے دے (جسے لیے بیڑہ ہمارا  
ہو گئے تھے) ان لوگوں نے اس کا انکار کیا۔ محرم ہونے کی وجہ سے شرکاریہ کی قسم  
کی بھی مدد نہیں پہنچا ناچا بہتے تھے۔ اس لیے انھوں نے خود ہی لے لیا اور گدھہ  
پر حمل کر کے اس کی گونجی کاٹ دیں، ذبح کرنے اور پکانے کے بعد انھوں نے  
خود بھی اس کا گوشت کھایا اور دوسرے ساتھیوں نے بھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ لوگ آپ کے ساتھ ہوئے زاہد واقعہ کا ذکر  
کیا تو حضور اکرم نے دریافت فرمایا، کیا اس کا گوشت تھا جسے پاس پی جوا  
بھی باقی ہے؟ ابو قتادہ نے کہا کہ اس کی ران ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہ گوشت تناول فرمایا۔

۱۱۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان بن عیینہ نے

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

مَعْنُ اَنْ يُّعْذِبُنِي حَدَّثَنَا اَبِي بِنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاضِرَتَا كَرَسَيْنِ يُقَالُ لَهُ اللَّحِيفُ  
۱۲۰ - حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ  
يَعْقُبَ بْنَ اَدْرِصَدَةَ ثَنَا اَبُو الْوَحْشِ عَنْ اَبِي اسْحَقَ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ  
عُمَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى  
عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ اَلْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَ  
رَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ قَاتَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى اَلْعِبَادِ اَنْ  
يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ  
اَلْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُقِرُّ لَهُ كَيْدًا  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَمَّا اَلْبَقْرِيَّةُ النَّاسُ قَالَ لَا  
تُبَشِّرُهُمْ قَبِيضًا

۱۲۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَمْرِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَ قَدَحٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَاصِتًا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَسًا ثَنَا يُقَالُ لَهُ مَشْدُوقٌ فَقَالَ  
مَا رَأَيْتَا مِنْ فَرَسٍ وَانْ وَجَدْتُهُ لَبَحْرًا  
يَا بَشَّارُ مَا يَدَّ كَرْمِيْنَ شَوْحَمِ الْفَرَسِ

۱۲۲ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ  
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّمَا الشُّوْمُ  
فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْفَرَسِ وَالتَّمَوُّنِ وَالدَّارَةِ

حدیث بیان کی، ان سے ابی بن عباس بن سہل نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے  
والد سے، ان سے ابی اسحاق بن سعد بن سعدی کے واسطے بیان کیا کہ ہمارا  
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس کا نام لحیف تھا۔

۱۲۰ - ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھوں نے یحییٰ بن آدم سے  
سنا، ان سے ابوالواحش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق نے، ان سے عمرو بن  
میمون نے اور ان سے معاذ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس گھوڑے پر  
سوار تھے میں اس پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گھوڑے کا نام عُمیر تھا حضور اکرم  
نے فرمایا، اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟  
میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ ظلم ہے حضور اکرم نے فرمایا۔ اللہ کا  
حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ  
کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا  
ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا اے رسول اللہ! کیا میں اس کی لوگوں کو  
بشارت نہ دے دوں؟ آپ نے فرمایا، لوگوں کو اس کی بشارت نہ دو ورنہ  
(غصہ طرہ پر) اعتماد کر بیٹھیں گے اور اعمال سے نفرت ہوتی ہے۔

۱۲۱ - ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے غندر نے حدیث بیان  
کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا کہ انس بن مالک رضی اللہ  
عنہ نے بیان کیا رات کے وقت مدینہ میں کچھ غصہ ماحوس ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ہمارا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو جو آپ کے عزیز تھے گھوڑا عاریۃ منکرایا، گھوڑے کا نام  
مذوق تھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ ہم نے کوئی نہیں دیکھا، البتہ یہ گھوڑا تو مسند ہے۔  
۹۲ - گھوڑے کی غصہ سے متعلق احادیث۔

۱۲۲ - ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی، ان سے  
زہری نے بیان کیا، انھیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے عبد اللہ بن عمر نے  
بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ غصہ صرف  
تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے میں، عورت میں اور گھوڑے میں۔

لے عام طور سے احادیث میں انہی تین چیزوں کو غصہ بنایا گیا ہے البتہ مطلقہ کی ایک روایت میں تواریس بھی غصہ کا ذکر ہے۔ ان احادیث کے صحیح طرق سے معلوم  
ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف گھوڑے کو غصہ بنایا تھا، انشاء اللہ کوئی حکم نہیں ہے۔ چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سنا جب مذکورہ حدیث  
کا ذکر ہوا تو آپ نے اس پر ناگوار کیا کہ انہا فرمایا کہ آنحضرت نے تو صرف اتنا فرمایا تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں عام طور سے ان تین چیزوں میں غصہ سمجھی جاتی تھی، آپ نے  
یہ بزرگ نہیں فرمایا تھا کہ اس میں کوئی واقعیت بھی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسلام نے اصلاً ہر طرح کی پریشانی اور غصہ کی نفی کر دی ہے حضور اکرم نے فرمایا ہے کہ غصہ اور غصہ کوئی  
قد لا یمنی چیز نہیں ہے۔ غصہ وغیرہ کا تصور خاص جاہلیت کی پیداوار تھا اور جب آپ نے خود نفی کر دی تھی تو پھر اس کی بہت افزائی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۱۲۳۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن ابی حازم بن وینار نے، ان سے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر (خوست) کسی چیز میں ہو سکتی تو عورت، گھوڑے اور گھوڑے میں ہونی چاہیے تھی۔

۹۳۔ گھوڑے کے مالک تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

کا ارشاد ۳ اور گھوڑے پر خیر اور گدھے (اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار بھی ہو اگر وہ اور زینت بھی رہے۔

۱۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے زید بن اسلم نے ان سے حبیل بن سمان نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، گھوڑے تین طرح کے لوگوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں، بعض لوگوں کے لیے وہ باعث اجر و ثواب ہیں اور بعضوں کے لیے پردہ ہیں اور بعضوں کے لیے وبال جان ہیں جس کے لیے گھوڑا اجر و ثواب کا باعث ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جو اللہ کے راستے میں (استعمال کے لیے) اسے پالتا ہے، پھر جہاں خوب چری ہوتی ہے یا (یہ فرمایا کہ) کسی شاداب جگہ اس کی رتی کو خوب لپی کر کے باندھتا ہے (تاکہ چاروں طرف سے چر سکے) تو گھوڑا اس کی چری کی جگہ سے یا اس شاداب جگہ سے اپنی رتی میں بندھا ہو جو کچھ لپی کھاتا پیتا ہے مالک کو اس کی وجہ سے حسنت ملتی ہیں اور اگر وہ گھوڑا اپنی رتی توڑا کہ ایک یا دو شرط جھاگ جائے تو اس کی عید اور اس کے آثار و قدم میں بھی مالک کے یہ حسنت ہیں اور اگر وہ گھوڑا کسی نہر سے گزرے اور اس میں پانی پی لے تو اگرچہ مالک نے پانی پانے کا ارادہ نہ کیا ہو پھر بھی اس سے حسنت ملتی ہیں۔ دوسرا شخص وہ ہے جو گھوڑا فخر دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں باندھتا ہے تو یہ اس کے لیے وبال جان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرجوں کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ پھر اس صاحب اور منفردایت کے سوا اس کے متعلق اور کچھ نازل نہیں ہوا ہے کہ ”جو کوئی بھی ایک ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا، اس کا یہ لپٹے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ زَيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنْ كَانَ الشَّوْءُ فِي شَيْءٍ فَبِئْسَ الْمَرْءُ) وَالْعَنْزِ وَالْمُسْكِينُ :

باب ۹۳ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَالْخَيْلُ وَالْبَعَالُ وَالْجَمَادُ لِلَّذِينَ كَبَّوْهَا وَزِينَةٌ :

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ النَّسَائِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وَرَرٌ قَامًا لَمْ يَلِ لَهَا أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَاطِبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَطَالُ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْصَةٍ قَامًا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرَوْصَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيلَهَا فَاسْتَنْتَ شَوْقًا أَوْ شَرْقِيْنِ أَرَوَّاهَا وَ أَثَارَهَا حَسَنَاتٌ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَتْ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَاطِبٌ فَخَرَّ أَوْ رَكَوًا وَ لَوْ أَعْرَضَ لَهْلُ الْإِسْلَامِ فَبِئْسَ وَرَرٌ عَلَى ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِيِّ قَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَى فَيْهَاتِ الْإِهْنَةِ إِلَّا بِجَاوِعَةٍ الْقَادِحَةِ قَمَنْ يَعْْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ حَيْرًا نِيدًا وَمَنْ يَعْْمَلُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَوْقًا يَدَّ :

بقیہ حاشیہ :- بعض محدثین نے لکھا ہے کہ اگر اسے خبر کی بجائے ایک حکم مان لیا جائے، پھر بھی اس سے مقصود جاہلیت کی خوست نہیں ہے، بلکہ ان تینوں چیزوں میں خوست کی تفصیل سے مقصود یہ ہے کہ تینوں چیزوں میں یا بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو چیز تنوار، برقعہ کی زندگی کے اہم عناصر ہیں اور پوری زندگی میں انسان کا ان سے سابقہ رہتا ہے، گھوڑا اور تنوار خاص طور سے عرب کی زندگی کے اہم من مرستے۔ اس لیے بعض ادعا کرتے ہیں کہ کسی خاص شخص کو کوئی خاص چیز ناموافق بھی آجاتی ہے اور جب کوئی چیز موافق نہ آئے تو اسے ترک کر دینا ہی بہتر ہوتا ہے پس مرثیہ میں خوست (دشمنی) سے مراد صرف دم موافقت معاشرت ہی ہے، اس سے زیادہ نہیں اور ان تین چیزوں کا ذکر ان کی اہمیت اور ضروریات زندگی میں سے ہونے کی وجہ سے کیا گیا ہے مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمیں کبھی کبھی آدمی مبتلا ہو جاتا ہے۔

ہرم ہرم ہرم ہرم

## باب ۹۴ مَن مَرَّبَ دَايَةَ غَيْرِهِ

فِي الْغَزْوِ

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ السَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ فِي تَبْيِضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ لَا أَذْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَّعِجَلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيَعِجَلَ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَكُنَّا عَلَى جَمَلٍ فِي أَرْضِكَ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَالنَّاسُ خَلْفُ تَبْيِضَاتِنَا أَكَاكِدُ لَكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَصَرِيحَهُ يَسْطُوبُهُ صَرِيحَةً فَوَتَّبِ الْبَعِيدُ مَكَانَةً فَقَالَ أَتَبِيعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ قَدْ خَلَعْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا أَحْمَلُكَ فَخَرَجَ فَيَجْعَلُ يُطِيعُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا قَبِعَتِ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهُمَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ اسْتَوْفَيْتِ الشَّمْنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الشَّمْنُ وَالْجَمَلُ لَكَ

## باب ۹۵ التَّزْوِجُ عَلَى الدَّائِرَةِ الصَّغِيرَةِ

قَالُوا لَوْلَا مِنَ الْجَمَلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ اسْتَلَفَ لَيْسَ يَحْتَوِي الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَخْبَرِي وَأَجْمَرِي

## ۱۳۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ قَرْعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَافِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ

بھی بڑائی کرے گا، اس کا بدلہ پاسے گا۔

۹۴۔ جس نے غزوہ کے موقع پر دوسرے کے جانور کو مارا

ہرم ہرم ہرم

۱۳۵۔ ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو المتوکل ناجی نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ سنا ہے، ان میں سے مجھ سے بھی کوئی حدیث بیان کیجیے، انھوں نے بیان کیا کہ میں حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا، ابو عقیل نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ سفر غزوہ کے لیے تھا یا عمرہ کے لیے (واپس ہوتے ہوئے) جب مدینہ منورہ (دکھائی دینے لگا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ شخص اپنے گھر یا جانا چاہے وہ جاسکتا ہے، جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم پھر آگے بڑھے، میں اپنے ایک بیہوش مالِ سُرخ اونٹ پر سوار تھا، اونٹ بالکل بے عیب تھا، دوسرے لوگ میرے پیچھے تھے، میں اسی طرح چل رہا تھا کہ اونٹ رگ گیا (تھک کر حضور اکرمؐ نے فرمایا جابر! ٹھہر جاؤ، پھر آپ نے اپنے گھوڑے سے اونٹ کو مارا اور اونٹ اپنی جگہ اچھل پڑا، پھر آپ نے دریافت فرمایا یہ اونٹ چھوگے؟ میں نے کہا کہ ہاں، جب مدینہ پہنچے اندر ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد نبویؐ میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کی خدمت میں پہنچا اور بلاط کے ایک کمرے میں نے اونٹ باندھ دیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یہ آپ کا اونٹ ہے، پھر آپ باہر تشریف لے گئے اور اونٹ کو گھمانے لگے اور فرمایا کہ اونٹ تمہارا ہی ہے۔ اس کے بعد اُن حضورؐ نے چھدا دیا تو میں نے دلوایا اور دریافت فرمایا قیمت پوری مل گئی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا، اب قیمت اور اونٹ (دونوں) تمہارے ہیں۔

## ۹۵۔ سرکش جانور اور گھوڑے کی سواری۔ راشد بن سعد نے

بیان کیا کہ سلف در گھوڑے کی سواری پسند کرتے تھے، کیونکہ وہ دور تا بھی تیرے اور جرجی بھی بہت ہوتا ہے۔

## ۱۳۶۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں شعبہ

نے خبر دی، انھیں قتادہ نے اور انھوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ مدینہ میں (ایک رات) کچھ خوف اور گھبراہٹ ہوئی (رُشمن کے حملہ کے خطرہ کی وجہ سے) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا عاریہ لیا۔ اس گھوڑے کا نام

متدب تھا۔ آپ اس پر سوار ہوئے اور واپس آکر فرمایا کہ خوف کی تو کوئی بات  
ہمیں محسوس نہیں ہوئی، البتہ یہ گھوڑا (جیسے) دریا ہے۔

۹۶۔ گھوڑے کا حصّہ

۱۲۷۔ ہم سے عبد اللہ بن امیئل نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسامہ نے  
حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت سے) گھوڑے کے  
دو حصّے لگائے تھے اور اس کے مالک کا ایک حصّہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے  
فرمایا کہ گھوڑے کا اور خصوصاً ترکی گھوڑے کا بھی حصّہ لگایا جائے گا (مال  
غنیمت میں سے)، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی دیہ سے کہ ”اور گھوڑے، بچہ اور  
گدے ہم نے پیدا کیے، تاکہ تم ان کی سوازی کرو“ اور کسی ایک شخص کے لیے  
ایک گھوڑے سے زیادہ کا حصّہ نہیں لگایا جائے گا۔

۹۷۔ روانی کے موقع پر جس کے ہاتھ میں کسی دوسرے کے گھوڑے  
کی لگام ہے۔

۱۲۸۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے سہیل بن یوسف نے حدیث بیان  
کی، ان سے شعبہ نے، ان سے ابواسحاق نے کہ ایک شخص نے برادر بن عازب رضی اللہ  
عنہ سے پوچھا، کیا خنین کی روانی کے موقع پر آپ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے؟ برادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم فرار نہیں ہوئے تھے۔ ہوازن کے لوگ (جن سے اس روانی میں سابقہ تھا) بڑے  
تیر انداز تھے، جب ہمارا ان سے سامنا ہوا تو ہم نے حملہ کر کے انہیں شکست دیدی  
پھر سامان غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور دشمنوں نے قیروں کی ہم پر بارش شروع کر دی  
پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے نہیں ہٹے تھے۔ میرا خود مشاہدہ  
ہے کہ آپ اپنے سینہ پر سوار تھے، ابوسفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے  
ہوئے تھے اور آپ فرار ہے تھے کہ ”میں جی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شبہ نہیں  
میں عبد المطلب کی اولاد ہوں“

۹۸۔ جانور کا رکاب اور غرز۔

۱۲۹۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث کا بیان کیا، ان سے ابو اسامہ نے ان

مَنْ ذَبَّ فَرَسَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْتُمَا مِنْ فَرَسٍ  
وَرَانٍ وَجَدْتَاهُ لَيْحَرًا ۝

یا سب سہام القریس ۝

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي  
أَسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْقَرَسِ  
سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَا يَكُ لِسَهْمِ  
لِلْخَيْلِ وَالْبَرَادِ مِنْ مِثْلِ يَقُولُهُ وَالْخَيْلُ  
وَالْبَغَالُ وَالْحَمِيرُ لَسْتُ كَبُوهَا  
وَلَا لِسَهْمِ وَلَا كَثُرَ

مِنْ قَرَسٍ ۝

یا سب مَنْ قَادَ دَابَّةً عَنْ يَدِهِ فِي  
الْعَرْبِ ۝

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَوْسَعٍ  
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْأَبْرَاءِ  
بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ خَنْبِنٍ قَالَ لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَمْ يَفِرَّ إِنِّ هَوَازِنَ كَانُوا أَتَوْا دُحَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَا  
هُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَأَنْهَزُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ  
عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسَّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَ  
أَنَّهُ لَعَلِّي بَعَلَّتْهُ الْبَيْضَاءُ وَإِنِّي أَبَا سَعْيَانَ أَحَدًا  
يَلْبِغُهَا وَاللَّيْثُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَنَا الشَّيْ لَا كَدِيكَ ۝ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

یا سب الرکاب و انفرز للدا ابنة ۝

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ

لے امام ابو صفیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام اگر صلحت دیکھے تو ایسا کر سکتا ہے، ویسے یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے، کیونکہ بہر حال گھوڑے کو انسان پر فضیلت  
دینے کی کوئی وجہ نہیں، بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غازیوں کو دو طبقوں میں تقسیم کر دیا تھا، ایک  
وہ جن کے پاس گھوڑا تھا، انہیں تو آپ نے دو حصّے دیئے اور جو پیدل تھے جنہیں آپ نے صرف ایک حصّہ دیا لے غز بھی لکاب ہی کو کہتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ  
رکاب اگر لوہے یا لکڑی کا تو اسے لکاب کہتے ہیں لیکن اگر چرم کا ہو تو اسے غرز کہتے ہیں۔



عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَاقِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَذْخَلَ رَجُلَهُ فِي الْغَزَا وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهْلًا مِنْ عِدَّتَيْهِ ذِي الْفَيْقَةِ :

سے عبید اللہ نے، ان سے تاقع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے مبارک غرز (رکاب) میں ڈالا اور ناکہ آپ کو لے کر سیدی اللہ گئی تو آپ نے مسجد و الحلیفہ کے پاس لبیک کہا (احرام بانجام)

۹۹۔ گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہونا

۱۳۰۔ ہم سے عمرو بن عون نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ثابت نے اور ان سے انس بن مالک نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے کی ننگی پشت پر جس پر زین نہیں تھی سوار ہو کر صحابہ سے آگے نکل گئے تھے۔ آل معنورہ کی گردن مبارک میں تلوار لٹک رہی تھی۔

۱۰۰۔ سست رفتار گھوڑا۔

۱۳۱۔ ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن زبیب نے حدیث بیان کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک مرتبہ رات میں اہل مدینہ کو خطرہ ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے، گھوڑا سست رفتار تھا راوی نے کہا کہ اس کی رفتار میں سستی تھی، پھر معنورہ کہ ہم واپس ہوئے تو فرمایا کہ ہم نے تو تھا رسے اس گھوڑے کو دریا پا یا رڑا ہی تیز رفتار تھا، چنانچہ اس کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں نکل سکتا تھا۔

۱۰۱۔ گھور دوڑ۔

۱۳۲۔ ہم سے قبیعہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے تاقع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مقام حنیاء سے مہینۃ الوداع تک کرائی تھی اور جو گھوڑے تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ مہینۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی تھی، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ گھوڑے دوڑ میں شریک ہونے والوں میں، یہ بھی تھا عبید اللہ نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ کھجور سے عبید اللہ نے حدیث بیان کی، سفیان نے بیان کیا کہ حنیاء سے مہینۃ الوداع تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور مہینۃ الوداع سے مسجد بنی زریق صرف ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔

۱۰۲۔ گھوڑے کے لیے گھوڑوں کو تیار کرنا

۱۳۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے یثرب نے حدیث بیان کی، ان سے تاقع نے اور ان سے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

يَا ب ۹۹ رَكُوبِ الْفَرَسِ الْغُرِّي :

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرِّيٍّ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ :

يَا ب ۱۰۰ الْفَرَسِ الْفَطُوفِ :

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَمْ يَمْلِكْ أَنْ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَوْ فِي طَلْعَةِ كَانَتْ يَقْطَعُ أَوْدَاكَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا يَحْرَأُ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يُجَارَى :

يَا ب ۱۰۱ السَّبَقِ بَيْنَ الْغَيْلِ :

۱۳۲۔ حَدَّثَنَا قُبَيْعَةُ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ تَاقِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُمَرِّمِ الْغَيْلِ مِنَ الْغَفَاءِ إِلَى ثَمِيَّةِ الْوُدَّاعِ وَأَجْرَى مَا كَدَّ لِقَمَرٍ مِنَ الثَّمِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيْشَعْنِ أَجْدَى قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ سَفْيَانُ بَيْنَ الْغَفَاءِ إِلَى ثَمِيَّةِ الْوُدَّاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ ثَمِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ :

يَا ب ۱۰۲ إِفْتَارِ الْغَيْلِ لِلْسَّبَقِ :

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَاقِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا اور دوڑ کی حد ثنیۃ الوداع سے مسجد نبی زہریٰ تک رکھی تھی اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دوڑ میں شرکت کی تھی۔ ابو عبد اللہ نے کہا کہ اُمّہ (حدیث میں) حد کے معنی میں ہے (قرآن مجید میں) فَعَالٍ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ (اور اسی معنی میں ہے)

۱۰۳۔ تیار کئے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ کی حد

۱۳۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ سے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ناقد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کبھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی دوڑ کرائی تھی جنہیں تیار کیا گیا تھا۔ دوڑ مقام حنیاء سے شروع کرائی تھی اور ثنیۃ الوداع اس کی حد تھی (ابو اسحق نے بیان کیا کہ) میں نے ابو موسیٰ سے پوچھا، اس کا خا ص لگتا تھا تو انھوں نے بتایا کہ چھ یا سات میل اور اس حضورؐ نے ان گھوڑوں کی دوڑ بھی کرائی تھی جنہیں تیار نہیں کیا گیا تھا۔ ایسے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے شروع ہوئی تھی اور حد مسجد نبی زہریٰ تھی۔ میں نے پوچھا، اس میں کتنا فاصلہ ہے؟ انھوں نے کہا کہ تقریباً ایک میل۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی دوڑ میں شرکت کرنے والوں میں تھے۔

۱۰۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے

بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو قصواء (نامی اونٹنی)

پر اپنے پیچھے بٹھایا تھا۔ مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا، قصواء نے سرکشی نہیں کی ہے۔

۱۳۵۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ سے حدیث بیان

کی، ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا کہ میں نے

اس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

اونٹنی کا نام عصباء تھا

۱۳۶۔ ہم سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر بن حدیث بیان

کی، ان سے حمید نے اور ان سے اس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کبھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی ایک اونٹنی تھی جس کا نام عصباء تھا، کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں بڑھتی تھی (یعنی

چلتے میں بہت تیز تھی) حمید نے کہا یا رشک کے ساتھ) کوئی اونٹنی اس سے آگے نہیں

بڑھ سکتی تھی۔ پھر ایک اعرابی ایک دجوان اور قوی اونٹنی پر سوار ہو کر آئے اور حضور

ﷺ نے علامہ سیرت اس بارے میں حقیق نہیں ہیں کہ قصواء اور عصباء، دو اونٹنیوں کے نام تھے یا اونٹنی صرف ایک تھی

اور نام اس کے تین تھے۔ دونوں قول موجود ہیں۔

سَابِقَ بَيْنِ الْخَيْلِ الَّتِي كُنْ تَصْمَرُ وَكَانَ اَمَدُهَا  
مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ عُمَرَ كَانَ سَابِقَ بِهَا قَالَ ابُو عُمَيْرٍ اللَّهُ اَمَدًا  
غَايَةً فَعَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ ۝

بَابُ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُصْمَرَةِ ۝

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُغْوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ  
ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَابِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ اُصْمِرَتْ  
فَارْسَلَهَا مِنْ الْحَنِيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ  
فَقُلْتُ لِمَوْسَى فَكَذَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ سَبْعَةَ  
اَمْيَالٍ اَوْ سَبْعَةً وَسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي كُنْ تَصْمَرُ فَارْسَلَهَا  
مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ اَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ لَكُمْ  
بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِيلٌ اَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَيْرٍ سَابِقَ فِيهَا ۝

بَابُ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ ابْنُ عُمَرَ ارْدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اَسَامَةَ عَلَى الْقَصَوَاءِ وَقَالَ الْمُسَوَّرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَلَلَتْ الْقَصَوَاءُ ۝

۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
مُطَوِيَّةٌ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَعِيلَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ

اَسَامَةَ يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُقَالُ لَهَا الْعَصْبَاءُ ۝

۱۳۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ رَسْمِيلٍ حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَسَامَةَ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ مَسْكِيَّةٌ الْعَصْبَاءُ وَاسْمُهَا قَالَ

حُمَيْدٌ اَوْ لَا تَكَادُ تُسْبِقُ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ

فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذنتی سے ان کی اذنتی آگے نکل گئی مسلمانوں پر یہ بڑا شاق گذر لیا لیکن عجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس سے کہ دنیا میں جو چیز بھی بلند ہوتی ہے وہ گراتا ہے موسیٰ نے حاد کے واسطے سے اس کی روایت تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ عمار نے ثابت سے، انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے۔

۱۰۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفید خچر۔ اس کی روایت انسؓ نے کی ہے۔ ابو حمید نے بیان کیا کہ ایلر کے فرمانروا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر پر بیٹھا دیا تھا۔

۱۰۶۔ ہم سے عمرو بن ملیح نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن عمار رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے بعد) سوار اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار، اور اس زین پر جو آپؐ نے حدیث کر دی تھی اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

۱۰۸۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا کہ مجھ سے اسحق نے حدیث بیان کی براہِ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ ان سے ایک شخص نے پوچھا ہے ابو ہریرہؓ کیا آپؐ لوگوں نے (مسلمانوں کے لشکر سے) حنین کی روانی میں پشت پھیری تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ نہیں، خدا گواہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجو اسلامی لشکر کی قیادت فرما رہے تھے (پشت نہیں پھیری تھی)۔ ابیہرہؓ باذکر (میدان سے) بھاگ پرستے تھے، قبیہ ہوازن نے ان پر تیر برسائے شروع کر دیئے تھے (اور اس کی تاب نہ لا کر بعض لوگ میدان سے بھاگ گئے تھے) لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار (اپنی جگہ پر کھڑے تھے) اور ابو سفیان بن عمارؓ اس کی گام تھامے ہوئے تھے جعفر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں، اس میں جھوٹ کا کوئی شبہ نہیں۔ میں عبد المطلب کی اولاد ہوں۔

۱۰۶۔ عورتوں کا جہاد

۱۰۹۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی، انھیں معاویہ بن اسحاق نے، انھیں عائشہ بنت طلحہؓ نے اور ان سے ام المؤمنین عائشہؓ نے عہد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت پائی تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا جہاد حج ہے اور عبد اللہ بن ولید نے بیان کیا کہ ہم سے سفیان

قَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَزِيدَ نَفْعَ شَيْءٍ عَمَّا  
الذُّنْيَا إِلَّا بَضْعَهُ طَوْلَهُ مُوسَى عَنْ  
حَمَادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْبَيْضَاءُ قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
مَوْلَى أَيْمَلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَيْضَاءَ  
۱۰۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْمَعِيلَ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرُو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسَلَاحَهُ  
وَأَرْصَانَهُمَا مَدَقَّةً :

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى  
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْمَعِيلَ  
عَنِ الْبَزْكَارِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَمَّارَةَ وَكَيْفَ يَوْمَ  
حُتَيْنِ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَلَكِنْ وَكَى سُرْمَاتُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِجُ  
بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ  
وَأَبُو سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ أَخَذَ بِلِجَامِهَا وَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

أَنَا النَّبِيُّ لَا صَوْبَ  
أَنَا بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

بِالْمَلِكِ جِهَادُ النِّسَاءِ :

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ  
بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ  
أَسْأَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ

نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی

مذہب برہنہ بہت جلد

۱۴۰۔ ہم سے قبیلہ سے حدیث بیان کی، ان سے صفیان نے حدیث بیان کی اور ان سے معاویہ نے یہی حدیث بیان کی اور عیسیٰ بن عمرہ کی روایت جو عائشہ بنت طلحہ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ہے (اس میں ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ازواج مطہرات نے جہاد کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ حج کتنا عمدہ جہاد ہے۔

۱۰۰۔ بحری غزوے میں غورنوں کی شرکت

۱۴۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عبد الرحمن انصاری نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امر حرام بنت عثمان رضی اللہ عنہا کے یہاں رجوع آپ کی عزیمتیں، تشریف لے گئے اور ان کے یہاں لیٹ گئے پھر آپ اٹھے تو مسکرا رہے تھے۔ انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں، حضور اکرم نے جواب دیا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) بوجھل پر سوار ہوں گے۔ ان کی مثال (دنیا اور آخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی ہے، انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان سے کر دے۔ حضور اکرم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! انھیں بھی ان لوگوں میں کر دے۔ پھر دوبارہ آپ بیٹھے (اور اٹھے تو) مسکرا رہے تھے، انھوں نے اس مرتبہ بھی آپ سے یہی سوال کیا، اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سابقہ وجہ بتائی۔ انھوں نے پھر عرض کیا۔ آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم نے فرمایا تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہوگی (بحری غزوے کے) اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ جہاد بن عامر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور بنت قریظہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) کی بیوی کے ساتھ انھوں نے دریا کا سفر کیا پھر حبشہ واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے انھیں زمین پر گرے کر دیا، آپ سواری سے گر گئیں اور (اسی میں) آپ کی وفات ہوئی رضی اللہ عنہا

جہاد کُنْ اَلْحَجَّ وَقَالَ صَبَدُ اللّٰهُ بِنُ اَوَّلِيْهِوَصَدَّ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّوْصِيَّۃٍ بِهَذَا ۛ

۱۴۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيْلَةُ عَنْ مَّوْصِيَّۃٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مَّوْصِيَّۃٍ بِهَذَا اَوْ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَمَّا الْمَوْصِيَّۃُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهُ نِسَاءُ عَنْ الْجِهَادِ فَقَالَ رَعِمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ ۛ

بَاكِبِلْ غَزَوِ الْمَرْأَةِ فِي النَّهْرِ ۛ

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَوْصِيَّۃُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابُو اَصْحٰنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَوَّعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ رَوَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَبْنَةِ مَيْلَحَاتٍ فَاَتَتْكَ عِنْدَهَا ثُمَّ قَتَلَتْكَ فَقَالَتْ لِمَ قَتَلْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّيْ يَزُوْنُ الْبَحْرَ الْاَخْصَرَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مِثْلَهُمْ مِثْلُ الْمَلُوْنِ عَلَى الْاَمْسَرَةِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ هَادَ قَضَيْتُكَ فَقَالَتْ لَهٗ مِثْلُ اَوْ مِثْلُ ذِيكَ فَقَالَ لَهَا هِشَلٌ ذِيكَ فَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَكُنْتِ مِنَ الْاٰخِرِيْنَ قَالَ اَنْسٌ فَتَرَ وَجَّهَ عِبَادَةِ بَنُ صَامِتٍ فَزَكِيَّتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرْظَةَ فَلَمَّا قَتَلْتُ زَكِيَّتَ دَايَبَهَا

قَرَّ قَضَيْتُ بِهَذَا

فَسَقَطَتْ عَنْهَا

فَمَا تَبَتْ ۛ

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں حبشہ سے پہلا محمدی بیرونہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین کی اجازت سے تیار کیا اور قرص پر چڑھائی کی۔ یہ مسلمانوں کی سب سے پہلی بحری جنگ تھی جس میں ام حرام رضی اللہ عنہا شریک ہوئیں اور شہادت بھی پائی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام فاختہ تھا اور وہ بھی آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک تھیں۔

## باب ۱۸ حمل الزکوی امراته فی العزو

دُونُ يَغْفِي نِسَاءَهُ

۱۴۲۲- حَدَّثَنَا حَاجُّ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الشَّيْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلِّ حَدَّثَنِي مَا رَفَعَهُ مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَفْرَجَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ يَخْرُجُ بَيْنَهُمَا خَرَجَ بِهَا الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْرَجَ بَيْنَنَا فِي عَزْوَةٍ غَذَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْنِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْجَبَابُ

## باب ۱۹ عَزْوُ النِّسَاءِ وَفَتَا بَهْتٍ مَعَ

الزَّجَالِ

۱۴۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أَهْرَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمِّكُمْ وَإِنَّهُمَا لَشَجَرَتَانِ أَرَى حَدْمَ شَرْقِيهِمَا تَقْرُبُ الْقُرْبِ وَقَالَ عُمَرُ تَنْقَلِبَانِ الْيَوْمَ عَلَى مُتُونِهِمَا لَمْ تَقْرَعَا فِيهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرَجَعَا فَتَمَلَّزْنَاهَا لَمْ يَجْعَلَا تَقْرَعَا فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ

مخبر بن جندب

## باب ۲۰ حمل النِّسَاءِ الْفَرِيقِ إِلَى النَّاسِ

فِي الْعَزْوِ

۱۴۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ تَابَعَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ تَابَعَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ تَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مَوَاطِنَ بَيْنَ نِسَائِهِ

## ۱۰۸- غزوه میں کئی اپنے ساتھ اپنی کسی بیوی کو لے جاتا ہے

اور کسی کو نہیں لے جاتا۔

۱۴۲۲- ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن عمر ثیری نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے سنا، کہا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سنی، یہ تمام حضرات ان کی حدیث کا کوئی ایک حصہ بیان کرتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلنے کے لیے تھے، تو اپنی ازواج میں قرعہ ڈالتے تھے۔ اور جس کا نام نکل آتا تھا انہیں اس حضور ساتھ لے جاتے تھے۔ ایک غزوہ کے موقع پر آپ نے ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو اس مرتبہ میرا نام آیا اور میں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔

## ۱۰۹- عورتوں کا غزوہ اور مردوں کے ساتھ قتال میں

شرکت۔

۱۴۲۳- ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز نے حدیث بیان کی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اُحد کی لڑائی کے موقع پر سلمان بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلمہ (انس رضی اللہ عنہا کی بیوی) سے ان کی بیوی رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ یہ اپنا ازار سمیٹے ہوئی تھیں جس کی وجہ سے ان کی بیوی بھی نظر آرہی تھی (جیسا کہ کسی کام کو مستعدی کے ساتھ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے) اور رقیہ چھٹی کی دھبے (شکریہ) چھلکاتی ہوئی بے جا رہی تھیں، اور ابو عمر کے علاوہ (صخر بن مہران) نے بیان کیا کہ مشکیزہ کو اپنی پشت پر اوڑھ لے کر پھرتی تھیں اور قوم کو اس سے پانی پلاتی تھیں پھر واپس آتی تھیں اور مشکیزوں کو بکر کر جاتی تھیں اور قوم کو پانی تھیں۔

## ۱۱۰- غزوہ میں عورتوں کا مردوں کے پاس مشکیزہ اٹھا کے

لے جاتا۔

۱۴۲۴- ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، انہیں یونس نے خبر دی، انہیں ابن شہاب نے، ان سے تعلبہ بن ابی مالک نے کہا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں، ایک نئی چادر پھر گئی

تو بعض حضرات نے جواب کے پاس ہی تھے کہا، یا امیر المؤمنین! یہ چار در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فراموشی کو دے دیجئے جو آپ کے گھر میں ہیں، ان کی مراد آپ کی بیوی، ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا سے تھی۔ لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ام سلیمہ رضی اللہ عنہا اس کی زیادہ سستی ہیں۔ یہ ام سلیمہ رضی اللہ عنہا ان انصاری خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اُحد کی لڑائی کے موقع پر ہمارے لیے مشیکرے (پانی کے)، اُٹھ کر لاتی تھیں۔ ابو عبد اللہ (امام نجاری رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ (حدیث میں) "توفد" کہنے کے معنی میں ہے یہ۔

۱۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مغفل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے حدیث بیان کی، ان سے ربیع بنت معوذہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غزوہ میں) شریک ہوئے تھے (مسلمان زخمیوں کو پانی پلاتے تھے اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتے تھے اور جو لوگ شہید ہو جاتے ان کو مدینہ اُٹھا کر لے جاتے تھے۔ ۱۱۲)۔ زخمیوں اور شہیدوں کو عورتیں منتقل کرتی ہیں۔

۱۴۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے بشر بن مغفل نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ذکوان نے اور ان سے ربیع بنت معوذہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے تھے مسلمانوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور شہیدوں کو مدینہ منتقل کرتے تھے۔

۱۱۳۔ جم سے تیر کھینچ کر نکالنا۔

۱۴۷۔ ہم سے محمد بن عطاء نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن عبد اللہ نے اور ان سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر لگا تو میں ان کے پاس پہنچا، انہوں نے فرمایا کہ اس تیر کو کھینچ کر نکال لو، میں نے کھینچ لیا تو اس میں سے خون بہنے لگا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو داتھ کی اطلاع دی تو آپ نے ان کے لیے غار فرمائی، اے اللہ! عبید ابوعامر کی مغفرت فرمائیے۔

۱۱۴۔ اللہ کے راستے میں غزوہ میں پہرہ دینا

۱۴۸۔ ہم سے اسماعیل بن قیل نے حدیث بیان کی، انہیں علی بن مسہر نے خبر دی

نے محمد بن نے کہا ہے کہ توفد کے معنی خیمہ (سینا) سے کرنا سہر ہے۔ اس کے اہل معنی اٹھانے کے ہیں "توفد" بمعنی تحمل۔

تَسَاءَلُ الْمَدِينَةَ فَبَقِيَ مَرْطُ جَيْدٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذِهِ آيَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُتْبَى عِنْدَكَ يُرِيدُ أَنْ أَمْكُلُكُمْ بِبَنَاتِ عَمِّي فَقَالَ عَمْرُو أُمِّ سُلَيْمَةَ أَحَقُّ وَأُمُّ سُلَيْمَةَ تَنْتَ تَسَاءَلُ الْأَنْصَارَ مِمَّنْ يَابِعَ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو فَاتَّهَا كَأَنْتَ تَزْفِرُ لَنَا الْيَرَبَ يَوْمَ أَحْيَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَزْفِرُ تَحْيِطُ ۝

بَابُ هَذَا التَّسَاءُلِ الْجَرْحِي وَالْقَتْلِي ۝ ۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْزُودَةَ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْبِيحًا وَنُدَاوَى الْجَرْحَى وَنُدَا الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ ۝

بَابُ تَزْوِجِ السَّهْمِ مِنَ الْمَدِينَةِ ۝ ۱۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ بَرْيَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَجَى أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ فَاتَّقَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ أَنْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَزَعْهُ فَلَزَامَتْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَفْقِرَ بَعْثٍ أَبَدٍ ۝

بَابُ الْخُرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝ ۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

انھیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی انھیں عبداللہ بن ربیعہ بن عامر نے خبر دی، کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، آپ بیان کرتی تھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات، بیداری میں گزار دی، مدینہ پہنچنے کے بعد آپ نے فرمایا، کاش میرے اصحاب میں سے کوئی صالح ایسا آتا جو رات میں ہمارا پہرہ دیتا (ابھی یہی باتیں ہو رہی تھیں) کہ ہم نے ہتھیار کی جھینکا رستی حضور اکرم نے دریافت فرمایا، یہ کون صاحب ہیں؟ (اس نے دالہ لے کر کہا میں ہوں، سعد بن ابی وقاص، آپ کا پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوتا ہوں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوئے۔

۱۴۹۔ ہم سے یحییٰ بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، انھیں ابو بکر نے خبر دی، انھیں ابو حسین نے، انھیں ابوصالح نے اور انھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دنیا کا غلام، آدم کا غلام، قطیفہ (پھر دریا چاودہ) کا غلام، خمیر (سیاہ زمین کا نقشین پر) کا غلام ہلاک ہوا اگر اسے کچھ دے دیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے اور اگر نہیں دیا جاتا تو ناراض ہو جاتا ہے ایسا شخص ہلاک اور برباد ہوا، اور اسے جو کاش چھو گیا وہ نہیں نکلا، ایسے بندے کے لیے بشارت ہو جو اللہ کے راستے میں (غزوہ کے موقع پر) اپنے گھوڑے کی نگام تھامے ہوئے ہے (لڑائی اور سخت جدوجہد کے دم سے) اس کے سر کے بال پر اگڑہ میں اور اس کے قدم گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ اگر اسے (مقدمہ پیش کے طور پر) پاسبانی اور پہرے پر لگا دیا جائے تو وہ اپنے اس کام میں بھی پوری تندی سے لگا رہے اور اگر لشکر کے کچھے (دیکھ بھال کے لیے) لگا دیا جائے تو اس میں بھی پوری تندی اور فرض شناسی سے لگا رہے (دیے خواہ عام دنیاوی زندگی میں اس کی رکن، ہیئت بھی نہ ہو کہ) اگر وہ کسی سے (ملاقات وغیرہ کی) اجازت چاہے تو اسے اجازت بھی نہ ملے اور اگر کسی کی سفارش کیے تو اس کی سفارش بھی قبول نہ کی جائے۔ ابو عبد اللہ (امام بخاری) نے کہا کہ اسرائیل اور محمد بن حجادہ نے ابن کے واسطے یہ روایت مرفوعاً نہیں بیان کی ہے اور کہا کہ (قرآن مجید میں) تمنا گویا یوں کہنا چاہیے کہ "فا قسمہم اللہ اللہ انھیں ہلاک کرے) جو بے فعلی کے وزن پر ہے، ہر اچھی اور طیب چیز کے لیے۔ واو اصل میں یا تھا (طیبی) پھر یا " کہ واو سے بدل دیا گیا اور یہ طیب سے مشتق ہے۔

۱۱۵۔ غزوہ میں خدمت کی فضیلت۔

۱۵۰۔ ہم سے عبداللہ بن مرعہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن عبید نے، ان سے ثابت بنانی نے اور ان سے انس

بْنِ مَسْهَرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرَ قَلَمًا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِي صَلَّاهُ يَحْمِلُ سُنِّيَ اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعَتْ صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنَ هَذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَخْرُسُ لَكَ وَتَأْمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّيَارِ وَعَبْدُ التَّرَاهِمِ وَعَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعَسَّ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شَيْئَكَ فَلَا تَنْتَقَشَ طُوبَى لِّبَعِيدٍ أَخَذَ بَعَنَاتٍ كَرَسِيهٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغَبَّرَةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَتْ فِي الْحَرَّاسَةِ كَانَتْ فِي الْحَرَّاسَةِ وَإِنْ كَانَتْ فِي السَّاقَةِ كَانَتْ فِي السَّاقَةِ إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يَشْفَعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ لَمْ يَرْفَعَهُ إِسْرَائِيلَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَجَّادَةَ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ وَقَالَ تَعَسَّ كَأَنَّهُ يَقُولُ قَاتَعَسَهُمُ اللَّهُ طُوبَى لِّعُلَى مِنْ حُلٍ شَمَى وَطَيْبٌ وَهِيَ يَأْوُ حَوَلَتْ إِلَى الْوَادِ وَ

هِيَ مِنْ طَيْبِي ۝

باب فضل الخدمة في الغزو ۝

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ جَبْرِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَتَّخِذُ مَنًى وَهُوَ أَحَبُّ مَنًى أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَبْرِ بْنُ أَبِي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَحَدٌ أَحَدًا قَوْمَهُمْ إِلَّا أَهْوَمْتُهُ ۚ

ترجمہ: جبر بن عبد اللہ

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخَذَ مِنْهُ قَلَمًا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَأَ أَنَّهُ أَحَدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحْتَسَبُ وَبُحْتُهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَوْنَيْهَا كَحَرِّمِ إِبْرَاهِيمَ مَلَكَةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدَنَانَا ۚ

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مُدْرِكِ النَّجَّافِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ نَا ظِلًّا لِي لِيَذِي يَسْتَظِلُّ بِكَسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَقْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَمَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُقْطَرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجِيرِ ۚ

ترجمہ: جبر بن عبد اللہ

بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جبر بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو وہ میری خدمت کرتے تھے، حالانکہ وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بڑے تھے۔ جبر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ انہاں کو ایک ایسا کام کرتے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت، کہ جب بھی ان میں سے کوئی مجھے ملتا ہے تو میں اس کی تعظیم و اکرام کرتا ہوں۔

۱۵۱۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے مطلب بن حنظل کے مولی عمرو بن ابی عمرو نے اور انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر (غزوہ) کے موقع پر گیا، میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ پھر جب حضور اکرم واپس ہوئے اور احد پہاڑ دکھائی دیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس سے ہم محبت کرتے ہیں اور وہ ہم سے محبت کرتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ سے مدینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اے اللہ میں اس کے دونوں تھریے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحومت قرار دیتا ہوں (اللہ کے حکم سے) جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو باحومت شہر قرار دیا تھا اے اللہ! ہمارے حارے اور ہمارے مدین برکت عطا فرمائیے۔

۱۵۲۔ ہم سے سلیمان بن داؤد ابوالربیع نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے، ان سے عامر نے حدیث بیان کی، ان سے مرق عجلی نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے (یعنی صحابہؓ روزے سے تھے اور بعض نے روزہ نہیں رکھا تھا، ہم میں زیادہ بہتر صحابہؓ میں وہ شخص تھا جس نے اپنے کپڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ (کیونکہ بعض حضرات سورج کی تابش سے بچنے کے لیے صرف اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر سایہ کئے ہوئے تھے، لیکن جو حضرات روزے سے تھے وہ کوئی کام نہ کر سکے تھے (تھکن اور کمزوری کی وجہ سے) اور جن حضرات نے روزہ نہیں رکھا تھا تو وہ اپنے اونٹ (یا بکری پر سے گئے اور روزہ داروں کی) خوب خوب خدمت بھی کی اور (دوسرے تمام کام کئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج اجر و ثواب کو روزہ نہ رکھنے والے سے گئے دے دے گا۔

لے معصیت رح اس غزوہ میں غازیوں کی خدمت کی فغیت بنانا چاہتے ہیں، کیونکہ حدیث میں اسی طریقہ کو سراہا گیا ہے اور اگر وہ ثواب کا زیادہ مستحق قرار دیا گیا ہے جنہوں نے غازیوں کی خدمت کی تھی، حالانکہ انہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ حدیث کا مضمون یہ ہے کہ روزہ اگرچہ غیر معنی ہے (اور غفوس و مقبول عبادت ہے پھر بھی سفر وغیرہ میں ایسے مواقع پر جب کہ اس کی وجہ سے دوسرے اہم کام رک جانے کا خطرہ ہو تو روزہ نہ رکھنا افضل ہے جو واقعہ حدیث میں ہے اس میں بھی یہی صورت پیش آتی تھی کہ جو



يَا لَيْلٍ فَضِّلْ مَنْ حَمَلَ صَاحِبَهُ فِي

السَّقَرِ

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ هَلْ سَلَدَ لِي عَلَيْهِ صَدَقَةٌ هَلْ يَوْمٌ  
يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَأْبِهِ بِحَامِلَةٍ عَلَيْهِ أَوْ يَرْفَعُ  
عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَفَّةُ الطَّيْبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ  
يَتَّسِقُهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَدَلَّ الطَّرِيقَ صَدَقَةٌ

بَابُ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

الْمُتَّبِعُونَ إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ  
أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعٌ مِنْ  
سَوْبِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَ  
الْمَوْضِعُ يَرُدُّهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لِقَدَرِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا  
بَابُ مَنْ عَدَا يَصْبِيحُ لِلْجِدَّةِ

بَابُ مَنْ عَدَا يَصْبِيحُ لِلْجِدَّةِ

۱۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرِو  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِنْ فُتِحَتْ أَلَمَسُ عِلَا مَا مِثْ غَلْمَا نَكُمُ  
فَعَلَمُ مِثْ حَتَّى أَخْرَجَ إِلَى خَيْبَرِ تَخْرُجَ إِلَى الْوُطْلَحَةِ

۱۱۶۔ اس شخص کی فضیلت جس نے سفر میں اپنے ساتھی کا  
سامان اٹھایا۔

۱۵۳۔ ہم سے اسحاق بن نصر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرزاق نے  
حدیث بیان کی، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے، ان سے ابو ہریرہ رضی  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ  
واجب ہے اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے تاہم کہ اس کی سواری پر  
سوار کر دے یا اس کا سامان اس پر اٹھا کر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے  
اچھا اور پاک جگہ بھی رزبانے مکان، صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لیے  
اٹھا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور کسی مسافر کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

۱۱۷۔ اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک دن

پہرے کی فضیلت۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ملے ایمان والو!

صبر سے کام لو، آخر آیت تک۔

۱۵۴۔ ہم سے عبید اللہ بن میسر نے حدیث بیان کی، انھوں نے ابو النضر  
سے سنا، ان سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی۔ ان سے  
ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد سعدی رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کے راستے میں دشمن سے ملی ہوئی سرحد پر ایک  
دن کا پہرہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے جنت میں کسی کے لیے ایک کورے  
جتنی جگہ دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔ اور اللہ کے راستے میں ایک صبح یا  
ایک شام گزار دینا دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے۔

۱۱۸۔ جس نے کسی بچے کو خدمت کے لیے غزوے میں اپنے

ساتھ رکھا۔

۱۵۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث بیان  
کی، ان سے عمرو نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے قبیلے کے بچوں میں سے کوئی  
بچہ میرے ساتھ کر دو، اگر غیر کے غزوے میں میرے کام کر دیا کرے ابو طلحہ رضی

بقیہ حاشیہ:۔ لوگ روزے سے تھے وہ کوئی کام ٹھکن کی وجہ سے نہ کر سکے لیکن بے روزہ داروں نے پوری تندی سے تمام خدمات انجام دیں، اس لیے  
ان کا ثواب بڑھ گیا۔ اسلام میں عبادت کا نظام انسان کی فطرت کے مطابق اور نہایت معقول طریقہ پر قائم ہے۔ دین نے فرائض و واجبات میں مدارج قائم کئے ہیں  
اور ان مدارج کا پوری طرح جو لحاظ رکھے گا، اللہ کے نزدیک اس کی عبادت اسی درجہ مقبول ہوگی۔ حدیث میں اسی لیے کہا گیا ہے کہ روزہ نہ رکھنے والے آج ابود  
ثواب لے گئے، حالانکہ انھوں نے ایک اہم عبادت چھوڑ دی تھی لیکن اس نے زیادہ اہم عبادت کی خاطر اس لیے ثواب کے بھی زیادہ مستحق ہوئے۔

اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر مجھے (انس رضی اللہ عنہ) کو لے گئے میں اس وقت ابھی لوکا تھا، بالغ ہونے کے قریب جب بھی حضور اکرم کہیں قیام فرماتے تو میں آپ کی خدمت کرتا تھا، اکثر میں سناتا کہ آپ یہ دعا کرتے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تفکرات سے، غموں سے، درماندگی، سستی، بخل، بزدلی، حرص کے پرھیز اور انسانوں کے اپنے اور غلبہ سے تو آخر ہم خیر پہنچے اور جب اللہ تعالیٰ نے خیر کے قلم پر آپ کو فتح دی تو آپ کے سامنے صفیہ بنت حمی بن اخطب رضی اللہ عنہا کے جمال کا ذکر کیا گیا، ان کا شوہر (یہودی) روائی میں کام آگیا تھا اور وہ ابھی دہن ہی تھیں (اور جو کو قبیلہ کے سردار کی رملی تھیں) اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اپنے لیے منتخب فرمایا۔ پھر ان حضور انھیں ساتھ لے کر وہاں سے چلے جب ہم سدا الصبا پر پہنچے تو وہ جیسے پاک ہوئیں تو آپ نے ان سے عورت کی اس کے بعد آپ نے جس (ہجو، پزیرا درگھی سے تیار کیا ہوا ایک کھانا، تیار کر کے ایک چھوٹے سے دسترخوان پر رکھوایا اور فرمایا کہ اپنے اس پاس کے لوگوں کو تبادو کر آں حضور نے تسلیم کیا ہے) اور یہی حضور اکرم کا صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کا دیر تھا آخر ہم مدینہ کی طرف چلے، انس نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ آنحضور صفیہ کی دہر سے اپنے پیچھے (اونٹ کے کولان کے ارد گرد) اپنی عباد سے پردہ کئے ہوئے ہیں روائی پر جب حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سواری ہوئیں تو حضور اکرم اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور اپنا گھٹن کھرا رکھتے اور حضرت صفیہ اپنا پاؤں حضور اکرم کے گھٹنے پر رکھ کر سواری ہو جاتیں۔ اس طرح ہم چلتے رہے اور جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو حضور نے اہل بھار کو دکھایا اور فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں، اس کے بعد آپ نے مدینہ کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا اے اللہ! میں اس کے دونوں پتھرے میدانوں کے درمیان کے خطے کو باحرم قرار دیتا ہوں، جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ معظمہ کو باحرم قرار دیا تھا، اے اللہ! میرے کے لوگوں کو ان کے مدا و صراح میں برکت دیجئے۔

۱۱۹۔ بحسری سفر۔

۱۵۶۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے محمد بن یحییٰ بن جان نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم نے ایک دن ان کے گھر تشریف لاکر قبیلہ کیا تھا جب آپ میدان پر تے تو مسکرا کر

مَرَدِفِي وَأَنَا سَلَامٌ رَأَاهُمُ الْعِلْمُ فَكُنْتُ أَحَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْفِئْ أَعْدِيَّتِي مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ الْفَجْرِ وَالْكُلِّ وَالْبُغْلِ وَالْجَبَنِ وَمَنْ لِحِ الدِّينِ وَعَلَيْهِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُمَيِّ بْنِ أَخْطَبٍ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَوَخَّرَ بِهَا حَتَّى يَكُونَا سَتًا لِمَنْ يَكُونُ حَلَّتْ فَبَدَأَ بِهَا ثُمَّ صَنَعَ خَيْسًا فِي بَطْنِ صَفِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مِنْ مَحْوَلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَبَلِيغَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا فِي الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْوِي لَهَا وَرَأَاهُ بَعَاءَةً ثُمَّ تَجَلَّسَ مِنْهُ بَعِيرُهُ فَبَصَحَ وَكَبَّتْهُ فَصَنَعَ صَفِيَّةَ رَجُلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ فَبَدَأَ حَتَّى إِذَا اشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرْتُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُخَيِّسُنَا وَيُخَيِّبُهُ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ ارْفِئْ أَعْدِيَّتِي وَأَخْرِمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَلَكًا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَمَا عَمِلُوا

يَا مَالِكُ رُكُوبِ الْبُخَيْرِ

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ جَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيْدُ حَرَّاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ مَا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَلَتْ

تھے، انھوں نے پوچھا، یا رسول اللہ! کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا مجھے اپنی امت میں سے ایک ایسی قوم کو (خواب میں دیکھ کر) مسرت ہوئی جو سمندر میں (غزوہ کے لیے) اس طرح جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ حضور اکرم نے فرمایا کہ تم بھی ان میں سے ہو اس کے بعد پھر آپ سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو پھر مسکرا رہے تھے۔ آپ نے اس مرتبہ بھی وہی بات بتائی۔ ایسا دیا تین مرتبہ ہوا میں نے رام احرام پہنے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے، حضور اکرم نے فرمایا کہ تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہو گے، آپ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اور وہ آپ کو راسلام کے سب سے پہلے بحری بیڑے کے ساتھ، غزوہ میں لے گئے، وہ ایسی پر سوار ہونے کے لیے اپنی سواری سے قریب ہوئیں (سوار ہوتے ہوئے یا ہونے کے بعد) مگر پڑیں جس سے آپ کی گردن ٹوٹ گئی اور شہادت کی موت پائی (رضی اللہ عنہا) ۱۲۰۔ جس نے کمزور اور عاجل لوگوں سے لڑائی میں مدد لی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انھیں ابوسفیان نے خبر دی کہ مجھ سے قیصر (ملک روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کیا اودھنے طبقہ کے لوگوں نے ان کی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) پیروی کی ہے یا کمزور طبقہ نے (یعنی جن کی مال و جاہ کے اعتبار سے قوم میں کوئی اہمیت نہیں ہے) تم نے بتایا کہ کمزور طبقہ نے (ان کی اتباع کی ہے) اور انبیاء کا پیروکار ہوتا بھی یہی طبقہ ہے۔

۱۵۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن طلحہ نے حدیث بیان کی، ان سے طلحہ نے، ان سے مصعب بن سعد نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ انھیں دوسرے بہت سے صحابہ پر (اپنی مالدار کی اور بہادری کی وجہ سے) تفضیلت حاصل ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری مدد اور تمہاری روزی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) انھیں کمزوروں کی وجہ سے تمہیں دی جاتی ہے۔

۱۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عروے، انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک نماز آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعت غزوہ پر ہوگی، پوچھا جائے گا کہ کیا عبادت

وَهُوَ يَصُحُّكَ قَالَ كَلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُصْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِثِّي يُزَكُّونَ الْبُخْرَا لِمَوْلَا عَلَى الْأَسْرَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتَ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَصُحُّكَ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولَ أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَدْخُلَ بِهَا عِبَادَةُ يُنِ الْقَامَتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قَرِيبَتْ كَأَنَّهُ لَتَرَكِبَهَا فَوَقَعَتْ قَامَتْ فَتُ عَنْقُهَا ۝

يَا سَبِيلَ مَنْ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَزْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاءُ وَهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الْمُرْسَلِ ۝

ترجمہ: بہت عزیز

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدُ أَنَّ لَهُ قَضْرَةً عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسُدُّونَ وَتُزَكُّونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ ۝

ترجمہ: بہت عزیز

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَسَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو قَوْمًا مِثِّي النَّاسِ فَيَقَالُ

میں کوئی ایسے بزرگ بھی ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہو  
 کہا جائے گا کہ ان، تو دعا کے لیے انہیں آگے بڑھاکے ان کے ذریعہ فتح کی  
 دعا مانگی جائے گی۔ پھر ایک زائر آئے گا، اس وقت اس کی تلاش ہوگی کہ کوئی  
 ایسے بزرگ مل جائیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی صحبت اٹھائی ہو  
 (یعنی تابعی) ایسے بھی بزرگ مل جائیں گے اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی  
 جائے گی۔ اس کے بعد ایک دور آئے گا، اور (سپاہیوں سے) پوچھا جائیگا  
 کہ کیا تم میں کوئی ایسے بزرگ ہیں جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے  
 شاگردوں کی صحبت اٹھائی ہو (یعنی تبع تابعی) کہا جائے گا کہ ملے اور ان کے  
 ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔

۱۲۱۔ یہ نہ کہا جائے کہ فلاں شخص شہید ہے۔ ابرہہ  
 رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا  
 کہ اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے میں جہا  
 مگر تلے، اللہ تعالیٰ خوب واقف ہے کہ کون اس کے راستے  
 میں زخمی ہوتا ہے۔

۱۵۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن  
 نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہام نے اور ان سے سہل بن سعدی  
 رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (اپنے اصحاب کے  
 ساتھ احد یا خیبر کی لڑائی میں) مشرکین سے مدد بھیج رہی تھی اور جنگ چھڑ گئی  
 پھر جب حضور اکرم (اس دن کی لڑائی سے فارغ ہو کر) اپنے پڑاؤ کی طرف  
 واپس ہوئے اور مشرکین اپنے پڑاؤ کی طرف تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 فوج کے ساتھ ایک شخص تھا، لڑائی کے دوران اس کا یہ حال تھا کہ مشرکین کا  
 کوئی فرد بھی اگر کسی طرف نظر پڑ جاتا تو اس کا پیچھا کر کے وہ شخص اپنی تلوار  
 سے اسے قتل کر دیتا۔ سہل رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق کہا کہ آج جنتی سرگرمی کے  
 ساتھ فلاں شخص لڑا ہے، ہم میں کوئی بھی اس طرح نہ لڑ سکا ہوگا حضور اکرم  
 نے اس پر فرمایا کہ لیکن وہ شخص اہل جہنم میں سے ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص  
 نے (اپنے دل میں) کہا، اچھا میں اس کا پیچھا کروں گا (دیکھوں، بظاہر مسلمانوں کے  
 ساتھ ہونے کے باوجود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیوں دوزخی فرمایا  
 ہے۔ بیان کیا کہ وہ اس کے ساتھ چلے (دوسرے دن لڑائی میں) جب کبھی وہ  
 کھڑا ہوتا تو یہی کھڑے ہو جاتے اور جب وہ تیز چلتا تو یہی اس کے ساتھ

فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَتْكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ  
 قِيْلَ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَتْكُمْ ثُمَّ  
 يَأْتِي زَمَانٌ قِيْلَ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَحَابَ صَحَابِ  
 أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قِيْلَ نَعَمْ  
 قِيْلَتْكُمْ

بمذہب سنی

بَابُ لَا يَقُولُ فُلَانٌ شَهِيدٌ قَالَ  
 أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ  
 فِي سَبِيلِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكَلِّمُ  
 فِي سَبِيلِهِ

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ  
 السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 النَّبِيُّ هُوَ الْمُشْرِكُونَ فَأَقْتَتَلُوا أَكْثَرًا  
 مَا لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
 عَسْكَرِهِ وَمَا لَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَ  
 فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 رَجُلٌ لَا يَدْعُهُمْ شَاذَةً وَلَا قَاذَةً وَلَا  
 اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِمْ فَقَالَ مَا أَجْرَاءُ  
 مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْرَاءُ فُلَانٍ فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا  
 أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الشَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ  
 أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ ظَلَمًا إِذَا  
 وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ  
 مَعَهُ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ جَرَحًا شَرِيًّا

فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ تَصَلَّ سَيْفِهِ  
 بِالْأَرْضِ وَذُيَابُهُ بَيْنَ شَدَّيْهِ ثُمَّ  
 تَحَا مَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ  
 الرَّحْلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا  
 ذَاكَ قَالَ الرَّحْلُ الَّذِي ذَكَرْتُمْ إِنَّمَا أَنَا  
 مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ  
 فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ  
 ثُمَّ لَجُورِحَ مُجُوحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ  
 الْمَوْتَ فَوَضَعَ تَصَلَّ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ  
 وَذُيَابُهُ بَيْنَ شَدَّيْهِ ثُمَّ تَحَا مَلَ عَلَيْهِ  
 فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الرَّحْلَ  
 لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَمُوتُ  
 لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّحْلَ  
 لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَمُوتُ لِلنَّاسِ  
 وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۝

**باب ۱۲۲ التَّحْرِيفِ عَلَى الرَّحْمَى**  
 قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَاعْبُدُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ  
 مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْحَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ  
 عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ ۝

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا  
 حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ  
 قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ مَرَّ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ يَثْرِبَ  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ  
 فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا أَرْمُوا أَمَّا مَعَ بَنِي فَلَا بَ  
 قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ يَأْتِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ

تیر چلتے، بیان کیا کہ آخر وہ شخص زخمی ہو گیا، زخم بڑا گہرا تھا اس لیے اس نے چاہا  
 کہ موت جلدی آجائے اور اپنی تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار کو سینے کے  
 مقابل میں کر لیا اور تلوار پر گر کر اپنی جان دے دی (اور اس طرح خودکشی کر کے  
 اسلام کے حکم کے خلاف کیا) اب وہ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں  
 حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہوئی؟ انھوں نے بیان کیا کہ وہ شخص  
 جس کے متعلق آپؐ نے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کا فرمان  
 بڑا شاق گذارتھا کہ اگر ایسا جانتا تو مجاہد بھی دوزخی ہو سکتا ہے تو ہمارا کیا حالت  
 کیسی ہوگی؟ میں نے ان سے کہا کہ تم سب لوگوں کی طرف سے میں اس کے متعلق تحقیق  
 کرتا ہوں، چنانچہ میں اس کے پیچھے ہڑیا۔ اس کے بعد وہ شخص سخت زخمی ہوا  
 اور چاہا کہ موت جلدی آجائے۔ اس لیے اس نے اپنی تلوار کا پھل زمین پر  
 رکھ کر اس کی دھار کو اپنے سینے کے مقابل میں کر لیا اور اس پر گر کر جان دے  
 دی۔ اس وقت حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی (زندگی بھر، بظاہر  
 اہل جنت کے سے کام کرتا ہے، حالانکہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوتا ہے) (کیونکہ  
 آخر میں اسلام سے انحراف کرتا ہے) اور ایک آدمی بظاہر اہل دوزخ کے  
 کام کرتا ہے حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے (کیونکہ زندگی کے آخر میں اسلام  
 کی دولت نصیب ہو جاتی ہے)۔

۱۲۲۔ تیر اندازی کی ترغیب۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ  
 ”اور ان (کافروں) کے مقابلے کے لیے جس قدر بھی تم سے ہو سکے  
 سامان درست رکھو، قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جس  
 کے ذریعے تم اپنا رعب رکھتے ہو اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں“

۱۶۰۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسماعیل  
 نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی عبید نے بیان کیا، انھوں نے سلم بن اکوع  
 رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ بنو اسلم کے چند صحابہ  
 پر گزرا ہوا، جو تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں  
 علیہ السلام کے بیٹے تیر اندازی کر رہے تھے کہ انھوں نے کہا کہ تم لوگوں نے تیر اندازی کی مشق  
 کے ساتھ ہو کر تو مقابلیں حصہ لینے والے، دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ رکھ  
 لیے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا بات پیش آئی، تم لوگوں نے تیر اندازی نہ کیوں  
 کر دی؟ دوسرے فریق نے عرض کیا، جب آپؐ ایک فریق کے ساتھ ہو گئے تو ہم

تَوْبِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِرْمُوا قَاتَنَا مَعَكُمْ كُلُّكُمْ ۝

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ الْغَسِيلِ عَنْ خَمْرَةَ بِنْتِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ  
أُمِّهِ قَالَ قَالَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَّقْنَا لِمُرَيْشٍ وَصَفَّقُوا  
لَنَا إِذَا كَتَبُوكُمْ تَعَلَّيْكُمْ بِالشَّيْلِ ۝  
بجینہ بن جینہ

باب ۱۲۳: اللَّهُمَّ يَا حَرَابَ وَنَحْوَهَا ۝

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ  
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدِثُ بَعْضُ  
يَحْلُ عُمَرُ قَاهِرِي إِلَى الْخَصِي فَخَصَّيَهُمْ  
بِهَا فَقَالَ دَعْنَهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلَى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي  
السَّجِي ۝

باب ۱۲۴: اَلْمَجْنِ وَمَنْ يَتَوَسَّسْ

يَتَوَسَّسْ صَاحِبِهِ ۝

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
قَالَ كَانَتْ أَبُو طَلْحَةَ يَتَوَسَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَتَوَسَّسُ وَاجِدًا وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّفْقِ فَكَانَتْ  
إِذَا رَأَى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ نَبْلِهِ ۝

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ  
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ

بہا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ اس پر ان حضورؐ نے فرمایا، اچھا تیرا انداز ہی  
جاری رکھو، میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۱۶۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن بن غسیل نے  
حدیث بیان کی، ان سے حمزہ بن ابی اسید نے حدیث بیان کی اور ان سے ان  
کے والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی لڑائی کے مرتقم پر زہر  
ہم قریش کے مقابلہ میں صفت بستہ کھڑے ہو گئے تھے اور وہ ہمارے مقابلہ میں  
تیار ہو گئے تھے، فرمایا کہ اگر حملہ کرتے ہوئے قریش تھا تو رستے قریب آجائیں  
تو تم لوگ تیرا انداز ہی شروع کر دینا (تا کہ وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہوں)۔

۱۲۳۔ حراب وغیرہ سے کہنا

۱۶۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں ہشام نے  
خبر دی، انھیں معمر نے، انھیں زہری نے، انھیں ابن المسیب نے اور ان سے  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حبشہ کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
سلنے حراب (چھلنے نیرنے) کے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے کہ عمر رضی اللہ  
عنہ آگئے اور لکڑیاں اٹھا کر انھیں اس سے مارا، لیکن حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، عمر! انھیں کھیل دکھانے دو۔ علی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ  
ہم سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی، انھیں معمر نے خبر دی کہ مسجد میں یہ  
صحابہ رضی اللہ عنہ اپنے کھیل کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

۱۲۴۔ ڈھال۔ اور جو اپنے ساتھی کے ڈھال کو استعمال

کرے (لڑائی میں)۔

۱۶۳۔ ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں اوزاعی نے خبر دی، انھیں اسحاق بن عبد اللہ  
بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ  
عنہ، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ڈھال سے کام لیتے تھے، ابو طلحہ  
رضی اللہ عنہ بڑے اچھے تیر انداز تھے، جب آپ تیر مار رہے تھے حضور اکرم صلی اللہ  
علیہ وسلم ایک کر دیکھتے کہ تیر کہاں جا کر گرے۔

۱۶۴۔ ہم سے سعید بن عفیر نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب بن عبد الرحمن  
نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ  
عنہ

لہ اصل میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بہت اچھے تیر انداز تھے، اس لیے جب وہ جنگ کے موقع پر دشمنوں پر تیر برسائے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ڈھال سے  
ان کی حفاظت کرتے کہ بارہا کسی طرف سے دشمن کا کوئی تیر انھیں نہ جھجی دے۔ اسی طرز عمل کو حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

عمر نے بیان کیا کہ جب (امدک لڑائی میں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خود سر مبارک پر ٹوٹ گیا اور چہرہ مبارک خون آلود ہو گیا اور آپ کے آگے کے دانت شہید ہو گئے تو علی رضی اللہ عنہ ڈھال میں بھر بھر کر پانی لارہے تھے اور قاطعہ رقبہ زخم کو دھو رہی تھیں، جب میں نے دیکھا کہ خون، پانی سے بھی زیادہ نکل رہا ہے تو میں نے ایک چٹائی جلائی اور اس کی راکھ کو آپ کے زخموں پر لگا دیا، جس سے خون آنا بند ہو گیا۔

۱۶۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن زہری نے، ان سے مالک بن اوس بن حدثان نے اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنو نضیر کے اموال و جائیداد کی دولت ایسی تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت و نگرانی میں دے دی تھی مسلمانوں کی فوج سے کسی حملہ اور جنگ کے بغیر، تو یہ اموال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں تھے جن میں سے آپ اپنی ازواج کو سالانہ نفقہ بھی دے دیتے تھے اور باقی ہتھیار اور گھوڑوں پر خرچ کرتے تھے تاکہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے ہر وقت تیاری رہے۔

۱۶۶۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، ان سے عبد اللہ بن شداد نے اور ان سے علی رضی اللہ عنہ نے اور ہم سے قبیلہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن شداد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کسی کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ آپ نے خود کو ان پر خدا کیا ہو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے تیرا ساؤ (مسدود) تم پر میرے مال باپ قربان ہوں۔

۱۶۵۔ ۱۲۵۔ ڈھال

۱۶۷۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہ عمرو نے کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی، ان سے عروہ سے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے تو دو درویشوں نے میرے پاس جنگ بھاث کے اشیاء

قَالَ لَمَّا كَثُرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ وَأُذُنِي وَجْهَهُ وَكُسِرَتْ رُبَا عِيسَتُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ يَحْتَلِفُ بِالْمَاءِ فِي الْمَجْتِ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تُعْصِلُهُ فَلَمَّا رَأَتْ الدَّمَ يَزِيدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَأَخْرَجَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى جُزْجِهِ فَقَالَ الدَّمُ ۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِثْمًا فَأَمَّا اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ يَحْيَى وَلَا رَكَابَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَتَبَهُ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا يَبْقَى فِي السِّلَاحِ وَالْكَرَاعِ عُدَّةً فِي نَيْبِ اللَّهِ ۝

۱۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَبِي إِسْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا قَبِيلَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي إِسْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَدِّى رَجُلًا يَغْدُو سَعْدٌ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَرْمِ فِدَاكَ أَرِي وَأُرْمِي ۝

بزمین بیت

باب ۲۵ السَّارِقِ ۝

۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ فِي جَارِيَتَانِ تَغْنِيمَتَانِ بِغَنَاءٍ بَعَثَتْ

فَاصْطَبَحَ عَلَى الْفَرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ قَدْ جَلَّ  
أَبُو بَكْرٍ كَأَنَّهُمْ وَفِي وَقَالَ مَرْمَارَةٌ الشَّيْطَانِ  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قِيلَ  
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَهَا  
فَلَمَّا عَمِلَ عَمَلَهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ  
يَلْعَبُ الشُّوَدَانُ بِالْأَدْرَقِ وَالْحَرَابِ قَامَا سَأَلَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَالَ لَشَّهِيْنِ  
أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ تَعْمُ قَامَا مَسَرَّتْ وَرَأَاةُ  
وَرَأَاةُ حَقِيْقَةٍ عَلَى خَاتَمٍ وَيَقُولُ دُودُكُمْ  
سَبِيْنِ أَرْجِدَةً حَتَّى إِذَا مَلَيْتُ قَالَ  
حَسْبُكَ قُلْتُ تَعْمُ قَالَ قَاذُ هَبِيْ قَالَ  
أَحْمَدُ عَمْرٍ ابْنِ وَهْبٍ قَلَمًا عَقَلَ ۝

منہ بنہ

### باب ۱۲۶ النجاری و تہذیب السیف بالعتق ۝

۱۶۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَارِتِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَاشْتَمَعَ النَّاسُ وَلَقَدْ فَرَّغَ  
أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا أَعْوَا الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اسْتَبْرَأَ الْخَبْرَ وَهُوَ  
عَلَى قَرَسٍ رَافِيٍّ لَهْلَعَةٍ عُرِّيَ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ  
وَهُوَ يَقُولُ لَمَّا تَرَأَوْا هَذَا قَالَ وَحِينَئِذٍ نَاكَ بَحْرًا أَوْ  
قَالَ إِنَّهُ لَيَبْحَرُ ۝

### باب ۱۲۷ حلیۃ السیوف ۝

۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ  
حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ  
فَتَحَ الْفَتْوحُ قَوْمًا مَا كَانَتْ حَلِيَّةُ سَيُوفِهِمْ لِلدَّهَبِ  
وَلَا لِنَفْصَةِ لَدْنَمَا كَانَتْ حَلِيَّةُ هُمْ تَعْلَاجٍ وَ  
لَزْنَتِكَ وَالْحَدِيدِ ۝

گاہی تھیں، آپ بستر پر لیٹ گئے اور چہرہ مبارک دوسری طرف کر لیا، اس کے  
بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ آگئے اور آپ نے مجھے ڈانٹا کہ یہ شیطانی گانا اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں! لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف  
متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انھیں گانے دو۔ پھر حبیب ابو بکر رحمہ دوسری طرف متوجہ  
ہو گئے تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ عائشہ نے بیان  
کیا کہ عید کے دن سودان کے کچھ صماڑ ڈھال اور حراب کے کھیل کا مظاہرہ  
کمرہ رہے تھے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپ نے یہ فرمایا  
کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا، جی ہاں! آپ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا  
کر لیا، میرا چہرہ آپ کے چہرہ پر تھا اور اس طرح میں اس کھیل کو دیکھنے سے بخوبی  
دیکھ سکتی تھی اور آپ فرما رہے تھے خوب بنو ارفدہ! جب میں تھک گئی دیکھتے  
دیکھتے تو آپ نے فرمایا، پس میں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو پھر جاؤ  
اچھرنے بیان کیا اور ان سے ابن و سبب نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد دوسری  
طرف متوجہ ہو جانے کے لیے لفظ عمل کے بجائے "فَلَمَّا عَقَلَ" ہے۔

۱۲۶ - تلوار کا پرتو اور تلوار کو گردن سے لٹکانا۔

۱۶۸ - ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد بن زید نے  
حدیث بیان کی، ان سے ثابت بن ادران سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خوب صورت اور سب سے زیادہ بہادر  
تھے، ایک رات مدینہ پر بڑا خوف و ہراس چھا گیا تھا (ایک آواز میں کہ) سب  
لوگ اس آواز کی طرف بڑھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب آگے تھے اور  
آپ نے فی الواقع تحقیق کی آپ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار تھے جس کی  
پشت ننگ تھی، آپ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی اور آپ زمار رہے تھے  
کہ ڈرو قطعاً نہیں، پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو گھوڑے کو سمندر پایا، یا اریہ  
۱۲۷ - تلوار کی آرائش

۱۶۹ - ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں  
اوزاعی نے خبر دی، کہا کہ میں نے سلیمان بن حبیب سے سنا، کہا کہ میں نے ابوامامہ  
باہی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان فرماتے تھے کہ ایک قوم (صحابہ رضوان اللہ  
علیہم اجمعین) نے بہت سی فتوحات کیں اور ان کی تلواروں کی آرائش مسوئے  
چاندی سے نہیں ہوتی تھی بلکہ اونٹ کی پشت کا چمڑہ، رائگا اور لوہا ان کی  
تلواروں کے زیور تھے۔



بَاب ۱۲۸ مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي

السَّقَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ ۝

۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ سَيِّدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ أَبِي جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ عَزَّامَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَحْدٍ قَلَمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفْلٌ مَعَهُ فَأَذْرَكْتُهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعُصَايِرِ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ فَانْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ شَجَرَةٍ وَعَلَى يَمِينِهَا سَيْفُهُ وَكُنَّا نَوْمَةً فَأَذَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ عَوْنًا وَإِذَا عُنْدَهُ أَعْرَافِي فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ أَخْطَرُ عَلَى سَيْفِي وَأَنَا نَاهِيَةٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِي صَلَافًا فَقَالَ مَنْ يَمْتَلِكُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ هَذِهِ ثَلَاثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَحَلَسَ ۝

بہترین حدیث

بَاب ۱۲۹ لَيْسَ الْمُبْتَهِمَةُ ۝

۱۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي أَيْبَةَ عَنْ سَهْلِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرْحٌ وَجْهُهُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُصِرَتْ رُبَا عَيْشَتُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْقَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ قَاطِمَةً عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلَى يَمِينِكَ قَلَمًا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيدُ إِلَّا كَثُورَةً أَحَدٌ مِنْ حَصْبِهَا فَأَخْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ لَزَقَتْهُ فَاسْتَسْلَكَ الدَّمَ ۝

بہترین حدیث

۱۲۸۔ جس نے سفر میں قیلوہ کے وقت اپنی تلوار درخت

سے لٹکائی۔

۱۷۰۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سنان بن ابی سنان المدولی اور ابولہجہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کے اطراف میں ایک غزوہ میں شریک تھے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ بھی واپس ہوئے راستے میں قیلوہ کا وقت ایک ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بکثرت تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وادی میں پرہاڑ کیا اور صحابہ (پوری وادی میں) درخت کے سائے کے لیے پھیل گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک ببول کے سائے میں قیام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی، ہم سب سوچے کہ آں حضور کے پکارنے کی آواز سنائی دی، دیکھا گیا تو ایک اعرابی آپ کے پاس تھا۔ آں حضور نے فرمایا کہ اس نے (غفلت میں) میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور میں سویا ہوا تھا، جب بیدار ہوا تو نگلی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے کہا، مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ، تین مرتبہ میں نے اسی طرح کہا، اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعرابی کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ آپ بیٹھ گئے (پھر وہ خود ہی مٹا کر اسلام لائے)۔

۱۲۹۔ خود پہننا

۱۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حارث نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ، آپ سے احمد کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کے متعلق پوچھا گیا تھا، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر زخم آئے تھے۔ آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی جس سے سر پر زخم آئے تھے۔ آپ کے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے اور خود آپ کے سر مبارک پر ٹوٹ گئی تھی جس سے سر پر زخم آئے تھے، حضرت فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) اور علی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جب فاطمہ نے دیکھا کہ خون برابر برساتا ہی جا رہا ہے تو آپ نے ایک چٹائی چلائی اور جب وہ بالکل راکھ ہو گئی تو راکھ کو آپ کے زخموں پر لگا دیا جس سے خون بہنا بند ہو گیا۔

۱۳۰۔ کسی کی موت پر اس کے ہتھیار توڑنے کو جنھوں نے مناسب نہیں سمجھا

۱۴۲۔ ہم سے عمر بن عباس نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے، ان سے ابو اسحق نے اور ان سے عمر بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (وفات کے بعد) اپنے ہتھیار، ایک سفید خنجر اور قطعہ اراقی جسے آپ پہلے ہی صدقہ کر چکے تھے، کے سوا اور کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی۔

۱۳۱۔ قیلولہ کے وقت درخت کا سایہ حاصل کرنے کے لیے فوجی، امام کو چھوڑ کر (متفرق درختوں کے سایے تلے) پھیل جاتے ہیں۔

۱۴۳۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے ان سے سنان بن ابی سنان اور ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان دونوں حضرات کو جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انھیں ابراہیم بن سعد نے خبر دی، انھیں ابن شہاب نے خبر دی، انھیں سنان بن ابی سنان الدؤلی نے اور انھیں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے، ایک ایسی وادی میں جہاں بول کے درخت بکثرت تھے، قیلولہ کا وقت ہو گیا تمام صحابہ درخت کے سایے کی تلاش میں رہ پوری وادی میں متفرق درختوں کے نیچے پھیل گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک درخت کے نیچے قیام فرمایا، آپ نے اپنی تلوار (درخت کے تنے سے) لٹکا دی تھی اور سو گئے تھے جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کے پاس ایک اجنبی شخص موجود تھا۔ اس اجنبی نے کہا تھا کہ اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا پھر آنکھوں پر ملے آواز دی اور جب صحابہ رضہ آپ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا اس شخص نے میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور مجھ سے کہنے لگا تھا کہ اب تمہیں میرے آگے سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ (اس پر) غصہ خود ہی دہشت زدہ ہو گیا) اور تلوار نیام میں کر لی، اب یہ سچا ہوا ہے حضور اکرم نے اسے کوئی سزا نہیں دی تھی۔

۱۳۲۔ نیزے کے استعمال کے متعلق روایتیں۔ ابن عمر

باب ۱۳۰ مَن لَّمْ يَزِدْ كَسْرَ السَّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَارِثٍ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَلَاخَهُ وَبَعْلَةً بَيْضَاءَ وَارْمَتَا جَعَلَهَا مَدَقَّةً

باب ۱۳۱ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنِ الزَّوَامِرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالْإِسْطِطْلُولِ بِالشَّجَرِ

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ سِنَانَ وَابُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانَ بْنِ أَبِي سِنَانَ الدَّؤْلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ عَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذْرَكَهُمْ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرٍ الْعُصَا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَا يَسْتَطْلِقُونَ بِالشَّجَرِ فَذَرَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَأَسْتَمِطَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ قُلْتُ اللَّهُ فَنَامَ النَّبِيُّ فَمَهَا هُوَ فَاجْلَسْتُ شَعْرًا لَمْ يَأْرِقْهُ

باب ۱۳۲ مَا قِيلَ فِي الزَّوَامِرِ كَوْنُ كَسْرٍ

۱۔ عابجا بیت کا یہ دستور تھا کہ جب کسی قبیلہ کا سردار یا قبیلہ کا کوئی بہادر مر جاتا تو اس کے ہتھیار توڑ دیئے جاتے، یہ بات کی عدم تکمیل جاتی تھی کہ اب ان ہتھیاروں کا حقیقی معنوں میں کوئی اٹھانے والا باقی نہیں رہتا ہے۔ حال ہے کہ اسلام میں اس طرح کے طرز عمل کے لیے کوئی وجہ جواز نہیں۔

عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الدِّلَّةُ وَالْصِّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمِيرِي =

۴۳۔ اَحَدٌ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَا لَيْقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ يَبْغِضُ هَرَبِيٍّ مَكَّةَ خَلَفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مَحْرُومِينَ وَهُوَ عِدُّ مَحْرُومٍ قَرَأَى حِجَارًا وَخَشِيئًا فَاسْتَوَى عَلَى فَرْسِهِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ أَنْ تَبَاوُلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَاوَأْنَا لَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَاوَأْنَا فَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَعْضٌ فَلَمَّا أذَرَ كُؤَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ قَالَ إِنَّمَا هِيَ لُغْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوُخْشِيِّ مِثْلُ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ

مِنْ لَحْمِهِ  
مِنْ لَحْمِهِ

۳۳۔ يَابَسُ مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا خَالِدُ يُقْبِدُ أَحَبَّسَ أَذْرَاعَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۵۵۔ اَحَدٌ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي نُوَّابٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي

کے واسطے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری روزی میرے نیزے کے سایے تلے مقدار کی گئی ہے اور جو میری شریعت کی مخالفت کرے اس کے لیے ذلت اور استغناء مقدار کیا گیا ہے۔

۴۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انھیں مالک نے غیر دی، انھیں عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے اور انھیں ابو قتادہ انصاری کے مولیٰ تافع نے اور انھیں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) مکہ کے راستے میں آپ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ جو احرام باندھے ہوئے تھے، لشکر کے پیچھے رہ گئے۔ خود ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی احرام نہیں باندھا تھا پھر انھوں نے ایک گور خر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے (شکار کرنے کی نیت سے) اس کے بعد انھوں نے اپنے ساتھیوں (جو احرام باندھے ہوئے تھے) کہا کہ ان کا کوڑا اٹھاؤ، انھوں نے اس سے انکار کیا۔ پھر انھوں نے اپنا نیزہ مانگا اس کے دینے سے بھی انھوں نے انکار کیا، آخر انھوں نے خود اسے اٹھایا اور گور خر پر چھپٹ پڑے اور اسے مار دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (جو اس وقت ابو قتادہ بن کے ساتھ تھے) میں سے بعض نے تو اس گور خر کا گوشت کھلایا، بعض نے اس کے کھانے سے انکار کیا (احرام کے عذر کی بنا پر) پھر جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے تو اس کے شوقِ شرعی حکم پر چھا، اُن حضوروں نے فرمایا کہ یہ تو ایک کھانے کی چیز بھی جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی تھی۔ اور زید بن سلم سے روایت ہے کہ ان سے عطاء بن یسار نے بیان کیا اور ان سے ابو قتادہ بن نے گور خر کے شکار کے متعلق، ابو النضر کی حدیث کی طرح (البتہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا اس میں کچھ بھی ہوا گوشت ابھی تمہارے پاس موجود ہے؟

۳۳۔ لایٰ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زہرہ اور قمیص سے متعلق روایات اور اُن حضوروں نے فرمایا تھا کہ یہ خالہ تو انھوں نے انبی زہیں اللہ کے راستے میں وقت کر رکھی ہیں

۵۵۔ ہم سے محمد بن یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان کی ان سے عکرمہ نے اور ان سے

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهُوَ فِي قُبَّةِ اللَّهِ إِذَا أَشَدُّكَ عَهْدَكَ  
وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي شِئْتُ لَمْ تُعْبِدَ يَعْدَ  
الْيَوْمِ قَاحَةً أَبُو بَكْرٍ بِسِرِّهِ فَقَالَ حَيْسُكَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلَيَّ رَيْكَ  
وَهُوَ فِي السَّارِعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ  
سَمِعُكُمْ الْجَمْعَ وَيُوتُونَ السَّارِعَ  
بِلِ السَّاعَةِ مَوْعِدُهُمُ وَالسَّاعَةُ  
أَذْهَى وَأَمَرْتُ فَقَالَ وَهَيْبٌ

حَدَّثَنَا

خَالِدٌ

يَوْمَ

بَدْرٍ

۱۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُرْعُهُ مَرْهُوَةٌ عِنْدَ  
يَهُوذَى بْنِ يَشْلَبَ بْنِ صَاعًا مِثْنِ شَعِيرٍ وَقَالَ  
يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دُرْعٌ مِثْنِ حَدِيدٍ وَقَالَ  
مُعَلَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ  
وَقَالَ رَهْءٌ دُرْعًا مِثْنِ حَدِيدٍ ۝

۱۷۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ رُسَيْعٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلُ الْبَحْنَلِيِّ وَ  
الْمَصْدَقِ مِثْلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ  
قَدْ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَوَارِقِهِمَا فَكُلَّمَا  
هَمَّ الْمَصْدَقُ بِصَدْقَتِهِ إِشْتَعَتْ عَلَيْهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرما رہے تھے  
اغزوہ بدر کے موقع پر) اس وقت آپ ایک قبر میں تشریف فرما تھے کہ اے اللہ  
میں آپ سے آپ کے عہد اور آپ کے وعدے کا وسیلا دے کہ فرمایا کرتا ہوں  
آپ کی اپنے رسولوں کی مدد اور ان کے مخالفوں کو شکست سے متعلق) اے  
اللہ اگر آپ چاہیں تو آج کے بعد آپ کی عبادت نہ کی جائے گی (مسلمانوں کے  
استیصال کی صورت میں) اس پر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور  
عرض کیا، ایس کیجئے یا رسول اللہ! آپ اپنے رب کے حضور بہت گریہ و  
زاری کر چکے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت زرہ پہنے ہوئے تھے  
آپ باہر تشریف لائے تو زبان مبارک پر یہ آیت تھی (ترجمہ) ”جماعت  
(مشرکین) جلد ہی شکست کھا جائے گی اور راہ فرار اختیار کرے گی، اور  
قیامت کے دن کا ان سے وعدہ ہے اور قیامت کا دن بڑا ہی بھیانک  
اور تلخ ہوگا (مشرکین یعنی خدا کے عکروں کے لیے) اور وہیب نے بیان کیا  
ان سے خالد نے حدیث بیان کی کہ بدر کے دن (کایہ واقعہ ہے)۔

۱۷۶- ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انھیں سفیان نے خبر دی،  
انھیں اعمش نے، انھیں ابراہیم نے، انھیں اسود نے اور ان سے عائشہ رضی  
نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کی زرہ  
ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں رہن کے طور پر رکھی ہوئی  
تھی اور یہی نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ چھٹی  
اور مٹی نے بیان کیا، ان سے عبد الوہد نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے  
حدیث بیان کی اور اس روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
لوہے کی ایک زرہ رہن رکھی تھی۔

۱۷۷- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن طاووس  
نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھیل اور صدقہ دینے والے (یعنی) کی مثال دو آسمانوں کی  
ہے کہ دونوں لوہے کے جتے پہنے ہوئے ہیں اٹھ سہ لاکھ گردن تک محیطہ  
دینے والا (یعنی) جب بھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر کشادہ  
ہو جاتی ہے اور اس کے نشانات قدم کو مٹا دیتا ہے لیکن جب بھیل صدقہ کا ارادہ

مطلب یہ ہے کہ اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے جس طرح زمین تک ٹھٹھاتا ہوا لباس زمین پر قدم وغیرہ کے نشانات کو مٹا دیتا ہے۔ اسی طرح سخی  
کی عبادت بھی اس کے محبوب کو مٹا دیتی ہے۔ لیکن اس نے مقابلے میں بھیل ساری برائیوں کو نمایاں کرتا ہے اور آدمی کو رسوا اور ذلیل کرتا ہے۔

حَتَّى تُلَظِي أَمْرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْيَحْيَى بِالْقَدَاقَةِ  
اُتْبِعَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ  
وَأُفْهِمَتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ فَمِمَّا أَلْفَتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَمِعُ أَنْ يُوسِعَهَا فَلَا تَتَسَرَّعُ ۝

### باب ۳۳ العَجَبَةُ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ ۝

۱۷۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الصَّفْحَى مُنْبِلٍ وَهُوَ ابْنُ  
مُبَيْبٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَعْبُورُ بْنُ  
شُعْبَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيْنَاهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ  
شَاطِيَةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ  
وَجْهَهُ فَذَهَبَ يَخْرُجُ يَدُ يَدٍ مِنْ كَتِفِهِ نَكَاتًا  
مُتَقِيْنٍ فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتِ قَعْسَلَيْهَا وَمَسَحَ  
بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَيْهِ ۝

### باب ۳۴ الْحَرِيرُ فِي الْحَرْبِ ۝

۱۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا  
خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْأَسَّادَ ثَمَمَ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بَعْدَ الرِّحْلِ  
بْنِ عَوْفٍ وَالزَّبِيرِيَّ قَيْنِصَ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ  
كَانَتْ بَيْنَهُمَا ۝

۱۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ  
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا  
هَمَامٌ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ  
الزَّبِيرِيِّ شَكْرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَتْلِ  
فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ قَدْرَ آيَةٍ عَلَيْهِمَا  
فِي عَزَاةٍ ۝

بزمین ہندوستان

گرتا ہے تو اس کی زرہ کا ایک ایک حلقہ اس کے بدن پر تنگ ہو جاتا ہے  
اور اس طرح سکر جاتا ہے کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے لگ جاتے ہیں  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ پھر یحییٰ اسے کشادہ  
کرنا چاہتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

۱۳۴- مجتہ سفر میں اور لڑائی میں

۱۷۸- ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الواحد نے  
حدیث بیان کی، ان سے اعش نے حدیث بیان کی، ان سے ابو یحییٰ مسلم  
نے جو صحیح کے صاحبزادے ہیں، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے  
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضا  
حاجت کے لیے تشریف لے گئے مگر جب آپ واپس ہوئے تو میں پانی لے کر قدم  
میں حاضر ہوا آپ شامی مجتہ پہنے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے کھلی کی اور ناک میں  
پانی ڈالا اور دھو کر تھوٹے اور اپنے چہرے کو دھویا، اس کے بعد ہاتھ  
دھونے کے لیے آستین چڑھانے کی کوشش کی لیکن آستین تنگ تھی، اس  
لیے ہاتھوں کو نیچے سے نکالا پھر انھیں دھویا اور سر کا مسح کیا اور دونوں ہاتھ

۱۳۵- لڑائی میں ریشمی کپڑا

۱۷۹- ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے حدیث بیان  
کی، ان سے سعید نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن  
مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن  
عوف اور زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی اور  
سبب فخر تھا جس میں یہ دونوں حضرات مبتلا ہو گئے تھے۔

۱۸۰- ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی،  
ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے سمع۔ اور ہم سے محمد بن سنان  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہمام نے حدیث بیان کی، ان سے قتادہ نے اور  
انس رضی اللہ عنہ نے کہ عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑوں کی شکایت کی کہ ان کے بدن میں ہونگی ہیں  
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ریشمی کپڑے کے استعمال کی اجازت دی  
تھی، پھر میں نے غزوہ کے موقع پر انھیں ریشمی کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

لے اگر تانا بانا دونوں ریشم کے ہوں تو ایسا کپڑا پہننا بہر صورت حرام ہے اور اگر صرف تانا ریشم کا ہو نہ تانا تو ایسا کپڑا استعمال کرنا قطعاً حلال ہے لیکن اگر صرف  
بانا ریشم کا ہو تو صرف لڑائی کے موقع پر اس کے استعمال کو جائز کہا گیا ہے اگرچہ لڑائی میں بعض علماء نے ہر طرح کے ریشمی کپڑے کی اجازت بھی دی ہے حدیث شریفین غار شکی دیہ  
سے اجازت کا ذکر ہے جب کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ ریشمی کپڑا غار شکی کے لیے مفید ہے

۱۸۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، انھیں قتادہ نے خبر دی اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن عوف رضی اللہ عنہما کو لٹیم پہننے کی اجازت دی تھی۔

۱۸۲۔ ہم سے محمد بن بشر نے حدیث بیان کی، ان سے غدر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، انھوں نے قتادہ سے سنا اور انھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (رضعت دی تھی یا یربنا کیا کہ) رضعت دی گئی تھی، ان دونوں حضرات کو غارش کی وجہ سے۔

۱۳۶۔ پچھری سے متعلق روایت

۱۸۳۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو ایمن بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے، ان سے جعفر بن عمرو بن امیر نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت (چھری سے) کاٹ کر تناول فرما رہے تھے، پھر نماز کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے نماز پڑھی، لیکن وضو نہیں کی، کیونکہ وضو پہلے سے موجود تھا، ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعبہ نے خبر دی اور انھیں زہری نے (اس روایت میں) یہ زیادتی بھی موجود ہے کہ جب آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو پچھری ڈال دی۔

۱۳۷۔ ردیوں سے جنگ کے متعلق روایت

۱۸۴۔ ہم سے اسحق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ثور بن یزید نے حدیث بیان کی، ان سے خالد بن ممدان نے اور ان سے عمیر بن اسود ہنسی نے حدیث بیان کی کہ وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا قیام ساحل محص پر تھا، اپنے ہی ایک مکان میں اور آپ کے ساتھ آپ کی بیوی، ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائے فرات کے غروب کے لیے جائے گا اس نے (اپنے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت) واجب کر لی۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں تم بھی ان کے ساتھ ہو گی، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سب سے

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَدِيدٍ ۚ  
۱۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَخَّصَ أَوْ رَخَّصَ لِحَدِيدٍ بِهِمَا ۚ

بہر بہت بہت بہت

باب ۱۳۶ مَا يَنْبَغُ لِرُفِي السِّكِّينِ ۚ

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِهْرِيمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْ كَيْفٍ يَخْتَرُ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ قَالَ لَقِيَ السِّكِّينَ ۚ

بہر بہت بہت

باب ۱۳۷ مَا يَنْبَغُ فِي قِتَالِ الزُّومِ ۚ

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْقَنْسِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَقْبَى عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حَمَصَ وَهُوَ فِي بَنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أَهْلٌ حَرَامٌ قَالَ عُمَيْرٌ حَدَّثَنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مَرَّ مِنْ أَرْضِي يُقْرُونَ الْيَحْرَقُونَ أَوْ جَبُّوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مَرَّ مِنْ أَرْضِي يُقْرُونَ

پہلا لشکر میری امت کا، جو قسیر (ردمیل) کا بادشاہ کے شہر بدر چڑھائی کر گیا ان کی مغفرت ہوگی، میں نے عرض کیا، میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ یا رسول اللہ! ان حضوروں نے فرمایا کہ نہیں۔

۱۳۸۔ یہودیوں سے جنگ

۱۸۵۔ ہم سے اسحق بن محمد خدی سے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک دور اٹھ گاجب) تم یہودیوں سے جنگ کرو گے اور وہ شکست کھا کر بھاگتے پھریں گے، کوئی یہودی اگر پتھر کے پتھر پھینکے گا تو وہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ "اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے بیٹے کی بھینچا بیٹھا ہے، اسے قتل کر ڈالو"

۱۸۶۔ ہم سے اسحق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انھیں جریر بن خدی انھیں عمادہ بن تغلق نے، انھیں ابو زرعتے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہودیوں سے تمہاری جنگ نہ ہوگی اور وہ پتھر بھی اس وقت راہنہ قالی کے حکم سے، بول اٹھے گا جس کے پتھر یہودی چھپا ہوا ہوگا کہ اے مسلمان! یہ یہودی میری آڑ لے کر چھپا ہوا ہے، اسے قتل کر ڈالو (یہ قرب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا)۔

۱۳۹۔ ترکوں سے جنگ

۱۸۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی، ان سے جریر بن عازم نے حدیث بیان کی، ابہارکین نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کی نشانیوں میں سے یہی ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، ایسے جیسی ڈھری ڈھال ہوتی ہے۔

۱۸۸۔ ہم سے سعید بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب نے حدیث

مَدَنِيَّةٌ قِيَمَرٌ مَعْمُورٌ لَّهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ . قَالَ لَا ۝

مترجمین

بَاب ۱۳۸ قِتَالِ الْيَهُودِ ۝

۱۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُقَاتِلُونِ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَأَى الْحَجَرِ يَقُولُ يَا عِبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَى قَتَلَهُ ۝

۱۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَدَ تَاجِرٌ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَأَى الْيَهُودِيَّ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَى قَاتِلُهُ ۝

بَاب ۱۳۹ قِتَالِ التُّرُكِ ۝

۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الشَّيْخِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَزِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ تَغْيِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَضَ الْوُجُوهُ كَانَتْ وَجُوهُهُمْ الْمُجَاتِ الْمَطْرَقَةُ ۝

۱۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

لے ترکوں کے بارے میں احادیث میں جو کچھ بھی مذمت و طرہ آئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہ قوم کافر تھی اور ان سے جنگ یا ان کی کسی بھی حیثیت سے مذمت صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ کافر تھے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ان کے کفر کے زمانے میں ان سے مسلمانوں کو انتہائی نقصانات پہنچے ہیں لیکن اب یہ قوم مسلمان ہے اس لیے احادیث میں جن امور کا ذکر ہوا ہے وہ اس دور کے ترکوں پر یا جب سے وہ ملتے گلوں اسلام ہوئے تا فدیہ نہیں کیے جاسکتے حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے لکھا ہے کہ دنیا میں جن اقوام ایسی ہیں جو پوری کی پوری اسلام لائی ہیں۔ عرب، ترک اور افغان اگر کسی نے بعد میں ان میں سے تکفیر کیا تو اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔

بیان کی، ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے مارلے، ان سے اعرج نے بیان کیا اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، ان کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بال کے بنے ہوئے ہوں گے۔

۱۸۰۔ اس قوم سے جنگ جو بالوں کے جوتے پہنے ہوئے ہوگی۔

۱۸۱۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو گے جن کے چہرے دہری ڈھال جیسے ہوں گے۔ سفیان نے بیان کیا کہ اس میں ابو الزناد نے اعرج کے واسطے سے اور انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی، چہرے ایسے ہوں گے جیسے دہری ڈھال ہوتی ہے۔

۱۸۲۔ جس نے شکست کے بعد اپنی فوج کو پھر سے صف بستہ

کیا۔ اور اپنی سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ سے مدد کی دُعا کی۔

۱۹۰۔ ہم سے مرویہ خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے ابوہاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے براہین عازبہؓ سے سنا، ان سے ایک صاحب نے پوچھا تھا کہ ابوہارہ البکا آپ لوگوں نے حنین کی لڑائی میں خراہ اختیار کیا تھا، براہین رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو لشکر کے قائد تھے) پشت ہرگز نہیں پھیری تھی۔ البتہ آپ کے اصحاب میں جو نوجوان تھے، بے سرو سامان جن کے پاس نہ زرہ تھی نہ خود اور کوئی ہتھیار بھی نہیں لے گئے تھے، انھوں نے ضرور میدان چھوڑ دیا تھا کیونکہ مغلوبہ میں ہوازن اور بنو نضیر کے بہترین تیر اندازوں کی ہجرت تھی وہ لے لے اچھے نشانہ باز تھے کہ کم ہی ان کا کوئی تیر خفا جاتا۔ چنانچہ انھوں نے

يَعْتُوْبِي حَدَّثَنَا اَبُو عَنْ صَالِحٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَاتِلُوْا الْمَثَلَةَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاَنْوْفِ كَاَتَ وَجُوْهُهُمْ الْمَجَاتُ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَاتِلُوْا قَوْمًا يَّعَالَهُمُ الشَّعْرُ

یا ۱۸۱۔ اَلَّذِيْنَ يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ

۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزَّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَاتِلُوْا قَوْمًا يَّعَالَهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَتَ وَجُوْهُهُمْ الْمَجَاتُ الْمَطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَرَاٰ فِيْهِ اَبُو الْوَيْثَانَ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَوٰى صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاَنْوْفِ كَاَتَ وَجُوْهُهُمْ الْمَجَاتُ الْمَطْرَقَةُ

یا ۱۹۰۔ مَنْ مَاتَ اَمْلًا عِنْدَ الْهَرَمَةِ

وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَصْرَفَ

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ كَالِبٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَاسَّالَتْهُ رَجُلٌ اَكْتُمُ فَرَرْتُمْ يَا اَيُّهَا عَمَارَةُ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَفَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْتَهُ خَرَجَ شَبَابًا اَمْلًا يَمْوَا اَجْفَاءَهُمْ حُسْرًا لَيْسَ يَسْلُوْهُمْ كَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازَنَ وَنَبِيٍّ نَصْرًا مَا يَكْدُسُ عَلَيْهِمْ سَهْمٌ فَكَرَّ شَقُوهُمْ رَشَقًا مَا يَكْدُونَ يُخِطُّوْنَ فَاْتَبَلَوْا هَكَذَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى يَغْلِيهِ الْبَيْضَاءُ  
وَابْنُ عَمِيهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ  
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ لَهُ قَتْلَ وَاسْتَنْصَرَ  
ثُمَّ قَالَ .

أَنَا السَّيِّئُ لَا كَذِبَ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابِيۃ

يَا ۲۲۱ الدُّعَاءُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْمِزْمَةِ

وَالزَّلِيلَةِۃ

۱۹۱- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا  
عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ  
الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بَيْوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا  
شَعَلُوا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حِينَ غَابَتِ  
الشَّمْسُۃ

۱۹۲- حَدَّثَنَا قَيْصُ بْنُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو  
فِي الْقَتَاةِ اللَّهُمَّ اغْنِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ اللَّهُمَّ  
اغْنِ عِيَاشَ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ اغْنِ الْمُسْتَضْعِفِينَ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ- اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ  
عَلَى مُصَرِّ اللَّهِ سِتْرِينَ كَسِيَتْ يَوْسُفَۃ

برہنہ برہنہ

۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُبَيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ  
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي أُوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

خوب تیر برسائے اور شاہیدی کوئی نشانہ ان کا خطا ہوا ہو اس دوران میں  
مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر جمع ہو گئے جعفر اور اکرم اپنے چچ پر  
سوار تھے اور آپ کے چچ پر بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب  
کی سواری کی نگاہ تھامے ہوئے تھے۔ اس حضور نے سواری سے اتر کر اللہ تعالیٰ  
سے مدد کی دعا مانگی، پھر فرمایا میں نبی ہوں، اس میں غلط بیانی کا کوئی شبہ  
نہیں، میں عبد المطلب کی اولاد ہوں، اس کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کی  
رستہ طریق پر صفت بندی کی۔

۱۹۲- مشرکین کے لیے شکست اور ذلزلے کی یہ دعا۔

برہنہ برہنہ

۱۹۱- ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، انھیں عیسیٰ نے خبر دی  
ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے، ان سے عبیدہ نے اور  
ان سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہٴ احزاب (خندق) کے موقع پر  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مشرکین کو) یہ بددعا دی کہ اے اللہ! ان  
کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھرو، انھوں نے میں صلوات و سلامی (عمر کی  
تماز) نہیں پڑھنے دی (یہ آپ نے اس وقت فرمایا) جب سورج غروب ہو چکا  
تھا (اور عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی)۔

۱۹۲- ہم سے قیس نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان  
کی، ان سے ابن ذکوان نے، ان سے الاعرج نے، اور ان سے ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) دعائے قنوت میں  
(دوسری رکعت کے رکوع سے فارغ ہو کر) یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ) اے  
اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دیجیے، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجیے، اے  
اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات دیجیے، اے اللہ! تمام کمزور مسلمانوں  
کو نجات دیجیے (جو کہیں مشرکین کی سختیاں ہیں رہے تھے رضوان اللہ علیہم) اے  
اللہ! مصر پر تپا سخت عذاب نازل کیجیے، اے اللہ! ایسا قحط نازل کیجیے  
جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا تھا۔

۱۹۳- ہم سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی  
انھیں اسماعیل بن ابی خالد نے خبر دی اور انھوں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ  
عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ غزوہٴ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی (ترجمہ) اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے

فَقَالَ اللَّهُ مُؤَلَّ أَنْ يَكْتَبَ سَرِيعُ الْحِسَابِ  
اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْفَخْرَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ  
وَزَلْزِلْهُمْ

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنِي فِي  
فِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَكَأَنَّ مِنْ قُرَيْشٍ  
وَنُجْرَتٍ جَزُورٌ بِنَاحِيَةِ مَكَّةَ فَأَرْسَلُوا  
فَجَاءُوا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوا عَلَيْهِ فَجَاءَتْ  
قَاطِمَةُ فَأَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ  
يَقْرَأُنِي - اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَقْرَأُنِي - اللَّهُمَّ  
عَلَيْكَ يَقْرَأُنِي لِأَبِي جَهْلٍ بْنِ هِشَامٍ وَعُثْبَةَ  
ابْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بِنْتِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ  
بْنُ عُثْمَةَ وَأَبِي بَنْ خَلْفٍ وَعُثْبَةُ بْنُ أَبِي مُصَيْطٍ  
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فِي قَلْبٍ  
بَدْرٍ قَتْلَى - قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَتَسَيَّتُ  
السَّيْبِ وَقَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ  
أَبِي إِسْحَقَ أُمِّيَّةُ بْنُ خَلْفٍ وَقَالَ شُعْبَةُ  
أُمِّيَّةُ أَوْ ابْنُ وَ الصَّحِيحُ أُمِّيَّةُ

بزم بزم

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ زَيْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ  
عَاشِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُنْ لَوْ أَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُنْ  
فَلَعَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ فَقَالَ مَا لَكَ قُلْتُ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ  
مَا قَالُوا قَالَ قُلْتُ لَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ وَ  
عَلَيْكُمْ

وقامت کے دن) حساب بڑی سرعت سے لے لینے والے، اے اللہ! (مشرکوں  
اور کفار کی ایمانیتوں کو) جو مسلمانوں کا استیصال کرنے آئی ہیں شکست دیجئے  
اے اللہ! انھیں شکست دیجئے اور انھیں جھنجھوڑ کر رکھ دیجئے۔

۱۹۴۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جعفر بن عون  
نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحاق  
نے، ان سے عمرو بن ميمون نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبہ کے سامنے میں نماز پڑھ رہے تھے، ابو جہل اور  
قریش کے بعض دوسرے افراد نے کہا اگر ادنٹ کی ادھر لڑی لاکر کھنصوا کریم  
پر ڈالے گا، کہ کے کنارے ایک ادنٹ ذبح ہوا تھا اور اسی کی ادھر لڑی لاسے کی  
تجزیہ ہوئی، ان سبھوں نے اپنے آدمی بھیجے اور وہ اس ادنٹ کی ادھر لڑی اٹھا  
لائے اور اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر نماز پڑھتے ہوئے ڈال دی۔  
اس کے بعد قاطمہ نے آئیں اور انھوں نے جہد اظہر سے گندگی کو مٹایا، حضور  
اکرم نے اس وقت یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے، اے اللہ!  
قریش کو پکڑ لیجئے۔ اے اللہ! قریش کو پکڑ لیجئے۔ ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ  
ولید بن عقبہ، ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سب کو۔ عبد اللہ بن مسعود نے  
فرمایا، چنانچہ میں نے ان سب کو (بدر کی روایت میں) بدر کے کنوئیں میں دیکھا کہ سبوں  
کو قتل کر کے اس میں ڈال دیا گیا تھا۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں ساتویں شخص  
کا (جس کے حق میں آپ نے یہ دعا کی تھی نام) بھول گیا اور یوسف بن ابی اسحاق  
نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے (سفیان کی روایت میں ابی بن خلف کی بجائے)  
امیر بن خلف بیان کیا اور شعیب نے بیان کیا کہ امیر یا ابی (شک کے ساتھ) لیکن صحیح  
امیر ہے۔

۱۹۵۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث بیان  
کی، ان سے ایوب نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنها نے کہ بعض یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا،  
السام علیکم رقم پر موت آئے، میں نے ان پر لعنت بھیجی (ان کی اس یہودگی کی وجہ  
سے) حضور اکرم نے فرمایا، کیا بات ہوئی؟ میں نے عرض کیا، انھوں نے ابھی جو  
کہا تھا آپ نے نہیں مٹا، حضور اکرم نے جواب دیا، اور تم نے نہیں سنا کہ میں نے  
اس کا کیا جواب دیا۔ ”اور تم پر لعنت“

لے میں نے کوئی برا لفظ زبان سے نہیں نکالا، صرف ان کی بات لولہ دی۔ اس لیے نامعقول اور یہودہ حرکتوں کا جواب یوں ہی ہونا چاہیے۔

۱۴۳- کیا مسلمان اہل کتاب کو ہدایت کر سکتا ہے یا انہیں کتاب اللہ کی تعلیم دے سکتا ہے؟

۱۹۶- ہم سے اسحق نے حدیث بیان کی، انہیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی، ان سے ان کے بھتیجے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے چچا نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبد بن مسعود نے خبر دی، اور انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ (قیصر کو خط لکھا تھا) اس خط میں آپ نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم نے (اسلام کی دعوت سے) اعراض کیا تو (اپنے گناہ کے ساتھ) تم پر کاشتکار کا بھی گناہ پڑے گا (جن پر تم حکمرانی کرتے ہو)۔

۱۴۴- مشرکین کے لیے ہدایت کی دعا کا ان کا دل اسلام کی طرف مائل کر دے۔

۱۹۷- ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب بن خدی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الرحمن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ طفیل بن عمر الدیلمی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور (اللہ کا کلام سننے سے) انکار کرتے ہیں، آپ ان پر یہ دعا بھیجئے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اب اگر حضور اکرم نے ان پر یہ دعا کی تو دوس کے لوگ برباد ہو جائیں گے لیکن حضور اکرم نے فرمایا: اے اللہ! دوس کے لوگوں کو ہدایت دیجئے اور انہیں (دائرہ اسلام میں) کھینچ لائیے۔

۱۴۵- یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت اور ان سے جنگ کب کی جائے؟ ان خطوط سے متعلق روایات جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو لکھے تھے۔ اور جنگ سے پہلے اسلام کی دعوت۔

۱۹۸- ہم سے علی بن حیدر نے حدیث بیان کی، انہیں شعبہ نے خبر دی انہیں قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم (کے حکمران) کو خط لکھے گا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ لوگ کوئی خط اس وقت تک قبول نہیں کرتے جب تک وہ سر پہر نہ ہو، چنانچہ آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی (مہر کے پلے) گویا دست مبارک پر اس کی سفیدی میری نظروں کے سامنے ہے۔ اس انگوٹھی پر محمد رلی لکھوا ہوا تھا۔

جلد دوم

باب ۱۴۳- اَلْهَلْ يُرْسَدُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْكِتَابِ اَوْ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ ؟

۱۹۶- حَدَّثَنَا اسْحَقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَرْجَى ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اخْبَرَنِي عَبِيدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ وَقَالَ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ رِثْمَ الْأَرَارِيسِيِّينَ ؟

باب ۱۴۴- اَللَّهَ عَاوِلَ لِلْمُشْرِكِينَ بِالْهَدَى لِيَتَأْتَهُمُ ؟

۱۹۷- حَدَّثَنَا أَبُو الَيْمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمَ طَفِيلُ بْنُ عَمْرِو الدَّيْلَمِيُّ زَاغِيًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَابْتَدَعُوا دَعَا اللَّهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا دَوْسُ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَابْتِ بِهِمْ ؟

بِسْمِ اللَّهِ

باب ۱۴۵- دَعْوَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلَى مَا يَقُولُونَ عَلَيْهِ - وَمَا كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْسَرَ وَاللَّعَنُوا قِيلَ الْقِتَالِ ؟

۱۹۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَجِّجِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ أَلَمْ تَعْلَمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَحْشُورًا فَأَخَذَ خَاتَمًا مِنْ يَمِينِهِ فَكَاتَى أَنْظَرُ إِلَى بِيْضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ " مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ "

۱۹۹۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے کہا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید نے خبر دی اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مکتوب کسری کے پاس بھیجا آپ نے ابھی سے یہ فرمایا تھا کہ وہ آپ کے مکتوب کو بحرین کے گورنر کو دے دیں بحرین کا گورنر اسے کسری کے دربار میں پہنچا دے گا۔ جب کسری نے مکتوب مبارک پر لکھا تو اسے اس نے پھاڑ ڈالا، مجھے یاد ہے کہ سعید بن مسیب نے بیان کیا تھا کہ پیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یہ دعا کی تھی کہ وہ بھی پارہ پارہ ہو جائے (چنانچہ) ایسا ہی ہوا۔

۲۰۰۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (غیر مسلموں کو) اسلام کی طرف دعوت نبوت (کا اعتراف) اور یہ کہ خدا کو چھوڑ کر انسان یا ہم ایک دوسرے اپنا یا لٹھار نہ بنائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کر کے انسان کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے (کتاب و حکمت) عطا فرمائے تو وہ بجائے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لوگوں سے اپنی عبادت کے لیے کہے (آخر آیت تک)۔

۲۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن کیسان نے (ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عبید نے اور انھیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے اسے اسلام کی دعوت دی تھی۔ دجیلہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے مکتوب گرامی کے ساتھ بھیجا تھا اور انھیں حکم دیا تھا کہ مکتوب بصری کے گورنر کے حوالہ کر دیں وہ اسے قیصر تک پہنچا دے گا۔ جب فارس کی فوج (اس کے مقابلے میں) شکست کھا کر پیچھے ہٹ گئی تھی (اور اس کے ملک کے مقبوضہ علاقے اسے واپس مل گئے تھے) تو اس انعام کے شکرانے کے طور پر جو اللہ تعالیٰ نے (اس کا ملک واپس دے کر) اس پر کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پہنچا اور اس کے سامنے پڑھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر ان کی (مقبوضہ) اکر مصلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کا کوئی شخص بیان ہو تو اسے تلاش کر کے لاؤ تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس سے سوالات کروں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ قریش کے ایک قافلے کے

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّكَهَا فَحَسِنَتْ أَنْ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلَيْهِمَا السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَمَزُتُوا كُلَّ مَمَزَةٍ :

يَا أَيُّهَا دُعَاءُ السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنَّبُوَّةِ وَأَنْ لَا يَخْتَدَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا تَمِثُّ دُؤُنَ اللَّهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَتْ لَهُ اللَّهُ إِفْ أَخِيرَ الْأَيَةِ :

میت میت میت

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو إِهْيَمَ بْنُ حَمْرَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِهْيَمَ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ بَنِي عَوْهٍ فِي الْإِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ مَعَ دِيحِيَّةِ الْكَلْبِيِّ وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ وَكَانَ قَيْصَرٌ كَتَمًا كَتَمَتْ اللَّهُ حُجُودَ دَعْنَةِ فَارِسَ مَشْنَى مِنْ جَنْصَ إِلَى إِيْلِيَاءَ شُكْرًا رَأْسًا أَبْلَاهُ اللَّهُ فَلَمَّا جَاءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَبِيبِ قَرَاهُ ائْتَسُّوْا إِلَى هَهُنَا أَحَدًا تَمِثُّ قَوْمِيهِ لِأَسْأَلَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّهُ كَانَ بِالشَّامِ

فِي رِجَالٍ مِمَّنْ قَرَّبْتِ قَدَمًا تَجَارًا فِي الْمَدِينَةِ  
الَّتِي كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَبَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ أَبُو سُهَيْبٍ  
فَوَجَدَ تَارِسُ بْنُ قَيْصَرٍ بَعْضَ الشَّامِ فَأَنْطَلَقَ  
فِي رِيَابِ مَكَّةَ حَتَّى قَرَّبَ مَنَا إِلَيْهَا فَكَانَتْ  
عَلَيْهِ الشَّامُ وَإِذَا أَحْوَلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ فَقَالَ  
لِتَرْجُمَانِهِمْ سَلُّهُمْ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا إِلَى  
هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُدْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ قَالَ  
أَبُو سُهَيْبٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا  
قَالَ مَا كَرَّابَةُ مَا بَيْنَتْ وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ  
هُوَ ابْنُ عَجِيٍّ وَلَيْسَ فِي التَّوَكُّبِ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ  
مِمَّنْ بَنَى عَبْدُ مَنَافٍ عَجِيٍّ فَقَالَ قَيْصَرٌ أَذْنُوهُ وَ  
أَمْرِيَا صَحَابِي فَجَعَلُوا خَلْفَ ظَهْرِي عِنْدَ كَتِفِي ثُمَّ  
قَالَ لِي تَرْجُمَانِهِمْ قُلْ لِمَصْحَابِي فِي سَائِلٍ هَذَا  
الرَّجُلِ الَّذِي يُدْعَمُ أَنَّهُ نَبِيُّ فَإِنْ كَذَبَ فَلَا بُدَّ قَالَ  
أَبُو سُهَيْبٍ وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ الْحَيَاءَ يَوْمَئِذٍ مَنَ  
أَنْ يَأْشُرَ أَصْحَابِي عَنِّي الْكَذِبَ لَكُنْتُ فِيهِ حَيٌّ  
سَائِلِي عَنْهُ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ أَنْ يَأْشُرُوا  
الْكَوْثَبَ عَنِّي فَمَدَّ قَتْلَهُ ثُمَّ قَالَ لِي تَرْجُمَانِهِمْ  
قُلْ لَهُ كَيْفَ نَسَبُ هَذَا الرَّجُلِ فَيَكُفُّ قُلْتُ هُوَ  
فَيَنْتَازُ وَنَسَبُ قَالَ فَمَنْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ  
أَحَدًا مِنْكُمْ فَيَكُفُّ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ  
عَلَى الْكَوْثَبِ فَمَنْ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ  
وَلَا قَالَ فَمَنْ كَانَ مِنْ آبَائِهِمْ مِنْ مَلِكٍ  
قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَأُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَهُ  
أَمْ مَضَعَفَاءُ هُمْ قُلْتُ بَلْ مَضَعَفَاءُ هُمْ  
قَالَ فَيَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ  
يَزِيدُونَ قَالَ فَمَنْ يَزِيدُ أَحَدًا  
سَخِطَةً لِمَا يُزِيهِمْ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ

ساتھ وہ ان دنوں شام میں مقیم تھے، یہ قافلہ اس دور میں یہاں تجارت کی غرض  
سے آیا تھا جس میں حضور اکرم اور کفار قریش میں باہم صلہ جو کی تھی (صلہ جو میں)  
ابوسفیان نے بیان کیا کہ قیصر کے آدمی کی ہم سے شام کے ایک مقام پر ملاقات ہوئی  
اور وہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنے ساتھ (قیصر کے دربار میں، بیت المقدس)  
لے کر چلا، پھر جب ہم ایلیا سے بیت المقدس پہنچے تو قیصر کے دربار میں ہماری  
باریابی ہوئی، اس وقت قیصر اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا، اس کے سر پر تاج تھا  
اور روم کے امراء اس کے ارد گرد تھے۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان  
سے پوچھ کر جنھوں نے ان کے یہاں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، نسب کے اعتبار سے  
ان سے قریب ان میں سے کون شخص ہے۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے کہا کہ  
میں نسب کے اعتبار سے ان کے زیادہ قریب ہوں، قیصر نے پوچھا، تمہارا اور  
ان کی قرابت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ (رشتے میں) وہ میرے چچا زاد بھائی ہوتے  
ہیں۔ اتفاق تھا کہ اس مرتبہ قافلے میں میرے سوا ابی عبد مناف کا اور کوئی فرد  
شریک نہیں تھا۔ قیصر نے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کو مجھ سے قریب کر دو  
اور جو لوگ میرے ساتھ تھے، اس کے حکم سے میرے پیچھے بالکل میری نہیں بلکہ  
کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس شخص (ابوسفیان  
رضی اللہ عنہ) کے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اس سے میں ان صاحب کے بارے پوچھوں گا جو نبی  
کے مدعی ہیں، اگر یہ ان کے بارے میں کوئی جھوٹ بات کہے تو فوراً اس کی تردید  
کر دو۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ خدا کی قسم اگر اس دن اس بات کی شرم نہ ہوتی  
کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کریں تو میں ان سوالات کے جوابات میں ضرور  
جھوٹ بول جاتا جو اس نے حضور کے بارے میں کیے تھے لیکن مجھے تو اس کا خطرہ  
لگا رہا کہ کہیں میرے ساتھی میری تکذیب نہ کر دیں (اگر جھوٹ بولوں) اس لیے میں  
نے سچائی سے کام لیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ترجمان سے کہا، اس سے پوچھو کہ تم  
لوگوں میں ان صاحب (حضور اکرم) کا نسب کیسا بیان کیا جاتا ہے؟ میں نے بتایا  
کہ ہم میں ان کا نسب نجیب سمجھا جاتا ہے۔ اس نے پوچھا، اچھا، نبیوت کا دعویٰ اس  
پیچھے بھی تمہارے یہاں کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے پوچھا، کیا  
اس دعوے سے پہلے ان پر کوئی جھوٹ کا الزام تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے  
پوچھا، ان کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ اس نے  
پوچھا، تو اب سرکردہ افراد ان کی اتباع کرتے ہیں یا کمزور اور کم حیثیت کے  
لوگ؟ میں نے کہا کہ کمزور اور کم حیثیت کے لوگ ہی ان کے (زیادہ) متبع ہیں۔

قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ  
 أَلَا نَمْشِي فِي مَدَائِجِ نَحْنُ نَخَافُ أَنْ يَغْدِرَ  
 قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَكَمْ يُمَكِّنُنِي كَلِمَةً أَدْخُلُ  
 فِيهَا شَيْئًا أَنْتَقِصَهُ بِهِ لَا أَخَافُ أَنْ  
 تَوُكِّرَ عَنِّي غَيْرَهَا قَالَ فَهَلْ قَاتِلْتُمُوهَا  
 أَوْ قَاتَلْتُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ  
 حَرْبُهُ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُولًا وَ  
 سِجَالًا شِدَالٌ عَلَيْنَا الْمَرْةُ وَسَدَالٌ  
 عَلَيْنَا الْأُخْرَى قَالَ فَمَا ذَا يَا مُرْكُ  
 قَالَ يَا مُرْنَا أَنْ تَعْبُدَا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا تَشْرِكُوا  
 بِهِ شَيْئًا وَبَيْنَهُمَا عَمَّا كَانَتْ يَغْدِرُ  
 أَبَاؤُنَا وَيَا مُرْنَا يَا لِمَصْلُوحٍ وَالصَّدَقَةِ  
 وَالْعِفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَآدَاءِ  
 الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِيَتَّخِذَا مِنْهُ حِسِينِ  
 قُلْتُ ذَلِكُ كَلِمَةٌ قُلْتُ لَهُ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ  
 نَسَبِهِ فَيُكَلِّمُكَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ  
 وَهَذَا لَيْكَ الرُّسُلُ يُبْعَثُ فِي نَسَبٍ  
 قَوْمُهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ  
 هَذِهِ ۱۱ لَقُولُ قِيلَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَوْ قُلْتُ  
 لَوْ كَانَتْ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هَذَا النُّعُولُ بَلْ  
 قُلْتُ رَحِيلُ يَا تَمَّ يَقُولُ قَدْ قِيلَ قِيلَ  
 وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَسْتَمُوتُهُ بِالنَّكَدِ  
 قِيلَ أَنْ تَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ  
 لَا تَعْرِفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدْعُ الْكَذِبَ  
 أَنْ لَا عَلَى النَّاسِ وَكَيِّنَ عَلَى اللَّهِ  
 وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَتْ مِنْ أَبَائِهِ مِنْ  
 مَالِكٍ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَتْ  
 مِنْ أَبَائِهِ مَالِكٍ قُلْتُ يَطْلُبُ مَالِكٍ  
 أَبَائِهِ مَالِكٍ وَسَأَلْتُكَ أَشَرَفُ

پوچھا کہ متبعین کی تعداد بڑھتی رہتی ہے یا گھٹتی جا رہی ہے؟ میں نے کہا جی نہیں،  
 تعداد برابر بیڑھ رہی ہے۔ اس نے پوچھا، کوئی ان کے دین سے بیزار ہو کر اسلام  
 لانے کے بعد ترمیمی ہوا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، اس نے پوچھا، انھوں نے کبھی  
 وعدہ خلافی بھی کی ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، لیکن آج کل ہمارا ان سے ایک وعدہ  
 چل رہا ہے اور ہمیں ان کی طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی کا خطرہ ہے۔ ابوسفیان  
 نے بیان کیا کہ پوری گفتگو میں سو اس کے اور کوئی ایسا موقع نہیں ملا کہ جس میں میں  
 کوئی ایسی بات (جھوٹی) ملا دوں جس سے حضور اکرم کی تنقید ہوتی ہو اور اپنے  
 ساتھیوں کی طرف سے بھی تکذیب کا خطرہ ذہن۔ اس نے پھر پوچھا کیا تم نے کبھی  
 ان سے جنگ کی ہے یا انھوں نے تم سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں، اس  
 نے پوچھا، تمھاری ردائی کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ میں نے کہا، ردائی میں ہمیشہ کسی ایک  
 فریق نے فتح نہیں حاصل کی، کبھی وہ میں مغلوب کر لیتے ہیں اور کبھی ہم انھیں۔  
 اس نے پوچھا، وہ تمہیں حکم کن چیزوں کا دیتے ہیں؟ کہا، ابوسفیان نے کہیں نے  
 بتایا ہمیں وہ اس کا حکم دیتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کا کسی کو  
 بھی اور اس کا کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں ہمیں ان مہبودوں کی عبادت سے وہ منع کرتے  
 ہیں جن کی ہمارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ نماز، صدقہ، پاک بازی و  
 مردوت، وفا، عہد اور امانت کے ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب میں اسے یہ تمام  
 تفصیلات بتا چکا تو اس نے اپنے ترجمان سے کہا، ان سے کہو کہ میں نے تم سے ان  
 (ابوسفیان) کے نسب کے متعلق دریافت کیا تو تم نے بتایا کہ وہ تمھارے یہاں حسب  
 نسب اور نجیب سمجھے جاتے ہیں ادا بنیادیوں ہی اپنی قوم کے اعلیٰ نسب میں  
 مبعوث کئے جاتے ہیں۔ میں نے تم سے یہ دریافت کیا تھا کہ کیا نبوت کا دعویٰ تمھارے  
 یہاں اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا، تم نے بتایا کہ کسی نے ایسا دعویٰ پہلے نہیں  
 کیا تھا۔ اس سے میں یہ سمجھا کہ اگر اس سے پہلے تمھارے یہاں کسی نے نبوت کا  
 دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ یہ صاحب بھی اسی دعویٰ کی نقل کر رہے  
 ہیں جو اس سے پہلے کیا جا چکا ہے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا تم نے دعویٰ  
 نبوت سے پہلے بھی ان کی طرف بھڑکھڑا کر منسوب کیا تھا۔ تم نے بتایا کہ ایسا بھی نہیں  
 ہوا۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ممکن نہیں کہ ایک شخص جو لوگوں کے متعلق کبھی جھوٹ  
 ذہول مکادہ خدا کے متعلق بھڑکھڑا کر بول دے۔ میں نے تم سے دریافت کیا کہ کیا ان  
 کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ تھا، تم نے بتایا کہ نہیں۔ میں نے اس سے یہ فیصلہ  
 کیا کہ اگر ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہوتا تو میں بھی کہہ سکتا تھا کہ نبوت

النَّاسِ يَتَّبِعُوهُ أَمْ صُنْعًا وَهُمْ قَزَعْتُمْ  
 أَنْ صُنْعًا هُمْ أَتَّبِعُوهُ وَهُمْ أَتَّبِعُ  
 الرُّسُلُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُكَ ذَلِكَ أَوْ يَقْصُرُ  
 قَزَعْتُمْ أَتْلَهُمْ يَزِيدُكَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ  
 حَتَّى يُتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ  
 سَخَطَهُ لِيَدْرِيهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قَزَعْتُمْ  
 أَنْ لَا تَكْذِبُكَ الْإِيمَانُ حِينَ تَخْلُطُ بِشَيْءٍ  
 الْمُتَوَكِّلُ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَعْدِلُ  
 قَزَعْتُمْ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا يَنْبَغُ رَدُّ  
 وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ قَزَعْتُمْ  
 أَنْ قَاتَلْتُمْ وَأَنْ خَرَبْتُمْ وَخَرَبْتُمْ تَكُونُ  
 دَوْلًا يَدُ الْإِلَهِ عَلَيْكُمْ الْمَرْءُ وَتَدَاوَنَ عَلَيْهِ  
 الْأُخْرَى وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تَبْتَغِي وَتَكُونُ لَهَا  
 الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ قَزَعْتُمْ أَنَّهُ  
 يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ  
 شَيْئًا وَبَيْنَهُمَا كُمْ عَمَّا كَانَتْ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ  
 وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَقَابِ  
 وَالْوَقَائِ بِالنَّهْيِ وَأَقَامَ الْإِمَانَةَ قَالَ  
 وَهَذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ  
 خَارِجٌ وَلَكِنْ لَمْ أَصُبْ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَأَنْ يَكُونَ  
 مَا قُلْتُ حَقًّا فَيُؤَيِّدُكَ أَنْ يَمْلِكَ مَوْضِعَ قَدَمِي  
 هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرَجُوا أَنْ أَخْلَصَ إِلَيَّ لَتَجَسَّسَتْ  
 لُغِيَّتُهُ وَتَوَكَّنْتُ عِنْدَكَ لَعَسَلْتُ قَدْ مَنِيهِ قَالَ  
 أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ مَخَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِي فَإِذَا رَفِيَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى  
 يَرْفَعُ عَنِّيهِمُ الْمُرُورُ سَلَامٌ عَلَى مَنْ  
 أَتَمَّ الْهَدْيَ - أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ  
 سَيِّدَ إِمَّةٍ إِلَّا سَلَاةً - أَسْلِمَ، تَسْلِمَ،

کا دعویٰ کر کے) وہ اپنے اجداد کی سلطنت پر قابض ہونا چاہتے ہیں میں نے تم  
 سے دریافت کیا کہ ان کی اتباع قوم کے سربراہ آوردہ لوگ کرتے ہیں یا کمزور  
 اور بے حیثیت لوگ، تم نے بتایا کہ کمزور قسم کے لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں اور یہی وجہ  
 انبیاء کی (مردم) اتباع کرنے والا رہا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ان تبعین کی  
 تعداد کتنی رہتی ہے یا گنتی بھی ہے۔ تم نے بتایا کہ وہ لوگ برابر بڑھ رہے ہیں  
 ایمان کا بھی یہی حال ہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جائے۔ میں نے تم سے دریافت  
 کیا کہ کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد اس سے برگشتہ بھی ہوا؟  
 تم نے کہا کہ ایسا بھی نہیں ہوا، ایمان کا بھی یہی حال ہے جب وہ دل کی گہرائیوں میں  
 اتر جاتا ہے تو پھر کوئی چیز اس سے مومن کو برگشتہ نہیں بنا سکتی۔ میں نے تم سے دریافت  
 کیا کہ کیا انھوں نے کبھی وعدہ خلافی بھی کی ہے، تم نے اس کا بھی جواب دیا کہ نہیں  
 انبیاء کی بھی یہی شان ہے کہ وہ وعدہ خلافی کبھی نہیں کرتے میں نے تم سے دریافت  
 کیا کہ کیا تم نے کبھی ان سے یا انھوں نے تم سے جنگ کی ہے۔ تم نے بتایا کہ ایسا ہوا  
 ہے اور تھاری لڑائیوں کا نتیجہ ہمیشہ کسی ایک ہی کے حق میں نہیں گیا بلکہ کبھی تم مغلوب  
 ہوئے ہو اور کبھی وہ انبیاء کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے وہ امتحان میں ڈالے  
 جاتے ہیں لیکن انجام انھیں کا ہوتا ہے میں نے تم سے دریافت کیا کہ وہ تمھیں حکم  
 کن چیزوں کا دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک  
 نہ ٹھہراؤ اور تمھیں تمھارے ان معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہیں جن کی  
 تمھارے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے، تمھیں وہ نماز، صدقہ، پاکبازی  
 ایفاء عہد اور ادائے امانت کا حکم دیتے ہیں، اس نے کہا ایک نبی کی یہی صفت  
 ہے میرے بھی علم میں یہ بات تھی کہ وہ نبی مبعوث ہونے والے ہیں لیکن یہ خیال  
 نہ تھا کہ تم میں سے ہی وہ مبعوث ہوں گے جو باتیں تم نے بتائیں اگر وہ صحیح ہیں  
 تو وہ دن بہت قریب ہے جب وہ اس بل پر ٹکرائیں ہوں گے جہاں اس وقت میرے  
 دونوں قدم موجود ہیں، اگر مجھے ان تک پہنچ سکے گی تو قیامت تو میں ان کی خدمت میں  
 حاضر ہونے کی پوری کوشش کرتا اور اگر میں ان کی خدمت میں موجود ہوتا تو ان کے  
 پاؤں دھوتا۔ ابوسفیان نے بیان کیا کہ اس کے بعد قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 مکتوب گرامی طلب کیا اور وہ اس کے سامنے پڑھا گیا، اس میں لکھا ہوا تھا (ترجمہ)  
 ”م شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم کرنے والے ہیں  
 اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے، روم کے شہنشاہ ہرقل کی طرف، اس  
 شخص پر سلامتی ہو جو ہدایت قبول کرے و ابابعد میں تمھیں اسلام کے پیغام کی دعوت دیتا

وَأَسْلَمَ يُؤْتِيكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الذَّارِبِينَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَرَأَى لَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۚ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَلَمًا أَنْ قَتَلَنِي مَقَالَتَهُ عَدَّتْ أَمْوَالُ الْأَنْدَلِيِّ حَوْلَهُ مِنْ عَطْمٍ وَالرُّومِ وَكَثُرَ لَعَطُهُمْ فَلَا أَدْرِي مَاذَا قَالُوا وَأُمِرْنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَمْغَايَ وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا بَيْنَ آيَةٍ كَبُشَّةٍ هَذَا مَلِكُ نَهْمٍ لَقَدْ سَيَّي الْأَصْفَرِيحَاءُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ دَلِيلًا مُسْتَبِيقًا بِأَنَّ أَمْرَكَ سَيَطْفُرُ حَتَّى آخُلَ اللَّهُ قُلُوبَنَا إِلَّا سَلَامًا وَأَنَا كَارِهٌ ۚ

بزم بزم بزم

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَنْجِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَرْزَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ حَيْبَرَ لَوْ عَطِيتِ الْمَرَايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ لَكَ أَيْتُهُمْ يُعْطِي نَعْدًا وَكَلِمَهُمْ يَرْجُوا أَنْ يُعْطِيَ فَقَالَ آيَتٌ مَكِيلٌ يَقِيلُ يَفْتَحُكَ عَيْنِيهِ قَامَرٌ نَدَعِي لَهُ قَبْصَقٌ فِي عَيْنِيهِ قَبِيرٌ أَمَكَتَهُ حَتَّى كَاثَهُ تَمُوتُكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ نَعَا وَلَهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رَسُولِكَ

دیتا ہوں، اسلام قبول کرو تو تمہیں بھی امن و سلامتی حاصل ہوگی اور اسلام قبول کرو تو تمہیں اللہ و ہر اجدوے کا ایک تمہارے اپنے اسلام کا اور دوسرا تمہاری قوم کے اسلام کا جو تمہاری وجہ سے اسلام میں داخل ہوگی، لیکن اگر تم نے اس دعوے سے اعراض کیا تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہیں پر ہوگا۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسے کلمہ پر اگر تم سے مل جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، یہ کلمہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کریں، نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی اللہ کو چھوڑ کر باہم ایک دوسرے کو پروردگار بنائے۔ اب بھی تم اگر اعراض کرتے ہو تو اس کا اعتراف کرو کہ (اللہ تعالیٰ کے واقعی) ہم ذمہ دار ہیں (نہ کہ تم)۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ جب ہرقل اپنی بات پوری کر چکا تو روم کے جرمسردار اس کے ارد گرد جمع تھے، سب ایک ساتھ چیخنے لگے، اور شور و غل بہت برپا ہو گیا۔ مجھے کچھ پتہ نہیں چلا کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے تھے۔ پھر میں حکم دیا گیا اور ہم وہاں سے نکال دیئے گئے۔ جب میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے چلا آیا اور ان کے ساتھ تنہائی ہوئی تو میں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے) کا معاملہ تو بہت آگے بڑھ چکا ہے، نبی الامصر (روم میں) کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا ہے۔ ابو سفیان نے بیان کیا کہ بخدا، اسی دن سے میں احساس کسری میں مبتلا ہو گیا تھا اور برابر اس بات کا یقین رہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دین غالب آکر رہے گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی ایمان داخل کر دیا۔ حالانکہ (پہلے) میں اس سے بڑی نفرت کرتا تھا۔

۲۰۱۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قنصی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد العزیز بن ابی حارزم نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے، ان سے سہل بن سعد ساندی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے خیر کی لڑائی کے موقع پر فرمایا تھا کہ اسلامی جہنڈا میں ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دو گنا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا، اب سب لوگ اس توقع میں تھے کہ دیکھیے جہنڈا کسے ملتا ہے، جو جمع ہوئی تو سب (جو مرگہ وہ تھے) اسی امید میں رہے کہ کاش انھیں کوئل جاسے لیکن آپ نے دریافت فرمایا، علی کہاں ہیں؟ عوف کہاں؟ کیا گویا کہ وہ آشوب چشم میں مبتلا ہیں۔ آخر آپ کے حکم سے انھیں بلایا گیا، آپ نے اپنا عتاب وہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور فوراً ہی وہ اچھے ہو گئے، جیسے پہلے کوئی تکلیف ہی نہ رہی ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ان (یہودیوں سے) اس وقت تک جنگ کریں گے جب تک یہ ہمارے جیسے (مسلمان) نہ ہو جائیں لیکن



حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی توقف کرو، پہلے ان کے میدان میں اتر کر انھیں اسلام کی دعوت دے لو، اور ان کے لیے جو چیز ضروری ہے اس کی خبر کرو (پھر اگر وہ نہ مانیں تو لڑنا) خدا کا وہ ہے کہ اگر تمھارے درویش ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو یہ تمھارے حق میں سرخ اذنوں سے برتر ہو کر ہے۔

۲۰۲۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابو اسحق نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے، کہا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تھے تو اس وقت تک کوئی اقدام نہیں فرماتے تھے جب تک صبح نہ ہوئے، جب صبح ہو جاتی اور اذان کی آواز سن لیتے تو رک جاتے اور اگر اذان کی آواز دسنائی دیتی تو اس یقین کے بعد کہ یہاں مسلمان نہیں ہیں آپ حملہ کرتے تھے، صبح ہونے کے بعد چنانچہ خیر بنی تمیم میں ہم رات میں پہنچے تھے۔

۲۰۳۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہیں ساتھ لے کر ایک طرفہ کے لیے تشریف لے گئے اور ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان سے حمید نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بنی تمیم لے گئے۔ رات میں اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی قوم تک رات کے وقت پہنچتے تو صبح سے پہلے ان پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو یہودی اپنے پیادے اور ڈاکو لے کر باہر رکھینٹوں میں کام کرنے کے لیے نکلے جب انھوں نے لشکر دیکھا تو چیخ پر پڑے، محمد بنہ انھوں نے لشکر کے ساتھ راگئے، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اکبر و ارفع ہے، خیر تو تباہ ہوا کہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتر آتے ہیں تو اگر کفر سے ڈرتے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔

۲۰۴۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انھیں شعیب نے خبر دی، انھیں زہری نے، ان سے سعید بن مسیب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں، یہاں تک کہ وہ اس کا اقرار کر لیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پس جس نے اقرار کر لیا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔

نہ یاد رہے کہ یہ حکم حالت امن کا نہیں ہے، بلکہ جس قوم سے مسلمانوں کی لڑائی ہو رہی ہو جنگ کے سے حالات ہوں یا لڑائی ہو رہی ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ کہ لا الہ الا اللہ کے اقرار کے بعد ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ اس پر لوٹ اس سے پہلے بھی گزر چکا ہے۔

حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاتَّخِذْهُمْ بِمَا يَحِبُّ عَلَيْهِمْ قَوْلَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَكْفِيكَ رَجُلًا وَاحِدًا تَحْيِيكَ لَكَ مِنْ خَيْرِ النَّعَمِ ۖ

بِزَيْتِ بَنِي بَنِي

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَزَا قَوْمًا لَمْ يَفْزَحْ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِنْ سَمِعَ إِذَا تَأَمَّسَ دَانَ لَمْ يَسْمَعْ إِذَا تَأَمَّسَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَتَزَلُّنَا حَتَّى نَلِوَا ۖ

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عَزَا يَحْدُثُنَا عِنْدَ اللَّهِ بْنِ مُسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهَا لَيْلًا وَكَانَتْ إِذَا جَاءَ قَوْمًا بَلِيلٌ لَا يُغَيِّرُ عَلَيْهِمْ حَتَّى يُصْبِحَ فَلَمَّا أَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُودُ بَيْسَا خِيَمِهِمْ وَمَكَاتِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالتَّحِيَّاتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَيَاحُ الْمُسْلِمِينَ ۖ

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسْتَيْبِ أَنَّ أُمَامَةَ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ

تو اس کی جان اور مال پھر ہم سے محفوظ ہے، سو اس کے حق کے (یعنی اس نے کوئی ایسا جرم کیا جس کی بنا پر قاتل اس کی جان و مال نہ دیں گے، اس کے سوا) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ اس کی روایت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کی ہے۔

۲۰۷۔ جس نے غزوہ کا ارادہ کیا لیکن اسے راز میں رکھنے کے لیے کسی اظہار کے موقع پر ذومعین لفظ بول دیا۔ اور جس نے جمعرات کے دن کوچ کو پسند کیا۔

۲۰۵۔ ہم سے یحییٰ بن کثیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، انھیں عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے، کوئیں (جب نابینا ہو گئے تھے) ساتھ ان کے دوسرے صاحب زادوں میں سے بھی انھیں لے کر راستے میں ان کے آگے آگے چلتے تھے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا کہ وہ (غزوہ تبوک میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصول یہ تھا کہ جب آپ کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذومعین الفاظ استعمال کرتے (تاکہ دشمن جو کچھ نہ ہو جائیں)۔

۲۰۶۔ اودہ سے احمد بن محمد نے حدیث بیان کی، انھیں عبد اللہ نے خبر دی، انھیں یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی، کہا کہ میں نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً جب کسی غزوے کا ارادہ کرتے تو اس کے اظہار میں ذومعین الفاظ استعمال کرتے، جب غزوہ تبوک کا موقع آیا تو چونکہ یہ غزوہ بڑی سخت گرمی میں ہوا تھا، طویل سفر اور ٹاپالے کرتا تھا اور مقابلہ بھی بہت بڑی فوج سے تھا، اس لیے آپ نے مسلمانوں سے اس کے متعلق واضح طور پر فرمایا تھا تاکہ دشمن کے مقابلہ کے لیے پوری تیاری کر لیں چاہے (غزوہ کے لیے) جہاں آپ کو جانا تھا (یعنی تبوک) اس کا آپ نے وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا تھا یونس سے روایت ہے، ان سے زہری نے بیان کیا، انھیں عبد الرحمن بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ عموماً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر کے لیے نکلتے تھے، مجھ سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے شہام نے حدیث بیان کی، انھیں عمر نے خبر دی،

مِثْلِي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِصَابِهِ عَلَى اللَّهِ نَوَافِعُ عَمْرُو بْنُ هَمْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

من منعت منعت

بَابُ ۱۱ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَزَى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخُمَيْسِ ۝

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدًا كَعْبُ ثَمَنٍ بَيْنَهُ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا ۝

من منعت منعت

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا يُرِيدُ غَزْوَةً يَغْزُوَهَا إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَعَزَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ الْأَنْبِيَّاتِ وَمَقَارَاً وَاسْتَقْبَلَ غَزْوَةً وَعَدَّوْ كَثِيرٌ نَجَلَى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لَيْسَ أَهْبَأَ أَهْبَةً عَدُوَّهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ بِرُجُحِهِ السَّقِيُّ يُرِيدُ وَهْنُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَقُولُ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انھیں نہ ہری نے، انھیں عبدالرحمن بن کعب بن مالک نے اور انھیں ان کے والد نے کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے جمعرات کے دن نکلے تھے۔ آپ جمعرات  
کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

۱۲۸۔ ظہر کے بعد کوچ۔

۲۰۷۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے حدیث بیان کی  
ان سے ایوب نے، ان سے ابو قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی (پھر ظہر کے بعد حجۃ الوداع کے لیے کو سفر  
تشریف لے جاتے ہوئے) عصر کی نماز دو الحمدیں و دو رکعت پڑھی اور میں نے سنا  
کہ صحابہ حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ ایک ساتھ کہہ رہے تھے۔

۱۲۹۔ مہینے کے آخری دنوں میں کوچ۔ اور کرب سے بیان کیا،

ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع  
کے لیے مدینہ سے ذی قعدہ کی پچیس کو تشریف لے چلے تھے اور کہ منظر  
ذی الحج کی چوتھی کو پہنچ گئے تھے۔

۲۰۸۔ ہم سے عبداللہ بن مسعود نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے، ان  
سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے عمرو بنت عبدالرحمن نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ  
عنہا نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع کے لیے (ہم ذی قعدہ کی پچیس کو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ (مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ ہمارا مقصد حج کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا  
جب ہم مکہ سے قریب ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس کے  
ساتھ قربانی کا جانور ہو، جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا اور مردہ کی سعی  
سے فارغ ہوئے تو طواف ہو جائے (پھر حج کے لیے بدیں احرام باندھے) حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے یہاں گلے کا گوشت آیا،  
میں نے پوچھا کہ یہ کیا گوشت ہے؟ تو بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
الوداع کی طرف سے جو قربانی کی ہے یہ اسی کا گوشت ہے یہی نے بیان کیا کہ میں  
نے اس کے بعد اس حدیث کا ذکر قاسم بن محمد سے کیا تو انھوں نے بتایا کہ سیدہ  
عمرو بنت عبدالرحمن نے تم سے حدیث پوری صحت کے ساتھ بیان کی۔

عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْحَبَشَةِ فِي غَزْوَةٍ  
تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْحَبَشَةِ

باب ۱۲۸ الخُرُوجُ بَعْدَ الظُّهْرِ

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ  
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي رَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَأْتِيهِ نِيَّةُ الظُّهْرِ أَرِيحًا  
وَالْعَصْرِ يَدِي الْحُلَيْفَةِ رَكَعَتَيْنِ وَسَمِعْتُمْ يَكُونُونَ  
بِهِمَا جَمِيعًا

باب ۱۲۹ الخُرُوجُ آخِرَ الشَّهْرِ، وَقَالَ كُرَيْبٌ

عَنْ بَنِي عَبَّاسٍ رُتَلَخَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِنَ الْمَدِينَةِ لِيُخْصِيَ بَقِيَّتَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَ  
قَوْمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ يَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ مَالِكٍ  
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهَا  
سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْصِيَ يَالٍ بَقِيَّتَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا تَرَى  
إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَخَلْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ  
بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ  
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا خَلَّ عَلَيْنَا يَوْمَ السَّحْرِ يَلْحِمُ يَهْرُ  
تَقَلْتُ مَا هَذَا فَقَالَ نَحَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى قَدْ كَرِهْتُ هَذَا  
الْحَدِيثَ لِلْقِسْمَانِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَشْكُ وَاللَّهِ  
بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

الحمد لله کہ تفہیم النجاری کا گیارہواں پارہ ختم ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بارہواں پارہ

باب ۵۱۔ الخُرُوجُ فِي رَمَضَانَ؛ ۵۰۔ رمضان میں کوچ؛

٩٠٠. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ  
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَصَامَ حَتَّى  
يَبْلُغَ الْكَدِيدُ أَفْطَرَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ  
أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ

۵۰۔ ۱۔ رمضان میں کوچ ÷

۲۰۹۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عید اللہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے لئے ہینے سے) رمضان میں نکلا تھے اور روزے سے تھے، پھر جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے افطار کیا، سفیان نے بیان کیا کہ زہری نے بیان کیا انہیں عید اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، اور زہری حدیث بیان کی۔

**باب ١١** التَّوْبِيعِ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ  
أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ بَكْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ  
بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ وَكَانَ ثَمَانَانِ يَفْقَهُتُمْ مُلَانًا  
يَرْجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَتَاهُمَا فَهَرٍ  
قَوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ أَتَيْنَاكَ نُودِعُهُ  
حِينَ آرَدْنَا انْخِرُوجَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ  
أَمْرُكُمْ أَنْ تَعَرَّموا مُلَانًا وَفُلَانًا  
بِالنَّارِ وَإِنَّ النَّارَ لَا يَعْذِبُ بِهَا إِلَّا  
اللَّهُ فَإِنْ أَخَذْتُمُوهَا فَعَسَا قَوْهُمَا

۱۵۱۔ رخصت کرنا، اور ابن وہب نے بیان کیا، انہیں عمرو بن عبد دی، انہیں کیر نے انہیں سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس ایک بہم پر بھیجا اور ہمیں ہدایت کی کہ اگر فلاں فلاں، دو قریشیوں کا آپ نے نام لیا۔ مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے کوہِ کعبہ کا ارادہ کیا تو آپ کی خدمت میں رخصت ہونے کے لئے حاضر ہوئے اس وقت آپ سے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ فلاں فلاں اشخاص اگر تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کیلئے مناسب نہیں ہے اس لئے اب اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کر دنا۔

۱۵۲۔ امام کے احکام سننا اور ان کو بجالانا :

بَابُ الْاسْمِعُ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ :

۱۔ انسان، خواہ کتنا ہی بڑا مجرم کیوں نہ ہو، بلکہ کسی بھی جاندار کو بعد میں خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے جلاسنے کی سزا کی ممانعت کر دی تھی۔ یہ آپ کا حکم اس سے پہلے کا ہے اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے پھر شریعت اسلامی کا قانون یہی قرار پایا ہے کہ خواہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو جلاسنے کی سزا کسی کو بھی نہ دی جائے، جیسا کہ خود اس حدیث کے آخر میں اس کی تصریح ہے:

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْعِصْيَةِ فَإِذَا أُمرَ بِعِصْيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ :

۲۱۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل بن زکریا نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (حکومت اسلامی کے احکام) سنا اور بجالانا (ہر فرد کے لئے) ضروری ہے، جب تک گناہ کا حکم نہ دیا جائے، کیونکہ اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو پھر نہ اسے سنا چاہیے اور نہ اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۵۳۔ امام کی حاکمیت میں لڑا جائے اور ان کے زیر سایہ زندگی گزاری جائے :

باب ۳۵ - يُقَاتِلُ مِنْ وَرَاءِ الْأَمَامِ وَيُسْقَى مِنْهُ :

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَحْتُنِ الْأَخِرُونَ السَّابِقُونَ وَيَهْدَى الْإِنْسَادُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي فَيُعْطَى الْأَمِيرُ فَقَدْ عَصَانِي وَإِنَّمَا الْإِمَامُ حَبْنَةُ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُسْقَى مِنْهُ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ :

۲۱۱۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی، ان سے الاعرج نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہونے کے باوجود (آخرت میں) سب سے پہلے اٹھائے جائیں گے، اور اسی سلسلہ کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام کی مثال ڈھال جیسی ہے کہ اس کے پیچھے رہ کر جنگ کی جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ دشمن کے حملہ سے بچا جاتا ہے۔ پس اگر امام نہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کو شعار بنائے تو اسے اس کا اجر ملے گا، لیکن اگر اس کے خلاف کہے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔

باب ۳۶ - الْبَيْعَةُ فِي الْحَدْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى السَّوْتِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ :

۵۴۔ لڑائی کے موقع پر یہ عہد لینا کہ کوئی فرار نہ اختیار کرے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ موت پر عہد لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے راضی ہو گیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے عہد کیا :

۱۔ جنگ کے موقع پر امام موت پر عہد لے یا صبر و استقامت اور کسی بھی صورت میں فرار اختیار کرنے پر، دونوں کا مقصد ایک ہی ہے، بعض حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد نہ لیا جائے، کیونکہ مقصود موت نہیں ہے بلکہ جنگ کے موقع پر استقامت اور لڑکر مقابلہ کرنا ہے، نہ کہ موت جن حضرات نے یہ فرمایا کہ موت پر عہد لینا چاہیے تو ان کا بھی مقصد سختی سے سخت موقع پر عہد و استقامت اور فرار اختیار کرنے کے سوا اور کچھ نہیں

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمَقْبُولِ فَمَّا اجْتَمَعَ مَنَا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا، تَحْتَهَا كَانَتْ رَهْمَةٌ مِنَ اللَّهِ فَسَالَتْ نَافِعًا عَلَى اتِي شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ

۲۱۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی، ان سے تافع نے بیان کیا اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (صلح حدیبیہ کے بعد) جب ہم دوسرے سال پھر آئے تو ہم میں سے (جنہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا) دو شخص بھی اس درخت کی نشان دہی پر متفق نہیں تھے جس کے نیچے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی، میں نے تافع سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے کس بات پر بیعت کی تھی، کیا موت پر لی تھی؟ فرمایا کہ نہیں بلکہ نصبر و استقامت پر بیعت لی تھی۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَادِ بْنِ تَيْمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَوْثِ أَتَانَا كِلَا ابْنَيْ قَتَالَةَ ابْنِ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ اثْنَانِ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا بَايَعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہیب نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن یحییٰ نے، ان سے عباد بن تیمیم نے، ان سے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حوثہ کی لڑائی کے زمانہ میں ایک صاحب ان کے پاس آئے اور کہا کہ عبد اللہ بن حنظلہ لوگوں سے (یزید کے خلاف) موت پر بیعت لے رہے ہیں، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں اب اس پر کسی سے بیعت (عہد) نہیں کروں گا۔

بقیہ ۱۔ ویسے اگر کمانڈر کی ہدایت پر پوری فوج پسپائی کرے تو یہ قطعاً الگ چیز ہے، مقصود یہی ہے کہ لڑائی کے وقت فوج کے ایک ایک فرد کو کمانڈر کی ہدایت سے ایک اپرچ نہ ہٹنا چاہیئے۔ کوئی ایسا نہ کرے کہ اپنی تہا کی جان بچانے کے لئے کسی موقع پر بھاگ پڑے یا کمانڈر کی ہدایت کے بغیر اپنی جگہ سے ہٹے۔ ۲۔ یعنی صلح سے پہلے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر آئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناحق خون کا (جس کے متعلق بعد میں معلوم ہوا کہ خبر غلط تھی) بدلہ لینے کے لئے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بیعت لی تھی کہ اس ناحق خون کے بدلے کے لئے آخری دم تک کفار سے لڑیں گے، اس بیعت پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اظہار قرآن میں فرمایا تھا، اور یہ اس بیعت میں شریک ہونے والے تمام صحابہ کے لئے فخر اور دین و دنیا کا سب سے بڑا اعزاز ہو سکتا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر بعد میں جب ہم صلح کے سال کے عمرہ کی قضا کرنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تو ہم اس جگہ کی نشاندہی نہ کر سکے جہاں بیٹھ کر اس حضور نے ہم سے عہد کیا تھا، پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک عظیم الشان واقعہ تھا، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس جگہ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول بہت زیادہ ہو گا، جہاں بیٹھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام صحابہ سے اللہ کے دین کے لئے اتنی اہم بیعت لی تھی، اس لئے ممکن تھا کہ اگر وہ جگہ ہمیں معلوم ہوتی تو امت کے بعض افراد اس کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جاتے اور ممکن تھا کہ جاہلی اور غوث عقیدہ قسم کے لوگ مسلمان اس کی تعظیم و تکریم متروک کر دیتے، اس لئے یہ بھی خدا کی بڑی رحمت تھی کہ اس جگہ کے آثار و نشانات ہمارے ذہنوں سے بھلا دیئے اور امت کے ایک طبقہ کو فساد عقیدہ میں مبتلا ہونے سے بچالیا۔

۳۔ یعنی مقام حدیبیہ میں صلح سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام صحابہ کے ساتھ میں نے اس کا عہد کیا تھا۔ وہ ایک عہد کافی ہے، آپ کے بعد کسی کے سامنے اس عہد کی اب ضرورت نہیں۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا الْكَوْكَبِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَمَلَكَ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْكُوَيْعِ أَلَا تَبْأَيِعُنِي قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَهْلُهَا فَبَايَعْتَهُ النَّاسُ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ ۝

۲۱۴۔ ہم سے محمد بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے حدیث بیان کی اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (حدیث کے موقع پر) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت (عہد) کی، پھر ایک درخت کے سائے میں آکر کھڑا ہو گیا، جب لوگوں کا جھوم کم ہوا تو اس حضورؐ نے دریافت فرمایا، ابن الاکوع، کیا بیت نہیں کر دے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو بیعت کر چکا ہوں، آل حضورؐ نے فرمایا، لیکن ایک مرتبہ اور اچانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی۔ (یزید بن ابی عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا، ابوسلمہ! اس دن آپ حضرات نے کس بات کا عہد کیا تھا؟ فرمایا کہ موت کا۔

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ الْإِنصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا، عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيَيْنَا بَدًّا، فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَأَكْمِرِ الْإِنصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ ۝

۲۱۵۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے حمید نے بیان کیا اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوہ خندق کے موقع پر) کہتے تھے، ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسے جہاد کا عہد کیا ہے، ہمیشہ کے لئے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر انہیں یہ جواب دیا، آپ نے فرمایا اے اللہ! زندگی تو بس آخرت کی زندگی ہے، پس آپ (آنحضرتؐ میں) انصار اور مہاجرین کا اکرام کیجئے۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَآخِي فَقُلْتُ يَا يَغْنَا عَلَى الْهَجْرَةِ فَقَالَ مَضَتْ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تَبَايَعْنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ ۝

۲۱۶۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے محمد بن فضیل سے سنا، انہوں نے عامر سے، انہوں نے ابو عثمان سے اور ان سے مجاشع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ (فتح مکہ کے بعد) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجئے، آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہجرت تو (مکہ کے فتح ہونے کے بعد، وہاں سے) ہجرت کر کے آنے والوں پر ختم ہو گئی میں نے عرض کیا، پھر آپ ہم سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام اور جہاد پر۔

بَابُ ۵۵ - غَزْوِ الْأَمِيرِ عَلَى النَّاسِ  
فَيَسْأَلُ يَطْلِقُونَ ۝

۵۵۔ لوگوں کے لئے امام کی اطاعت انہیں امور میں واجب

ہوتی ہے جن کی قدرت ہو،

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ آتَانِي الْيَوْمَ

۲۱۷۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو داؤد نے..... اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک

شخص آیا اور ایسی بات پوچھی کہ میری کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا جواب کیا دوں، اس نے پوچھا، مجھے یہ مسئلہ بتائیے کہ ایک شخص سرور را درخوش ہتیار بند ہو کر ہمارے حکام کے ساتھ جہاد کے لئے جاتا ہے، پھر حکام ہمیں (اور اسے بھی) ایسی چیزوں کا مکلف قرار دیتے ہیں جو ہماری طاقت سے باہر ہیں؛ تو ہمیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے، میں نے اس سے کہا بخدا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تمہاری بات کا کیا جواب دوں، البتہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کی حیات مبارکہ میں) تھے تو آپ کو کسی بھی معاملہ میں صرف ایک مرتبہ حکم کی ضرورت پیش آتی تھی اور ہم فوراً ہی اسے بجا لاتے تھے۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ تم لوگوں میں اس وقت تک خیر رہے گی جب تک تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے، اور اگر تمہارے دل میں کسی معاملہ میں شبہ پیدا ہو جائے (کہ کرنا چاہیئے یا نہیں) تو کسی عالم سے اس کے متعلق پوچھ لو۔ تاکہ تشفی ہو جائے، وہ دور بھی آنے والا ہے کہ کوئی ایسا آدمی بھی (جو صحیح صحیح مسئلہ بتا دے) تمہیں نہیں ملے گا، اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، جتنی دنیا باقی رہ گئی ہے وہ وادی کے اس پانی کی طرح ہے جس کا اچھا اور صاف حصہ تو پیا جا چکا ہے اور گدلا باقی رہ گیا ہے (تقویری مقدار میں)

رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمِيرٍ مَا دَرَيْتُ مَا أَدْرُو عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤَدِّيًا تَنِيضًا يَخْرُجُ مَعَ امْرَأَتِهِ فِي الْمَغَائِرِ فَيَعْزِمُ عَلَيْهَا فِي أَشْيَاءٍ لَا تُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسَى أَنْ لَا يَعْزِمَ عَلَيْهَا فِي أَمْرِ إِلَّا مَوْلاً حَتَّى تَفْعَلَهُ وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاةٌ مِنْهُ وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَجِدَ ذُلًّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْعَرَ مَا عَبَّوْا مِنَ النَّاسِ إِلَّا كَالثَّغْبِ شَرِبَ مَصْفُوكًا وَبَقِيَ كَدُّ ذُلًّا

۱۵۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن ہوتے ہی

جنگ نہ شروع کر دیتے تو پھر سورج کے زوال تک ملتوی رکھتے۔

بَابُ ۱۵۷۔ كَاتَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِذَا لَحِقَ يُقَاتِلُ أَوَّلَ النَّهَارِ الْآخِرِ

اِشْتَارَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْتَدٍ

حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ

عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّصْرِ

مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُيَيْنَةَ اللَّهُ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ

كَتَبَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي بَعْضِ أَيَّامِ التَّيِّ لَفِيَ فِيهَا أَنْتَظَرُ حَتَّى مَالَتْ

الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ

لَا تَتَمَسَّكُوا بِقَاعِ الْعَدُوِّ وَسَلُّوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ

فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ قَاصِدُوا وَعَلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ

تَحْتَ ظِلِّ الشَّيْءِ ثُمَّ قَالَ أَلَلَّهُمْ مُنْزِلَ

الْكِتَابِ وَمُجْرَى السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَخْزَابِ

۲۱۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے معاویہ بن عمرو نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ سالم ابی انصر نے، سالم ان کے کاتب تھے۔ بیان کیا کہ عبید اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے انہیں خط لکھا اور میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقع پر، جس میں لڑائی ہوئی تھی، سورج کے زوال تک جنگ شروع نہیں کی، اس کے بعد آپ صحابہؓ سے مخاطب ہوئے، اور فرمایا: لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو۔ البتہ جب دشمن سے مدد بیڑ ہو ہی جا تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادل بھیجے والے، انہماک دشمن کے دستوں کو شکست دینے والے! نہیں



إِهْزِمُوهُمْ وَانصُرْنَا عَلَيْهِمْ ۝

**باب ۵۷** - اسْتَيْدَا اَنْ التَّوَجَّلِ اِلَى مَامَ  
يَقُولُهُ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اٰمَنُوا  
بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهُ عَلٰى اَمْرٍ  
جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ  
اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اِلَى الْاٰخِرِ الْاٰيَةِ ۝

حَدَّثَنَا

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ  
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ عَزَّوْتُ  
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَتَلَاخَقْ بِي اَنْتَ بِي صَلَّيْتُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا  
عَلَى نَاصِحَةٍ لَّنَا قَدْ اَعْيَا فَلَا يَكَاؤُ بَيْسِيرُ فَقَالَ  
لِي مَا بَيْعِيْرُكَ قَالَ ثَلُثُ عَمِيٍّ قَالَ فَتَخَلَّفَ  
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَ لَهِ  
دَعَاؤُهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ بَدَى الْاِبِلِ قُدَّ اَمَهَا  
بَيْسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَيْعِيْرُكَ قَالَ ثَلُثُ  
بَحِيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَيْمِعُنِيْرُ  
قَالَ فَاَسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَّنَا نَاصِحٌ غَيْرُهُ  
قَالَ فَقُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ فَبَعِيْرِيْهِ فَبَغْنُهُ اَيَّاهُ عَلٰى  
اَنْ لِي تَقَارَ ظَهْرُهُ حَتّٰى اَبْلَغَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّيْ عَدُوْسِيْ فَاَسْتَاذَنُكَ فَاَذِنَ  
لِي فَتَقَدَّمْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتَيْتُ  
الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتَنِيْ مَا لِيْ فَمَا لِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَلَاخَرُهُ  
يَسْتَاذِنُ فِيْهِ فَلَا مَنِيْ قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ  
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِيْنَ اَسْتَاذَنْتُهُ  
هَلْ تَرَوُجَّتْ بَكَرًا اَمْ قَيْبًا فَقُلْتُ تَرَوُجَّتْ  
قَيْبًا فَقَالَ هَلَّا تَرَوُجَّتْ بَكَرًا مُّلاَئِمًا وَمُلَاَئِمًا  
ثَلُثُ يَا رَسُولَ اللهِ تَوَوَّيْتُ وَالْمَدِيْنَةُ اَوْسَتْ شَيْهًا

شکست دیجئے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد کیجئے۔

۵۷۔ امام سے اجازت لینا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد  
کی روشنی میں کہ ”بے شک مومن وہ لوگ ہیں، جو اللہ اور  
اس کے رسول پر ایمان لائے، اور جب وہ اللہ کے رسول  
کے ساتھ کسی اجتماعی معاملے میں مصروف ہوتے ہیں تو ان  
سے اجازت لئے بغیر ان کے یہاں سے نہیں جاتے ابے شک  
وہ لوگ جو آپ سے اجازت لیتے ہیں، آخر آیت تک“ ۱۱

۲۱۹۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہیں جریر  
نے خبر دی، انہیں میفرہ نے، انہیں شعبی نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ایک غزوہ میں شریک تھا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اپنے ایک اونٹ پر سوار  
تھا۔ چونکہ وہ تنگ چکا تھا اس لئے بہت دھیرے دھیرے چل رہا تھا  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے  
اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تنگ گیا ہے، بیان کیا کہ پھر  
حضور اکرم پیچھے گئے اور اسے ڈانٹا اور اس کے لئے دعا کی، اس کے بعد  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس اونٹ کے آگے آگے چلتے رہے پھر  
آپ نے دریافت فرمایا، اپنے اونٹ کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا  
کہ اب اچھا ہے آپ کی برکت سے ایسا ہو گیا ہے، آپ نے فرمایا، پھر کیا  
اسے بھیج گئے؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں شرمندہ ہو گیا، کیونکہ ہمارے پاس  
اس کے سوا اور کوئی اونٹ نہیں تھا، بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، جی ہاں  
آپ نے فرمایا پھر بیچ دو، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو بیچ دیا، اور  
طے یہ پایا کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا، بیان کیا کہ میں نے  
عرض کیا، یا رسول اللہ امیری شادی ابھی نئی ہوئی ہے۔ میں نے آپ  
سے (اپنے گھر جانے کی) اجازت چاہی تو آپ نے اجازت عنایت فرما  
دی، اس لئے میں سب سے پہلے مدینہ پہنچ آیا، مجباموں سے ملاقات  
ہوئی تو انہوں نے مجھ سے اونٹ کے متعلق پوچھا جو معاملہ میں کر چکا تھا  
اس کی انہیں اطلاع دی تو انہوں نے مجھے بہت برا بھلا کہا، جب میں نے حضور  
اکرم سے اجازت چاہی تھی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا تھا کہ کنوڑی

سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں نے عرض کیا تھا کہ ثیبہ سے! اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ باکرہ سے کیوں نہ کی وہ بھی تمہارے ساتھ کھلتی اور تم بھی اس کے ساتھ کھلتے (کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی ابھی کنوارے تھے) میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد کی وفات ہو گئی ہے یا (یہ کہا کہ) وہ شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں، اس نے مجھے اچھا معلوم نہیں ہوا کہ انہیں جیسی کسی لڑکی کو بیاہ لاؤں، جو نہ انہیں ادب سکھا سکے، نہ ان کی نگرانی کر سکے، اس لئے میں نے ثیبہ سے شادی کی، تاکہ وہ ان کی نگرانی کرے اور انہیں ادب سکھا سکے۔

وَلِيَّ اَعْوَالٍ صَعَارٌ فَكَرِهَتْ اَنْ اَتَزَوَّجَ مِنْهُنَّ فَلَا تُزَوِّجُهُنَّ وَلَا تَقَوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجَتْ نَيْبًا لَتَقَوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَدَدْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَتَرَدَّ عَلَيَّ قَالَ الْمُصَيِّرُ لَا هَذَا فِي قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا تَزَوِّجِي بِهِ بَأْسًا

۱۵۸۔ نئی نئی شادی ہونے کے باوجود جنہوں نے غزوے میں شرکت کی۔ اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے ہے۔  
۱۵۹۔ شب زفاف کے بعد جس نے غزوہ میں شرکت کو پسند کیا۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے۔  
۱۶۰۔ خوف اور دہشت کے وقت امام کا آگے بڑھنا (حالات معلوم کرنے کے لئے)

**باب ۵۸۔** مَنْ عَزَا وَهُوَ حَدِيثٌ مُعْتَدٍ يُعْزِئُهُ فِيهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**باب ۵۹۔** مَنْ اخْتَارَ الْغَزَا وَبَعْدَ الْبَيْتَاءِ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**باب ۶۰۔** مُبَادَرَةُ الْإِمَامِ مِنْهُ الْغَزَا

۲۲۰۔ ہم سے مسند حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ میں خوف و دہشت پھیل گئی، ایک متوقع خطرہ کی بناء پر (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر حالات معلوم کرنے کے لئے سب سے آگے تھے) پھر آپ نے فرمایا کہ ہم نے تو کوئی بات محسوس نہیں کی، البتہ اس گھوڑے کو ہم نے دریا یا (تیزی اور چابک دستی میں) خوف اور دہشت کے موقع پر سرعت اور گھوڑے

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَزَعٌ فَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسَا لَابِي طَلْحَةَ فَقَالَ مَا آيَاتُنَا مِنْ شَيْئٍ وَإِنْ وَجَدْنَا لَابِي حُزًّا  
**باب ۶۱۔** السُّرْعَةُ وَالْكَفْ فِي الْغَزَا

کو ایڑ لگانا

۲۲۱۔ ہم سے فضل بن سہیل نے حدیث بیان کی، ان سے حسین بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے جابر بن حازم نے حدیث بیان کی، ان سے محمد نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا الْقَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ فَنَزَّ النَّاسُ فَقَوَّيْتُ دَسْوَالَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَسَّيْتُ لِي أَبِي طَالِبَةَ بِطَيْبَتَا  
ثُمَّ حَرَجَ بِيْرُ كُفَى وَخَدَّ كُفَى النَّاسُ بِيْرُ كُفَى  
خَلْفَهُ فَقَالَ لَمْ تَرَ أَعْوَارَهُ لَبَحْرٍ فَمَا سَبَقَ  
بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ ۝

میں خوف اور دہشت پھیل گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب  
رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو بہت سست تھا، سوار ہوئے اور تنہا  
(اس کی کوئی نگاہ نہیں) ایڑ لگائے ہوئے آگے بڑھے، اصحاب بھی آپ کے  
پیچھے سوار ہو کر نکلے، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ خوف زدہ ہونے کی کوئی  
بات نہیں، البتہ یہ گھوڑا تو دریا ہے۔ اس دن کے بعد پھر وہ گھوڑا (دور  
وغیرہ کے مواقع پر) کبھی پیچھے نہیں رہا۔

## باب ۶۲ - الْجَعَالُ وَالْعَمَلَانِ فِي السَّبِيلِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لَابْنِ عُثْمَرَ الْعَنْزَوِيَّ  
قَالَ رَأَيْتُ أُحِبُّ أَنْ أُعِينَكَ بِصَلَاةٍ ثَقِيَّةٍ  
مِنْ مَالِي قُلْتُ أَوْسَمَ اللَّهُ عَلَيَّ قَالَ  
إِنْ غَنَاتَكَ لَكَ وَإِنْ أُحِبُّ أَنْ يَكُونَ مِنْ  
مَالِي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَقَالَ عُثْرَانُ نَاسًا  
يَأْخُذُونَ مِنْ هَذَا الْمَالِ لِيُجَاهِدُوا  
ثُمَّ لَا يُجَاهِدُونَ فَمَنْ فَعَلَهُ فَتَحَبُّ  
أَحَقُّ بِسَالِهِ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ مَا أَخْذَ  
وَقَالَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ إِذَا دَفِيعَ إِلَيْكَ  
شَيْءٌ فَخُذْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاصْنَعْ  
بِهِ مَا شِئْتَ وَضَعَهُ عِنْدَ أَهْلِكَ ۝

## ۶۲۔ جہاد کی اجرت اور اس کے لئے سواریاں جیسا

کرنا، مجاہد نے بیان کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے  
اپنے غزوے میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے فرمایا  
کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی تمہاری، اپنی طرف سے کچھ  
مالی مدد کروں (جس سے جہاد کی تیاریاں اچھی طرح کر سکو)  
میں نے عرض کیا کہ اللہ کا دیا ہوا میرے پاس کافی ہے، لیکن  
انہوں نے فرمایا کہ تمہاری سرمایہ کاری نہیں مبارک ہو  
میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح میرا مال بھی اللہ کے  
راستے میں خرچ ہو جائے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بہت  
سے لوگ اس مال کو (بیت المال کے) اس شرط پر لیتے ہیں کہ  
وہ جہاد میں شریک ہوں گے، لیکن شرکت سے بعد میں گریز  
کرتے ہیں، اس لئے جو شخص یہ طرز عمل اختیار کرے گا تو ہم  
اس کے مال کے زیادہ حق دار ہیں، اور ہم سے وہ مال جو اس نے (بیت المال کا) لیا تھا وصول کر لیں گے، طاووس اور مجاہد نے  
فرمایا کہ اگر نہیں کوئی چیز اس شرط کے ساتھ دی جائے کہ اس کے بدلے میں تم جہاد کے لئے نکلو گے تو تم اسے جہاں جی چاہے  
خرچ کر سکتے ہو، اپنے گھر کی ضروریات بھی لا سکتے ہو (البتہ جہاد میں شرکت ضروری ہے)

## ۶۲۔ حَدَّثَنَا أَنَحْنِيْدُ تِي حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِيْهُ لِيْ أَتَى مَسَاكِيْنَ رَيْنِ

۶۲۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث

بیان کی، بیان کیا کہ میں نے مالک بن انس سے سنا انہوں نے زید بن

سے بیان اس سے اجرت مراد ہے جو جہاد میں شرکت نہ کرنے والا کوئی شخص اپنی طرف سے کسی آدمی کو اجرت دے کر جہاد پر بھیجتا ہے۔ جہاں تک  
جہاد پر اجرت کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اجرت لینا جائز ہے، اگرچہ اس کے بعد جہاد میں وہ زور باقی نہیں رہ جاتا اور یقیناً ثواب میں بھی  
کمی ہوتی ہوگی۔ یوں جہاد کا حکم سب کے لئے برابر ہے اس لئے کسی معقول عذر کے بغیر اس میں شرکت سے پہلو تہی کرنا مناسب نہیں، البتہ  
یہ صورت اس سے الگ ہے کہ کسی پر جہاد فرض یا واجب ہو اور وہ جہاد میں جانے والے کی مدد کر کے ثواب میں شریک ہو جائے، جیسا کہ حضرت  
ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک مستحسن صورت ہے اور اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہو سکتا، یعنی جہاد میں شرکت سے  
بچنے کے لئے اگر ایسا فعل کرتا ہے تو پسندیدہ نہیں ہے، ہاں اگر شوق اور جذبہ سے کرے گا تو پسندیدہ اور مستحسن ہے۔

بْنِ اسْلَمَ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ قَالَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جُمِلْتُ عَلَى  
فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَإَيْتَهُ بِسَاءٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِيهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ  
وَلَا تُعَدُّ فِي صَدَقَتِكَ ۝

کہ اس گھوڑے کو تم نہ خریدو اور اپنا صدقہ ان خواہ خرید کر واپس نہ لو۔

۲۲۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَلَ عَلَى فَرَسٍ  
فِي سَبِيلِ اللهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَادَا ثَنِيَّتَهُ  
فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تُعَدُّ فِي صَدَقَتِكَ ۝

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ  
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لَوْلَا أَنَّ أَشْرَفَ عَلَى أُمَّتِي مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ  
وَلَكِنْ لَا أَجِدُ حِمْلَكَ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُ  
عَلَيْهِ وَيَشْتَقِي عَائِي أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَوَدِدْتُ  
رَأْيِي قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَتَلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ  
ثُمَّ قَتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ ۝

باب ۱۶۳۔ مَا قِيلَ فِي أَيَّامِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ  
قَالَ حَدَّثَنِي الثَّيْبِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَقِيلُ بْنُ  
ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ  
الْفَرَزْدِيُّ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ

اسلم سے پوچھا تھا اور زید نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا تھا ،  
وہ بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اللہ کے  
رستے میں (جہاد کے لئے) اپنا ایک گھوڑا ایک شخص کو سواری کے لئے دے دیا  
پھر میں نے دیکھا کہ (بازار میں) وہی گھوڑا بک رہا تھا، میں نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا میں اسے خرید سکتا ہوں، حضور اکرم نے فرمایا

۲۲۳۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے نافع نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کے راستے میں اپنا ایک گھوڑا سواری  
کے لئے دے دیا تھا، پھر انہوں نے دیکھا کہ وہی گھوڑا ایک رہا ہے، اپنے  
گھوڑے کو، انہوں نے خریدنا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس  
کے متعلق پوچھا تو ان حضور نے فرمایا کہ تم اسے نہ خریدو اور اس طرح  
اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

۲۲۴۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید قطان  
نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا، اور  
ان سے ابو صالح نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ  
عندہ سے سنا، آپ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر  
میری امت پر شاق نہ گزرتا تو میں کسی سریرہ (جہاد کے لئے جانے والے  
مجاہدین کا ایک چھوٹا ساد سنہ جس کی تعداد چالیس سے زیادہ نہ ہو)، کی  
شرکت نہ چھوڑتا، لیکن میرے پاس سواری کے اونٹ نہیں ہیں، اور یہ مجھ  
پر بہت شاق ہے کہ میرے ساتھی مجھ سے پیچھے رہ جائیں، میری تو یہ خواہش  
ہے کہ اللہ کے رستے میں، میں قتالی کروں اور قتل کیا جاؤں، پھر زندہ  
کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، اور پھر زندہ کیا جاؤں،

۱۶۳۔ جہاد کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پرچم،

۲۲۵۔ ہم سے سعد بن مریم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث  
نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے عقیل نے خبر دی، ان سے ابن شہاب نے بیان  
کیا، انہیں ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری  
رضی اللہ عنہ نے جو جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار تھے

جب حج کا ارادہ کیا تو (احرام باندھنے سے پہلے) کنگھی کی۔

۲۲۶۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے حاتم بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن ابی عبید نے، اور ان سے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں آئے تھے، انہیں آشوب چشم ہو گیا تھا، پھر انہوں نے کہا کہ کیا میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہاد میں شریک نہ ہوں گا، چنانچہ وہ نکلے اور آں حضورؐ سے جا ملے۔ اس رات کی جب شام کا وقت ہوا جس کی صبح کو ذی فحیح ہوا ہے تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اسلامی پرچم اس شخص کو دوں گا (یا آپ نے یہ فرمایا کہ) اکل اسلامی پرچم اس شخص کو جسے اللہ اور اس کے رسول پسند کرتے ہیں، یا آپ نے یہ فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے، اور اللہ اس شخص کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائے گا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آگئے، حالانکہ ان کے آنے کی یہیں کوئی توقع نہ تھی (کیونکہ آشوب میں مبتلا تھے) لوگوں نے کہا کہ یہ علی بھی آگئے اور حضور اکرمؐ نے جھنڈا انہیں کو دیا، اور اللہ نے انہیں کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔

۲۲۷۔ ہم سے محمد بن علاونے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے سنا کہ عباس رضی اللہ عنہ زبیر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ کیا یہاں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پرچم نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔؟

۲۲۸۔ مزدور، حسن اور ابن سیرین نے فرمایا کہ مال غنیمت میں سے مزدور کو بھی حصہ دیا جائے گا۔ عطیہ بن قیس نے ایک گھوڑا مال غنیمت کے حصے کے، نصف کی شرط پر لیا گھوڑے کے حصہ میں (فتح کے بعد، مال غنیمت سے) چار سو دینار آئے تو انہوں نے دو سو دینار خود رکھ لئے اور دو

اللہ عنہ وکَانَ صَاحِبَ لَوَاوِ دَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِمَّا اَدَّ الْحَجَّ فَرَجَلْ ۝  
۲۲۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اسْتَعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِہِ رَمَدٌ فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ دَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَخَرَجَ عَلَيَّ فَلَحِقَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَلَمَّا كَانَ مَسَاءً اَلَيْسَ لَكَ اَلْتِي تَتَّحِقُ فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ دَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لَا عِطِيَّةَ الرَّايَةِ اَوْ قَالَ لَا يَأْخُذَنَّ غَدَا رَجُلٌ يُحِبُّہُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُہُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُوْلُہُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَیْہِ قَدْ اَرَأَيْتَ بَعَلِي وَمَا تَرْجُوْہُ فَقَالُوْا هَذَا عَلَيٌّ فَاَعْطَاهُ دَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْہِ ۝

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَيْمِيَّةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ لِلزَّبِيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُمَا هُمَا مَرَكُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ ۝  
بَاب ۱۶۲۔ الْاَحْيَاءِ، وَقَالَ الْعَسْقُ وَابْنُ سَيْرِيْنٍ يَفْتَسِمُ لِالْاَحْيَاءِ مِنَ الْمَغْنَمِ

وَاَتَّخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فِرْسًا عَلٰی اَنْصَفٍ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ اَرْبَعًا وَاَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا فَاَخَذَ مَا ثَمِيْنًا وَاَعْطٰ صَاحِبُہُ مَا ثَمِيْنًا ۝  
بقیہ (نصف) گھوڑے کے مالک کو دے دیئے۔

۱۔ یعنی مجاہدین نے جہاد کے لئے جاتے وقت اگر کچھ مزدور، مزدوری متعین کر کے اپنے ساتھ لئے اپنی ضروریات اور کام وغیرہ کے لئے تو

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُوَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَحَمَلْتُ عَلَى بَكْرٍ فَهُوَ آذَنٌ أَعْمَالِي فِي تَقْسِي قَا سَجَرَتْ أَحْيَاوُ فَتَقَاتَلَ رَجُلًا فَقَعَضَ أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى فَأَنْتَزَعَهُ يَدَاهُ مِنْ يَمِينِهِ وَتَزَعَهُ تَنِيَّتُهُ قَاتِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْتَدَاهَا فَقَالَ أَيْدِي قَوْمٍ يَدَاكَ إِلَيْكَ فَتَقَضَّسُمَا كَمَا يَقْضُمُ الْفَعْلُ

اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے دانت کا بدلہ دو (میں نے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پیچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا، بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اسے چبا جاؤ جیسے اونٹ چباتا ہے۔

باب ۱۶۵۔ تَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْرَتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ سَلِّقْنِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبُ يَتَأَشْرِكُوا بِإِلَهِهِ قَالَ جَابِرٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسِيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمَةِ وَنِصْرَتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَنَا أَنْسَا تَائِدَةً آتَيْتُ بِمَقَاتِلِي خَزَائِمِ الْأَرْضِ فَوَضَعْتُ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَلِسُونَهَا

۲۲۸۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابن جریر نے حدیث بیان کی، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد یعلیٰ بن ابی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا اور ایک نوخیز اونٹ پر سوار تھا میرے اپنے خیال میں میرا یہ حمل، تمام دوسرے اہمال کے مقابلے میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد تھا (کہ اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا) میں نے ایک مزدور بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا، پھر وہ مزدور ایک شخص (خود یعلیٰ بن ابی رضی اللہ عنہ) سے لڑ پڑا اور ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ میں دانت سے کاٹ لیا، دوسرے نے جھٹ ہوا اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے آگے کا دانت ٹوٹ گیا، وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے دانت کا بدلہ دو (میں نے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پیچنے والے پر کوئی تاوان نہیں عائد کیا، بلکہ فرمایا تمہارے منہ میں وہ اپنا ہاتھ یوں ہی رہنے دیتا، تاکہ تم اسے چبا جاؤ جیسے اونٹ چباتا ہے۔

۱۶۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد، کہ ایک مہینہ کی مسافت تک میرے رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "مغربیہ ہم ان لوگوں کے دلوں کو مرعوب کر دیں گے، جنہوں نے کفر کیا ہے" اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا ہے۔" جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے روایت کی

۲۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے..... ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے جامع کلام (جس کی عبارت مختصر، فصیح و بلیغ اور معنی بھرپور ہوں) دے کر مبعوث کیا گیا ہے، اور رعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے۔ میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جا چکے (اپنے رب کے پاس) اور جن خزانوں کی وہ کنجیاں تھیں، انہیں تم اب نکال رہے ہو۔

کیا یہ مزدور اپنی مزدوری پالنے کے بعد، غنیمت کے مال کے بھی مستحق ہوں گے یا نہیں؟ اسی کا جواب اس باب میں دیا گیا ہے۔

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَيْمَانَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ أَخْبَرَنَا أَنَّ هِرَ ثُلَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِبَيْلِيَاءَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَأَ مِنْهُ قَرَأَ الْكِتَابَ كَثْرَةً عِنْدَ الْبَقْعَةِ فَأَرْكَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأَخْرَجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أَخْرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يُخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ

۲۳۰۔ ہم سے ابو ایمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک جب ہر قل کو ملا تو) اس نے اپنا آدمی انہیں تلاش کرنے کے لئے بھیجا، یہ لوگ اس وقت ایلیاء میں قیام پذیر تھے، آخر اس نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک منگوایا۔ جب وہ پڑھا چکا تو اس کے دربار میں بڑا ہنگامہ برپا ہو گیا، چاروں طرف سے آواز بلند ہونے لگی اور ہمیں باہر نکال دیا گیا، جب ہم باہر کر دیئے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی کبشہ (مرا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے) کا معاملہ تو اب بہت اگے بڑھ چکا ہے، یہ ملک بنی اصفر (قیصر روم) بھی ان سے ڈرنے لگا ہے۔

باب ۱۶۶۔ حَلَّ التَّوَادُّ فِي الْعَزْوِ، وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَتَرَوْهُ دُونََ قَارِئِ خَيْرَ السَّرَادِ وَالتَّقْوَى

۱۶۶۔ غزوہ میں زاد راہ ساتھ لے جانا، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اپنے ساتھ زاد راہ لے جایا کرو، پس بے شک عمدہ ترین زاد راہ تقویٰ ہے۔“

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاطَةَ عَنْ هِشَامَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَحَدَّثَنِي أَيُّمُنًا قَاطِمَةً عَنْ اسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعْتُ سَفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ لِسَفَرَاتِهِمْ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا تَرَبُّطُهُمْ بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللَّهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرِيطُ بِهِ إِلَّا تَصَاقِي قَالَ فَشَقِيئُهُ بَائِثَتَيْنِ قَارِئَتَيْنِ يَوَاحِدِ السِّقَاءِ وَبِالْآخِرَةِ السَّفْرَةَ فَقَعَلْتُ قَلِيلًا لَكَ سَيِّئَتٌ ذَاتُ النَّطَاقَيْنِ

۲۳۱۔ ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسماتہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی، نیز مجھ سے قاطمہ نے بھی حدیث بیان کی اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر آپ کے لئے سفر کا ناشتہ تیار کیا تھا، انہوں نے بیان کیا کہ جب آپ کے ناشتے اور پانی کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملی تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بحر میرے کمر بند کے اور کوئی چیز اسے باندھنے کے لئے نہیں ہے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر اسی کے دو ٹکڑے کر لو، ایک سے ناشتہ باندھ دینا اور دوسرے سے پانی۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وجہ سے میرا نام ”ذات النطاقین“ (دو کمر بندوں والی) پڑ گیا ہے۔

اسے اس خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی تھی کہ آپ کی امت اور آپ کے تابعین کے ہاتھوں دنیا کی دوسب سے بڑی سلطنتیں فتح ہوں گی اور ان کے خزانوں کے وہ مالک ہوں گی، چنانچہ بعد میں اس خواب کی واضح اور مکمل تعبیر مسلمانوں نے دیکھی کہ دنیا کی دوسب سے بڑی سلطنتیں، ایران و روم مسلمانوں نے فتح کیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری ہدایت کی اور اپنے کام کی تکمیل کر کے خداوند تعالیٰ سے جا ملے لیکن وہ خزانے اب تمہارے ہاتھ میں ہیں۔

۲۳۲۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے خبر دی ان سے عمرو نے بیان کیا، انہیں عطاء نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں قربانی کا گوشت مدینہ لے جایا کرتے تھے۔

۲۳۳۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے بشر بن یسار نے خبر دی اور انہیں سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ خیر کے موقع پر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے، جب لشکر مقام صہبا پر پہنچا، جو خیر کانیشی علاقہ ہے تو لوگوں نے عصر کی نماز پڑھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا، حضور اکرم کے پاس ستو کے سوا اور کوئی چیز نہیں لائی گئی (کھانے کے لئے) اور ہم نے وہی ستو کھایا اور ہیا (پانی میں ستو گھول کر) اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور گلی کی، ہم نے بھی گلی کی، اور نماز پڑھی۔ (پہلے ہی وضو سے)

۲۳۴۔ ہم سے بشر بن مرحوم نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم بن اسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ابی حمید نے اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب لوگوں کے پاس زاد راہ تقریباً ختم ہو گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت لینے حاضر ہوئے حضور اکرم نے اجازت دے دی، انٹے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس اجازت کی اطلاع انہیں بھی ان لوگوں نے دی، عمر رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا کہ ان اونٹوں کے بعد پھر تمہارے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ کیونکہ انہیں پر سوار ہو کر اتنی دور دراز کی مسافت بھی تو طے کرنی تھی، اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! لوگ اگر اپنے اونٹ بھی ذبح کر دیں تو پھر اس کے بعد ان کے پاس باقی کیا رہ جائے گا؟ حضور اکرم نے فرمایا پھر لوگوں میں اعلان کر دو کہ اونٹوں کو ذبح کرنے کے بجائے، اپنا بچا کھجا زاد راہ لے کر آجائیں۔ (سب لوگوں نے، جو کچھ بھی ان کے پاس کھانے کی چیز باقی رہ گئی تھی، اس حضور کے سامنے لا کر رکھ دی) حضور اکرم نے دعا فرمائی اور اس میں برکت ہوئی، پھر سب کو ان کے برتنوں کے ساتھ آپ نے بلایا، سب نے بھر بھر کر اس

۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَوَرَّدُ لِحُكْمِ الْأَصْحَابِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيِّئَةِ.

۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَنِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ سَادِ أَنَّ سَوِيدَ بْنَ الْعَمَّانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ فَقَدَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ طَعَمَهُ قَلَمٌ يُؤْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَضَ وَمَضَضْنَا وَصَلَّيْنَا.

۲۳۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَقَّقْتُ أَدَاةَ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْرٍ بَلَّغَهُمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَبَّيْهِمْ عَمْرٌو فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِلَيْكُمْ فَقَدْ خَلَّ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ ابْلَهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْوِدُ فِي النَّاسِ يَا تَوْنُ بِفَضْلِ أَدَاةِهِمْ فَقَدَا وَتَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ فَأَخَذَ النَّاسُ حَتَّى قَرَّبُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَِّّي رَسُولُ اللَّهِ.



میں سے لیا (کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجے میں بہت زیادہ برکت ہی گئی تھی) اور سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

۱۶۷۔ زاد راہ اپنے کندھوں پر لاد کر لے جانا؛

۲۳۵۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں عبد بن خیر دی، انہیں ہشام نے، انہیں وہب بن کیسان نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم (ایک ہم پر نکلا، ہماری تعداد تین سو تھی ہم اپنی زاد راہ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھے آخر ہمارا قوسہ جب دقت (یا) ختم ہو گیا تو ایک شخص کو روانہ صرف ایک کھجور کھانے کو ملتی تھی۔ ایک شاگرد نے پوچھا، یا ابا عبد اللہ (جابر رضی اللہ عنہ) ایک کھجور سے بھلا ایک آدمی کا کیا بنتا ہو گا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کی قدر ہمیں اس وقت معلوم ہوئی جب ایک کھجور بھی باقی نہیں رہی تھی، اس اس کے بعد ہم دیر پاڑے تو ایک مچھلی ملی جسے دریائے باہر پھینک دیا تھا اور ہم اٹھارہ دن تک خوب جی بھر کر کھاتے رہے۔

۱۶۸۔ سواری پر کوئی خاتون اپنے بھائی کے پیچھے بیٹھتی ہیں؛

۲۳۶۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی، ان سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی، ان سے عثمان بن اسود نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی ملیکہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ کے اصحاب حج اور عمرہ دونوں کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر پائی ہوں، اس پر آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر جاؤ (عمرہ کر کے آؤ) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی، انہیں اپنی سواری کے پیچھے بٹھالیں گے۔ چنانچہ حضور اکرم نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تنعیم سے (احرام باندھ کر) عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ کرا لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عرصہ میں مکہ کے بالائی علاقہ پر ان کا انتظار کیا، یہاں تک کہ وہ آگئیں۔

۲۳۷۔ مجھ سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن یسین نے حدیث

بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے ان سے عمرو بن اوس نے اور ان سے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ اپنی سواری پر پیچھے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بٹھا کر لے جاؤں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) انہیں عمرہ کرا لاؤں

باب ۱۶۷۔ حَتْلُ التَّرَادِ عَلَى التَّرَادِ؛

۲۳۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زُهَبٍ عَنْ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَتَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ تَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقَبْلِي زَادَنَا حَتْلِي كَأَنَّ التَّوَجُّلُ مِثْلًا يَأْكُلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَمَرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَآيُنْ كَانَتْ التَّمَرَةُ تَقَعُ مِنَ التَّوَجُّلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْ هَاجَيْنَ فَقَدْ نَاحَا حَتْلِي أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا خَوْثٌ قَدْ قَدَّ قَدْ أَبْغَرُوا قَانَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا اجْتَبَيْنَاهُ

باب ۱۶۸۔ إِذَا كُنْتَ السَّرَّاءَ خَلْفَ أَخِيهَا؛

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يُزْجِعُ أَصْحَابُكَ بِلَا جُرْجِجٍ وَعُمُرَةٍ وَلَكَمْ آتَزُ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي وَلِيَدْرُفِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَنْ يُغِيرَهَا مِنَ الثَّعْيِ فَإِنْتَظَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ حَتَّى جَاءَتْ

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ

عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُغِيرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

## باب ۱۶۹۔ الاریداء فی الغزو والخرج

۱۶۹۔ غزوہ اور جرح کے سفر میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھا۔

۲۳۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ثلابہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تمام صحابہ حج اور عمرہ دونوں ہی کے لئے ایک ساتھ لبیک کہہ رہے تھے۔

۱۷۰۔ گدھے پر کسی کے پیچھے بیٹھا۔

۲۳۹۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو صفوان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس بن یزید نے، اور ان سے ابن شہاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار تھے، اس کی زین پر ایک چادر بھی ہوئی تھی اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي ثَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَانْتَهَمُ تَبَضُّعُهُنَّ بِيَمَانِيْنِ الْخَيْجِ وَالْعُمُرَةِ

## باب ۱۷۰۔ اليردني على الجمار

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى أَكْفٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ وَارْدَفَ أَسَامَةُ وَرَاءَهُ

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ يُونُسُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُؤَدِّيًا أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُنَيْنُ بْنُ طَلْحَةَ وَمِنَ الْعَجَبَةِ حَتَّى آتَاخُ فِي الْمَسْجِدِ فَا مَرَا إِنْ يَأْتِي بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَتَفْتَحُ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَكَثَتْ فِيهَا نَهَارًا طَوِيلًا ثُمَّ خَرَجَ فَا مَسْبِقَ النَّاسِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ قَوْجَدَ بِلَالًا وَرَأَى الْبَابَ قَائِمًا فَسَالَهُ ابْنُ صَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَقَسَّيْتُ أَنْ أَسْأَلَ كُمْ صَلَّى مِنْ سَبْحَةٍ

۲۴۰۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث بیان کی کہ ان سے یونس نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالائی علاقہ سے اپنی سواری پر تشریف لائے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے اپنی سواری پر پیچھے بٹھایا تھا اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ (آپ کے مؤذن) بھی تھے اور آپ کے ساتھ عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے عثمان بن طلحہ ہی کعبہ کے حاجب تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد الحرام کے قریب اپنی سواری بٹھا دی، اور ان سے کہا کہ بیت اللہ الحرام کی کنجی لائیں۔ انہوں نے دروازہ کھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر داخل ہو گئے آپ کے ساتھ اسامہ بلال اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی اندر آ گئے، اندر آپ کافی دیر تک رہے اور جب باہر تشریف لائے تو صحابہ نے (انہیں جانے کے لئے) ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کی، سب سے پہلے اندر داخل ہونے والے عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو دروازے پر کھڑا پایا اور ان سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

نماز کہاں پڑھی ہے؟ انہوں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا، جہاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی، عبد اللہ رضی اللہ نے بیان کیا کہ یہ پوچھنا مجھے یاد نہیں رہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کننی رکعتیں پڑھی تھیں۔

۱۷۱۔ جس نے رکاب یا اسی جیسی کوئی چیز پکڑ لی؛

**باب ۱۷۱۔ مَنْ أَخَذَ بِالرَّكَبِ وَنَحْوِهِ؛**

۲۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سَلَامِي مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِنَّ صَلَوةٌ كُلُّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَغْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَلَوةٌ وَيَعِينُ صَلَوةٌ وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْقِعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَلَوةٌ وَالْكَلِمَةُ الْطَيِّبَةُ صَلَوةٌ وَكُلُّ مَطْوِئٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَوةٌ وَيُيَسِّطُ الْأَذَى عَنِ الطَّيْرِ صَلَوةٌ

۲۴۱۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ زاق نے خبر دی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں ہمام نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان کے ایک ایک جوڑ پر صدقہ واجب ہے، ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، پھر اگر دو انسانوں کے درمیان انصاف کرتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے کسی کو سواری کے معاملے میں اگر مدد پہنچاتا ہے، اس طرح کہ اس پر اسے سوار کرا دیتا ہے یا اس کا سامان اس پر رکھ دیتا ہے، تو یہ بھی صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھتا ہے صدقہ ہے اور اگر کوئی راستے سے کسی تکلف دہ چیز کو ہٹا دیتا ہے تو یہ بھی صدقہ ہے۔

۱۷۲۔ دشمن کے ملک میں قرآن مجید لے کر سفر کرنا محمد بن بشر اس طرح روایت کرتے ہیں، وہ عبد اللہ سے روایت کرتے تھے، وہ نافع سے، وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ دشمن (کفار) کے علاقے میں سفر کرتے تھے، حالانکہ یہ سب حضرات قرآن مجید کے عالم تھے۔

**باب ۱۷۲۔ اَتَسْفِرُ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ وَكَذَلِكَ يُرَوَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ؛**

۲۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے علاقے (دارالکفر) میں قرآن مجید لے کر جانے سے منع کیا تھا۔

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

۱۷۳۔ جنگ کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

**باب ۱۷۳۔ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الْحَرْبِ؛**

لے دشمن کے علاقوں میں قرآن مجید لے کر جانے سے اس لئے ممانعت آئی ہے، تاکہ اس کی بے حرمتی نہ ہو، کیونکہ جنگ وغیرہ کے مواقع پر ممکن ہے قرآن مجید ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کی وہ توہین کریں۔ ظاہر ہے کہ اس کے سوا اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي عَتَاةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ جَاهَدَ فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ فَإِذَا قُتِلَ أَوْ فَتِنَ فَإِنَّهُ يَكُونُ جَاهِدًا لِرَبِّهِ»

۲۴۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے محمد نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ سیدہ ہونہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں تھے اتنے میں وہاں کے باشندے (یہودی) پھاوڑے اپنی گردنوں پر لٹے ہوئے نکلے، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھی آپ کے لشکر کو دیکھا تو چلا آئے کہ یہ محمد لشکر کے ساتھ آگئے، محمد لشکر کے ساتھ محمد لشکر کے ساتھ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سب تعلق میں پناہ گیر ہو گئے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا، اللہ کی ذات سب سے اعلیٰ و ارفع ہے، خیر تو تباہ ہوا کہ جب کسی قوم کے میدان میں ہم اتر آتے ہیں تو ڈرائے ہوئے (خدا کے عذاب سے) لاگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے گدھے ذبح کر کے انہیں پکانا شروع کر دیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے یہ اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، چنانچہ ہانڈیوں میں جو کچھ تھا، سب الٹ دیا گیا، اس روایت کی متابعت علی نے سفیان کے واسطے سے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے تھے۔

۲۴۴۔ اللہ اکبر کہنے کیلئے آواز کو بلند کر نیکی کرنا بہت!

۲۴۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے، ان سے ابو عثمان نے، ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب بھی کسی وادی میں اترتے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور ہماری آواز بلند ہو جاتی۔ اس لئے حضور اکرم نے فرمایا، اے لوگو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ، کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو، وہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے، بے شک وہ سننے والا اور تم سے بہت قریب ہے، مبارک ہے اس کا نام اور بڑی ہے اس کی عظمت۔

۲۴۵۔ کسی وادی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

باب ۱۰۔ التَّيْبِيعُ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا:

۱۔ خصوصاً جب جہاد، جنگ کا موقع بھی نہ ہو، اس عنوان کے تحت جو حدیث ہے اس میں بصرحت اس کی مخالفت بھی نہیں ہے، البتہ ایک مناسب طریقہ کی نشان دہی کی گئی ہے، یعنی جب خدا حاضر اور ناظر ہے تو اسے پکارنے میں چیخے اور چلانے کے کیا معنی! وقار اور آہستگی کے ساتھ اسے پکاریے۔ اور اس سے دعا کیجئے۔

۲۴۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے حصین بن عبد الرحمن نے، ان سے سالم بن ابی الجہد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم (کسی بلندی پر) چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب (کسی نشیب میں) اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

۱۷۶۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔

۲۴۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی، ان سے ابی ہریرہ نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے، ان سے حصین نے، ان سے سالم نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم اوپر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور نشیب میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

۲۴۷۔ ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد العزیز بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن یسکان نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یامکرہ واپس ہوتے، جہاں تک مجھے یاد ہے آپ نے غزوے کا بھی ذکر کیا تھا، تو جب بھی آپ کسی بلندی پر چڑھتے یا (نشیب سے) چھیل میدان میں آتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر کم پر قدرت رکھتا ہے، ہم واپس جو رہے ہیں، توبہ کرتے ہوئے، عبادت کرتے ہوئے، اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ و ریزہ اور اس کی حمد پڑھتے ہوئے اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا (کفار کی) تمام جاعتوں کو شکست دی (غزوہ خندق کے موقع پر) صالح نے بیان کیا کہ میں نے سالم بن عبد اللہ سے پوچھا، کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انشاء اللہ نہیں کہا تھا تو انہوں نے بتایا کہ نہیں۔

۱۷۷۔ (سفر کی حالت میں) مسافر کی وہ سب عبادتیں

کبھی جاتی ہیں، جو اقامت کے وقت کیا کرتا تھا۔

۲۴۸۔ ہم سے مطہر بن فضل نے حدیث بیان کی، ان سے یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، ان سے عوام نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو بردہ سے سنا

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا إِذَا صَعِدْنَا كَبَرْنَا وَإِذَا أُنْزِلْنَا سَبَّحْنَا؛

بَابُ الْكَلْبِ الْكَلْبُ إِذَا عَلَا مَرَّعًا،

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ عَنْ سَالِمِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَا إِذَا صَعِدْنَا كَبَرْنَا وَإِذَا أَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا؛

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَسَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْقَوْلَ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى تَيْبَتِهِ أَوْ قَدْ كَبِرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَدَّاهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَالْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَيْمُونُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُهُ وَكَتَبَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْخَرَّابُ وَخَدَّاهُ قَالَ صَالِحٌ تَقَلُّتُ لَهُ الْكُفْرَ يَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ لَا؛

بَابُ الْكَلْبِ يَكْتَبُ لِلْمَسَافِرِ مِمَّا

كَانَ يَفْعَلُ فِي الْأَقَامَةِ؛

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ أَبُو اسْمَاعِيلَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَرْدَةَ

وہ اور زید بن ابی کبشہ ایک سفر میں ساتھ تھے اور بڑے سفر کی حالت میں بھی روزے کھا کرتے تھے، ابو بردہ نے کہا کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کئی بار سنا، وہ کہا کرتے تھے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ بیمار ہو تلہے یا سفر کرتا ہے تو وہ تمام عبادات لکھی جاتی ہیں جنہیں اقامت وصحت کے وقت وہ کیا کرتا تھا۔

#### ۷۸۔ تنہا سفر:

۲۴۹۔ ہم سے حمید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مہم پر جانے کے لئے) خندق کے غزوہ کے موقعہ پر صحابہ کو پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے اپنی خدمات پیش کیں پھر آپ نے صحابہ کو پکارا اور اس مرتبہ بھی زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے کو پیش کیا، آپ نے پھر پکارا تو زبیر رضی اللہ عنہ نے ہی اپنے کو پیش کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر ہیں، سفیان نے کہا کہ حواری کے معنی معاون کے ہیں۔

وَأُصْطَحَبَ هُوَ وَزَيْدُ بْنُ أَبِي كَبَشَةَ فِي سَفَرٍ فَكَانَ زَيْدٌ يَقُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْدَةَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَسْأَلُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِغَدَاةٍ أَوْ سَافَرَ كَتَبَ لَهُ بِشَيْءٍ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.

#### باب ۷۸۔ السَّيْرُ وَحْدَهُ :

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ - تَدَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَتَتْهُ التُّبَيْرُ ثُمَّ تَدَبَّهُمْ فَأَتَتْهُ التُّبَيْرُ ثُمَّ تَدَبَّهُمْ فَأَتَتْهُ التُّبَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيُّ النَّبِيِّ قَالَ سُفْيَانُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيْعَلُمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَادَاكِبُ بَلِيلٍ وَحَدَاةٌ

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَيْعَلُمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَادَاكِبُ بَلِيلٍ وَحَدَاةٌ

۲۵۰۔ ہم سے ابو العالیہ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر دوسروں کو بھی تنہا (سفر کرنے کی مصروفوں کا) اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار بھی رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

۲۵۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جتنا میں جانتا ہوں اگر لوگوں کو بھی تنہا سفر کے متعلق اتنا علم ہوتا تو کوئی سوار رات میں تنہا سفر نہ کرتا۔

لے یعنی سفر بھی ایک غز ہے اور بیماری بھی۔ دونوں صورتوں میں آدمی بڑی حرکت مجبور ہو جاتا ہے۔ اس لئے مشریت نے اس کا نام لیا ہے اور ان دونوں مجبوریوں پر رعایات دی ہیں۔ بہت سی دوسری رعایتوں کے ساتھ ایک سب سے بڑی خوش خبری یہ ہے کہ جن عبادات کا سفر یا مریض عادی تھا اور سفر یا مرض کی وجہ سے انہیں چھوڑنے پر مجبور ہوا تو اللہ تعالیٰ چھوڑنے کے باوجود اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھتا رہتا ہے۔

۱۷۹۔ سفر میں تیز چلنا، ابو حمید نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں مدینہ جلدی پہنچنا چاہتا ہوں اس لئے اگر کوئی شخص میرے ساتھ تیز چلنا چاہے تو چلے"

باب ۷۹۔ اسْرَعَةُ فِي السَّيْرِ، قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَتَنَ آرَادَ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعَهُ فَلَيتَعَجَّلُ

۲۵۲۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث

بیان کی، ان سے ہشام نے بیان کیا، انہیں ان کے والد نے خبر دی انہوں نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ اوداع کے سفر کی رفتار کے متعلق پوچھا گیا د امام بخاری نے بیان کرتے ہیں کہ ابن المنشی نے کہا یحییٰ (القطان راوی حدیث) بیان کرتے ہیں، ہشام کے والد، عروہ بن زبیر کے واسطے سے کہ جب اسامہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ سوال کیا گیا تھا، تو میں سن رہا تھا کہ یحییٰ

نے کہا کہ پھر یہ لفظ (یعنی سن رہا تھا) بیان کرنے سے روک دیا اور بعد میں جب یاد آیا تو پھر اس کا بھی ذکر کیا، تو اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوسط چال چلتے تھے، لیکن جب کوئی کشادہ جگہ آتی تو آپ اپنی رفتار تیز کر دیتے تھے، تیز رفتاری کے لئے لفظ، نص، اوسط چال (عقل) سے تیز چلنے کے لئے آتا ہے۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقٍ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَهِبَةِ بَيْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةٌ وَجِيعٌ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ لَمْ تَزَلْ فَصَلَّى الْغَرْبَ وَالْعَتَمَةَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَدَاهُ السَّيْرَ أَخَّرَ الْغَرْبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا

۲۵۳۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں محمد بن جعفر نے خبر دی، کہا کہ مجھے زید نے خبر دی جو اسلم کے صاحبزادے تھے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا، اتنے میں صفیہ بنت عبید رضی اللہ عنہما (آپ کی بیوی) کے متعلق شدید کرب و بے چینی کی اطلاع ملی (مریضہ تھیں) پناہ آپ نے تیز چلنا شروع کر دیا اور جب (سورج غروب ہونے کے بعد) شفق کے غروب ہونے کا وقت قریب ہوا تو آپ انہیں اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھی، دونوں نمازیں آپ نے ایک ساتھ پڑھی تھیں، پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ تیزی کے ساتھ

سفر کرنا چاہتے تو مغرب تاخیر کے ساتھ پڑھتے اور دونوں

۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَرُ قِطَاعَةً مِنَ الْعَذَابِ يَنْتَمِعُ أَحَدُكُمْ تَوَمُّهُ وَطَعَامُهُ

۲۵۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے نہر دی، انہیں ابوبکر کے مولیٰ سہمی نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابوبریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سفر بھی ایک عذاب سے کم نہیں، آدمی کی نیند، کھانے، پینے، سب میں غل اٹھا ہوتا ہے، اس لئے جب مسافر اپنی ضروریات پوری کر لے تو اسے

وَسَرَابَةٌ قَوَّادٌ أَقْضَىٰ أَحَدَكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ  
إِلَىٰ أَهْلِهِ ۝

**باب ۸۰۔** إِذَا حَمَلَ عَلَى قَرْيَةٍ فَتَوَّاهَا  
شَبَاعٌ ۝

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى قَرْيَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَ لَا يَبَاغُ قَارَادَ ان يَتَابَعَهُ فَسَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَلِعْهُ وَلَا تَعُدَّ فِي مَدَائِنِكَ ۝

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى قَرْيَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَبْتَلَعَهَا وَأَوْفَاضَهَا الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ لَا خَارِجَ ان اشْتَرِيَهُ ۝ وَفَلَنْتُ أَنَّهُ بَاتِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ ۝ وَانْ بِيَدِهِمْ فَإِنَّ الْعَائِدَةَ فِي هَبْطِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ۝

**باب ۸۱۔** أَيْجَاهُ بَاذِنِ الْأَبْوَابِ ۝

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا إِدْرُكُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يَتَّبِعُهُمْ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْيُحَادِ فَقَالَ آخِئْ وَإِيْدَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَيَفِيئُهُمَا فَجَاهِدْ ۝

گھر جلدی واپس آ جانا چاہیے۔

۱۸۰۔ ایک گھوڑا کسی کو سواری کے لئے دے دیا، پھر دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے۔

۲۵۵۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا، اللہ کے راستے میں سواری کے لئے دے دیا تھا، پھر آپ نے دیکھا کہ وہی گھوڑا فروخت ہو رہا ہے، آپ نے چاہا کہ اسے خرید لیں، لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہ اب تم اسے نہ خریدو، اپنے ہمدرد کو واپس نہ لو۔

۲۵۶۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں میں نے ایک گھوڑا سواری کے لئے دیا، جس کو دیا تھا وہ اس کو بیچنے لگا، یا (آپ نے یہ فرمایا تھا) کہ اس نے اسے بالکل برباد کر دیا، اس لئے... میرا ارادہ ہوا کہ میں اسے خرید لوں مجھے یہ خیال تھا کہ وہ شخص سستے داموں پر اسے بیچ دے گا، میں نے اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ گھوڑا تجھے ایک درہم میں مل جائے تو پھر بھی نہ خریدنا، کیونکہ اپنے ہمدرد کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تھپی چاٹ جاتا ہے۔ اس حدیث پر نوٹ گزر چکا ہے

۱۸۱۔ جہاد میں شرکت، والدین کی اجازت کے بعد ۝

۲۵۷۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے حبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو العباس، شاعر سے سنا۔ ابو العباس (شاعر ہونے کے ساتھ) روایت حدیث میں بھی ثقہ اور قابل اعتماد تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ ایک صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آپ نے



فرمایا کہ پھر انہیں کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

**باب ۱۸۲۔ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَتَحْوِجُهُ**

فِي أَغْنَانِي الْأَبِلِ

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَيْمِظَانَ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَشْفَاءِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّكَ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَيْسَتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَن لَّا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٌ قِلَادَةً مِنْ وَتِيرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا نَطِئَتْ

**باب ۱۸۳۔ مَنِ اكْتَنَبَ فِي جَيْشٍ**

فَخَرَجَتْ أَمْوَالُهُ حَبْلَةً أَوْ كَانَتْ

لَهُ عِذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي مُعَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوكَ رَجُلٌ بَايِرَةً وَلَا تَسَافِرَ أَمْرًا إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتَنَبْتُ فِي عَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجْتُ أَمْرًا فِي حَاجَةٍ قَالَ أَذْهَبَ نَجْعٌ مَعَ أَمْرَاتِكَ

**باب ۱۸۴۔ أَلْيَا سَوْسٍ وَقَوْلَ اللَّهِ**

تَعَالَى لَا تَتَّخِذُوا عِدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ

أَوْلِيَاءَ۔ النَّجَشِيُّ۔ النَّبَخْتُ

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

۱۸۲۔ اونٹوں کی گردن میں گھنٹی وغیرہ سے متعلق

روایت۔

۲۵۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی بکر نے، انہیں عماد بن تیمظان نے خبر دی، ابی بکر نے، انہیں ابو بشیر الانصاری رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم، راوی حدیث انے کہا کہ میرا خیال ہے، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک قاصد بھیجا یہ اعلان کرنے کے لئے کہ جس شخص کے اونٹ کی گردن میں تانت کا قلابہ ہو یا کسی قسم کا بھی قلابہ ہو، وہ اسے کاٹ دے۔

۱۸۳۔ کسی نے فوج میں اپنا نام لکھوایا، پھر اس کی بیوی

حج کے لئے جانے لگی، یا اور کوئی عذر پیش کیا تو کیا اسے

(اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جانے کی) اجازت دے

دی جائے گی۔؟

۲۵۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے ان سے ابو معید اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی (غیر محرم) عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے، کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے، جب تک اس کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، اتنے میں ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں نے فلاں عورت سے اپنا نام لکھوایا تھا، اور ادھر میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے، حضور اکرم نے فرمایا کہ پھر تم بھی جاؤ اور اپنی بیوی کو حج کرا لاؤ۔

۱۸۴۔ ”جاسوس“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”میرے

اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“ تجسس کے معنی تلاش

و تعقیب کے ہیں۔

۲۶۰۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے

۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَهُ مِنْهُ مَوْلَانِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالرُّبَيْعُ وَالْبُقْعَةُ إِلَى الْأَسَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَارِجٍ فَإِنَّ بِهَا طُعَيْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوا مِنْهَا فَانْطَلِقُوا تَعَادَى بَيْنَا خَيْلُنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالطُّعَيْنَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِنَا مِنَ الْكِتَابِ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنَ الْكِتَابِ فَقُلْنَا لِنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لِنُلْقِيَنَّ الْكِتَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِمَا فَأَتَيْنَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَا فِي مِنَ الشَّيْكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَعْبُدْ عَلِيًّا إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مِنْ مَعَكَ مِنَ الْيَهُودِ هَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَسْكَنُ يَخْمُونُ بِهَا أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذَا قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَخْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا قَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقْتُمْ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا مُنَافِقٍ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَذَرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونُ قَتْلًا أَطْلَعَ عَلَيَّ أَهْلِي بَذَرٍ فَقَالَ ائْتَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ خَفَرْتُكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَاتَى أَسْنَدُ هَذَا

۲۶۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی، سفیان نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دوسرے سنی تھی، انہوں نے بیان کیا تھا کہ مجھے محمد نے خبر دی، کہا کہ مجھے عبید اللہ بن ابی رافع نے خبر دی، کہا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کو ایک ہم پر بھیجا آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم لوگ روضہ خارج (مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک مقام کا نام) پر پہنچ جاؤ تو وہاں ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت تھیں لے گی اور اس کے پاس ایک خط ہوگا، تم لوگ اس سے وہ خط لے لینا، ہم روانہ ہوئے، ہمارے گھوڑے ہمیں منزل بہ منزل تیزی کے ساتھ لے جا رہے تھے اور آخر ہم روضہ خارج پر پہنچ گئے اور وہاں واقعی ہودج میں بیٹھی ہوئی ایک عورت موجود تھی (ہودینہ سے مکہ خط لے کر جا رہی تھی) ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں، لیکن جب ہم نے اسے دھکی ڈی کہ اگر تم نے خط نہ نکالا تو تمہارے کپڑے ہم خود اتار دیں گے (تلاشی کے لئے) اس پر اس نے خط اپنی کندھی ہوئی ہوئی کے اندر سے نکال دیا اور ہم اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس کا مضمون یہ تھا، حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کے چند اشخاص کی طرف، اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض راز کی اطلاع دی تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، اے حاطب! یہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے بارے میں مجلت سے کام نہ لیجئے، میری حیثیت (مکہ میں) یہ تھی کہ قریش کے ساتھ میں نے دود و باش اختیار کر لی تھی ان سے رشتہ ناتہ میرا کچھ بھی نہ تھا آپ کے ساتھ ہودج دوسرے ہاجرین ہیں، ان کی تو قریشیں مکہ میں ہیں اور مکہ والے اسی وجہ سے (مہاجرین کے اس وقت مکہ میں موجود اعزیزوں کی اور ان کے اموال کی حفاظت و حمایت کریں گے، چونکہ مکہ والوں کے ساتھ میرا کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، میں نے چاہا کہ ان پر کوئی احسان کر دوں جس سے متاثر ہو کر وہ میرے بھی عزیزوں اور ان کے اموال کی حفاظت و حمایت کریں گے۔ میں نے یہ فعل کفر یا ارتداد

کی وجہ سے ہرگز نہیں تھا اور نہ اسلام کے بعد کفر سے خوش ہو کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ انہوں نے صحیح صحیح بات بتا دی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ بولے، یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس منافق کا گلا کاٹ دوں۔ حضور اکرم نے فرمایا، یہ بدر کی لڑائی میں (مسلمانوں کے ساتھ) لڑے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ بدر کے مجاہدین کے احوال (موت تک) کے پہلے ہی سے جانتا تھا اور وہ خود ہی فرما چکا ہے کہ ”تم جو چاہو کرو، میں تمہیں معاف کر چکا ہوں“ سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ حدیث کی یہ سند بھی کتنی عمدہ ہے۔

باب ۱۸۵۔ اَلْكَسْوَةُ لِلْمَسَارِي:

۶۱۔ حدیث شریف۔ عبد اللہ بن محمد

حَدَّثَنَا ابْنُ عِيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرِ بْنِ  
 عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ  
 بَدْرِ أُتِيَ يَا سَارِمَى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ  
 عَلَيْهِ تَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدَ وَاقِمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ أُبَيٍّ  
 يَفْقِدُ عَلَيْهِ مَكْسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِيَّاهُ قِيلَ لَكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَمِيصَهُ الَّذِي فِي الْبَسَةِ قَالَ ابْنُ عِيْنَةَ كَانَتْ  
 لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ نَاحِبَتْ  
 أَنْ يَكْفِيَهُ

بَابُ ١٨٤ فَضْلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلَى

يَدَايَهُ رَجُلٌ :

٢٦٢ - حَدَّثَنَا - نُصَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي عَنِ أَبِي هَازِمٍ قَالَ  
أَخْبَرَنِي سَهْدٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ  
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
خَيْبَرَ لَأُعْطِينَ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يُفْتَحُ  
عَلَى يَدَيْهِ يُعِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُجِيبُ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ فَبَانَ النَّاسُ لَيْسَتْهُمْ أَيْدِيهِمْ يُعْطَى نَعْدَا  
كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ إِنْ عَلَيَّ فُقَيْلٌ يَشْتَكِي  
عَيْنَيْهِ قَبَضْتُ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَّوْكَانَ

### ۱۸۵۔ قیدیوں کے لئے لباس :

۲۶۱۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے ابن عیینہ

حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر قیدی (مشترکین کے) لائے گئے تھے، جن میں عباس (رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ ان کے بدن پر کپڑا نہیں تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے قمیص تلاش کروائی (چونکہ لمبے قد کے تھے، اس لئے عبد اللہ بن ابی - (منافق) کی قمیص ہی آپ کے بدن پر اسکی اور آں حضور نے انہیں وہ قمیص پہنا دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبد اللہ کی موت کے بعد) اسی وجہ سے اپنی قمیص اتار کر اسے پہنائی تھی، ابن عیینہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اس کا احسان تھا، حضور اگر مرنے چاہا کہ اسے چکا دیں۔

۱۸۶۔ اس شخص کی فہرست جس کے ذریعہ کوئی شخص

اسلام لایا ہو۔

۲۶۲۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب

بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ بن عبد القاری نے حدیث بیان کی، ان سے ابو ہارم نے بیان کیا کہ، انہیں سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ نے خبر دی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر کی لڑائی کے موقعہ پر فرمایا اہل میں ایسے شخص کے ہاتھ اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی، ابو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں، رات بھر سب کے ذہن میں یہی بات چکر کرتی رہی کہ دیکھئے کسے علم ملتا ہے، اور جب صبح ہوئی تو ہر فرد پر امید تھا لیکن آں حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا کہ ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا ہے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا

لعاب دمن ان کی آنکھوں میں لگا دیا اور اس سے انہیں صحت ہو گئی کسی قسم کی تکلیف باقی نہ رہی اور پھر آپ نے انہیں کو علم عطا فرمایا، علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان لوگوں سے اس وقت تک لڑوں گا جب تک یہ ہمارے جیسے مسلمان نہ ہو جائیں، اسی حضور نے انہیں ہدایت دی کہ یوں ہی چلے جاؤ، جب ان کے میدان میں اتر لو انہیں اسلام کی دعوت دو، اور انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کیا امور واجب ہیں، خدا گواہ ہے کہ اگر تمہارے ذریعہ ایک شخص بھی مسلمان ہو جائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

۱۸۷۔ ا۔ قیدی زنجیروں میں :

۲۶۳۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غزہ نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں پر اللہ کو تعجب ہو گا، جو جنت میں داخل ہوں گے (حالانکہ دنیا میں اپنے کفر کی وجہ سے) وہ بیڑیوں میں تھے (لیکن بعد میں اسلام لائے اور اسی لئے جنت میں داخل ہوئے)

۱۸۸۔ ا۔ اہل کتاب کے کسی فرد کے اسلام لانے کی فضیلت۔

ب۔ ب۔ ب۔ ب۔

۲۶۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان بن عیینہ نے حدیث بیان کی، ان سے صالح بن حمی ابو صحن نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ابو بردہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے اپنے والد (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین طرح کے اشخاص ایسے ہیں جنہیں دہرا اجر ملنا ہے، وہ شخص جس کی کوئی باندی ہو، وہ اسے تعلیم دے اور تعلیم دینے میں اچھا طرز عمل اختیار کرے، اسے ادب سکھائے اور اس میں اچھے طرز عمل کا مظاہرہ کرے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اسے دہرا اجر ملنا ہے۔ وہ مومن ہو اہل کتاب میں سے ہو کہ پہلے ہی ایمان لائے ہوئے تھا (اپنے نبی پر) اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا تو اسے بھی دہرا اجر ملے گا، اور وہ تلامذہ جو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی ادائیگی کرتا ہے، اور اپنے اقل کے ساتھ بھی، خیر خواہانہ جذبہ رکھتا ہے، اس کے بعد شعبی (راوی حدیث) نے فرمایا کہ میں

لَمْ يَكُنْ بِهِ وَحَمَّ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ إِنَّا تِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ أَلْفُ عَلَى رِسْلَةٍ حَتَّى تَنْزِلَ يَسَاحَتِيهِمْ ثُمَّ أَوْعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبَرَهُمْ يَسَاجِبُ عَلَيْهِمْ قَوْلَانِي لَأَنْ يَهْدِي اللَّهُ بِلِكَ رَجُلًا خَيْرًا لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

۱۸۹۔ ا۔ الاسارى في السلاسل :

۲۶۵۔ رَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجَبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْعُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَامِ

باب ۱۸۸۔ قَضَلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ

اهل الكتاب

۲۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عِيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَمِيٍّ أَبُو صَحْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ آدِبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيُؤَدِّبُهَا فَلَهُ أَجْرَانِ - وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِي كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ آتَى بِالْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِي يُؤَدِّبُ حَقًّا اللَّهُ وَيُؤَدِّبُ لِيَسْتَبْدِ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَأَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ وَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَزْجُلُ فِي أَهْوَاؤِهَا مِثْلَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ

نے تمہیں یہ حدیث بلا کسی محنت و مشقت کے دے دی، ایک زمانہ وہ بھی تھا جب اس سے کم حدیث کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرنا پڑتا تھا۔

**باب ۱۸۹۔** أَهْلُ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ قَيْصًا  
الْوَلَدَانِ وَالْكَارِئِيَّ مَيَّاتًا لَيْلًا لِيُبَيِّتَهُ  
لَيْلًا يُبَيِّتُ لَيْلًا

**۱۸۹۔** دارالحرب پر رات کے وقت حملہ ہوا اور بچے اور عورتیں بھی (غیر ارادی طور پر) زخمی ہو گئیں۔ (قرآن مجید کی آیت میں) بیاتاً سے مراد رات کا وقت ہے (دوسری آیت میں) لیلۃً (اسے بھی) رات کے وقت (اچانک

حملہ کرنا مراد ہے) (تیسری آیت میں) یبیت سے مراد بھی رات کا وقت ہی ہے۔

**۲۶۵۔** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَادِ أَوْ بَوَادِئَ وَسَلَّ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ الْمُتَمَرِّكِينَ قَيْصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَوَارِئِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَرَحِمَى اللَّهِ وَلِيَسْئُلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الدَّارِ بِي كَانَتْ عُمُرُو يَحْدِثُنَا عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمْنَا لَهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ

**۲۶۵۔** ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے حدیث بیان کی، ان سے عبید اللہ نے، ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان سے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام ابواء یا بوادئ میں میرے پاس سے گزرے تو آپ سے پوچھا گیا کہ متحرکین کے جس قبیلے پر شب خون مارا جائے گا کیا ان کی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کرنا درست ہو گا؟ آل حضور نے فرمایا کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں اور میں نے آل حضور سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کی حمی نہیں ہے (جس کی حمایت و حفاظت ضروری ہو) (سابقہ سند کے ساتھ) زہری سے روایت ہے کہ انہوں نے عبید اللہ سے سنا، ابواسطہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے صعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور صرف زہری (بچوں) کا ذکر کیا (سفیان نے

سے اسلام کا حکم یہ ہے کہ لڑائی میں عورتوں بچوں یا نوروزوں کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگر رات کے وقت مسلمان ان پر حملہ آور ہوئے تو ظاہر ہے کہ اندھیرے میں، خصوصاً جب کہ دشمن اپنے گھروں میں غافل سو رہا ہو گا، عورتوں بچوں کی تیز مشکل ہو جائے گی اب اگر یہ قتل ہو جاتے ہیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہو گا، شریعت کا مقصد صرف یہ ہے کہ قصداً اور ارادہ کر کے عورتوں بچوں یا لڑائی وغیرہ سے عاجز ہوڑھوں کو لڑائی میں کوئی تکلیف نہ پہنچانی جائے اور نہ انہیں قتل کرنا چاہیے، لیکن اگر حالات کی مجبوری ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ نیت اور دلی ارادہ اس کا ضرور ہونا چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے (حالات کے پیش نظر) عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کیا جائے۔ یعنی متوجہ صرف قصداً اور ارادہ انہیں قتل کرنا ہے۔ اس کی بہت ہی واضح نظیر یہ ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اگر دارالحرب کے کفار نے اپنے یہاں کے مسلمانوں کو آگے کر دیا، تو ظاہر ہے کہ ایسے موقع پر اسلامی فوج پسپائی نہیں اختیار کر سکتی، بلکہ اس کا سب سے پہلا نشانہ کفار کی طرف سے آتے ہوئے وہی مسلمان ہوں گے، خواہ انہیں مجبور کر کے ہی کیوں نہ لایا گیا ہو کیونکہ عین مورچے سے پسپا ہو جانا خود اسلامی سلطنت کے لئے مضر ہے، اب انہوں ابیہتین کو اختیار کرنا پڑے گا، یہی حال کفار کی عورتوں اور بچوں کے قتل کا بھی ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ - قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَكَهْ يَهْلِكُ كَمَا قَالَ عُمَرُو وَهُمْ مِنْ آبَاءِ شِهْرٍ  
 بیان کیا کہ عمرو ہم سے حدیث بیان کرتے تھے ان سے ابن شہاب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے (سفیان نے بیان کیا کہ پھر ہم نے خود زہری (ابن شہاب) سے سنی، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بعید اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور انہیں صعْب رضی اللہ عنہ نے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا (مشرکین کی عورتوں اور بچوں کے متعلق کہ وہ بھی انہیں میں سے ہیں) ہم منہم)۔ (زہری کے واسطے سے) جس طرح عمرؓ نے بیان کیا تھا کہ وہ بھی انہیں کے باپ دادوں کی نسل سے ہیں (ہم من ابائہم) زہری نے (خود ہم سے) ان الفاظ کے ساتھ نہیں بیان کیا (اگرچہ مفہوم میں کوئی فرق نہیں تھا)

#### ۱۹۰۔ جنگ میں بچوں کا قتل:

۲۶۶۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ (غزوہ فتح) میں ایک مقتول عورت پائی گئی، تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل پر ناگواری کا اظہار فرمایا۔

#### ۱۹۱۔ جنگ میں عورتوں کا قتل:

۲۶۷۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا بعید اللہ نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا (تو انہوں نے اس کا اقرار کیا)۔

#### ۱۹۲۔ اللہ تعالیٰ کے مخصوص عذاب کی سزا کسی کو نہ پہنچائے،

۲۶۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے بکر نے، ان سے سلیمان بن یسار نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ہم پر روانہ فرمایا اور یہ ہدایت کی کہ اگر تمہیں فلاں اور فلاں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا، پھر جب ہم نے روانگی کا ارادہ کیا تو اس حضورؐ نے فرمایا تھا کہ تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو جلا دینا، لیکن آگ ایک ایسی چیز ہے، جس کی سزا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، اس لئے اگر وہ تمہیں ملیں تو انہیں قتل کر دینا۔

#### ۲۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ - قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَكَهْ يَهْلِكُ كَمَا قَالَ عُمَرُو وَهُمْ مِنْ آبَاءِ شِهْرٍ

۲۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ - قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَكَهْ يَهْلِكُ كَمَا قَالَ عُمَرُو وَهُمْ مِنْ آبَاءِ شِهْرٍ  
 أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّافِعِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ أُمِّ رَآةً وَجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَتَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَّحَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالْيَتَامَى

#### ۱۹۱۔ قَتْلُ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ:

۲۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ ثَلَاثُ رِوَايَاتٍ أَسَامَةُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجِدَتْ أُمِّ رَآةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْيَتَامَى

#### ۱۹۲۔ لَا يَعْذِبُ بِعَذَابِ اللَّهِ:

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّافِعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجِدَتْ أُمِّ رَآةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْيَتَامَى

النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ وَجَدَ تَمُوهَا فَقَتَلْهُ هَنَاءً

۲۶۹۔ **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَقَّقَ قَوْمًا قَبْلَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أَحْزِرْ لَهُمْ لَأَنَّا التَّيْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَعْدُوا بِوَيْعَدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَتَقْتُلُوهُمْ كَمَا قَالَ التَّيْبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ قَاتِلُوهُ؛

۲۶۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ابی سے عکرمہ نے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبد اللہ بن سبا کی متبع تھی اور خود علی رضی اللہ عنہ کو اپنا رب کہتی تھی) جلادیا تھا۔ جب یہ اطلاع ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو البتہ انہیں قتل ضرور کرتا، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص اپنا دین تبدیل کرے (اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے) اسے قتل کر دو۔

۱۹۳۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد قیدیوں کے بارے میں)

اس کے بعد، یا ان پر احسان کر کے یا فدیہ لیکر (چھوڑ دو)

اس سلسلے میں تمامہ (رضی اللہ عنہ) سے متعلق حدیث

ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "نبی کے لئے مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں" آخر آیت تک۔

۱۹۴۔ کیا مسلمان قیدی، کفار سے نجات حاصل کرنے

کے لئے قتل کر سکتا ہے اور انہیں دھوکا دے سکتا ہے

اس سلسلے میں مسور رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے،

۱۹۵۔ کیا اگر کوئی مشرک، کسی مسلمان کو جلا دے، تو

تو اسے جلا یا جا سکتا ہے۔ ۹

۲۷۰۔ ہم سے معلا بن اسد نے حدیث بیان کی ان سے وہیب نے

حدیث بیان کی ان سے ایوب نے، ان سے ابو ثالب نے اور ان سے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ عکک کے آٹھ افراد کی جماعت نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، لیکن مدینہ کی آب و ہوا

انہیں موافق نہیں آئی، انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لئے

داؤنٹ کے، دودھ کا انتظام کر دیجئے تاکہ اس کے پینے سے صحت ٹھیک

ہو جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں کچھ داؤنٹ

دیتا ہوں، انہیں لے جاؤ (چرانے کے لئے) اور ان کا دودھ اور پیشاب

پیو، تاکہ تمہاری صحت ٹھیک ہو جائے اور تم تندرست ہو جاؤ وہ

لوگ داؤنٹ چرانے کے لئے لے گئے لیکن بد بھدی کی اچڑاہے کو قتل کر

**بَابُ ۱۹۳۔** قِيَامًا مَتَا بَعْدُ وَإِيْمَانًا

فِيهِ حَدِيثٌ ثَمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

مَا كَانَ النَّبِيُّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى الْآيَةُ:

ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "نبی کے لئے مناسب نہیں تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں" آخر آیت تک۔

**بَابُ ۱۹۴۔** هَذَا لِأَسِيرٍ أَنْ يَقْتُلَ

وَيُعَذِّبَ الَّذِينَ أَسْرَوْهُ حَتَّى يَنْجُو

مِنَ الْكُفَرَةِ فِيهِ الْمَسْئُورُ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**بَابُ ۱۹۵۔** إِذَا حَزَقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ

حَدَّ يَحْزَرُ:

۲۷۰۔ **حَدَّثَنَا** مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا

وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي تَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ

ثَمَانِيَةَ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَأَجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَغْنَا رِسَالًا قَالَا مَا

أَجَدْنَاكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالْأَدْوَدِ فَأُتِلَقُوا

فَسَرَبُوا مِنْ أَبْوَابِهَا وَالْبَانِيهَا حَتَّى صَحَرُوا،

وَسَيَّرُوا وَقَتَلُوا السَّاحِي وَاسْتَأْذَنُوا الدَّوْدَ

وَأَفْرَدُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الْقَسْرِيخُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَعَتْ الْقَلْبَ نَسَا  
تَرَجَلَتْ الْقَهَارُ حَتَّى أُبَيَّ بِهِنَّ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُنَّ  
وَأَرْجُلَهُنَّ ثُمَّ أَمَرَ بِسَائِرِ قَالِحِيَّتِ تَكْلَعَهُنَّ  
بِهِنَّ وَطَرَحَهُنَّ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ كَمَا يَسْقُونَ  
حَتَّى مَاتُوا. قَالَ أَبُو قَلْبَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا  
وَحَارَبُوا ۖ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ قَسَادًا ۖ

دیا اور اونوں کے ساتھ لے کر بھاگ نکلے اور اسلام لانے کے بعد کفرایا  
ایک شخص نے اس کی اطلاع آنحضرتؐ کو دی تو آپ نے ان کی تلاش کے  
لئے آدمی بھیجے۔ دوپہر سے بھی پہلے وہ پکڑ لائے گئے ان کے ہاتھ پاؤں  
کاٹ دیئے گئے، پھر آپ کے حکم سے ان کی آنکھوں میں سداۓ گرم کر  
کے پھر دی گئی اور حرہ (مدینہ کی پتھر ملی زمین) میں انہیں ڈال دیا گیا وہ  
پانی مانگتے تھے لیکن انہیں دیا گیا، یہاں تک کہ سب مر گئے (ایسا ہی انہوں  
نے ان اونٹوں کے چرانے والے کے ساتھ کیا تھا، جس کا انہیں بدلہ  
دیا گیا) ابو قلابہ نے کہا کہ انہوں نے قتل کیا تھا، چوری کی تھی، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی تھی اور زمین میں  
فساد پراکرنے کی کوشش کی تھی بلکہ

### باب ۱۹۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ

حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَآبِي  
سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ رِيْقَةَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَضْتُ نَمْلَةً نَمْلَةً نَمْلَةً  
مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَوِيَةِ الشَّمْلِ  
فَأَحْرَقَتْ فَأَذَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ  
قَرَضْتُ نَمْلَةً أَهْرَقْتُ أُمَّةً مِنْ  
الرُّسُلِ تَسْبِيحُ ۖ

۱۹۶۔ ہم سے یحییٰ بکر نے حدیث بیان کی ان سے یسٹ  
نے حدیث بیان کی، ان سے یونس سے، ان سے ابن شہاب  
نے ان سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ نے کہ ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ایک چوٹی میں ایک نبی (نبی)  
(علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو کاٹ لیا تھا تو ان کے حکم سے  
چوٹیوں کے سارے گھروندے جلادیئے گئے اس پر اللہ  
تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چوٹی  
نے کاٹ لیا تو کیا تم ایک ایسی امت کو جلا کر خاکستر  
کر دو گے جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔

### باب ۱۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيرٍ

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي  
حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَبْرِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي

۲۷۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے قیس بن ابی حازم نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ذوالخصلہ کو (برباد کر کے)

لے یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے اور نوٹ بھی، ان لوگوں نے ایک ساتھ کئی سنگین جرم کا ارتکاب کیا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کا مشلہ بنایا تھا، اس نے انہیں بھی اسی طرح کی مزادی گئی۔ لیکن بعد میں اس سے ممانعت کر  
دی گئی کہ خواہ کچھ بھی ہو، اسی طرح کی مزامی نہ دی جائیں، اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے پانی مانگا، لیکن انہیں پانی نہیں دیا  
گیا، امت کا اس پر اجماع ہے کہ جسے پھانسی یا قتل کی مزادی جارہی ہو، وہ اگر پانی مانگے تو اسے پانی پلانا چاہیے۔ بات یہی صحیح ہے  
کہ اس حدیث کے احکام سورہ مادہ کی آیت سے منسوخ ہو گئے تھے۔



الْخَلَصَةِ وَكَانَ يَمُتًا فِي خَنْعَةٍ يُسَمَّى كَعْبَةَ  
أَيْمَانِيَّةَ قَالَ فَاذْطَلَعْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً  
قَارِئِينَ مِنْ أَحْسَنَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ  
وَكُنْتُ لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَفَتَرَبَّ فِي صَدْرِي  
حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ  
اللَّهُمَّ تَبِّئْنِي وَاجْعَلْهُ هَادِيًا سَهْدِيًا فَاذْطَلَقَ  
إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ فَقَالَ رَسُولُ  
بِرٍّ وَآلِ بْنِ بَعَثْتُ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى  
تَرْكَنِيَا كَانَمَا جَمَلٌ أَبْغَرُ أَوْ أَجْرَبُ قَالَ فَبَدَأَ  
فِي خَيْلٍ أَحْسَنَ وَرَجَالِهَا أَحْسَنَ مَوَاتٍ ۝  
کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذوالخلفہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا  
یا انہوں نے کہا، غارِ زدہ اونٹ کی طرح دمراد ویرانی سے ہے، بیان کیا کہ یہ سن کر آپ نے قبیاءِ احسن کے سواروں اور قبیلہ کے تمام  
لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

## ۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ  
أَبِي عُمرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ تَرَقَّى النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَدَّ بَنِي النَّضِيرِ ۝

## باب ۱۹۸۔ تَحَدُّ النَّاظِرِ الْمُشْرِكِ ۝

## ۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ دَكْوَيَّةَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ سَدَقَتْنِي  
أَبِي عَنْ أَبِي اسْعَاقٍ عَنْ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى أَبِي رَافِعٍ  
لِيَقْتُلُوهُ فَاذْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَدْ خَلَّ حَصَنَتُهُمْ  
قَالَ فَدَخَلْتُ فِي سَرِيطٍ دَوَاتٍ لَهُمْ قَالَ  
وَأَغْلَقُوا أَبَابَ الْبُحْبُحِ ثُمَّ رَأَوْهُ فَقَدُوا أَجْرًا  
بِهِمْ فَخَرَجُوا يَطْلُبُونَهُ فَعَوَّجَتْ فِيمَنْ خَرَجَ  
أُرِيَهُمْ أَثَرِي أَطْلَبْتُهُ مَعَهُمْ فَوَجَدُوا الْبُحْبُحَ

مجھے خوش کیوں نہیں کر دیتے۔ یہ ذوالخلفہ قبیلہ خثعم کا ایک بتکدہ تھا،  
اسے کعبۃ الیمانیتہ کہتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں قبیلہ احسن کے  
ایک سو پچاس سواروں کو لے کر چلا، یہ سب حضرات بڑے اچھے گھوڑوں پر  
تھے لیکن میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تھا، آلِ خثعم نے  
میرے سینے پر (اپنے ہاتھ سے) مارا میں نے انگشت ہائے مبارک کا نشان  
اپنے سینے پر دیکھا، پھر فرمایا اے اللہ! گھوڑے کی پشت پر اسے ثبات  
عطا فرمائیے اور دوسرے کو ہدایت کی راہ دکھانے والا اور خود ہدایت  
پایا ہوا بنائیے، اس کے بعد جریر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے اور ذوالخلفہ  
کی عمارت کو گر کر اس میں آگ لگا دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اس کی اطلاع بھیجوائی جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے خدمت نبوی  
میں حاضر ہو کر عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث

کیا، میں اس وقت تک آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا، جب تک ہم نے ذوالخلفہ کو ایک خالی پیٹ والے اونٹ کی طرح نہیں بنا دیا  
یا انہوں نے کہا، غارِ زدہ اونٹ کی طرح دمراد ویرانی سے ہے، بیان کیا کہ یہ سن کر آپ نے قبیاءِ احسن کے سواروں اور قبیلہ کے تمام  
لوگوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کی دعا کی۔

## ۲۷۲۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں سفیان نے قبر

دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہود اور منافقین کے  
کھجور کے باغات جلوا دیئے تھے۔

## ۹۸۔ سوئے ہوئے مشرک کا قتل ۝

## ۲۷۳۔ ہم سے علی بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن زکریا بن

ابی زائدہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان  
کی ان سے ابواسحاق نے اور ان سے براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے  
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چند افراد کو ابو  
رافع (یہودی) کو قتل کے لئے بھیجا۔ ان میں سے ایک صاحب دہلہ  
بن عتیک رضی اللہ عنہ) آگے بڑھے اور اس کے قلعہ کے اندر داخل ہو  
گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اندر جانے کے بعد میں اس گھر میں گھس گیا  
جہاں ان کے جانور بندھا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ انہوں نے قلعہ کا دروازہ  
بند کر لیا، لیکن اتفاق کہ ان کا ایک گدھا ان مویشیوں میں سے  
گم تھا، اس لئے وہ اسے تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے (اس خیال سے

فَدَخَلُوا وَدَخَلَتْ وَاخْلَقُوا بَابُ الْحِصْنِ  
لَيْلًا قَوْصَعُوا الْمَقَاتِيْعَ فِي كَوْنٍ حَيْثُ أَرَاَهَا  
فَلَمَّا تَامُوا أَخَذَتْ الْمَقَاتِيْعَ فَفَتَحَتْ بَابَ  
الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ  
فَأَجَابَنِي فَتَعَمَّدْتُ الصُّوْتُ فَصَرَبْتُه نَصَاحًا  
فَخَرَجْتُ ثُمَّ بَسَمْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ كَأَنِّي مُنِيتُ  
فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ وَغَيْرُ صَوْتِي فَقَالَ مَلَكٌ  
يَا مَلِكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَأْنُكَ قَالَ لَا أَدْرِي  
مَنْ دَخَلَ عَنَّا فَصَرَبَنِي قَالَ قَوْصَعْتُ سَيْفِي  
فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَعَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَعَهُ الْعَظْمُ  
ثُمَّ خَرَجْتُ وَأَنَا دَهْشٌ فَأَتَيْتُ سُلَمًا لَهُمْ  
يَا لَشَوْنٍ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِّتُ رَجُلِي فَخَرَجْتُ  
إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا آتَا بِبَارِحٍ حَتَّى أَسْتَمَعَ  
النَّاسِيَةَ فَمَا بَرَحْتُ حَتَّى سَمِعْتُ لَعَايَا أَبِي  
رَافِعٍ تَاجِرُ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُمْتُ وَمَا فِي  
قَلْبِي حَتَّى آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَأَخْبَرْنَا بِهِ

کہ کہیں پکڑا نہ جاؤں نکلنے والوں کے ساتھ میں بھی باہر گیا، میں ان پر  
یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ میں بھی تلاش کرنے والوں میں شامل  
ہوں آخر گرہا انہیں مل گیا اور پھر وہ اندر آگئے، میں بھی ان کے ساتھ  
اندر آ گیا اور انہوں نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا، وقت رات کا تھا۔  
کنجیوں کا گچھا انہوں نے ایک ایسے طاقی میں رکھا جسے میں دیکھ رہا تھا  
جب سب سو گئے تو میں نے کنجیوں کا گچھا اٹھایا اور دروازہ کھول کر  
ابو رافع کے پاس پہنچا، میں نے آواز دی، ابو رافع! اس نے جواب دیا اور  
میں اس کی آواز کی طرف بڑھا اور اس پر وار کر بیٹھا اور وہ چیخنے لگا  
تو میں باہر چلا آیا، اس کے پاس سے واپس آ کر میں پھر اس کے کمرہ میں  
داخل ہوا، گو یا میں اس کی مدد کو پہنچا تھا میں نے پھر اسے آواز دی، ابو رافع!  
اس مرتبہ میں نے اپنی آواز بدل لی تھی۔ اس نے کہا کیا کر رہا ہے، تیری ماں  
برباد ہو۔ میں نے پوچھا کیا بانڈیش آئی ہے؟ وہ کہنے لگا، نہ معلوم کون  
شخص اندر میرے کمرہ میں آ گیا تھا اور مجھ پر حملہ کر بیٹھا تھا۔ انہوں نے  
بیان کیا کہ اب کی بار میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھ کر اتنے زور  
سے دبائی کہ اس کی ہڈیوں میں انرگمی جب میں اس کے کمرہ سے باہر نکلا  
تو میں بہت خوف زدہ تھا، پھر قلعہ کی ایک سیڑھی پر میں آیا تاکہ اس  
سے نیچے اتر سکوں لیکن میں اس پر سے گر گیا، اور میرے پاؤں میں موج  
آگئی۔ پھر جب میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک اس کی موت  
کا اعلان نہ سن لوں، چنانچہ میں وہیں ٹھہر گیا اور میں نے ابو رافع، حجاز کے تاجر کی موت کے اعلانات بلند آواز سے ہوتے ہوئے سنے، انہوں  
نے بیان کیا کہ میں پھر وہاں سے اٹھا اور مجھے اس وقت کوئی مرض اور تکلیف نہیں تھی۔ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي  
رَاشِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ  
بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَهْطًا مِنَ الْأَنْصَارِ  
إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ  
بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ

۲۷۴۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم  
نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان  
سے ان کے والد نے، ان سے ابو اسحاق نے اور ان سے براء بن عازب  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے  
چند افراد کو ابو رافع کے پاس (قتل کرنے کے لئے) بھیجا تھا، چنانچہ  
رات میں عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ اس کے قلعہ کے اندر داخل ہوئے  
اور اسے سوتے ہوئے قتل کیا۔

بَابُ ۱۹۹۔ لَا تَسْتَوِ بِقَاءِ الْعَدُوِّ

۱۹۹۔ دشمن سے جنگ کی تمنا نہ ہونی چاہیئے۔

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُونُسَ الْيَزِيدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْقَرَارِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِحُ أَبُو النَّضْرِ كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَأَتَانِي كِتَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْتَرُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَاصِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْتَرُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا أَقْبَضْتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ۖ

۲۷۵۔ ہم سے یوسف بن موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے عاصم بن یوسف یزیدی نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسحاق قراری نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن عبد اللہ کے مولیٰ سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبد اللہ کا تب تھا۔ سالم نے بیان کیا کہ جب وہ خوارج سے جنگ کے لئے روانہ ہوئے تو انہیں عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما کا خط ملا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوے کے موقع پر انتظار کیا پھر جب دشمن سے ٹکیر کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کرو لیکن جب جنگ چھڑ جائے تو صبر و ثبات کا ثبوت دو، اور سمجھ لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! کتاب آسمانی کے نازل کرنے والے، اے بادلوں کے ہانکنے والے، اے احزاب (کفار کی جماعتیں) غزوہ خندق کے موقع پر اوشکست دینے والے، دشمن کو شکست دینے والے اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد کیجئے، اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ مجھ سے سالم ابو النضر نے حدیث بیان کی کہ میں عمر بن عبد اللہ کا منشی تھا، ان کے پاس عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کا یہ خط آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، دشمن سے ٹکیر کی تمنا نہ کرو اور ابو عاصر نے بیان کیا ان سے مغیرہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے، ان سے الاعرج نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دشمن سے ٹکیر کی تمنا نہ کرو، لیکن جب جنگ شروع ہو جائے تو صبر و ثبات سے کام لو۔

۲۷۶۔ جنگ ایک چال ہے ۖ

بَابُ الْحَرْبِ حَذْوَةً ۖ

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ هَاتِ لَيْكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَفَيْصَرُ لِيَهْلِكُ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَتَنْقَسَتِ كُسُودُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَنَسِيَ الْحَرْبَ حَذْوَةً ۖ

۲۷۶۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں حمام نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسریٰ (دیران کا بادشاہ) برباد و ہلاک ہو جائے گا اور اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور قیصر (روم کا بادشاہ) بھی ہلاک و برباد ہوگا (دشام کے علاقہ میں) اور اس کے بعد (شام میں) کوئی قیصر باقی نہیں رہے گا۔ اور تم لوگ ان کے خزانے اللہ کے راستے میں تقسیم کر لو گے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹرائی کو چال فرمایا تھا

لے عنوان حدیث سے لیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ طاقتور سے طاقتور فریق کے حق میں بھی جنگ میں فتح کی پیشین گوئی نہیں کی جا سکتی اور نہ جنگ میں صرف اس باب پر اعتماد کیا جاسکتا ہے بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ فتح یا ہلاکت کے تمام امکانات کسی بھی مرحلہ پر ایک فریق کے حق میں روشن ہوتے ہیں اور کسی بھی غلطی اور شکست خوردہ فریق کی کوئی بھی چال جنگ کا نقشہ پلٹ دیتی ہے اور فاتحانہ

۲۷۷۔ ہم سے ابو بکر بن اصرم نے حدیث بیان کی، انہیں عبداللہ نے خبر دی، انہیں ہمام بن بلبعہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو چال کہا تھا۔

۲۷۸۔ ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی، انہیں ابن عیینہ نے خبر دی، انہیں عمرو نے، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، جنگ تو چال کا نام ہے۔

۲۰۱۔ جنگ میں بھوٹ بولنا:

۲۷۹۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے اور ان سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف (یہودی) کا کام کون تمام کرے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول کو بہت اذیتیں پہنچا چکا ہے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اسے قتل کر دوں، آل حضورؐ نے فرمایا، ہاں راوی نے بیان کیا کہ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب کے پاس آئے، اور اس سے کہنے لگے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں شکا دیا اور ہم سے صدقہ مانگتے ہیں کعب نے کہا کہ بخدا، پھر تو تم لوگوں کو بھی انہیں پریشان کرنا چاہیے، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس پر کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ ہم نے ان کی اتباع کر لی ہے اس لئے اس وقت تک ان کا ساتھ چھوڑنا ہم مناسب بھی نہیں سمجھتے جب تک ان کی دلت کا کوئی انجام سامنے نہ آجائے بیان کیا کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس سے اسی طرح باتیں کرتے رہے آخر موقعہ پا کر اسے قتل کر دیا۔

۲۰۲۔ کفار پر اچانک حملہ:

۲۸۰۔ ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ

پیش قدمی کرنے والا منت بھر میں مفتوح ہو کر ہضیار ڈال دیتا ہے۔ یہ چیز قدیم میں بھی تھی اور موجودہ دور کی لڑائیوں کا بھی یہی حال رہا ہے۔ اس لئے لڑائی ایک چال سے زیادہ اور کچھ نہیں اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کو شکست دینے کے لئے خفیہ تدبیر اختیار کی جاسکتی ہیں، اسی طرح عملاً چال بازی سے کام لیا جاسکتا ہے، ذومعنی الفاظ یا طرز عمل اختیار کر کے بھی دشمن کو دھوکے میں رکھا جاسکتا ہے لیکن جہاں تک غدر، بد عہدی اور جھوٹ کا تعلق ہے تو یہ کسی صورت میں جائز نہیں، نہ لڑائی کے دوران اور نہ اسکے بعد!

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَامِ بْنِ مُثَنٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ؛

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَمْعَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ؛

بَابُ الْكُذْبِ فِي الْحَرْبِ؛

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا ثُمَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَكُفِّبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ أَتُحِبُّ أَنَا أَتُكَلِّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَعَمْ قَالَ فَأَنَا كُفَّالٌ قَالَ إِنَّ هَذَا ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَدَاكَ وَسَأَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَآيِسًا وَاللَّهِ قَالَ فَأَنَا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ فَتَكَلَّمْ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى مَا يَفْعَلُ أَمْرًا قَالَ فَالْخَيْرُ يَكَلِّمُهُ حَتَّى اسْتَمَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهُ؛

بَابُ الْفَتْكِ بِأَخْلِ الْحَوْبِ؛

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کر آئے گا؟ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے کہ کیا میں اسے قتل کر دوں؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ انہوں نے عرض کیا کہ پھر آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس سے

دو معنی جہلوں میں گشت کروں۔ جس سے وہ غلط نہیں میں بتلا ہو جائے (حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی اجازت ہے۔

۲۰۳۔ جو خفیہ تدابیر جائز ہیں، اور دشمن کے شر سے محفوظ

رہنے کے لئے احتیاط اور پیش بندی، ایٹھ نے بیان کیا ان

سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے

سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد یہودی

لڑکے، کی طرف جارہے تھے، آپ کے ساتھ ابی بن کعب رضی

اللہ عنہ بھی تھے (ابن صیاد کے عجیب و غریب احوال سے متعلق

آپ خود تحقیق کرنا چاہتے تھے) آپ کو اطلاع دی گئی تھی کہ

ابن صیاد اس وقت نخلستان میں موجود ہے۔ حضور اکرمؐ

جب نخلستان کے اندر داخل ہوئے تو آپ خود کھجور کے تنوں

سے چھلتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے، تاکہ ابن صیاد کی

ماں آپ کو نہ دیکھ سکے، اس وقت ابن صیاد ایک چادر میں

پلٹا ہوا تھا اور کچھ گنگنار لہا تھا اس کی ماں نے آپ کو آتے

ہوئے دیکھ کر اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف! یہ محمد آگئے، ابی

صیاد یہ سنتے ہی کود پڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اگر یوں ہی رہنے دیتی تو حقیقت حال واضح ہو جاتی۔

۲۰۴۔ جنگ میں رجز پڑھنا اور خندق کھودنے وقت

آواز بلند کرنا، اس سلسلے میں سہل اور انس رضی اللہ عنہما

کی احادیث، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوالہ سے ہیں اس

باب کی ایک حدیث یزید کی روایت سے بھی ہے، سلمہ بن

اکوع کے واسطے سے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَكْعَبُ بْنُ أَشْرَفٍ فَقَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ إِنَّ أَقْبَلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ  
كَأَنِّي لِيُتَأَفَّوُلُ قَالَ قَدْ نَعَلْتُ

بَاب ۲۰۳۔ مَا يَجُوزُ مِنَ الْأَخْتِيَالِ

وَالْخَذَرِ مَعَ مَنْ يَخْشَى مَعَرَّتَهُ

قَالَ الْإِمَامُ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ شُهَابٍ

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَعَهُ ابْنُ بَنِي كَعْبٍ فَبَلَ ابْنُ صَيَّادٍ

فَحَدَّثَ بِهِ فِي نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْخَلَعَ

طَفِيقُ يَتِيمٍ يَحْدُوهُمُ النَّخْلُ وَابْنُ صَيَّادٍ

فِي قَيْطِيقَةٍ لَهُ فِيهَا دَمْرَمَةٌ قَرَأَتْ

أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ..... رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا صَافِ هَذَا

مُحَمَّدٌ قَوَّيْتُ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْتُ

بَيْنَ

بَاب ۲۰۴۔ الْمَرْجَزُ فِي الْحَرْبِ وَرَفْعُ

الصَّوْتِ فِي حَفْرِ الْخَنْدَقِ فِيهِ سَهْلٌ

وَأَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَفِيهِ يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَنْقُلُ التُّرَابَ حَتَّى وَارَى التُّرَابَ

۲۰۸۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص نے حدیث

بیان کی ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی اور ان سے براء بن حازب

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ مغزوہ احزاب کے موقع پر خندق

کھودتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوالہ سے ہیں اس

باب کی ایک حدیث یزید کی روایت سے بھی ہے، سلمہ بن

سے اٹ گئے تھے۔ حضور اکرمؐ کے بال (بدن کے بعض اعضاء پر) بہت گھنے تھے (آپ کے سینے پر ایک تپلی سی یکہ بالوں کی تھی) آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بعد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ جہیز پڑھ رہے تھے۔ (ترجمہ) اے اللہ! اگر آپ کی ذات نہ ہوتی تو ہم کبھی سیدھا راستہ نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے، اب آپ ہمارے دلوں کو سکینت اور اطمینان عطا فرمائیے اور اگر دشمن سے) مذمیر ہو جائے تو ثابت قدم رکھیے۔ دشمنوں نے ہمارے ساتھ زیادتی کی ہے لیکن جب بھی وہ اس میں فتنوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں! آپ جہیز بلند آواز سے پڑھ رہے تھے۔

۲۰۵۔ جو گھوڑے کی چھی طرح سواری نہ کر سکے؟

۲۸۲۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی ان سے ابن ادریس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل نے ان سے تیس نے اور ان سے جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب سے میں ایمان لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (اپنے گھر میں داخل ہونے سے) کبھی نہیں منع کیا (یعنی پردہ کر کے اندر بلا لیتے تھے) اور جب بھی آپ کی نظر مجھ پر پڑتی، خوشی سے آپ کا چہرہ کھل جاتا، ایک مرتبہ میں نے آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ میں گھوڑے کی سواری اچھی طرح نہیں کر پاتا تو آپ نے اسے اچھا گھوڑے سواریا دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا۔

۲۰۶۔ چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا، عورت کا اپنے والد کے

چہرے سے خون دھونا، اور اس کام کے لئے (ڈھال میں، پانی بھر کر لانا؛

۲۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہسل ہی سعد سعدی رضی اللہ عنہ سے شاگردوں نے پوچھا کہ (جنگ) احاد میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زخموں کا علاج کس چیز سے ہوا تھا، انہوں نے فرمایا کہ اب صحابہ میں کوئی بھی ایسا شخص زندہ نہیں ہے جو اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی بھر کر لا رہے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے چہرے سے خون دھو رہی

شَعَرَ صَدْرِهِ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرًا الشَّعْرَ وَهُوَ يَزْجُرُ بِرَجَزٍ عَبْدُ اللَّهِ ۝

اللَّهُ تَوَلَّوْا أَنْتَ مَا أَهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّئْنَا فَمَا نَزَلْنِ سَكِينَةً عَلَيْنَا ۝

وَقَبِيتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَا قَيْنَا إِنْ الْأَعْدَاءُ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا إِذَا أَسْرَأُوا فَمَنْتَ آبَيْنَا يَزْجُرُ بِهَا صَوْتُهُ ۝

بَاب ۲۰۵۔ مَنْ لَا يُثْبِتُ عَلَى الْخَيْلِ ۝ ۲۸۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَدْرِيسٍ عَنْ إسماعيلَ عَنْ تيسٍ عَنْ ابنِ ادریس عن جریر رضی اللہ عنہ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَسَلْتُ وَلَا دَافِي إِلَّا تَبَسَّسَ فِي وَجْهِهِ وَلَقَدْ شَكُوتُ إِيَّيْ لَا أَثَبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَابْعَثْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا، میرے سینے پر دست مبارک سے مارا اور دعا کی، اے اللہ! اسے اچھا گھوڑے سواریا دے اور دوسروں کو سیدھا راستہ بتانے والا بنا۔ اور خود اسے بھی سیدے رستے پر قائم رکھ؛

بَاب ۲۰۶۔ دَوَاءُ الْجَوْحَرِ بِاخْتِرَاقِ الْعَصِيرِ وَغَسْلِ الْمَرَأَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الدَّ مَعْنِ وَجْهِهِ وَحَمْلِ الْمَاءِ فِي الثَّرَيسِ ۝ ۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

سفيان حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَالُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَيِّ شَيْءٍ دَوَّيَ جَوْحَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَفْلَكَ بِهِ مِثِّي كَانَ عَلِيٌّ يَعْنِي بِالْمَاءِ فِي ثَرِيصِهِ وَكَانَتْ يَغْرِ قَاطِطَةً تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأُخِذَ

حَصِينٌ قَاهِرٌ قُتِرَ حُسْنِي بِهِ جُزْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

### باب ۲۰ - مَا يَنْكَرُ لَا مِنْ التَّنَازُعِ

وَالْإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ مَنْ عَصَى إِمَامَهُ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَنَازَعُوا أَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

قَالَ تَنَادَلَا - الریح الحرب.

### ۲۸۴ - حَدَّثَنَا - يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَآبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تَعْسِرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا وَلَا تَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا سَخِيئُونَ مِمَّنْ لَانْ كَرْنَا، نُوْش رَكْنِي كُوْش كَرْنَا (جائزہ دو دیں) اپنے سے دور نہ بھاگنا اور تم دونوں (حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ) باہم میل و محبت رکھنا، اختلاف و نزاع پیدا نہ کرنا۔

### ۲۸۵ - حَدَّثَنَا - عُمَرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدُثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرِّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا أَحْسَنَ رَجُلًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمْوَنَا تَخَفْنَا أَتَقْلَبُوا فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمْوَنَا هَرَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَرَمُواهُمْ قَالَ قَاتَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ الْقِسَارَ يَشْتَدُونَ قَدْ بَدَأَتْ خَلَاخِلُهُمْ وَأَسْوَفُهُمْ رَأَيْتُ ثِيَابَهُمْ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ الْغَنِيَّةُ إِنْ قَوْمُ الْغَنِيَّةِ ظَهَرُوا أَصْحَابُكُمْ مَسَاخِظُورُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَبْرِ أَسْنَيْتُمْ مَا قَالَ كُمْ دَسُورُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللَّهِ لَنَا تَيْتٌ

قیس اور ایک چٹائی جلدی گئی تھی اور آپ کے رخنوں میں اسی کو بھر دیا گیا تھا، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم؛

۲۰۷ - جنگ میں نزاع اور اختلاف کی کراہت، اور

جو شخص کمانڈر کے حکام کی خلاف ورزی کرے۔ ۱

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور نزاع نہ پیدا کرو کہ اس سے

تم میں بزدلی پیدا ہو جائے اور تمہاری ہوا اکھر جائے"

قتادہ نے فرمایا کہ (آیت میں) اریح سے مراد لڑائی ہے۔

۲۸۴ - ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے وکیع نے حدیث بیان

کی "ان سے شعبہ نے "ان سے سعید بن ابی بردہ نے ان سے ان کے والد

نے اور ان سے ان کے دادا (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) نے کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو اور انہیں مین عبیداء بن حضور

نے اس موقع پر یہ ہدایت کی تھی کہ (لوگوں کے لئے) آسانی پیدا کرنا انہیں

(اپنے سے دور نہ بھاگنا اور تم دونوں (حضرت ابو موسیٰ اور حضرت معاذ)

۲۸۵ - ہم سے عمر بن خالد نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث

بیان کی، ان سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن

عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اہد کی جنگ کے موقع پر (تیر اندازوں کے) ایک

پیدل دستے کا امیر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنایا تھا اس میں پچاس

افراد تھے حضور اکرم نے انہیں تاکید کر دی تھی کہ اگر تم یہ سہی دیکھ لو کہ

(ہم قتل ہو گئے اور) پرندے ہم پر ٹپ پڑے ہیں، پھر بھی اپنی اس جگہ

سے نہ ہٹنا، جب تک میں تم لوگوں کو بلا نہ بھیجوں، اسی طرح اگر تم دیکھو

کہ کفار کو ہم نے شکست دے دی ہے اور انہیں پامال کر دیا ہے پھر بھی

یہاں سے نہ ملنا جب تک میں تمہیں نہ بلا بھیجوں، پھر اسلامی لشکر نے

کفار کو شکست دے دی براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بخدا

میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا (جو کھانے کے ساتھ جنگ میں ان کی ہمت

بڑھانے کے لئے آگئی تھیں) تیزی کے ساتھ بھاگ رہی تھیں، ان کے

پنازیب اور پنڈلیاں دکھائی دے رہی تھیں اور اپنے کپڑوں کو اٹھائے

ہوئے تھیں (تاکہ بھاگنے میں کوئی دشواری نہ ہو) عبداللہ بن جبیر رضی اللہ

عز کے ساتھیوں نے کہا کہ غزیرت، اسے قوم غنیمت تمہارے سامنے ہے تمہارے ساتھی (مسلمان) غالب آگئے ہیں، اب کس بات کا انتظار رہے اس پر عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، کیا نہیں جو ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی، تم اسے بھول گئے، لیکن وہ لوگ اسی پر مصر رہے کہ دوسرے اصحاب کے ساتھ ہم بھی غنیمت جمع کرنے میں شریک رہیں گے، کیونکہ کفار اب پوری طرح شکست کھا کر بھاگ چکے ہیں اور ان کی طرف سے خوف کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی تھی، جب یہ لوگ (اکثریت) اپنی جگہ چھوڑ کر چلے آئے تو ان کے چہرے پیر دیئے گئے اور (مسلمانوں کو) شکست کا سامنا ہوا یہی وہ گھڑی تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ میدان میں ڈسٹے رہنے والے صحابہ کی مختصر جماعت کے ساتھ (میدان چھوڑ کر فرار ہوتے ہوئے) مسلمانوں کو (پھر اپنے مورچے) سنبھال لینے کے لئے، آواز دی تھی کہ عباد اللہ! میرے پاس آ جاؤ میں اللہ کا رسول ہوں، جو کوئی دوبارہ میدان میں آجائے گا اس کے لئے جنت ہے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ اصحاب کے سوا اور کوئی بھی باقی نہیں رہ گیا تھا۔ آخر (اس افراتفری کے نتیجے میں) ہمارے ستر آدمی شہید ہوئے، بدر کی جنگ میں اس حضور نے اپنے صحابہ کے ساتھ مشرکین کے ایک سو چالیس افراد کو اس سے جدا کیا تھا۔ ستران میں قیدی تھے اور ستر مقتول۔ (جب جنگ ختم ہو گئی تو ایک پہاڑ پر ٹھہرے ہو کر) ابوسفیان نے کہا، کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے ساتھ موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دینے سے منع فرما دیا تھا، پھر انہوں نے پوچھا ابن ابی تمافہ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم (مسلمانوں) کے ساتھ موجود ہیں، یہ سوال بھی تین مرتبہ کیا، پھر پوچھا، کیا ابن خطاب (عمر رضی اللہ عنہ) اپنی قوم میں موجود ہیں؟ تین مرتبہ انہوں نے یہی پوچھا، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہنے لگے کہ یہ تینوں قتل ہو چکے ہیں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ

سے نہ ہلایا اور آپ بول پڑے کہ دشمن خدا خدا گواہ ہے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو، جن کے تم نے اسی نام لئے ہیں وہ سب زندہ ہیں جن کے نام سے تمہیں بخار پڑتا ہے وہ سب تمہارے لئے ابھی موجود ہیں، سفیان نے کہا آج کا دن بدر کا بدلہ ہے اور لڑائی بے بھی ایک ڈول کی طرح اکبھی ایک فریق کے لئے اور کبھی دوسرے کے لئے، تم لوگوں کو اپنی قوم کے بعض افراد مشلہ کئے ہوئے ملیں گے، میں نے اس طرح کا کوئی حکم (اپنے آدمیوں کو نہیں دیا تھا لیکن مجھے ان کا یہ عمل برا معلوم نہیں ہوا، اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگے، امیصل..... ربت کا

النَّاسَ فَلَمْ يَصِيبْ مِنْهُ الْقَيْيَمَةُ فَلَمَّا آتَوْهُمْ صُرِفَتْ وَجُوهُهُمْ قَائِلِينَ صُنْعَ مِلَّةٍ قَدْ أَتَتْ رِذْيَدُ عُرْهُمُ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ فَلَمْ يَنْقُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَبُ بْنُ عَتَبٍ عَشْرًا رَجُلًا قَامًا بَلَاءًا مِثْلًا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْصَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِثْلًا سَبْعِينَ أَيْسَرًا وَسَبْعِينَ قَيْمًا نَقَالَ أَبُو سَفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَتَهَاكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي يَجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قَحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ آمَا هَؤُلَاءِ قَدْ قَتَلُوا مِمَّا مَلَكَ عُنُرُ لَفْسِهِ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَاعَدُوا اللَّهَ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَنْبِيَاءُ كُلَّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسْؤُوكَ قَالَ يَوْمَ يَوْمٍ يَوْمٍ بَدْرٍ وَالْحَرْبُ سِبْجَالٌ أَنْتُمْ سَلَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ أَمُوبَهَا وَلَمْ تَسْؤُفِي ثُمَّ أَخَذَ تَرْتَجِيزًا أَعْلَى حَبْلُ هُبْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَى وَلَا لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللَّهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى سَكْمَةٍ



نام بلند رہے، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس کا جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا ہم اس کے جواب میں کیا کہیں، یا رسول اللہؐ، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہو کہ اللہ سب سے بلند اور بزرگ تر ہے، ابوسفیان نے کہا ہمارا حامی و مددگار عزرائیلؑ (جنت ابے اور تمہارا کوئی بھی نہیں) آں حضورؐ نے فرمایا، جواب کیوں نہیں دیتے، صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ اس کا جواب کیا دیا جائے؟ آں حضورؐ نے فرمایا، کہو کہ اللہ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں، کیونکہ تم اللہ کی وحدانیت کا انکار کرتے ہو۔

۲۰۸۔ رات کے وقت اگر لوگ خوفزدہ ہو جائیں !

۲۸۶۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی ان سے ثابت نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین و جمیل، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت اہل مدینہ پر خوف چھا گیا تھا، کیونکہ آواز سنائی دی تھی (اور حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے حضور اکرمؐ ہی سب سے آگے تھے) پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر، جس کی پیٹھ نیچی تھی، سوار صحابہ کی طرف واپس ہوئے۔ تلوار آپ کی گردن سے لٹک رہی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ گھرانے کی کوئی بات نہیں، گھرانے کی کوئی بات نہیں پایا۔ (تیز دڑنے میں) پایا، آپ کا اشارہ گھوڑے کی طرف تھا۔

۲۰۹۔ جس نے دشمن کو دیکھ کر بلند آواز سے کہا یا صبا! تاکہ لوگ سن لیں۔

باب ۳۔ اِذَا خِشَعُوا بِبِاللَّيْلِ

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا مُقْبِسُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشَجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ قَرِيعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً مَبْعُوضَاتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمْ أَنَسِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرِيسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرَى وَهُوَ مُقْبِلٌ سِنْفُهُ فَقَالَ لَمْ تَوَاعَوْا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُ بَحْرًا يَغْنِي الْقَرِيسَ اس کے بعد آں حضورؐ نے فرمایا، میں نے تو اسے دریا کی طرح پایا۔ (تیز دڑنے میں) پایا، آپ کا اشارہ گھوڑے کی طرف تھا۔

باب ۳۔ مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَسَادَى

بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَاصْبَا حَا لَا حَتَّى يَسْمَعَ

النَّاسُ

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا الْفَكْهِيُّ بْنُ أَبِي هِشَامٍ حَدَّثَنَا

يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَنَا قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نحو الغَابَةِ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِشَنْيَةِ الْغَابَةِ لِقَابِي غَلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَبَعَثَكَ مَا بَكَ قَالَ اخْذْ لِقَاحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخْذَهَا قَالَ غَطْطَانُ وَفَزَارَةُ فَتَصَرَّخْتُ قُلْتُ لَكَ صَوْرَتَانِ اسْمَعْتُمَا بَيْنَ كَرَبَيْتِيهَا يَاصْبَا حَا لَا حَتَّى يَنْدَفَعَتْ حَتَّى الْقَاهِمُ وَقَدْ أَخْذَوْهَا فَجَعَلْتُ أَرْبِيَّهُ وَآقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَمِ وَالْيَوْمَ يَوْمَ الْمَرْصُوحِ تَأْمَنُ نَفْسُكَ

۲۸۷۔ ہم سے مکی بن ابراہیم نے حدیث بیان کی انہیں یزید بن ابی عابد نے خبر دی، انہیں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے خبر دی آپ نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ سے غابہ (شام کے راستہ میں ایک مقام) جا رہا تھا، غابہ کی گھاٹی پر ابھی میں پہنچا تھا کہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ایک غلام مجھے ملے، میں نے کہا، کیا بات پیش آئی؟ کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چھین لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے چھینا۔ بتایا کہ قبیلہ غطفان اور فرزارہ کے لوگوں نے پھر میں نے تین مرتبہ بہت زور سے چیخ کر "یا صبا! یا صبا!" کہا اتنی زور سے کہ مدینہ کے چاروں طرف میری آواز پہنچ گئی، اس کے بعد بہت تیزی سے آگے بڑھا اور انہیں جالیا (جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چھینتی تھیں) اونٹنیاں ان کے ساتھ تھیں، میں نے ان پر تیز برسائے

شروع کر دیئے (آپ بہت اچھے تیر انداز تھے اور یہ کہنے لگا، میں ابن اکوع ہوں اور آج کا دن کمینوں کی ہلاکت کا دن ہے آخر تمام اونٹیناں میں نے ان سے پھڑائیں، ابھی وہ پانی نہ پینے پائے تھے اور انہیں ہانک کر واپس لانے لگا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مل گئے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ لوگ (جنہوں نے اونٹ چھینے تھے) پیاسے ہیں اور میں نے انہیں پانی پینے سے پہلے ہی ان اونٹنیوں کو چھڑا

لیا تھا اس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے اس موقع پر فرمایا، اے ابن الاکوع، جب کسی پر قابو پا جاؤ تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ لوگوں کی ان کی قوم والے مدد کرتے ہیں،

۲۱۰۔ جس نے کہا کہ مقابل بھاگنے نہ پائے، میں فلاں کا

بیٹا ہوں، سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا، کہ بھاگنے نہ

پائیں، میں اکوع کا بیٹا ہوں،

۲۸۸۔ ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے، ان سے ابواسحاق نے بیان کیا کہ انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا، یا ابوعمارہ! کیا آپ حضرات (صحابہ) واقعی حنین کی جنگ میں فرار ہو گئے تھے براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اور میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اپنی جگہ سے قطعاً نہیں ہٹے تھے، ابوسفیان بن حارث آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے جس وقت مشرکین نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تو آپ سواری سے اتر گئے فرما لگے، میں نبی ہوں، اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ سے زیادہ بہادر اس دن کوئی بھی نہ تھا۔

۲۱۱۔ اگر کسی مسلمان کی ثالثی کی شرط پر کسی مشرک نے ہتھیار ڈال دیئے؟

۲۸۹۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے

حدیث بیان کی ان سے سعد بن ابراہیم نے ان سے ابوامامہ نے، آپ سہل بن حنیف کے صاحبزادے تھے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جب بنو قریظہ نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی ثالثی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سعد رضی اللہ عنہ کو بھیجا، آپ وہیں قریب ہی ایک جگہ قیام پذیر تھے) کیونکہ زحمنی تھے) آپ گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب حضور اکرمؐ کے قریب

منہم قَبْلُ اَنْ يَشْرَبُوا فَاَقْبَلْتُ بِهَا اسْتَوْقَمًا فَلَقَيْتَنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ الْقَوْمَ عِصَاشٍ وَارِاقٍ اَتَعْلَمُهُمْ اَنْ يَشْرَبُوا سَقَيْتَهُمْ فَاَبْعَثْ فِيْ اَشْرِهِمْ فَقَالَ يَا اَبْنَ الْاَكُوْعِ مَلَكَتْ اِنَّ الْقَوْمَ يُفْعَدُونَ فِيْ قَوْمِهِمْ

لِیَا تھاس لئے ان لوگوں کے پیچھے کچھ لوگوں کو بھیج دیجئے۔ حضور اکرمؐ نے اس موقع پر فرمایا، اے ابن الاکوع، جب کسی پر قابو پا جاؤ تو پھر اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ لوگوں کی ان کی قوم والے مدد کرتے ہیں،

باب ۲۔ مَن قَاتَلَ خُذَّهَا وَاَنَا ابْنُ

فُلَانٍ وَقَاتَلَ سَلَمَةَ خُذَّهَا وَاَنَا ابْنُ

الْاَكُوْعِ

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرَةَ أَوَلَيْتُمْ يَوْمَ حَنِينٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا سَمِعَ أَمِيرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَيْمُونِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ كَانَ أَبُو سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ أَخَذًا بَعَثَانِ بَغْلَةً فَلَمَّا قَسَمَتِهُ الْمُشْرِكُونَ تَوَلَّى وَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا رَوَى مِنَ النَّاسِ يَوْمَ مَيْمُونٍ مِنْهُ

باب ۲۔ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حَكْمٍ رَجُلٍ

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي هَرَبٍ عَنْ أَبِي إِمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى بَنُو قَرَيْظَةَ عَلَى حَكْمٍ سَعْدُ بْنُ هَارِبٍ مَعَاذِ بَعْثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا أَدْنَا قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ  
فَجَاءَ فُجِّلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَتَ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ  
قَالَ تَوَلَّيَ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَإِنْ  
تُسَيِّمُ الذُّرِّيَّةُ قَالَ تَقْدَحُ حُكْمَتُ فِيهِمْ  
يُحْكُمُ الْمَلِكُ :

### باب ۲۱۲۔ قَتْلُ الْأَسِيرِ وَقَتْلُ الْقَبْرِ :

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ  
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْيَغْفَرُ فَلَمَّا  
تَوَعَّه جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ حَظَلٍ مُتَعَلِّقٌ  
بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ :

### باب ۲۱۳۔ هَلْ يَسْتَسِرُّ الرَّجُلُ وَمَنْ

لَمْ يَسْتَسِرُّ وَمَنْ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ  
عِنْدَ الْقَتْلِ :

### ۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو  
بْنُ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ أَنَّ ابْنَ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ  
وَهُوَ حَلِيفُ لَبْنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَاهُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَشْرَةَ رَهْطٍ سَرِيَّةً عِدَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ  
عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ جَدَّ عَاصِمِ بْنِ  
سَرَفَةَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَةِ وَهُوَ  
بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذَكَرُوا لَيْلِيَّةً مِنْ  
هَدَبٍ بِقَالَ لَهُمْ بَنُو يُحْيَانَ فَتَقَرُّوْا لَهُمْ

پہنچے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ آخر آپؐ ان کے  
آن حضورؐ کے پاس بیٹھ گئے حضورؐ ان کے لئے فرمایا کہ ان لوگوں (بنو قریظہ  
کے یہودی) نے آپؐ کی ناشائستگی کی شرط پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں اس لئے  
آپؐ ان کا فیصلہ کر دیجئے انہوں نے کہا پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں  
جتنے آدمی لڑنے والے ہیں، انہیں قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں  
اور بچوں کو غلام بنایا جائے، حضورؐ ان کے لئے ارشاد فرمایا کہ آپؐ نے اللہ  
تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۲۱۲۔ قیدی کو قتل کرنا اور باندھ کر قتل کرنا :

۲۹۰۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے مالک نے  
حدیث بیان کی، ان سے ابن شہاب نے اور ان سے ابن مالک رضی  
اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر جب  
شہر کے اندر داخل ہوئے تو سر مبارک پر خود تھا آپؐ جب اسے اُتار  
رہے تھے تو ایک شخص نے اگر آپؐ کو اطہار دی کہ ابن حطل (اسلام  
کا بدترین دشمن) کعبہ کے پردے سے لگا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا  
کہ اسے پھر بھی قتل کر دو !

۲۱۳۔ کیا کوئی مسلمان ہتھیار ڈال سکتا ہے ؟ اور جس

نے ہتھیار ڈال دیئے اور قتل کئے جانے سے پہلے دو رکعت  
نماز پڑھی۔

۲۹۱۔ ہم سے ابویمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر  
دی ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عمرو بن ابی سفیان بن اسید  
بن جاریہ ثقفی نے خبر دی آپؐ بنی زہرہ کے سلیف تھے اور حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کی ایک  
جماعت جاسوسی کی مہم پر بھیجی۔ اس جماعت کا امیر عاصم بن عمر کے  
واو عاصم بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو بنایا اور جماعت روانہ  
ہو گئی۔ جب یہ لوگ مقام ہدہا پر پہنچے جو عسکان اور مدینہ کے درمیان  
میں واقع ہے تو قبیلہ ہذیل کی ایک شاخ بنو لیحان نے ان کے خلاف  
کاروائی کے لئے مشورے کئے اور اس قبیلہ کی تقریباً دو سو آدمیوں  
کی ایک جماعت ان کی تلاش میں نکلی، یہ پوری جماعت تیر اندازوں کی

تھی۔ یہ سب صحابہ کے نشاناتِ قدم سے انداز لگاتے ہوئے چلتے رہے  
آخر ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں صحابہ نے بیٹھ کر کھجور کھائی تھی جو مدینہ  
سے اپنے ساتھ لے کر چلے گئے تھے پھینکا کرنے والوں نے کہا کہ یہ رنگھیلیاں  
تو ثرب (مدینہ) کی کھجوروں (کی) ایسی اور پھر قدم کے نشانات سے  
اندازہ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے، عاصم اور آپ کے ساتھیوں نے  
رضی اللہ عنہم جب انہیں دیکھا تو ایک پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لی  
مشرکین نے ان سے کہا کہ ہتھیار ڈال کر اتر آؤ تم سے ہمارا پیر و پیمان  
ہے ہم کسی شخص کو بھی قتل نہیں کریں گے عاصم بن ثابت رضی اللہ  
عنہ، مہم کے امیر، نے فرمایا کہ آج تو میں کسی صورت میں بھی ایک  
کافر کی امان میں نہیں اتروں گا اسے اللہ! ہماری حالت سے اپنے  
نبیؐ کو مطلع کر دیجئے، اس پر انہوں نے تیرہ برس سے شروع کر دیئے اور  
عاصم رضی اللہ عنہ اور دوسرے سات صحابہ کو شہید کر ڈالا اور بقیہ  
تین صحابہ ان کے عہد و پیمان پر اتر آئے۔ یہ غیبی انصاری ابن دشمن  
اور ایک تیسرے صحابی (عبداللہ بن طارق بلوی رضی اللہ عنہم) تھے  
جب یہ صحابہ ان کے قابو میں آگئے تو انہوں نے اپنی تلواروں کے تانت  
اتار کر ان حضرات کو ان سے باندھ لیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ بخدا! یہ تمہاری پہلی بد عہدی ہے، تمہارے ساتھ میں ہرگز  
نہ جاؤں گا، طرز عمل تو انہیں حضرات کا قابلِ تقلید تھا آپ کی مراد  
شہداء سے تھی کہ انہوں نے جان و مے دی لیکن ان کی پناہ میں آنا  
پسند نہ کیا، مگر مشرکین انہیں کھینچنے لگے اور زبردستی اپنے ساتھ لے  
جانا چاہا، جب آپ کسی طرح بھی نہ گئے تو آپ کو بھی شہید کر دیا گیا،  
اب یہ غیبی اور ابن دشمن رضی اللہ عنہ کو لے کر چلنے لگے اور ان حضرات  
کو مکہ میں لے جا کر فروخت کر دیا، یہ جنگ بدر کے بعد کا واقعہ ہے غیبی  
رضی اللہ عنہ کو عمارت بن عامر بن نوفل بن عبد المناف کے لڑکوں نے  
خرید لیا، غیبی رضی اللہ عنہ نے ہی بدر کی لڑائی میں عمارت بن عامر  
کو قتل کیا تھا۔ آپ ان کے یہاں کچھ دنوں تک توقیدی کی حیثیت سے  
رہے۔ (زہری نے بیان کیا) کہ مجھے عیسیٰ اللہ بن عیاض نے خبر دی اور  
انہیں عمارت کی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) نے خبر دی کہ جب لوگ  
جمع ہوئے (آپ کو قتل کرنے کے لئے) تو ان سے آپ نے اتر مانگا موئے

قَرِيبًا مِنْ مَّائَتِي رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَايَهُ تَأْتَمُّرُوا  
اِنَّ اَرَاهُمْ حَتَّى وَجَدُوا مَا اَكَلْتُمْ تَمَرًا اَتَزَوَّدُوْكُمْ  
مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَقَالُوا هَذَا اَتَسْرِ يَسْرَبَ  
فَاتَّقَمُوا اَتَاَرَاهُمْ فَلَمَّا رَاَهُمْ عَاصِمٌ وَاصْحَابُهُ  
يَجَاوِزُ اِلَى قَدْ فَيَدٍ وَاَخَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا  
تَهُمُ اَنْزِلُوا وَاَعْطُونَا بِاَيِّكُمْ وَكَلَّمَ الْعَهْدُ  
وَالْيَمِيْنُ لَا تَقْتُلُوْكُمْ مِنْكُمْ اَحَدًا۔ قَالَ عَاصِمُ  
بْنُ ثَابِتٍ اَمِيْرُ السَّرِيَّةِ۔ اَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ  
السُّوْرَةَ فِيْ ذِمَّةٍ كَافِرٍ اَللّٰهُمَّ اَخِيْرُ عَمَّا يَبِيْئَكَ  
قَوْمُهُمْ بِالْقَبْلِ فَقَتَلُوْا عَاصِمًا فِيْ سَبْعَةِ  
قَتَلُوْا اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةً رَّهْطًا بِالْعَهْدِ وَالْيَمِيْنِ  
مِنْهُمْ خُبَيْبُ الْاَنْصَارِيُّ وَابْنُ دُثْنَةَ وَرَجُلٌ  
اٰخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمْتَكُوا مِنْهُمْ اَطْلَقُوا اَدُوْسًا رَا  
يَسِيْرُهُمْ فَاَوْقَعُوْهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ الثَّلَاثُ هَذَا  
اَوَّلُ الْقَدْرِ وَاللّٰهُ لَا اَصْحَبُكُمْ اِنَّ فِيْ هَؤُلَاءِ  
لَا سُوْرَةَ يَسِيْرُ الْقَتْلَى قَبْرُ دُوْكُمْ وَعَاجِبُوْكُمْ  
عَلَى اَنْ يَضْحِكُوْكُمْ قَالُوْا فَتَقَتَلُوْكُمْ فَانْطَلَقُوا  
يَغْتَبِيْبُ وَابْنُ دُثْنَةَ حَتَّى بَاعُوْهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ  
وُقُوعَةِ بَدْرِ فَاَبْتِئَا خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ ابْنِ عَامِرِ  
بْنِ نُوْفَلٍ بْنِ عَبْدِ مَنْفٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ  
قَتَلَ الْحَارِثَ بْنِ عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرِ فَلَمَّا كَثُرَ خُبَيْبٌ  
عِنْدَهُمْ اَسِيْرًا فَاَخْبَرُوْا فِيْ عُبَيْدِ بْنِ عِيَاذٍ  
اَنْ يَبِيْنَ الْحَارِثِ اَخْبَرُوْهُ اَتَهُمْ حِيْنَ اَجَبُوْا  
اِسْتَعَارَا مِنْهَا مَوْسًى يَسْتَعِيْدُ بِهَا قَاعَاتِهِ  
فَاَخَذَا بَنَاتِيْ وَآتَا غَاوِلَةَ حِيْنَ اَتَاكَ قَالَتْ  
قَوَّجِدَتْهُ مِجْلِسُهُ عَلَى تَخْذِيْهِ السُّوْمَى يَبِيْدُ  
فَقَوَّعَتْ قَوْعَةً عَرَفَهَا خُبَيْبٌ فِيْ وَجْهِهِ  
فَقَالَ تَخْشِيْلُنِ اَنْ اَقْتُلَهُ مَا كُنْتُ لَافْعَلٍ  
ذَلِكَ۔ وَاِنَّهُ مَا رَاَيْتُ اَسِيْرًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ

خُبَيْبٍ وَاللّٰهُ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ مِنْ  
تُفْلِيفِ عَيْتَبٍ فِي يَدِهِ وَرَأَيْتُهُ تَسُوّقُنِي فِي الْحَدِيدِ  
وَمَا يَمْكُهُ مِنْ قَمَرٍ وَكَأَنْتَ تَقُولُ أَكْثَرُ  
لِرُذْقٍ مِنْ أَمْلِهِ سَرَّ قَدْ خُبَيْبًا فَلَمَّا خَرَجُوا  
مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَتْ لَهُمْ  
خُبَيْبٌ ذُرُّوْنِي أَرْكَمَ رَكَعَتَيْنِ فَتَرَكُوهُ فَرَكَمَ  
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالُوا لَا تَنْظُرُوا أَنْ مَابِي  
جَزَعٌ لَطَوْنَهَا اَللّٰهُمَّ اَخْصِيْمْ عَدَاۤءَ  
مَا اَبَايَ حَيْنِيْ اُفْتَلُ مُسْلِمًا، عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَلِدُهُ مَقَرُّ  
وَدَلَّتْ فِي ذَاتِ الْاِلَهِ وَاِنْ يَشَاءُ يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوِ مَوْرٍ  
• فَقَتَلَهُ اِمِنْ الْعَارِثُ فَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ سَوَّيْ  
اَلرَّكَعَتَيْنِ لِكُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ قَتَلَ صَبُوْرًا،  
فَاسْتَجَابَ اَللّٰهُ لِعَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ يَوْمَ مَا اُصِيبَ  
فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ  
خَبَرَهُمْ وَمَا اُصِيبُوا وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ كُفَّارٍ  
فَرِيضٍ اِلَى عَاصِمٍ حَيْثُ حُدِّثُوا اَنَّهُ قَتَلَ  
لِيَسْتَوُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يُعَرَّفُ وَكَانَ قَدْ قَتَلَ  
رَجُلًا مِنْ عَظَمَاءِ يَهُدَ يَزْمُ بَدْرَ بَيْعَتِ عَلِيٍّ  
عَاصِمٌ مِثْلُ اُتْلُوْهُ مِنَ الْمَكَابِرِ فَحَسَنَتْهُ  
مِنْ دَسُوْلِيْمٍ فَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى اَنْ يَفْطَحَ  
مِنْ لَحِيْمِهِ شَيْئًا

زیر ناف موٹہ نہنے کے لئے، انہوں نے استرا دے دیا انہوں نے  
بیان کیا کہ پھر آپ نے میرے ایک بچے کو اپنے پاس بلایا، جب وہ  
آپ کے پاس گیا تو میں غافل تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب میں نے اپنے  
بچے کو آپ کی ران پر بیٹھا ہوا دیکھا اور استرا آپ کے ہاتھ میں تھا  
تو میں اس سے بری طرح گھبر گئی کہ خبیب رضی اللہ عنہ بھی میرے  
چہرے سے سمجھ گئے آپ نے فرمایا، انہیں اس کا خوف ہو گا کہ میں  
اسے قتل کر ڈالوں گا، یقین کر و، میں کبھی ایسا نہیں کر سکتا خدا  
گواہ ہے کہ کوئی قیدی ایسے نے خبیب سے بہتر کبھی نہیں دیکھا خدا  
گواہ ہے کہ میں نے ایک دن دیکھا کہ انگور کا خوشہ آپ کے ہاتھ میں  
ہے اور آپ اس میں سے کھا رہے ہیں، حالانکہ آپ لوہے کی زنجیروں  
میں جکڑے ہوئے تھے اور مکہ میں پھلوں کا کوئی موسم نہیں تھا، کہا  
کر تی تھیں کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی روزی تھی، اللہ تعالیٰ خبیب رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کو کھلاتا پلاتا تھا، پھر جب مشرکین حرم سے باہر انہیں  
لائے تاکہ حرم کے حدود سے نکل کر انہیں شہید کریں تو خبیب رضی  
اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ مجھے (قتل سے پہلے) صرف دو رکعتیں  
پڑھ لینے دو۔ انہوں نے آپ کو اجازت دے دی پھر آپ نے دو رکعت  
نماز پڑھی اور فرمایا، اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں (قتل سے) گھرا رہا  
ہوں تو میں ان رکعتوں کو اوڑھ لیتا۔ اے اللہ ان میں سے  
ایک کو ختم کر دے (بد دعا کرنے کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے)  
”جبکہ میں اسلام کی حالت میں قتل کیا جا رہا ہوں تو مجھے کسی قسم کی بھی  
پر واہ نہیں ہے، خواہ اللہ کے راستے میں مجھے کسی پہلو پر بھی بچھا دیا جائے“

یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہے اور اگر وہ چاہے تو اس کے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت دے سکتا ہے جس  
کی بوٹی بوٹی کر دی گئی ہو، آخر حادثہ کے بیٹے (عقبہ) نے آپ کو شہید کر دیا، حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے ہی ہر مسلمان کے لئے  
جسے قتل کیا جائے دو رکعتیں (قتل سے پہلے) شروع ہوتی ہیں اور ہر حادثہ کے وقت ہی عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ (ہم) کے  
امیر کی دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کی تھی (کہ اے اللہ! ہماری حالت کی اطلاع اپنے نبی کو دے دے) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنے صحابہ کو وہ سب حالات بتا دیئے جن سے یہ ہم دوچار ہوئی تھی (کیونکہ آپ کو وحی کے ذریعہ اس کی اطلاع ہو  
گئی تھی) کفار قریش کے کچھ لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ عاصم رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو انہوں نے نعرش مبارک کے لئے اپنے  
لے دوسری روایت میں بد دعا کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ اے اللہ! ان میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑ اور الگ الگ ان سب کو  
مار۔ چنانچہ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ قاتلوں میں سے ایک ایک ہلاک ہو چکا تھا۔

آدمی بھیجے تاکہ ان کے جسم کا کوئی حصہ لائیں جس سے ان کی شناخت ہو سکتی ہو (جیسے سر) آپ نے بدر کی جنگ میں کفار قریش کے ایک سردار کو قتل کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کا ایک دل ان کی نعش کی حفاظت کے لئے بیج دیا، جنہوں نے کافروں کے قاصدوں سے نعش کی حفاظت کی اور کفار اس پر قادر نہ ہو سکے کہ ان کے گوشت کا کوئی بھی حصہ کاٹ کر لے جائیں۔

**باب ۳۱۔** بَكَاءُ الْأَسِيرِ فِيهِ عَنِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

۲۱۴۔ مسلمان قیدیوں کو راکر نہ کا مسئلہ، اس باب میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے۔

۲۹۲۔ ہم سے تقیہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عانی“ یعنی قیدی کو چھڑا کر دھوکے کو کھلایا کر داور بیمار کی عیادت کیا کر و،

۲۹۳۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی، ان سے مطرف نے حدیث بیان کی، ان سے عامر نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی وحی ہے (جو آپ حضرات کے ساتھ خاص ہو) جیسا کہ شیعان علی بن ابی طالب کرتے تھے، آپ نے اس کا جواب دیا، اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو (زمین) پیر کر نکالا، اور جس نے روح پیدا کی، میں اس کے سوا اور کچھ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کسی مرد مسلم کو قرآن کا فہم عطا فرما دے یا وہ چیز جو اس صحیفہ میں (لکھی ہوئی) ہے۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا اور اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا کہ ویت کے احکام، قیدی (مسلمان) کو راکرنا اور یہ کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں نہ قتل کیا جائے۔

۲۱۵۔ مشرکین کا فدیہ:

۲۹۴۔ ہم سے اسماعیل بن ابی ادیس نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابی ہریم بن عقبہ نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ انصار کے بعض افراد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس لکھی ہوئی تھیں، جنہیں آپ اپنی تاور کے نیام میں رکھتے تھے یہاں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا تَيْبَةَ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُكُتُوا الْعَانِي يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعَوَّدُوا الْمَرِيضَ:

۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامراً حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ يَنْدَاكُمُ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي قُلْتُ الْحَقَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الشَّرَّانِ وَمَا فِي هَذَا الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَأَنَّ الْأَسِيرَ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ:

**باب ۳۱۔** فِدَاءُ الْمُسْرِكِيِّ:

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ ابْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَقْبَةَ عَنْ أَبِي شُمَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ مِنْ مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُبُ فِي تَابُوتِهِ كِتَابًا فِيهِ كِتَابُ اللَّهِ وَكِتَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكِتَابُ الْمُسْلِمِينَ:

اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی اور عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ ہمیں اس کی اجازت دے دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس (رضی اللہ عنہ) کا فدیہ معاف کر دیں، لیکن حضور اکرمؐ نے فرمایا ان کے فدیہ میں سے ایک درہم بھی معاف نہ کرنا۔ اور ابراہیم نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بحرین کا خراج آیا تو عباس رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! اس میں سے مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ (بدر کے موقع پر) میں نے اپنا اور طفیل (رضی اللہ عنہما) دونوں کا فدیہ ادا کیا تھا، آں حضورؐ نے فرمایا

رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتِنَا فَلَمْ تَكُنْ لَنَا بِمَنْعَةٍ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُرِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْطِنِي يَاقَى قَادَيْتُ نَفْسِي وَ قَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ خُذْ قَاعًا طَالًا فِي ثَوْبِهِ .

پھر آپ نے لیجئے۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں ان کے کپڑے میں دیا۔  
۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَنْ الزَّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آدِيٍّ كَانَ جَاءَ فِي اسَارَى بَدْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالنَّطُورِ .

باب ۲۱۶۔ الْحَدِيثُ إِذَا دَخَلَ دَارَ سَلَامَةٍ

بِقِيَرِ آمَانَ

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَيْسِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ سَفَرُ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ الْقَتْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ فَقَتَلُوهُ فَتَقَلَّهْ سَلْبُهُ .

قتل کر دیا اور آں حضورؐ نے اس کے ہتھیار اور ار قتل کرنے والے کو دوا دیئے۔

باب ۲۱۷۔ يُقَاتِلُ عَنْ أَهْلِ الذَّمِّ

وَلَا يُسْتَرْقَوْنَ

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۹۵۔ مجھ سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے عبد العزیز بن جابر نے حدیث بیان کی انہیں معمر بن زید نے انہیں محمد بن جابر نے، انہیں ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے آپؐ بھی بدر کے قیدیوں میں شامل تھے (آپؐ ابھی اسلام نہیں لائے تھے) آپؐ نے بیان کیا میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ "الطور" کی قرأت کر رہے تھے۔

۲۱۶۔ دار الحرب کا باشندہ، جو پر واند راہ داری کے

بغیر دارالاسلام میں داخل ہو گیا ہو؟

۲۹۴۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے ابو العلیس نے حدیث بیان کی، ان سے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اور ان سے ان کے والد سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں مشرکوں کا ایک جاسوس آیا، حضور اکرمؐ اس وقت سفر میں تھے (غزوہ حوازن کے لئے تشریف لے جا رہے تھے) وہ جاسوس صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بیٹھا اور باتیں کیں، پھر واپس چلا گیا تو آں حضورؐ نے فرمایا کہ اسے تلاش کر کے قتل کر دو، چنانچہ اسے (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) نے

۲۱۷۔ ذمیوں کی حمایت و حفاظت میں جنگ کی جائے

گیا اور انہیں غلام نہیں بنایا جاسکتا۔

۲۹۷۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حواری

نے حدیث بیان کی انہیں حصین نے ان سے عمرو بن میمون نے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہ فرمایا (وفات سے تھوڑی دیر پہلے) کہ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو اس کی وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جو عہد ہے (ذبیوں سے) اس عہد کو پورا کرے اور یہ کہ ان کی حمایت و حفاظت کے لئے جنگ کرے اور ان کی طاقت سے زیادہ کوئی باران پر نہ ڈالا جائے۔

۲۱۸۔ وفد کو ہدایہ دینا:

۲۱۹۔ کیا ذبیوں کی سفارش کی جاسکتی ہے؟ اور ان سے معاملات کرنا۔

۲۱۹۸۔ ہم سے قبیسہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان احول نے ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جمعرات کے دن۔ اور معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے، پھر آپ اتنا روئے کہ کنکریاں تک بھیگ گئیں آخر آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض (وفات میں) شدت اسی دن ہوئی تھی، تو آپ نے فرمایا کہ قلم دوات لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دستور لکھ جاؤں کہ تم اس کے بعد کبھی بے راہ نہ ہو سکو (لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے تکلیف کی شدت دیکھ کر فرمایا کہ اس وقت آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہمارے پاس کتاب اللہ عمل و ہدایت کے لئے موجود ہے اس وقت آپ کو تکلیف دینی مناسب نہیں) اس پر لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نبی کی موجودگی میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے، صحابہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں سے اعراض کر رہے ہیں، ان حضوروں نے فرمایا کہ اچھا، اب مجھے اپنی حالت پر چھوڑ دو، میں جن کیفیات (مرافقہ اور لقاء خداوندی کے لئے) آمادگی و تیاری میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی تم مجھے دعوت سے رہے ہو (یعنی ہدایات لکھنا وغیرہ) اور

بُوْعَدَاةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَأَوْصِيَهُ بِذِي قَتَادَةَ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ دَرَائِهِمْ وَلَا يُكْفَرُوا إِلَّا طَلَقَتْهُمْ.

باب ۲۱۸۔ جَوَائِزُ الْوَفْدِ:

باب ۲۱۹۔ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامِلَتُهُمْ؟

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا تَيْبِضَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْغَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْغَيْبِ شُكْرٌ بِكُمُ حَتَّى خَضِبَ دَمْعُ الْحَصْبَاءِ فَقَالَ إِشْدَدَ بَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُ يَوْمِ الْغَيْبِ فَقَالَ اشْكُونِي بِكِتَابِ الْكِتَابِ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا اقْتَنَارُ عَوَا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُرٍ فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُونِي فَإِنِّي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ وَمَتَّأْتُ سُوْفِي إِلَيْهِ وَأَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ بِمَثَلِ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ بَحْرِيَّةِ الْعَرَبِ وَاجْعَلُوا الْوَفْدَ يَتَخَوُّ مَا كُنْتُمْ أَجْنِزُهُمْ وَلَسِيْنَتُ الثَّلَاثَةِ وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَأَلْتُ الْمَغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَحْرِيَّةِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَالْيَمَامَةَ وَالْيَمَنَ. وَقَالَ يَعْقُوبُ

سلہ ذمی، غیر مسلموں کے اس طبقے کو کہتے ہیں جو اسلامی حکومت کے حدود میں رہتا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے اس حکم کو وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہیں کہ ایسے تمام غیر مسلموں کی جان و مال، عزت اور آبرو و مسلمانوں کی طرح ہے اور اگر ان پر کسی طرف سے کوئی ہتھیانے آتی ہو تو مسلمان حکومت اور تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان کی حمایت و حفاظت کے لئے ان کے دشمنوں سے اگر جنگ بھی کرنی پڑے تو گریز نہ کریں۔



وَالْعُرْبُ أُولَىٰ تَيْفَاقَتِهِ ۖ  
 بندہ بندہ بندہ  
 میں دیتا تھا، اور تیسری ہدایت میں بھول گیا۔ اور یعقوب بن محمد نے بیان کیا کہ میں نے میفرہ بن عبد الرحمن سے جزیرہ عرب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا، مکہ، مدینہ، یمامہ اور یمن (کا نام جزیرہ عرب ہے) ۱

۲۲۰۔ وفود سے ملاقات کے لئے ظاہری زیارتیں ۲

۲۹۹۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ بازار میں ایک ریشمی حلہ فروخت ہو رہا ہے پھر اسے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حلہ آپ خرید لیں اور وفود کی پذیرائی کے مواقع پر اس سے اپنی زیارتیں کریں، لیکن حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا: یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (یہ بات ختم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے جتنے دنوں چاہا عمر رضی اللہ عنہ حسب معمول اپنے اعمال و مشاغل انجام دیتے رہے۔ لیکن ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ریشمی جذبہ بھیجا اور فرمایا: تو عمر رضی اللہ عنہ اسے لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے تو یہ فرمایا تھا کہ یہ ان کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے یا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی بات اس طرح دہرائی کہ اسے تو وہی لوگ ہی پہن سکتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور پھر آنحضرتؐ نے یہی میرے پاس ارسال فرمایا، اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (میرے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تم اسے پہن لو یا فرمایا کہ) اس سے اپنی کوئی ضرورت پوری کر سکو،

بچے کے سامنے اسلام کس طرح پیش کیا جائے گا ۳

۳۰۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر بن زیدؓ نے انہیں زہری نے انہیں سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت میں آپ بھی شامل تھے، جو ابن عیاد (یہودی لڑکا) کے یہاں جا رہی تھی، آخر بنو مغالہ (انہما) کا ایک قبیلہ اُسے ٹیلوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھلتے ہوئے اسے ان

۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ يَكِيْنٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا وَجَدَ عَمْرُوكَةَ اسْتَبْرَقَ تَبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتِئِمْ هَذِهِ الْعِلَّةَ فَتَجْعَلُ بِهَا لِلْعِيْدِ وَلِلْوَفُودِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قُلَيْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُلتُ إِنَّهَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَىٰ يَهُذٍ فَقَالَ يَمْنَعُهَا أَوْ تَصْنِيبُ بِهَا بَعْضُ حَاجَتِكَ ۖ

باب۔ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الْقَبِيْلَةِ  
 ۳۰۰۔ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ

حضرت نے پایا، ابن صیاد بلوغ کو پہنچ چکا تھا۔ اسے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا) احساس نہیں ہوا۔ حضور اکرمؐ نے (اس کے قریب پہنچ کر) اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا اور فرمایا، کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا، ہاں، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عربوں کے نبی ہیں، اس کے بعد اس نے آنحضورؐ سے پوچھا کہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ حضور اکرمؐ نے اس کا جواب (صرف اتنا) دیا کہ میں اللہ اور اس کے انبیاء پر ایمان لایا، پھر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، تم دیکھتے کیا ہو؟ اس نے کہا کہ میرے پاس ایک خبر سچی آتی ہے تو دوسری جھوٹی، اُن حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ حقیقت حال تم پر مشتبہ ہو گئی ہے، اُن حضورؐ نے اس سے فرمایا، اچھا میں نے تمہارے لئے اپنے دل میں ایک بات سوچی ہے (بتاؤ وہ کیا ہے؟) ابن صیاد بولا کہ دھواں! حضور اکرمؐ نے فرمایا چپ ہو جا کہ سخت! اپنی حیثیت سے آگے نہ بڑھ، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اس کے بارے میں اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں! لیکن اُن حضورؐ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قادر نہیں ہو سکتے اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کی جان لینے میں کوئی خیر نہیں! ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کھجور کے باغ میں تشریف لائے جس میں ابن صیاد موجود تھا، جب اُن حضورؐ باغ میں داخل ہو گئے تو کھجور کے تنوں کی آڑ لیتے ہوئے آپ آگے بڑھے گئے، حضور اکرمؐ چاہتے تھے کہ اسے آپ کی موجودگی کا احساس نہ ہو سکے اور آپ اس کی باتیں سن لیں! ذکر وہ خود اپنے سے کس قسم کی باتیں کرتا ہے! ابن صیاد اس وقت اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے پڑا تھا اور کچھ گنگنارہا تھا، اتنے میں اس کی ماں نے اُن حضورؐ کو دیکھ لیا کہ آپ کھجور کے تنوں کی آڑ لے کر آگے آ رہے ہیں اور اسے متنبہ کر دیا کہ اے صاف، یہ اس کا نام تھا (جس سے اس کے قریب و عزیز اسے پکارتے تھے) ابن صیاد یہ سنتے ہی اچھل پڑا، حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر اس کی ماں اسے یوں ہی رہنے دیا ہوتا تو بات واضح ہو جاتی۔ سالم نے بیان کیا کہ

ابن صَيَادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَاءِ عِنْدَ أَطْحَمِ بْنِ مَعَالَةَ وَقَدْ قَادَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَرُ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيَّةِ فَقَالَ ابْنُ صَيَادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُيَاطُ عَيْنِكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَرْتُكَ خَبِيرًا قَالَ ابْنُ صَيَادٍ هُوَ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْسَا فَلَنْ تَعُدَّ وَقَدْ رَأَيْتَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَدْخُلُ فِيهِ أَصْرِبُ مُحَقَّقَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُنْهُ فَلَنْ تَسْلُطَ عَلَيْهِ وَإِنْ تَمَّ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلِقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَنِي كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَى بِجَدُّوهِ النَّخْلِ وَهُوَ يَحْتَلِمُ ابْنُ صَيَادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَادٍ مَضَ طَجِعًا عَلَى فَرَسِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فَيَنْهَمَا دَمْرَةً قَوَاتٍ أَمَّا ابْنُ صَيَادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَقَى بَيْنَهُمَا وَ النَّخْلِ فَقَالَتْ لَابْنِ صَيَادٍ آيُ صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ فَتَنَّا ابْنُ صَيَادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو خطاب فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ نے ثنا بیان کی، جو اس کی شان کے لائق تھی، پھر دجال کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ میں بھی تمہیں اس کے (فتنوں سے) ڈراتا ہوں کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس کے فتنوں سے نہ ڈرایا ہو، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں تم سے ایسی بات کہوں گا، جو کسی نے اپنی قوم سے نہیں کی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ دجال کا نا ہوگا، اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے (اس لئے

دیکھتے ہی ہر مسلمان کو اس کے خدائی کے دعوے کی تکذیب کر دینی چاہیے)

۲۲۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہود سے کہ اسلام لاؤ تو سلامتی پاؤ گے (دنیا اور آخرت دونوں میں) اس کی روایت مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کی ہے۔

۲۲۳۔ اگر کچھ لوگ جو دارالحرب میں مقیم ہیں اسلام لائے اور وہ مال و جائیداد کے مالک ہیں تو ان کی ملکیت آباد ہو جائے گی۔

۳۰۱۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی انہیں عبدالرزاق نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی بن حسین نے انہیں عمرو بن عثمان بن عفان نے اور ان سے اسامہ بن زید نے بیان کیا کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرض کیا، یا رسول اللہ! کل آپ دمکہ میں کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا، عقیل (رضی اللہ عنہ) نے ہمارے لئے کوئی گھر پھیرا، ابی کعبؓ پھر ارشاد فرمایا کہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ کے مقام سے ہوگا جہاں قریش سے کفر پر عہد کیا تھا، واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ، اور قریش نے (دس بیس پر) بنی ہاشم کے خلاف اس بات کا عہد کیا تھا کہ نہ ان سے خرید و فروخت کی جائے اور نہ انہیں پناہ دی جائے (اسلام کی اشاعت کو روکنے کے لئے، زہری نے کہا کہ خیف، وادی کو کہتے ہیں،

۳۰۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے، ان سے ان کے والد نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہنی نامی اپنے ایک، مولا کو مقام بنی کا عامل بنایا تو انہیں یہ ہدایت کی، اے مہنی! مسلمانوں سے تواضع اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّرَتْهُ بَيْنَ . وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ  
ابن عمر ثَمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي النَّاسِ فَأَنَّى عَلَى اللَّهِ بِسَالَمُوا أَهْلَهُ ثُمَّ  
كَتَرَ الدَّجَالُ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمْ وَمَا  
مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَكُمْ قَوْمَهُ لَقَدْ أُنْذِرَكُمْ  
نَوْمٌ قَوْمَهُ ذَلِكَ مَا قَوْلُكُمْ فِيهِ قَوْلًا  
لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ يَقُومُ بِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ  
وَأَنَّ اللَّهَ تَبَسُّ بِأَعْوَرٍ .

باب ۲۲۲۔ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ اسْلِمُوا اسْلِمُوا قَالَهُ  
التَّبَرُّوِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ :  
باب ۲۲۳۔

إِذَا اسْلَمَ قَوْمٌ فِي دَارِ الْحَرْبِ  
وَهُمْ مَالٌ وَرَضَوْنَ فِيهِ تَهُمُ :

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عِدَالَةَ الرَّزَّاقِ  
أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزَّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَنْزِلُ  
غَدًا فِي حَجَّتِهِ قَالَ وَهَذَا مَكْتُومٌ لَنَا عَقِيلٌ مَنُورًا  
ثُمَّ قَالَ تَحْنُ نَارُ لَوْ أَنَّ غَدًا يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ  
الْمَحْضَبِ قِيمَتُ قَامَسَتْ قَرِيشٌ عَلَى الْكُفْرِ  
وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِي  
هَاشِمٍ أَنِّي لَا يُبَايِعُهُمْ وَلَا يُؤَدُّهُمْ قَالَ  
الزَّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي :

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي  
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ  
بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلَاهُ  
يَدْعَى هُنَيْيًّا عَلَى الْحَيِّ فَقَالَ يَا هُنَيْي! أَضْمَمِ

جَنَاحَكَ عَنِ السَّيْلِيِّينَ وَآتَىكَ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ  
فَاتَىكَ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ مُسْتَجَابَةً وَأَدْخَلَ رِبَّ  
الْقَرْيَةِ وَرَبَّ الْغَنِيمَةِ وَإِيَّايَ وَدَعَا  
ابْنَ عَرْفٍ وَنَعَمَ بْنَ عَقَّانَ فَإِلَهُمَا إِنْ تَهْلِك  
مَا شِئْتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى نَعْلٍ وَزُرْعٍ وَإِنْ رُبَّ  
الْقَرْيَةِ وَرَبَّ الْغَنِيمَةِ إِنْ تَهْلِك  
شِئْتُهُمَا يَأْتِيَنِي بَبَيْدِهِ فَيَقُولُ يَا أَيْمَنَ الْمُؤْمِنِينَ  
أَفْتَارِكُهُمْ أَنَا لَا آبَاءَ لَكَ فَاثْمَاءُ وَالْكَأُيُومُ الْيَسْرُ  
عُلَّتِي وَمِنَ الدَّهَبِ وَالْوَرَقِ دَائِمُهُ اللَّهُ إِنَّهُمْ  
لَيَبْرُونَ آتَى قَدَّ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِيلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا  
عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاسْتَلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَلَا أَلْمَالُ الَّذِي أَخِيلُ  
عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَنَنْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ  
يَلَادِهِمْ شُبْرًا

انکساری کا معاملہ کرنا اور مظلوم کی بددعا سے ہر وقت ڈرتے رہنا،  
کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے، اونٹوں اور بکریوں کے مالکوں  
دکے۔ یوڑا میں جا کر (خود پوری طرح چارخ کر صدقہ وصول کرنا، تاکہ  
ظلم کسی طرح کا نہ ہونے پائے، اور ہاں، ابن عوف و عبد الرحمن رضی  
اللہ عنہما اور ابن عفان (عثمان رضی اللہ عنہ) اور ان جیسے دوسرے  
امیر صحابہ کے مویشیوں کے بارے میں تجھے ڈرتے رہنا چاہیئے (اور  
ان کے امیر ہونے کی وجہ سے دوسرے غریبوں کے مویشیوں پر چڑا گاہ  
میں انہیں مقدم نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک بھی ہو  
جائیں تو یہ حضرات اپنے بھجور کے باغات اور کھیتوں سے اپنی معاش  
حاصل کر سکتے ہیں لیکن گنے چنے اونٹوں کا مالک اور گنتی جنی بکریوں  
کا مالک (غریب) کہ اگر اس کے مویشی ہلاک ہو گئے (چارہ پانی نہ  
ملنے کی وجہ سے) تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے گا اور فریاد  
کرے گا، یا امیر المؤمنین! تو کیا میں انہیں نظر انداز کر سکوں گا؟ نہیں،  
بلکہ مجھے بیت المال سے ان کی معاش کا انتظام کرنا ہو گا، اس لئے  
(پہلے ہی سے) ان کے لئے چارہ اور پانی کا انتظام کر دینا میرے لئے اس سے زیادہ آسان ہے کہ (جب حکومت کی بے توجہی کے نتیجے میں  
وہ اپنا سب کچھ برباد کر کے آئیں تو میں ان کے لئے سونے چاندی کا انتظام کروں، اور خدا کی قسم وہ مجھے سمجھتے ہوں گے کہ میں نے ان  
کے ساتھ زیادتی کی ہے، کیونکہ یہ زمین انہیں کے علاقے ہیں، انہوں نے جاہلیت کے عہد میں اس کے لئے ٹوٹیاں ٹڑی ہیں اور اسلام کے  
بعد ان کی ملکیت کو باقی رکھا گیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر وہ اموال (دھوڑے وغیرہ) نہ ہوتے  
جو جہاد میں سواروں کے کام آتے ہیں تو ان کے علاقوں میں ایک بالشت زمین کو بھی میں چڑا گاہ بنانے کا روادار نہ ہوتا۔

بَابُ ۳۲ - كِتَابُ بَيْتِ الْأَمَانَةِ النَّاسِ

۳۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا  
سَفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ اكْتُمُوا لِمَنْ تَلَقَّفَ يَلَادَ سِلَاحِهِ مِنَ النَّاسِ  
فَلَكَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسِيًّا رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ  
وَنَخْشَى أَلْفًا وَخَمْسِيًّا فَلَقَدْ رَأَيْنَا ابْتِلِيَانَا  
حَتَّى الرَّجُلَ لِيُصَلِّيَ وَخَدَا وَهُوَ خَائِفٌ

۳۲۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے  
حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے  
حدیث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو لوگ اسلام لاپچھے ہیں (اور جنگ کے قابل ہیں) ان کے اعداد و شمار  
جمع کر کے میرے پاس لاؤ چنانچہ ہم نے ڈیڑھ ہزار مردوں کے نام لکھ  
کر آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ ہم نے ان حضور سے عرض کیا، ہماری  
تعداد ڈیڑھ ہزار ہو گئی ہے کیا اب بھی ہم ڈریں گے؟ لیکن تم دیکھ رہے  
ہو کہ ان حضور کے بعد ہم فتوں میں اس طرح گھر گئے کہ مسلمان تنہا نماز پڑھتے ہوئے بھی ڈرنے لگا ہے۔

۳۴. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ

۳۴۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حنظلہ نے اور ان

عن الاعمش قَوَّجَدْنَا هُمْ غَنَمًا قَرَّةً قَالَ الْوُعَاوِيَّةُ مَا بَيْنَ سَتْمَا قَرَّةٍ اِلَى سَبْعِمِائَةٍ :

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو تَيْبٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ مَجْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا وَأَمَرْتُ أَنْيَ حَاقِقَةً قَالَ ارْجِعْ فَجَبَّحْ مَعَ إِسْرَائِيلَ :

باب ۲۵۔ اِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْدِّيْنَ

بِالزَّجْلِ الْفَاجِئِ :

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا ابُو اَيُّوبَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَعْمُودُ بْنُ غَيْسَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمُورُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُجِبِلَ يَسْتَنْ يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَلَمْنَا حَضَرُوا فَقَالَ قَاتِلِ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا فَاَصَابَتْهُ جَوَاحِقُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الَّذِي قُلْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَانْشَهِ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَأَذْ بَقِصُ النَّاسِ أَنْ يَنْتَابُ فَبَيَّنْتَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ أَذْ قِيلَ إِنَّهُ إِسْرَائِيلُ وَكَانَ بِهِ جَوَاحِقًا شَدِيدًا قَلَمْنَا كَانَتْ مِنَ الْإِبِلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى جَوَاحِقِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَاخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِسْرَائِيلُ قَتَلَهُ قَتَلَهُ بِلَا نَاسِ

سے اٹھنے (مذکورہ بالا سند کے ساتھ) کہ ہم نے پانچ سو مسلمانوں کی تعداد لکھی (ہزار کا ذکر اس روایت میں نہیں ہوا) اور ابو معاویہ (اپنی روایت میں) بیان کیا کہ چھ سو سے سات سو تک :

۳۰۵۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے، ان سے عمرو بن دینار نے، ان سے ابو معبد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے فلاں غزوے میں اپنا نام لکھوایا تھا، ادھر میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے (تو مجھے کیا کرنا چاہیے) آں حضور نے فرمایا کہ پھر جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر آؤ :

۳۰۶۔ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے ایک

فاجر شخص کو بھی ذریعہ بنالیتا ہے :

۳۰۶۔ ہم سے ابو ایوب نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، انہیں زہری نے، ۷۔ مجھ سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق نے حدیث بیان کی انہیں معمر نے خبر دی، انہیں زہری نے انہیں ابن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں موجود تھے، آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے کو اسلام کا حلقہ بگوش کہتا تھا، فرمایا کہ یہ شخص دوزخ والوں میں سے ہے، جب جنگ کا وقت ہوا تو وہ شخص مسلمانوں کی طرف سے بڑی بہادری سے لڑا پھر اتفاق سے وہ زخمی بھی ہو گیا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وہ وہابیوں میں سے ہے آج تو وہ بڑی بے جگری کے ساتھ لڑا اور زخمی ہو کر امر بھی کیا ہے آں حضور نے اب بھی وہی جواب دیا کہ جہنم میں گیا، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حقیقت حال سے ناواقفیت اور اس شخص کے ظاہر کو دیکھ کر ممکن تھا کہ بعض لوگوں کے دل میں شبہ پیدا ہو جاتا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) الصادق المصدق کی حدیث مبارک میں (لیکن ابھی لوگ اسی کیفیت میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ وہ ابھی مرا نہیں ہے، البتہ زخم بڑا کاری ہے اور جب رات آئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خود کشی

اِنَّهُ لَا يَذْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا تَفْسُ مُسْلِمَةٍ  
وَاِنَّ اَمْلَهُ تَمُوتُ يَدُ هَذَا السَّيِّئِ بِالْجَوَلِ الْفَاجِرِ  
کر لی، جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ  
نے فرمایا، اللہ اکبر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا  
رسول ہوں۔ پھر آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا اور کوئی جنت میں  
داخل نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی تائید کے لئے عاجز شخص کو بھی ذریعہ بنالیتا ہے :

باب ۲۲۶۔ مَن تَأْتَرَفِي الْحَذْبِ مِنْ  
غَيْرِ نِسْرَةٍ اِذَا خَافَ الْعَدُوَّ :

۲۲۶۔ جو شخص میدان جنگ میں، جب کہ دشمن کا خوف  
ہو، امام کے کسی نہ کسی کے بغیر امیر لشکر بن گیا :

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا  
بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حَمِيدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ  
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخَذَ الرَّايَةَ  
رَيْدًا فَأَصِيبَتْ ثُمَّ اخَذَهَا جَعْفَرُ فَأَصِيبَتْ ثُمَّ  
اخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَتْ ثُمَّ  
اخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ اِمْرَاةٍ  
تَفْتِيحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسْتَوْفِي اَوْ قَالَ مَا يَسْتَوْفِيهِمْ اَتَهُمْ  
عِنْدَنَا وَقَالَ وَاِنَّ عَلَيْكَ لِيَذْرَاقَانِ :

۳۰۸۔ ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن  
علیہ نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے ان سے حمید بن ہلال  
نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (مدینہ میں غزوہ موتہ کے موقع پر) جب کہ  
مسلمان سپاہی موتہ کے میدان میں داد شجاعت دے رہے تھے، اور فرمایا  
کہ اب اسلامی علم زید بن حارثہ لئے ہوئے ہیں، انہیں شہید کر دیا۔  
پھر جعفر نے علم اپنے ہاتھ میں اٹھالیا، وہ بھی شہید کر دیئے گئے اب  
عبد اللہ بن رواحہ نے علم قحطالیہ بھی شہید کر دیئے گئے آخر خالد بن  
ولید نے کسی نئی ہدایت کے بغیر اسلامی علم اٹھالیا ہے اور ان کے ہاتھ  
پر فتح حاصل ہوگی اور میرے لئے اس میں کوئی خوشی کی بات نہیں تھی یا آپ نے یہ فرمایا کہ ان کے لئے کوئی خوشی کی بات نہیں تھی کہ وہ  
(شہید) ہمارے پاس ہوتے (کیونکہ شہادت کے بعد جو مرتبہ اور عزت اللہ تعالیٰ کے یہاں انہیں ملی ہے وہ دنیاوی زندگی سے بدرجہا  
بہتر ہے۔ فرضی اللہ عنہم ورضوا عنہ) اور انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اسی وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو،  
جاری تھے۔

باب ۲۲۷۔ اَلْعَوْنُ بِالْمَدَدِ :

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَتَمِيمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سَعِيدٍ  
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ رَعْلًا وَكَوْنًا وَعَقِيْمَةً  
وَبَنُو لَحْيَانٍ كَوَعَمُوا اَتَهُمْ قَدْ اسْلَمُوا اَدَا سَمَدُ  
وَلَا عَلَى تَوْبِهِمْ فَاَمَدَ هُجْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۲۷۔ جہاد میں مرکز سے فوجی امداد  
۳۰۹۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے  
حدیث بیان کی اور سہیل بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سعید  
نے ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں رعل، اذکوان، عصیہ اور بنو لحيان قبائل کے  
کچھ لوگ حاضر ہوئے اور یقین دلایا کہ وہ لوگ اسلام لاپکے ہیں اور انہوں  
نے اپنی قوم کو اسلامی تعلیمات سمجھانے کے لئے آپ سے مدد چاہی تو

اسے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت کا اظہار غالباً اس لئے فرمایا کہ ظاہر میں بھی اس شخص کی طرف سے اسلامی حکم کی خلاف ورزی  
مشاہدہ میں آگئی تھی خود کشی ممنوع اور حرم ہے لیکن اس سے ایمان ختم نہیں ہوتا، حدیث کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ شخص مذکور  
غیظاً مومن نہ تھا اور اسی بنیاد پر اس کی تمام ظاہری قربانیاں نظر انداز کر دی گئیں تھیں :

وَسَلَّمَ يَتَّبِعِينَ مَعَ الْإِنصَارِ قَالَ أَلَسْ كُنَّا  
نُسَيِّئُهُمُ الْفُرَّاءَ يَخْطُبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ  
بِاللَّيْلِ قَانِظَلَفُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِرَمْعُونَةَ  
غَدَرُؤُوبِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَّتْ شَهْرًا يَدْعُوا  
عَلَى رِعْلٍ وَذَكَوَاتٍ وَبَنِي لَعِمَاتٍ قَالَ قَتَادَةُ  
وَحَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ أَنَسٍ قَرَأُوا بِهِمْ قُرْآنًا لَا يَلْعَوُ  
عَنَّا قَوْمَنَا بَلَاءًا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَزَيَّنِي عَنَّا  
وَأَرْضَنَا ثَلَاثَةً رُفِعَ ذَلِكَ بَعْدَهُ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصاران کے ساتھ کر دیئے انس رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم انہیں قاری (قرآن مجید کے عالم اور صمیم مخارج  
کے ساتھ تلاوت کرنے والے) کہا کرتے تھے یہ حضرات ان قبیلہ والوں  
کے ساتھ چلے گئے لیکن جب بئر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے ان صحابہ کے  
ساتھ دھوکا کیا اور انہیں شہید کر ڈالا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک مہینہ تک (نمازیں) اتنوت پڑھی تھی اور رعل، ذکوان اور  
بنو لیمان کے لئے بدر کا کی تھی، قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس رضی  
اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ان شہداء کے متعلق) قرآن مجید میں ہم یہ آیت  
بھی پڑھتے تھے (ترجمہ) "ہاں ہماری قوم (مسلم) کو بتا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے اور ہمیں بھی اس  
نے (اپنی بے پایاں نوازشات سے) خوش کیا ہے۔ پھر یہ آیت منسوخ ہو گئی تھی۔

### باب ۳۲۸ - مَن غَلَبَ الْعَدَا وَفَاقَاهُ

عَلَى عَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا

۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ  
حَدَّثَنَا دُرُجُ بْنُ عِبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ  
قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي  
طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَظْهَرَ عَلَى قَوْمٍ آثَامَ بِالْعَرَصَةِ  
ثَلَاثَ يَلٍ . تَابِعَ مُعَاذُ وَعَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

### ۳۲۸۔ جس نے دشمن پر فتح پائی اور پھر تین دن تک

ان کے میدان میں قیام کیا :

۳۱۰۔ ہم سے محمد بن عبد الرحیم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن  
بن عبادہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن حدیث بیان کی ان سے  
سے قتادہ نے بیان کیا کہ ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ابو طلحہ  
رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
جب کسی قوم پر فتح حاصل ہوتی تو میدان جنگ میں آپ تین دن  
تک قیام فرماتے اس روایت کی متابعت معاذ اور عبد اللہ علی نے کی  
ان سے سعید بن حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے انس سے انس  
رضی اللہ عنہ نے ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے۔۔۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے حوالہ سے ۔

### ۳۲۹۔ جس نے غزوہ اور سفر میں غنیمت تقسیم کی رافع

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ذوالحلیفہ میں نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے بکریاں اور اونٹ غنیمت  
میں ملے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس بکریوں کو  
ایک اونٹ کے برابر قرار دے کر (تقسیم کی تھیں)

### باب ۳۲۹ - مَن قَسَمَ الْغَنِيمَةَ فِي

غَزْوَةٍ وَسَفَرٍ ، وَقَالَ رَافِعُ كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي  
الْحُلَيْفَةِ فَاصْبَأْنَا غَنَمًا وَأَبْلًا فَعَدَلَى

عِشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ :

۳۱۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا  
هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا أَخْبَرَنَا قَالَ اعْتَمَرَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَعْرِ أَنَّهُ

۳۱۱۔ ہم سے ہدیہ بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے  
حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے  
خبر دی آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ

سے، جہاں آپ نے جنگ حنین کی غنیمت تقسیم کی تھی، عمرہ کا احرام باندھا تھا:

عِنْتُ تَسَمَّ عَنَّا حُنَيْنٌ ۖ

۲۳۰۔ کسی مسلمان کا مال، مشرکین کوٹ کر لے گئے، پھر وہ مال اس مسلمان کو مل گیا؟ (مسلمانوں کے غلبہ کے بعد) ابن میسر نے بیان کیا کہ ہم سے عبید اللہؓ نے حدیث بیان کی، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کا ایک گھوڑا چھوٹ گیا تھا اور دشمنوں نے ان پر قبضہ کر لیا تھا، پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا تو ان کا گھوڑا انہیں واپس کر دیا گیا تھا یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کا ہے اسی طرح ان کے ایک غلام نے بھاگ کر روم میں پناہ حاصل کر لی تھی، پھر جب مسلمانوں کو اس ملک پر غلبہ حاصل ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ان کا غلام انہیں واپس

**باب ۳۳۔** إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَ الْمُسْلِمَ قَاتِلَ ابْنِ مُسِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ ..... عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَهَبَ قَرْنٌ لَنَا فَاتَّخَذَ الْعَدُوُّ قَظْفَرًا عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي ذَمِّهِمْ رَسُولٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْتَقَى عَبْدُ اللَّهِ فَلَحِقَ بِالنُّزُومِ قَظْفَرًا عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۖ

کر دیا تھا، یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا ہے۔

۲۳۱۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہؓ نے بیان کیا انہیں نافع نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ کر روم میں پناہ گزیں ہو گیا تھا، پھر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں (اسلامی لشکر نے) اس پر فتح پائی اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے غلام آپ کو واپس کر دیا اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ایک گھوڑا بھاگ کر روم پہنچ گیا تھا۔

**۳۳۱۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ ابْنَ قَلْحِقَ بِالرُّومِ قَظْفَرًا عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ۖ وَابْنُ فَرْسَا لَا بَنَ عُمَرَ عَارَ قَلْحِقَ بِالرُّومِ قَظْفَرًا عَلَيْهِ فَرَدَّ وَهُوَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ۖ

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب روم پر فتح ہوئی تو آپ نے یہ گھوڑا بھی واپس کر دیا تھا۔

۲۳۲۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے زہیر نے حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس دن اسلامی لشکر کی ڈھیر رومیوں سے (ہوئی تو آپ ایک گھوڑے پر سوار تھے، سالار لشکر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پھر گھوڑے کو دشمنوں نے پکڑ لیا، لیکن جب انہیں شکست ہوئی تو خالد رضی اللہ عنہ نے گھوڑا آپ کو واپس کر دیا:

**۳۳۲۔** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَلَى قَرْنٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَآمِنُوا الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَاخْتَدَا الْعَدُوَّ قَلْنَا هُزِمَ الْعَدُوُّ وَرَدَّ خَالِدُ قَرْنَهُ ۖ

۲۳۱۔ جس نے فارسی یا کسی بھی عجیب زبان میں گفتگو

**باب ۳۳۔** مَن نَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ



وَالْتَرَطَاتِہٖ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی وَافْتَخَرْنَا  
اَلَسْتَنْتِکُمْ وَاَتَوَانِکُمْ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ  
رَّسُوْلٍ اِلَّا یَلِیْسَانِ قَوْمِہٖ ۝

کی، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ کی نشانیوں میں تمہاری زبان  
اور رنگ کا اختلاف بھی ہے۔“ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ اور  
ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن یہ کہ وہ اسی قوم کا ہم زبان تھا  
(جس میں ان کی بعثت ہوئی)۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا

ابو عاصم اخبرنا حنظلہ بن ابی سفیان اخبرنا  
سعید بن میناء قال سمعت جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہما قال قلت یا رسول اللہ دَبَخْنَا  
بِہِیْمَہٗ لَنَا وَطَعْنَتْ صَاعِمَیْنِ شَعِیْرٍ فَتَعَالَی  
اَنْتَ وَتَفَرُّ قَصَاحَ النَّسِیْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم  
فَقَالَ یَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ  
سُورًا فَحَیَّ هَلَّا بَکُمْ ۝

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا

عبد اللہ عن خالد بن سعید عن ابيہ عن  
امّ خالد بنت خالد بن سعید قالت اَتَمَنْتُ  
رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ دَعْلَجِی قَمِیصِ  
اَضْفَرُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَنَہُ  
سَنَہُ قَالَ عبد اللہ وہی بِالْعَبَشِیَّةِ حَسَنَہُ  
تَاَلَتْ فَتَدَهَبْتَ الْعَبَّ بِخَاتَمِ النَّبُوْۃِ فَنَزَبَنِيْ  
اَبْنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَهَا  
ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْلٰی  
وَ اَخْلَقِی ثُمَّ اَبْلٰی وَ اَخْلَقِی ثُمَّ اَبْلٰی وَ اَخْلَقِی قَالَ  
عَبْدُ اللہِ تَبَقَّیْتُ حَتّٰی دُکِرَ ۝

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا

محمد بن بشار حَدَّثَنَا عُنْدُ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللہُ عَنْہُ اَنَّ الْعَصَى بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً  
مِنْ ثَمَرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ  
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِ سِیْئَہٗ کَیْفَ کَیْفَ اَمَّا  
تَعْرِفُ اَقَالَ لَا تَاْکُلِ الصَّدَقَةَ ۝

۳۱۴۔ ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابو عاصم نے حدیث  
بیان کی انہیں حنظلہ بن ابی سفیان نے خبر دی، انہیں سعید بن میناء  
نے خبر دی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان  
کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ دَبَخ  
کیا ہے اور کچھ گسیوں پیس لٹے میں اس لئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ  
لے کر تشریف لائیں اور کھانا ہمارے گھر پر تناول فرمائیں! لیکن آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز بلند فرمایا، اے خندق کھونے والو! جابر نے  
دعوت کا کھانا تیار کر لیا ہے، اب تاخیر نہ کرو! ہمسرت تمام چلے چلو!

۳۱۵۔ ہم سے حبان بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے  
خبر دی، انہیں خالد بن سعید نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ام  
خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں... رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوئی، میں اس  
وقت ایک زرد رنگ کی قمیص پہن ہوئی تھی، حضور اکرم نے اس پر فرمایا  
”سنہ سنہ“ عبد اللہ نے کہا کہ یہ لفظ حبشی زبان میں اچھے کے معنی میں  
آتا ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں ہمر نبوت کے ساتھ (جو پشت مبارک  
پر تھی) کھینچنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا، لیکن آنحضور نے فرمایا اسے  
ڈانٹو مت، پھر آپ نے (درازی عمر کی) دعا دی کہ اس قمیص کو خوب پہنو،  
اور پرانی کرو، پھر پہنو اور پرانی کرو، عبد اللہ نے کہا کہ چنانچہ یہ قمیص اتنے  
دنوں تک باقی رہی کہ زبانوں پر اس کا پیر چا گیا،

۳۱۶۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے غندر نے حدیث  
بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور  
ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما  
نے صدقہ کی کھجور میں سے (جو بیت المال میں آئی تھی) ایک کھجور اٹھالی  
اور اپنے منہ کے قریب لے گئے۔ لیکن آنحضور نے انہیں فاسی زبان  
کا یہ لفظ کہہ کر روک دیا کہ کَیْفَ کَیْفَ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے

**باب ۳۳۲۔** الْغُلُولُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى  
وَمَنْ يُغْلِلْ يُغْلَلْ بِسَاقِهِ

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
أَبِي حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ذَرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ  
وَعَظَّمَ أَمْرَهُ قَالَ لَا الْفَيْقَ أَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
عَلَى رَأْسِهِ شَأْلًا لَهَا ثَغَاءٌ عَلَى رَقَبَتِهِ خَرَسَتْ  
لَهُ حَنَاحَتُهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي قَاتِلُ  
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ  
بَعِيرٌ لَهُ دِقَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي قَاتِلُ  
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَعَلَى رَقَبَتِهِ  
صَامِتٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي قَاتِلُ لَا  
أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ  
رِقَاءٌ تَخْفِقُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اغْنِنِي قَاتِلُ  
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَبْلَغْتُكَ وَقَالَ الْيُوسُفُ  
عَنْ أَبِي حَيَّانَ فَتَرَسَّى كَذَحْمَةٍ

چکا تھا، یا اس کی گردن پر کڑے کے کڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری  
کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ اور ابوب نے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے کہ "فرس لہ حمۃ"

**باب ۳۳۳۔** الْقِلِيلُ مِنَ الْغُلُولِ وَكَمْ  
يَذْكُرُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ هَرَقَ مَتَاعَهُ وَهَذَا الصَّحْحُ

۳۱۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ كُفِّرْ لَكَ  
قَسَمَاتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
هُوَ فِي النَّارِ قَدْ هَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا

۳۳۲۔ خیانت، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اور جو کوئی  
خیانت کرے گا، وہ قیامت میں اسے لے کر آئے گا"

۳۱۷۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان  
کی ان سے ابو حیان نے بیان کیا ان سے ابو ذر نے حدیث بیان کی کہا  
کہ مجھ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا اور خیانت (غلول) کا  
ذکر فرمایا اور اس جرم کی ہولناکی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم میں سے  
کسی کو بھی قیامت کے دن اس حالت میں نہ پاؤں گا کہ اس کی گردن پر  
بجری ہو اور چلا رہی ہو۔ یا اس کی گردن پر گھوڑا ہو اور وہ چلا رہا ہو اور  
وہ شخص یہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں یہ  
جواب دے دوں گا کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں تو (خدا کا پیغام)  
تم تک پہنچا چکا ہوں، اور اس کی گردن پر اونٹ ہو اور چلا رہا ہو اور وہ  
شخص فریاد کر رہا ہو کہ یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے، لیکن میں یہ جواب  
دے دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا میں تو خدا کا پیغام نہیں  
پہنچا چکا تھا، یاد وہ اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر سونا چاندی ہو  
اور مجھ سے کہے، یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیے لیکن میں اس سے یہ کہہ  
دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں اللہ تعالیٰ کا پیغام نہیں پہنچا  
چکا تھا، یا اس کی گردن پر کڑے کے کڑے حرکت کر رہے ہوں اور وہ فریاد کرے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تمہاری  
کوئی مدد نہیں کر سکتا، میں تو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ اور ابوب نے بیان کیا اور ان سے ابو حیان نے کہ "فرس لہ حمۃ"

۳۳۳۔ معمولی خیانت، اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد سے اس کا ذکر نہیں کیا ہے  
کہ حضور نے اس شخص کے (جتنے مال غنیمت میں خیانت کرتی تھی) چراتے ہوئے مال  
کو جھلویا بھی تھا۔ اور یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۳۱۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے سالم بن ابی الجعد  
نے، ان سے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کے سامان و اسباب پر ایک صاحب متعین تھے جن  
کا نام کرہ تھا ان کا انتقال ہو گیا تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ وہ تو جہنم میں گیا، صحابہ انہیں دیکھنے گئے تو ایک عبادان

کے یہاں سے ملی جسے خیانت کر کے انہوں نے رکھ لی تھی، ابو عبد اللہ نے کہا کہ ابن اسلام نے کرکڑ کا کاف کے فتج کے ساتھ بیان کیا اور یہی روایت محفوظ ہے :

۲۳۳۲۔ مال غنیمت کے اونٹ اور بکریاں ذبح کرنے پر ناپسندیدگی :

۹۱۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسروق نے، ان سے عبایہ بن رفاعہ نے اور ان سے ان کے دادا رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مقام ذوالخلیفہ میں ہم نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑاؤ کیا (کسی غزوہ کے موقع پر) لوگوں کے پاس کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئی تھیں، ادھر غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملی تھیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکر کے جھجھے تھے اور لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور مال غنیمت کے بہت سے جانور تقسیم سے پہلے ذبح کر کے ہانڈیاں دیکھنے کے لئے چڑھائیں لیکن بعد میں بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان ہانڈیوں کا گوشت نکال لیا گیا اور پھر آپ نے غنیمت تقسیم کی، (تقسیم میں) اس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر آپ نے رکھا تھا۔ اتفاق سے مال غنیمت کا ایک اونٹ بھاگ گیا، لشکر میں گھوڑوں کی کمی تھی لوگ اسے پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن اونٹ نے سب کو تھکا دیا آخر ایک صحابی (خود رافع رضی اللہ عنہ) نے تیر سے اسے مار گرایا اللہ تعالیٰ کے حکم سے اونٹ جہاں تھا وہیں رہ گیا اس پر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان (پالتو) جانوروں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشت ہوتی ہے، اس لئے ان میں سے اگر کوئی قابو میں نہ آئے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

میرے دادا رافع رضی اللہ عنہ انے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ میں توقع ہے یا (یہ کہا کہ) خوف ہے کہ کل کہیں ہماری دشمنی سے مدعیٹر نہ جو جائے، ادھر ہمارے پاس چھری نہیں ہے، تلوار دشمن کے مقابلے کے لئے ہے تو کیا ہم ہانس سے ذبح کر سکتے ہیں حضور اکرم نے فرمایا کہ جس چیز سے خون جانور کی گردن پر لے پیرنے سے) نکل جائے اور اس سے ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا گیا ہو تو اس کا گوشت کھانا حلال ہے، البتہ وہ چیز (جس سے ذبح کیا گیا ہو) دانت اور ناخن نہ ہونی چاہیئے، اس کی میں تمہارے سامنے لے یعنی عباد کی خیانت اگر پھر ایک معمولی خیانت تھی، لیکن اس کی بھی منزا انہیں بگلتی پڑے گی، اسی گناہ کی وجہ سے آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جہنم میں دخول کے متعلق فرمایا :

باب ۳۳۔ مَا يَكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِثْلِ وَالْعَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ :

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ دِفَاعَةَ عَنْ جَدِّكَ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَدِي الْحَلِيفَةِ فَاصَابَ النَّاسُ جُوعًا وَاصْبَاتًا بِلَا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْوِيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقِدُورَ فَأَمَرَ بِالْقِدُورِ فَأُكْفِثَتْ ثُمَّ قَسَمَ قَعْدَلٌ عَشْرَةً مِنْ الْقَنَمِ يَبْعِيهِمْ فَمَنْدَ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ سَيَرُ قَطْلُوكَ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْرَعَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَبْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذَا إِلَيْهَا أَوَايِدُ كَادِمًا أَلَوْحَشَ فَمَا تَدَّ عَلَيْكُمْ فَأَصْتَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي أَنَا تَرُجُوا أَوْ نَخْلَفُ أَنْ تَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى أَقْتَدَ بِسَحْ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَأَنَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ كُلُّ لَيْسَ الْيَسَنَ وَالْظُّفَرُ وَسَاخِدُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَا الْيَسَنُ فَعَطْلُمْ وَأَمَا الظُّفَرُ فَمَدَى الْعَبَسَةُ :

وضاحت کر دی گا، ورنہ تو اس لئے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن اس لئے نہیں کہ وہ جھیشوں کی چھری ہے (حدیث گزر چکی ہے)

**باب ۳۳۔ الدشائرۃ فی الفتوح**

۳۳۰۔ **حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ قَالَانَ قَالَ سَمِعْتُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرَى يُحْيِي سِنْدَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَأَنَّا بَيْنَا فِيهِ خُتَمٌ يُسَمَّى كُفَّةَ الْيَمَانِيَةِ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خُسَيْنٍ وَمِثْلِهِ مِنْ أَحْسَنِي وَأَنَا وَأَصْحَابُ قَيْسٍ فَأَشْبَرْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ أَلَمْ تَرَ تَبَيْتُهُ وَأَجْعَلُهُ هَادِيًا مُهْدِيًا فَأَنْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَتَوَقَّعَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ وَالَّذِ نْبَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَوَكَّلْتَهَا كَأَنَّهَا جَسَدٌ أَجْرَبُ قَبَارِكَ عَلَى خَيْلٍ أَحْسَنَ وَرَجَائِهَا خَمْسَ مِثْرَافٍ قَالَ مُسَدَّدٌ وَبَيَّتَ فِي خُتَمٍ**

۳۳۱۔ ہم سے محمد بن منشی نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا کہ مجھ سے جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذی الخلفہ سے مجھے کیوں نہیں نجات دلائے یہ ذی الخلفہ (یمن کے قبیلہ) اشعث کا ایک بٹکہ تھا جسے کعبۃ الیمانیہ کہتے تھے۔ چنانچہ میں (اپنے قبیلہ) احس کے ایک سو پچاس آدمیوں کو لے کر تیار ہو گیا، یہ سب شہسوار تھے، پھر میں نے حضور اکرمؐ سے عرض کیا کہ میں گھوڑے کی اچھی سواری نہیں کر پاتا تو آپؐ نے میرے سینے پر (دست مبارک) مارا اور میں نے آں حضورؐ کی انگلیوں کا اثر اپنے سینے پر محسوس کیا۔ حضور اکرمؐ نے پھر یہ دعاء دی کہ اے اللہ! اسے گھوڑے کا اچھا سواری بنا دیجئے اور اسے صحیح راستہ دکھائے والا اور خود بھی راہ یاب کر دیجئے، پھر وہ ہم پر روانہ ہوئے اور اسے توڑ کر جلا دیا اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشخبری بھجوائی (خدمت نبویؐ میں) حاضر ہو کر جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں اس وقت تک آپؐ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا جب تک وہ بٹکہ ایسا (سیاہ) نہیں ہو گیا تھا جیسا غار ش زده اونٹ ہو اگر تاہے جس کا چمڑہ غارش کی وجہ سے بالکل سیاہ ہو جاتا ہے آں حضورؐ نے یہ سن کر قبیلہ احس کے سواروں اور اس کے جوانوں کے لئے پانچ مرتبہ برکت کا دعا فرمائی۔ مسدد نے اپنی روایت میں ”بیت فی اشعث“ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

۳۳۲۔ خوشخبری لانے والے کو انعام دینا، کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ انہیں ان کی توبہ کے قبول ہونے کی خوشخبری سنائی تھی، تو دو گھڑے دیئے تھے۔

۳۳۳۔ فتح کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی۔

**باب ۳۴۔ مَا يُعْطَى الْبَشِيرُ وَالْمُعْطَى**

کعب بن مالک ثوبین خیمہ بکشی۔

بالشدة.

**باب ۳۵۔ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ**

لے مراد خان کہ منظر سے مدینہ منورہ کی ہجرت ہے۔ یعنی پہلے جب تک کہ دارالاسلام نہیں تھا اور مسلمانوں کو احکام اسلام بجالانے کی رہائی آزادی نہیں تھی تو وہاں سے ہجرت ضروری اور باعث اجر و ثواب تھی، لیکن اب جب کہ اسلامی اور الہی حکومت کے تحت آچکا ہے اس لئے یہاں سے ہجرت کا کوئی سوال باقی نہیں رہا، یہ معنی ہرگز نہیں کہ ہرے سے ہجرت کا حکم بھی ختم ہو گیا کیونکہ جب تک دنیا قائم ہے اور جب تک کفر و اسلام کی کشمکش باقی ہے اس وقت تک ہر اس منظر سے یہاں مسلمانوں کو احکام الہی پر عمل کی آزادی حاصل نہیں ہے ہجرت ضروری اور فرض ہے۔

۳۲۱۔ ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے مجاہد نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا اب ہجرت (مکہ سے مدینہ کے لئے) باقی نہیں رہی۔ البتہ حسن نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے اس لئے جب تمہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ۔

۳۲۲۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں زید بن زریع نے خبر دی، انہیں خالد نے، انہیں ابو عثمان مہدی نے اور ان سے جماعہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جماعہ رضی اللہ عنہ اپنے بھائی مجاہد بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ مجاہد ہیں، آپ سے ہجرت پر دعوت کرنا چاہتے ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہیں رہی، ہاں میں اسلام پر ان سے عہد (میت) لوں گا۔

۳۲۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی کہ عمر اور ابن جریج بیان کرتے تھے اور انہوں نے سنا تھا وہ بیان کرتے تھے کہ میں عبید بن میر کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ شیر پہاڑ کے قریب قیام فرماتیں۔ آپ نے ہم سے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر فتح دی تھی اسی وقت سے ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔

۳۲۸۔ ذمی عورت کے بال دیکھنے یا کسی مسلمان غاوتن

کے جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہو، بال دیکھنے اور اس کے کپڑے اتارنے کی اگر ضرورت پیش

آجائے ؟

۳۲۴۔ محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی نے حدیث بیان کی، ان سے بشیم نے حدیث بیان کی، انہیں حصین نے خبر دی، انہیں ابی عبد الرحمن نے اور آپ عثمانی تھے۔ آپ نے ابن عقیلہ سے کہا ابو علوی تھے، کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارے صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کو کس چیز نے خون بہانے سے جبری بنا دیا تھا، میں

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيْتَةٌ وَإِذَا اسْتَنْفِذْتُمُ فَانْفِرُوا ۝

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ التَّهْدِي عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ مُجَاشِعٌ بِأَخِيهِ مُجَالِدِ بْنِ مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا مُجَالِدٌ يَا أَبَاكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ أَبِيعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ ۝

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ يَقُولُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ مُجَارِدَةٌ بَنِيَّةٌ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مِنْذُ فَتَحَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ۝

بَابُ ۳۲۸۔ إِذَا اضْطُرَّ الرَّجُلُ إِلَى النَّظَرِ فِي شَعُورِ أَهْلِ النَّدَمَةِ وَالْمُؤْمَنَاتِ إِذَا عَصَيْنَ اللَّهَ وَتَجَرَّيدَ حَقٍّ ۝

۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوْشِبٍ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لَا بِنَ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ عَلَوِيًّا أُنِي لَا أَعْلَمُ مَا الَّذِي جَبَرَأ صَاحِبَكَ

عَلَى الْمَدَامَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّوْبِيخُ فَقَالَ ائْتُوا  
 رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُوا فِيهَا امْرَأَةً اعطاهَا  
 حَاطِبٌ كِتَابًا مَا تَدِينَا الشُّرُوصَةُ فَقُلْنَا الْكِتَابُ  
 قَائِلٌ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لِنُخْرِجَنَّ أَوْ لَأَجْرُ ذَلِكَ  
 فَاخْرَجَتْ مِنْ حِجْزٍ تَحْمِلُ فَارَسِيلَ إِلَى حَاطِبٍ  
 فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا أَزْذَرُ  
 لِلْإِسْلَامِ الْإِحْبَابَ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي  
 إِلَّا وَلَهُ بِسَكَّةٍ مِمَّنْ يَذْقُمُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ  
 وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَاخْبَيْتُ أَنْ اتَّخِذَ  
 عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو عَنِ أَصْرِبٍ عُنُقَهُ فَيَا تَه  
 قَدْ تَأَفَّقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ  
 عَلَى أَهْلٍ يَذَرُ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ  
 قُلْنَا أَلَا نَدْنِي جَزَاءً

نے خود ان سے سنا، بیان فرماتے تھے کہ مجھے اور زبیر بن عوام (رضی اللہ  
 عنہما) کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور ہدایت فرمائی کہ فلاں  
 باغ پر جیب تم لوگ پہنچو گے تو تمہیں ایک عورت ملے گی جسے حاطب  
 (رضی اللہ عنہ) نے ایک خط دے رکھا ہے چنانچہ جیب ہم اس باغ تک  
 پہنچے (تو ایک عورت ہمیں ملی) ہم نے اس سے کہا کہ خط لاؤ اس نے  
 کہا کہ حاطب (رضی اللہ عنہ) نے مجھے کوئی خط نہیں دیا ہے، ہم نے  
 اس سے کہا کہ خط خود بخود نکال کر دے دو، ورنہ (تلاشی کے لئے)  
 تمہارے کپڑے اتارے جائیں گے۔ تب کہیں اس نے خط اپنے ازار  
 سے نکال کر دیا (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
 خط پیش ہوا تو) آپ نے حاطب (رضی اللہ عنہ) کو بلا بھیجا، انہوں  
 نے (خدمت نبوی میں حاضر ہو کر) عرض کیا، آں حضور میرے بارے  
 میں جلدی نہ فرمائیں، خدا کی قسم! میں نے نہ تکفیر کیا ہے اور نہ اسلام  
 سے ہٹا ہوں، صرف (اپنے خاندان کی) محبت نے اس پر مجبور کیا تھا،  
 آپ کے اصحاب مہاجرین، میں کوئی شخص ایسا نہیں جس کے مکہ میں  
 ایسے لوگ نہ ہوں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے خاندان والوں اور

ان کی جائداد کی حمایت و حفاظت نہ کرتا ہو، لیکن میرا وہاں کوئی بھی آدمی نہیں، اس لئے میں نے چاہا تھا کہ ان پر ایک احسان کر دوں  
 (تاکہ میرے خاندان کے لوگوں کو کوئی گزند نہ پہنچے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی بات کی تصدیق فرمائی۔ عمر رضی اللہ عنہ تو فرمانے  
 لگے کہ مجھے اس کی گردن مارنے دیجئے، اس نے تو اتفاق کا کام کیا ہے، لیکن حضور اکرم نے فرمایا، تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ اہل بدر کے  
 احوال سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود (اہل بدر کے متعلق) فرما چکے تھے کہ ”جو چاہو کرو“ اور اسی لئے انہیں بھی اس کی جزا تو ہو گئی تھی،

باب ۳۹۔ استقبال الغزاة:

۲۳۹۔ غازیوں کا استقبال:

۳۲۵۔ حدیث ثمالہ عبد اللہ بن ابی الاسود ۳۲۵۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی، ان سے  
 حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ  
 بَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ

سے سلف جو لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں عثمانی کہتے تھے اور جو حضرت علی  
 رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے تھے انہیں علوی کہتے تھے، یہ اصطلاح ایک زمانہ تک باقی رہی، پھر ختم ہو  
 گئی تھی۔

۳۔ درحقیقت اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقورے سے سو ادب کا پہلو نکلتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ عدل و انصاف  
 کے پیکر تھے اور معاذ اللہ، آپ نے ناحق کسی کا خون نہیں بہایا تھا، لیکن جب دو فریق میں اس طرح کی گفتگو ہوتی ہے تو الفاظ  
 کچھ تند و ترش زبان سے نکل آتے ہیں۔ یہ بات بھی نہیں کہ حضرت ابی عبد الرحمن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عظمت اور ان کے مرتبہ سے غافل  
 تھے۔ صرف افضلیت و مفضولیت کی حد تک بات تھی ۱۱

بن شہید نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہیں یاد ہے، جب میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے آگئے تھے دغزوے سے واپسی پر، انہوں نے کہا کہ ہاں اور حضور اکرمؐ نے ہمیں سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

۱۴۴ھ۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے بیان کیا کہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو) ہم بچوں کو ساتھ لے کر آپ کا استقبال کرنے نیتہ الوداع تک گئے تھے۔

۲۴. غزوے سے واپس ہوتے ہوئے کیا دعا پڑھنی

چاہئے :

۷۲۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جو یہ نے حدیث بیان کی ان سے نافع نے اور ان سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی غزوے سے) واپس ہونے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے "ہم انشاء اللہ اللہ کے پاس) واپس جانے والے ہیں، ہم توبہ کرنے والے ہیں اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں، اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں، اور اس کا نذرے کی مدد کی اور تنہا تمام جماعتوں کو شکست دی:

۳۲۸۔ ہم سے ابو عمر نے حدیث بیان کی، ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عصفان سے واپس ہوتے ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ حضور اکرمؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ کی سواری پر بھیچے (ام المؤمنین) صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ اتفاق سے آپ کی اونٹنی پھسل گئی اور آپ دونوں گر گئے اتنے میں ابوطلمہ رضی اللہ عنہ بھی فوراً اپنی سواری سے کود پڑے اور بولے، یا رسول اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا پہلے عورت کا خیال کرو۔ ابوطلمہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال لیا، پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے قریب آئے اور وہی کپڑا (جواب

عن جبيب بن الشهيد عن ابن أبي مليكة  
قال ابن الزبير لا بن جعفر رضي الله عنهم  
أندكر اذ تلقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم  
أنا وأنت وابن عباس قال نعم فحملنا و  
تسركم

٤٢٤ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ عِيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ الشَّائِبُ  
بْنُ يَزِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا فَتَلَقَى رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصَّبِيَّانِ إِلَى  
نَسِيَةِ الْوَدَاعِ :

بَابُ ٢٢٠ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ:

۴۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
جُوَيْرِيَّةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا  
قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ أَنْ شَاءَ اللَّهُ يَأْيِبُونَ  
عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ  
اللَّهُ وَعْدُكَ وَنَصَرَ عَبْدُكَ وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَحَدَّثَنَا  
سَمْعَةَ بَحَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ أَنْ شَاءَ اللَّهُ يَأْيِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُكَ وَنَصَرَ عَبْدُكَ وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ وَحَدَّثَنَا سَمْعَةَ بَحَالَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ آيِبُونَ أَنْ شَاءَ اللَّهُ يَأْيِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدُكَ وَنَصَرَ عَبْدُكَ وَهَزَمَ الْأَخْرَابَ

٢٨- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْرُوحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ  
قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ  
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَقَفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ  
أَرَدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتُ حِمْيَرٍ فَتَعَثَّرَتْ نَاقَتُهُ فَصَوَّاهَا  
جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بَعَلْنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ عَلَيْكَ الزَّوْجَةُ فَقَلَبَ  
ثَوْبًا عَلَى رُجْوَيْهِ وَأَنَاهَا فَاتَّقَا لُوعِيهَا وَأَصْلَحْ  
لَهَا مَرْكَبَهَا فَفَرَسَهَا وَاسْتَفْنَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَةِ  
قَالَ اَیُّوْنَ تَأْتِیُوْنَ عَابِدُوْا وَنَ یَوْمَیْنَا حَاصِدُوْنَ  
فَلَمَّ یَزِلُّ یَقُوْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ  
مدینہ کے قریب پہنچے تو اُن حضور نے یہ دعا پڑھی ”ہم اللہ کے پاس واپس جاتے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد پڑھنے والے ہیں۔“ اُن حضور یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ ابْنِ اسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہُ اَقْبَلَ ہُوَ وَابُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفِیَّةٌ مُّوَدَّ بِہَا عَلٰی رَاحِلَتِہِ فَلَمَّا کَانُوْا یَبْغِضُ الطَّرِیْقَ عَثَرَتْ اَلْثَاقِفَةُ فَصَرَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالسَّوَادُ دَارَتْ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْبَبْتُ قَالَ اَقْتَحَمْتُ عَنْ بَعِیْرَةٍ فَاَتٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا بُنَیَّ اللہُ جَعَلَ لَیَّ اللہُ فِدَاکَ هَلْ اَصَابَتْ مِنْ شَیْءٍ قَالَ لَا وَلٰکِنْ عَلَیْکَ بِالسَّوَادِ فَالْقِیْ اَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَہُ عَلٰی وَجْہِہِ فَقَصَدَتْ فَقَصَدَتْهَا فَالْقِیْ ثَوْبَہُ عَلَیْہَا فَنَامَتِ السَّوَادُ فَسَدَّ لَہُمَا عَلٰی رَاحِلَتِہِمَا فَکَرَبَا فَسَارُوا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِطَهْرِ الْمَدِیْنَةِ اَوْ قَالَ اشْرَفُوْا عَلَی الْمَدِیْنَةِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّوْنَ تَأْتِیُوْنَ عَابِدُوْا لِرَبِّنَا حَاصِدُوْنَ فَلَمَّ یَزِلُّ یَقُوْلُ لَہُمَا حَتّٰی دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ

۳۲۹۔ ہم سے علی نے حدیث بیان کی ان سے بشر بن منفصل نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے حدیث بیان کی، ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ اقبل ہوا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا بھی اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھیں، ایک موقع پر ایسا آیا کہ اونٹنی پھسل گئی اور حضور اکرمؐ گر گئے، ام المومنین بھی گر گئیں بیان کیا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے متعلق انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ اپنے اونٹ سے کود پڑے اور اُن حضور کے پاس پہنچ کر عرض کیا یا نبی اللہ! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے کوئی پوٹ تو اُن حضور کو نہیں بنی حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن پہلے عورت کی خبر لو، چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑا اپنے چہرے پر ڈال دیا، پھر ام المومنین کی طرف پڑے اور کپڑا ان پر ڈال دیا، اب ام المومنین کھڑی ہو گئیں پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں کے لئے سواری درست کی، تو آپ سوار ہوئے اور سفر شروع کیا جب مدینہ منورہ کے بالائی علاقے پر پہنچ گئے، یا یہ کہا کہ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی ”ہم اللہ کی طرف واپس جانے والے ہیں، توبہ کرنے والے، اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اس کی حمد بیان کرنے والے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا برابر پڑھتے رہے، یہاں تک کہ مدینہ میں داخل ہو گئے۔“

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

۳۳۱۔ سفر سے واپسی پر نماز

۳۳۰۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محارب بن دثار نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ میں نبی

۳۳۱۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط  
۳۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دَثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ کُنْتُ





مَنْ سَقَر فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
صَلِّ دَكْعَتَيْنِ صِرَارًا مَوْضِعًا تَاحِيَةً بِالْمَدِينَةِ  
مَجْهَعًا حَلَمَ دِيَاكِرَ مَسْجِدٍ مِثْلَ حَلَمِ دِيَاكِرِ مَسْجِدِ  
فَاصِلِهِ بِرَجُلٍ مَشْرِقِيٍّ فِي

بَابُ ۲۳۳ - فَرَضَى الْخُمْسُ :

۲۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ  
بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِدَةٌ مِنْ نَصِيبِي  
مِنَ الْمُغَنَّمَةِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاطَا فِي شَارِدَاتِي الْخُمْسِ فَلَمَّا  
أَرَدْتُ أَنْ أُبْتَنِيَ بِقَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدْتُ رَجُلًا صَوَّاعًا مِنْ بَنِي  
قَيْنُقَامٍ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَاقِي بِأَخِيهِ أَرَدْتُ  
أَنْ أُبْعِدَ الصَّوَّاعِينَ وَاسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلَيْسَتْ  
عَرَسِي قَبْلِنَا أَنَا أَجْتَعُ بِشَارِدَتِي مَتَاعًا مِنَ الْأَتَابِ  
وَالْعَرَائِشِ وَالْأُحْبَالِ وَشَارِدَتَايَ مُتَاخِزَتَانِ إِلَى  
جَنْبِ حَجْرَةٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ  
جَعْتُ مَا جَعْتُ فَإِذَا شَارِدَتَايَ قَدْ اجْتَبَتْ  
أَسْنَتَهُمَا وَبَقِيَتْ خَوَاصُّهُمَا وَاخِذْتُ مِنْ  
الْكَبَادِيهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنِي حِينَ رَأَيْتُ ذَلِكَ  
الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَالُوا  
فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكُنِيَ هَذَا  
الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى  
ادْخُلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ  
زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَوَجَّهَنِي الَّذِي يَقِينُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
رَأَيْتُكَ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلَى نَاقَتِي فَأَجَبَتْ

بیان کی ان سے محارب بن ڈارنے اور ان سے جابر بن عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں سفر سے واپس مدینہ پہنچا تو حضور اکرم نے  
مجھے حکم دیا کہ مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھوں۔ صرار، اطراف مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے (مدینہ منورہ سے تین میل کے

۲۳۳- مال غنیمت میں سے (بیت المال کیلئے) پانچویں حصے (خمس) کی فرضیت  
۲۳۳- ہم سے عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہیں عبد اللہ نے خبر دی  
انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا انہیں علی بن حسین نے  
خبر دی اور انہیں حسین بن علی علیہما السلام نے خبر دی کہ علی رضی اللہ  
عنه نے بیان کیا، جنگ بدر کے مال غنیمت سے میرے حصے میں ایک  
اونٹنی آئی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھے ایک اونٹنی خمس  
کے مال میں سے دی تھی پھر جب میرا ارادہ ہوا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا  
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رخصت کر کے لاؤں تو بنی قینقاع  
کے ایک صاحب سے جو سنار تھے، میں نے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ  
چلیں اور ہم ازخبر لگھاس (تلاش کر کے) لائیں (جو سناروں کے کام  
آتی ہے) میرا ارادہ یہ تھا کہ میں وہ لگھاس سناروں کو بیچ دوں گا اور  
اس کی قیمت سے ولیمہ کی دعوت کروں گا، ابھی میں ان دونوں اونٹیوں  
کا سامان، کجاوے، لوکریاں، اور رسیاں جمع کر رہا تھا اور یہ دونوں اونٹیاں  
ایک انصاری صحابی کے گھر کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ جب سارا سامان  
کر کے واپس آیا تو یہ منظر میرے سامنے تھا کہ میری دونوں اونٹیوں کے  
کوہان کاٹ دیئے گئے تھے اور ان کے کوبے پیر کر اندر سے کچی نکال لی  
گئی تھی، جب میں نے یہ منظر دیکھا تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا  
میں نے پوچھا یہ سب کچھ کس نے کیا ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ حمزہ رضی اللہ  
عنه بن عبد المطلب نے۔ اور وہ اسی گھر میں کچھ انصار کے ساتھ شرب  
کی محفل جمائے بیٹھے ہیں۔ میں وہاں سے واپس آگیا اور نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کی خدمت میں اس وقت زید  
بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضور اکرم مجھے دیکھتے ہی سمجھ گئے  
کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے اس لئے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟  
میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آج جیسا صدمہ مجھے کبھی نہیں ہوا تھا،  
حمزہ (رضی اللہ عنہ) نے میری دونوں اونٹیوں پر ہاتھ صاف کر دیا دونوں

کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کوہے پیر ڈالے، ابھی وہ اسی گھر میں شراب کی محفل میں موجود ہیں، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیادہ مانگی، اور اسے اوڑھ کر چلنے لگے میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے ہوئے، آخر جب وہ گھر آگیا جس میں حمزہ رضی اللہ عنہ موجود تھے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، اور اندر موجود لوگوں نے آپ کو اجازت دے دی شراب کی مجلس جمی ہوئی تھی حمزہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ملامت کرنے لگے، حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں شراب کے نشے میں غمر اور سرخ تھیں۔۔۔۔۔ وہ نظر اٹھا کر حضور اکرم کو دیکھنے لگے، پھر نظر ذرا اور اوپر اٹھائی پھر ان حضور کے گھٹنوں پر نظر پڑے گئے اس کے بعد نگاہ اور اٹھا کے آپ کی ناف کے قریب دیکھنے لگے پھر چہرے پر نظر جمادی اور کہنے لگے، تم سب میرے باپ کے غلام ہو، حضور اکرم نے جب محسوس کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں ہیں تو آپ اٹھے پاؤں واپس آگئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکل آئے (حدیث پہلے گزر چکی ہے) واقعہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا ہے

۳۳۵۔ ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابوبکر بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب سے بیان کیا، انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی اور انہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ علیہا السلام نے مطالبہ کیا تھا کہ ان حضور کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ ملنا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے ان حضور کو فی کی صورت میں دیا تھا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ان حضور نے اپنی حیات میں (فرمایا تھا کہ ہماری) (انبیاء علیہم السلام کی) میراث تقسیم نہیں ہوتی ہمارا ترکہ صدقہ ہے، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے تعلقاً منقطع کر لئے۔ یہ انقطاع ان کی وفات تک رہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے زندہ رہی تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضور کے خبر اور ننگ اور مدینہ کے صدقے کا مطالبہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس سے انکار تھا، انہوں نے کہا کہ میں کسی بھی ایسے عمل کو نہیں

اسننہما وبقرحوا صرہما وھاھو زانی بیت معہ شرب قد عا التبی صلی اللہ علیہ وسلم یردایہم فارتدی ثمرہ انطلق یمینی واتبعتہ انا و زید بن حارثہ حتی جاء البيت الذی فیہ حمزہ فاستاذن فاذنواہم فاداہم شرب قطیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔ یلوم حمزہ فیما فعل فاذا حمزہ قد ثیل محترہ عیناہ فنظر حمزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمرہ صعد النظر فنظر الی ركبته ثمرہ صعد النظر فنظر الی سریرہ ثمرہ صعد النظر فنظر الی وجہہ ثمرہ قال حمزہ ہذا انتہم الا عبید لابی۔ فعدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قد ثیل فنکص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عقبیہ الفقہری وخرجنا معہ

۳۳۵۔ حدیث ثلثہ عبدالعزیز ابن عبداللہ حدیث ثلثہ ابواہیثم بن سعد عن صالح عن ابن شہاب قال أخبرنی عروہ بن الزبیر ان عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا أخبرتنا فاطمہ علیہا السلام ابنتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سلم سالت ابابکر الصديق بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقسیم لہا میراثہا ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متا آقاء اللہ علیہ فقال لہا ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تورث ما ترکنا صدقہ فغضبت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہجرت ابابکر فلم تزل مهاجرة حتی توفیت وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتہ أشهر قالت

چھوڑ سکتا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کرتے رہے ہوں میں ہر ایسے عمل کو ضرور کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں نے حضور اکرمؐ کا کوئی عمل بھی چھوڑا تو میں حق سے منحرف ہو جاؤں گا (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) پھر آں حضور کا مدینہ کا جو صدقہ تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے عہد خلافت میں دے دیا ان کی عیادت میں نہیں بلکہ صرف انتفاع کے لئے ان کے عمومی حق کے مطابق البتہ خیر اور فک کی جائداد عمر رضی اللہ عنہ نے کسی کو نہیں دی اور فرمایا کہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہیں اور ان حقوق کے لئے جو وقتی طور پر پیش آتے تھے یا وقتی حادثات کے لئے خاص تھا، حضور اکرمؐ نے ان کے انتظامات پر غیلینہ کو نثار دیتا تھا، زہری نے بیان کیا، چنانچہ ان دونوں جائیدادوں کا انتظام آج تک اسی طرح ہوتا چلا آتا ہے۔

۳۳۶۔ ہم سے اسحاق بن محمد فروی نے حدیث بیان کی، ان سے مالک بن انس نے، ان سے ابن شہاب نے ان سے مالک بن انس بن حذان سے زہری نے بیان کیا کہ محمد بن جبیر نے مجھ سے (اسی آنے والی حدیث کا ذکر کیا تھا اس لئے میں نے مالک بن انس کی خدمت میں خود حاضر ہو کر ان سے اس حدیث کے متعلق (مزید علم و یقین کے لئے) پوچھا، انہوں نے بیان کیا کہ دن چڑھ آیا تھا اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اتنے میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا کہ، امیر المومنین آپ کو بلا رہے ہیں۔ میں قاصد کے ساتھ ہی چلا گیا اور عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مجھ کی شانوں سے سنی ہوئی ایک چارپائی پر بیٹھے تھے جس پر کوئی بستر وغیرہ بھی نہیں بچھا تھا اور ایک چمڑے کے تیکے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں سلام کر کے بیٹھ گیا، پھر آپ نے فرمایا، مالک! تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے اور قحط اور فقر و فاقہ کی شکایت کر رہے تھے میں نے ان کے لئے ایک معمولی سے عطیہ کا فیصلہ کر لیا ہے تم اسے اپنی نگہانی میں قوم کے درمیان تقسیم کر دو اور میں نے عرض کیا یا امیر المومنین! اگر آپ اس کام پر کسی اور کو مامور فرما دیتے تو بہتر تھا، لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے یہی اصرار کیا کہ نہیں اپنی ہی تحویل میں کام لے لو، ابھی میں وہیں حاضر تھا کہ امیر المومنین کے حاجب میرا آئے

وَكَاثَتْ فَاظْمَرْتُمْ سَالِ ابَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا يَسَا تَوَكَّتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِّنْ خِيْبَرٍ وَقَدْ كَتْ وَصَدَقْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ ثَابِي ابُو بَكْرٍ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارَكَ شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ يَهْ اَلْعَمَلُ يَه قَاتِي اَخَشِي اَنْ تَوَكَّتْ شَيْئًا مِّنْ اَمْرٍ اَنْ اَذِيْعَ فَاَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ قَدْ قَعَهَا عُمَرُوْا عَلِيَّ وَعَبَّاسٍ وَّ اَمَّا خِيْبَرُ وَقَدْ كَتْ فَاَمْسَكْنَا عُمَرُوْا قَالْ هَا صَدَقَتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ اَلْحَقُوْقَةُ الَّتِي تَعْرُدُ وَنَوَاشِدُ اَمْرِهِمَا اِلَى مِّنْ دُوْنِ اَلَا مَرَّ قَالْ فَهَمَّا عَلَيَّ ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ :

۳۳۶۔ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ شَهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَاِنَا قَتِ حَتَّى اَدْخَلَ عَلَيَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ نَسَابَتَهُ عَنْ ذٰلِكَ الْوَحْدِثُ فَقَالَ مَالِكُ بَيْنَنَا اَنَا جَالِسٌ فِي اَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاتِيْنِي فَقَالَ اَجِبْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى اَدْخَلَ عَلَيَّ عُمَرُ فَاِذَا اَخُوْا جَالِسٌ عَلَيَّ رِمَالِ سَرِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فِدَاسٍ مُّشْكِيٌّ عَلَيَّ وَسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِكُ اِنَّكَ قَدْ مَرَّ عَلَيْنَا مِنْ تَوَكَّلْتَ اَهْلُ اِيَّاتٍ دَعَا اَمْرًا يَهْ يَهْ يَهْ نَا قَبَضَهُ فَاَقْسَمَهُ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَوَكَّلْتَ يَهْ غَيْرِيْ فَقَالَ اَقْبَضْنِيْ اَيْتُهَا السَّوْمُ قَبِيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَكَ اَنَا حَاجِبُهُ يَزُ فَاَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بَنِ عَوْفٍ وَالتَّزْبِيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي دَقَاسٍ يَنْتَازِلُوْنَ

تَالِ تَعْمَ نَادَن لَّهُمْ قَدْ خَلَوْا فَاسْلُتُوا وَجَلَسُوا  
ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَأُ يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ  
وَعَبَّاسٍ قَالُوا نَعَمْ نَادَن لَهُمْ قَدْ خَلَوْا فَاسْلُتُوا  
فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ  
بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهَذَا يَخْتَصِمَانِ بَيْنَنَا أَقَاءَ اللَّهِ  
عَلَى رَسُولِهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيهَا تَصَادِقٌ بَارِ  
رَاشِدٌ تَابِعٌ يَلْحَقُ ثُمَّ تَوَفَّى اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَكَانَتْ  
أَنَا وَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ فَخَبَرْتُهَا سُنَّتِي مِنْ أَمَارَةٍ  
أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
عَمَلُ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ فِيهَا لَصَادِقٌ تَابِعٌ رَاشِدٌ  
تَابِعٌ يَلْحَقُ ثُمَّ جِئْتُهَا فِي تَكْلَمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ  
وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتُني يَا عَبَّاسُ تَنَاوَلْنِي نَصِيبَكَ  
مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَخِيارٍ فِي هَذَا يُرِيدُ عَلِيًّا يُرِيدُ نَصِيبًا  
أَمْرًا بِهِ مِنْ أَيْمَانٍ فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ.....

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ - لَأَنْوَرُ  
مَا تَوَكَّلْنَا مَدَنِيَّةً قُلْتُ بَدَأَ إِلَيَّ أَنْ أَدْعُهُ إِلَيْكُمَا  
قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَعَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنْ عَلَيْنَا  
عَهْدُ اللَّهِ وَبِشَاقِهِ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمَلَ  
فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمَلَ  
فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمَلَ فِيهَا مُسَدَّدٌ وَبِهَا أَفْعَلْنَا  
أَدْعُهَا إِلَيْنَا فَبَدَأَ بِكَ دَعَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَاثْبُتْكُمْ  
بِإِلَهِ هَلْ دَعَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ قَالَ السُّرْطُ  
نَعَمْ - ثُمَّ أَتَبَعَ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ انْشُدْكُمْ  
بِإِلَهِ هَلْ دَعَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَ تَعْمَ  
قَالَ قَتَلْتُمَا سَنَانٍ وَتَبِي قَسَاءً غَيْرَ ذَلِكَ قَدَا اللَّهُ  
الَّذِي بِأَذِينِهِ تَقْوُورُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا أَشْفِي  
فِيهَا تَسَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَأَدْعَا  
هَاتِي تَابِي أَكْفِيكُمَا هَا

اور کہا کہ عثمان بن عفان، عبدالرحمن بن عوف، زبیر بن عوام اور سعد بن  
ابی وقاص رضی اللہ عنہم اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیا آپ کی طرف  
سے اجازت ہے؟ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! انہیں اندر بلا لو آپ کی  
اجازت پر یہ لوگ داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ میرنا بھی حضور صلی اللہ  
بیٹھ رہے اور پھر اندر کر عرض کیا، کیا علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو اندر  
آنے کی اجازت ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں! انہیں بھی اندر بلا لو آپ کی  
اجازت پر یہ حضرات بھی اندر تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے، عباس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا امیر المؤمنین! میرا اور ان کا فیصلہ کر دیجیے، ان  
حضرت کا نزاع اسی کے بارے میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی  
اللہ علیہ وسلم کو بنی نسیر کے اموال میں سے (خمس کے طور پر) عنایت فرمائی  
تھی اس پر حضرت عثمان اور ان کے ساتھ جو صحابہ رضی اللہ عنہم تھے انہوں  
نے کہا، امیر المؤمنین! ان دونوں حضرات میں کوئی فیصلہ فرما دیجیے، اور  
معاملہ ختم کر دیجیے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا تو پھر ذرا صبر کیجیے، میں  
آپ لوگوں سے اس اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں جس کے علم سے آسمان  
اور زمین قائم ہیں کیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تھا کہ "ہماری وراثت تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم راہبیار اچھوڑ کر  
جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے، جس سے حضور اکرم کی مراد (تمام دوسرے  
انبیاء علیہم السلام کے ساتھ) خود اپنی ذات بھی نفی! ان حضرات  
نے تصدیق کی کہ ان حضرو نے یہ حدیث فرمائی تھی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے  
کہا کہ اب میں آپ لوگوں سے اس مسئلہ پر گفتگو کروں گا درجوابہ النزاع  
بنا ہوا ہے! یہ واقعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے  
لئے اس فی کا ایک حصہ مخصوص کر دیا تھا جسے ان حضرو نے بھی کسی دوسرے  
کو نہیں دیا تھا پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی "مَا آتَاكُمُ اللَّهُ  
عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ سَلَامٌ" اللہ تعالیٰ کے ارشاد "تدیر" تک جس میں ان شخصوں  
کا ذکر ہے، اور وہ حصہ ان حضرو کے لئے خاص رہا، خدا گواہ ہے میں نے  
وہ حصہ کوئی اپنے لئے مخصوص نہیں کر لیا ہے اور نہ میں آپ لوگوں کو نظر انداز  
کر کے اس حصہ کا تنہا مالک بن گیا ہوں، فی کا مال ان حضرو صلی اللہ علیہ  
وسلم خود سب کو عطا فرماتے تھے اور سب میں اس کی تقسیم ہوتی تھی،  
بس صرف یہ مال اس میں سے باقی رہ گیا تھا اور ان حضرو صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا خرچ دے دیا کرتے تھے اور اگر کچھ تقسیم کے بعد باقی بچ جاتا تو اسے اللہ کے مال کے مصرف میں خرچ کر دیا کرتے تھے درناہ عام اور دوسرے دینی مصالح میں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرز عمل رکھا، اللہ کا واسطہ دے کہ آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کیا آپ لوگوں کو یہ بات معلوم ہے؟ سب حضرات نے کہا ہاں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے علی اور عباس رضی اللہ عنہما کو خاص طور سے مخاطب کیا اور ان سے پوچھا، میں آپ حضرات سے بھی اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا اس کے متعلق آپ لوگوں کو معلوم ہے؟ دونوں حضرات نے اثبات میں جواب دیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلالیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (جب ان سے تمام مسلمانوں نے بیعت خلافت کر لی) فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہوں اور اس لئے انہوں نے (آں حضور کے اس مخصوص) مال پر قبضہ کیا اور جس طرح آں حضور اس میں تصرفات کیا کرتے تھے انہوں نے بھی بالکل وہی طرز عمل اختیار کیا۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ اپنے اس طرز عمل میں سچے مخلص نیکوکار اور حق کی پیروی کرنے والے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے پاس بلالیا اور اب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نائب مقرر ہوا، میری خلافت کو دو سال ہو گئے ہیں اور میں نے بھی اس مال کو تحویل میں رکھا ہے جو تصرفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں کیا کرتے تھے، میں نے بھی خود کو اسی کا پابند بنایا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں اپنے اس طرز عمل میں سچا مخلص اور حق کی پیروی کرنے والا ہوں، پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس مجھ سے گفتگو کرنے آئے تھے اور دونوں حضرات کا معاملہ یکساں ہے اجنباب عباس آپ تو اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنے بھتیجے (صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث کا دعویٰ میرے سامنے پیش کرنا تھا اور آپ (عمر رضی اللہ عنہ) کا خطاب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تھا۔ اس لئے تشریف لائے تھے کہ آپ کو اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا دعویٰ پیش کرنا تھا کہ ان کے والد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی میراث انہیں ملنی چاہیے، میں نے آپ دونوں حضرات سے عرض کر دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما گئے ہیں کہ ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی، جو کچھ ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے لیکن پھر جب میرے سامنے یہ صورت آئی کہ مال آپ لوگوں کے انتظام میں (ملکیت میں نہیں) منتقل کر دوں تو میں نے آپ لوگوں سے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر آپ لوگ چاہیں تو مال نہ لو آپ لوگوں کے انتظام میں منتقل کر سکتا ہوں، لیکن آپ لوگوں کے لئے ضروری ہو گا کہ اللہ کے عہد اور اس کی مشاق پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اس مال میں وہی مصارف باقی رکھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین کئے تھے اور جن پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور میں نے، جب سے مسلمانوں کا والی بنایا گیا، عمل کیا، آپ لوگوں نے اس پر کہا کہ مالی ہمارے انتظام میں دے دیں اور میں نے اسی شرط پر اسے آپ لوگوں کے انتظام میں دے دیا اب میں آپ حضرات سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے انہیں وہ مالی اسی شرط پر دیا تھا نا؟ عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ آنے والے حضرات نے کہا کہ جی ہاں اسی شرط پر دیا تھا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، عباس اور علی رضی اللہ عنہ انہما کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں آپ حضرات سے بھی خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، میں نے آپ لوگوں کو وہ مالی اسی شرط پر دیا تھا نا؟ ان دونوں حضرات نے بھی یہی کہا کہ جی ہاں، (اسی شرط پر دیا تھا) عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا کیا اب آپ حضرات مجھ سے کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں؟ اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں اس کے سوا میں اس معاملے میں کوئی دوسرا فیصلہ نہیں کر سکتا اور اگر آپ لوگ اس مال کے (شرط کے مطابق) انتظام پر قادر نہیں تو مجھے واپس کر دیجئے میں خود اس کا انتظام کروں گا۔

اسے اس طویل روایت میں یہ ملحوظ رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ناراضگی، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے وراثت کے مسئلہ پر نہیں ہوئی تھی، کیونکہ یہ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ خود آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نفی پہلے ہی کر دی تھی کہ انبیاء کی وراثت تقسیم نہیں ہوتی اور زمانہ صحابہ نے اسے مان بھی لیا تھا، خود حضرت فاطمہ، حضرت علی، حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے بھی کسی موقع پر اس کی نفی منقول نہیں بلکہ نزاع

## باب ۳۳۔ آداء الخمس مع الدین

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الثَّغَنَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ابْنِ حَمْزَةَ الطَّبَّعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَقَدْ عَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذَا الْخَتَمُ مِنْ رِبْعَةِ بَيْنِيَا وَبَيْنِكَ كُفَّارٌ مُضَرَّ فَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَرَامِ فَكُنَّا بَاهِرِنَا خُذْ مِنْهُ وَتَذَعُوا إِلَيْهِمْ وَرَأَيْنَا قَالَ آمَرَكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللهِ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَعَقْدَ بَيْنِيهِ وَإِقَامَ الصَّلَاةَ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةَ وَصِيَامَ رَمَضَانَ وَأَنْ تُوَدَّوا اللهُ خُمُسَ مَا غَنَيْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَابِ وَالْقَيْدِ وَالْحَنْثَمِ

کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ دینے کا، اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ (خمس) اللہ کے لئے نکال لیا کرنا اور تمہیں میں دباؤ، نفیر، حنتم اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں :

## باب ۳۴۔ نفقۃ نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد وفاته

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ الْمُنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَفْتَنِيكُمْ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَوَكَّكُم بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَوُدَّةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

۳۳۴۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، ان سے حماد نے حدیث

بیان کی ان سے ابو حمزہ ضبعی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ بیان کرتے تھے کہ قبیلہ عبد القیس کا وفد (غزت نبویؐ میں) حاضر ہوا، اور عرض کی یا رسول اللہ! ہمارا تعلق قبیلہ ربیعہ سے ہے اور قبیلہ نضر کے کفار ہمارے اور آپ کے درمیان میں پڑتے ہیں اس لئے ان کے خطرے کی وجہ سے ہم لوگ بار بار آپ کی خدمت میں حاضر نہیں دے سکتے، بلکہ ہم آپ کی خدمت میں صرف عورت و لے ہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں، پس آنحضرتؐ ہمیں کوئی ایسا واضح حکم عطا فرمادیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے قائم رہیں اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں آ سکتے ہیں انہیں بھی بتادیں، اس حضورؐ نے فرمایا میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں (میں تمہیں حکم دیتا ہوں) اللہ پر ایمان لانے کا کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ دینے کا، اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ (خمس) اللہ کے لئے نکال لیا کرنا اور تمہیں میں دباؤ، نفیر، حنتم اور مزفت کے استعمال سے روکتا ہوں :

۳۳۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ازواج

مطہرات کا نفقہ :

۳۳۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری وراثت دینار کی صورت میں تقسیم نہیں ہو گی، اپنی ازواج کے نفقہ اور اپنے عاملوں (جو اسلامی حکومت کی طرف سے مختلف اطراف میں متبعین تھے) کی تنخواہ کے بعد جو کچھ بچ جائے، وہ صدقہ ہے :

سے بقیہ صرف اس مال کے انتظام و الفرام کے معاملہ پر ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انتظام اہل بیت رضوان اللہ علیہم کے ہاتھ میں بھی دے دیا تھا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کر لیا تھا اور اپنی وفات تک ناراض رہی تھیں مشہور روایات میں اسی طرح ہے لیکن بعض روایات سے ثابت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کی خدمت میں پہنچے اور اس وقت تک نہیں اٹھے جب تک وہ راضی نہیں ہو گئیں، مقبرہ مصنفین نے اس کی توثیق بھی کی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ صحابہ کی زندگی خصوصاً حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سیرت سے یہی طرز عمل زیادہ بظور بھی دکھاتا ہے (حاشیہ صفحہ ۱۹۰) یعنی جس طرح اسلامی حکومت کے عاملوں کی تنخواہیں دی جائیں گی۔ ازواج مطہرات کا نفقہ بھی اسی طرح بیت المال

۳۳۹۔ ہم سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابواسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں تھوڑے سے جو کے سوا جو ایک طاق میں رکھے ہوئے تھے، اور کوئی چیز ایسی نہیں تھی جو کسی انسان کی خوراک بن سکتی، میں اسی میں سے کھاتی رہی اور بہت دن گزر گئے، پھر میں نے اس میں سے ناپ کر نکالنا شروع کیا تو جلدی ختم ہو گئے۔

۳۴۰۔ ہم سے مسدود نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے کہا کہ مجھ سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی وفات کے بعد) اپنے ہتیار، ایک سفید خچر اور ایک زین جو آپ کی طرف سے صدقہ تھی، کے سوا اور کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تھا:

۳۴۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر اور یہ کہ ان گھروں کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف کی گئی ہے، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”تم لوگ (ازواج مطہرات) اپنے گھروں ہی میں رہا کرو“ اور نبی کے گھر میں اس وقت تک نہ داخل ہو جب تک تمہیں اجازت نہ ملے۔

۳۴۱۔ ہم سے حبان بن موسیٰ اور محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ میں عبداللہ نے خبر دی، انہیں معمر اور یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ (مرض الوفا میں) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو آپ نے اپنی تمام ازواج سے اس کی اجازت چاہی کہ مرض کے ایام آپ میرے گھر میں گزریں، اس کی اجازت آپ کو (ازواج مطہرات کی طرف سے) مل گئی تھی۔

۳۴۲۔ ہم سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے تافع نے

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَوَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبَدٍ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رِفْ يَ قَاكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى حَالَ عَلَيَّ نَيْكَلُهُ فَقَفَيْتُ:

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَلَاحَهُ وَبَعْلَانَهُ الْبَيْضَاءُ وَارْضَا تَرَكَهَا صَدَقَتَهُ:

۳۴۱۔ مَا جَاءَ فِي بَيُوتِ آزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبَيْتِ الْيَمِينِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَقَوْلِي بِيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بَيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا يُؤْذَنَ لَكُمْ:

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا حَبَابُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتَبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا تَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْنَادَ آزْوَاجِهِ أَنْ يَتَوَضَّعَ فِي بَيْتِي قَاذَنَ لَهَا:

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا



ثَابِتٌ سَمِعْتُ ابْنَ ابْنِ مُيْنَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي بَيْتِهِ وَفِي تَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرَتِي وَنَحْوِي وَحَقَّ  
اللَّهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَقَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
بِسَوَالِكٍ فَهَضَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْهُ وَقَاخَذْتُهُ فَصَفَعْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ :

حدیث بیان کی، انہوں نے ابن ابی ملیک سے سنا، انہوں نے بیان کیا  
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے  
گھر، میری باری کے دن، میری گردن اور سینے کے درمیان ٹیک لگائے  
ہوئے وفات پائی، اللہ تعالیٰ نے میرے حقوک اور آں حضور کے حقوک  
کو ایک ساتھ جمع کر دیا تھا، بیان کیا (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمن رضی اللہ  
عنه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی، مسواک لئے ہوئے اندر آئے  
حضور اکرمؐ اسے چہانے کے اس لئے میں نے اسے اپنی ہاتھ میں لے لیا اور چہانے کے بعد اس سے آپ کو مسواک کرائی۔

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

الليث قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ  
شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَةَ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُودُهُ وَهُوَ  
مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ رَمَضَانَ  
ثُمَّ قَامَتْ تَنْقِيبُ نَقَامٍ مَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ قَرْنَبًا مِنْ بَابِ  
الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ  
فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ثُمَّ نَعَّدَا أَفْقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللَّهِ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ  
الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ النَّامَةِ  
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَغْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا  
دُوْرَتَاهُ أَوْ يَحْضُرَ بِهِ خَطَرٌ يُوَاكِرُ بِهِمَا سَ دُلُوبِهِمَا سَ دُلُوبِهِمَا سَ دُلُوبِهِمَا سَ

۳۴۳۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث  
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالرحمن بن خالد نے حدیث بیان کی،  
ان سے ابن شہاب نے ان سے علی بن حُسین نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ آپ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آں حضورؐ رمضان  
کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے پھر آپ واپس ہونے  
کے لئے اٹھیں تو آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی آپ کے ساتھ اٹھے آنحضرتؐ  
کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب جب آں  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے جو مسجد نبوی کے دروازے سے متصل تھا  
تو دو انصاری صحابی وہاں سے گزر رہے اور آں حضورؐ کو انہوں نے سلام  
کیا اور آگے بڑھنے لگے، لیکن آں حضورؐ نے ان سے فرمایا حقوڑی دیر کے  
لئے ٹھہر جاؤ (میرے ساتھ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں، یعنی کوئی دوسرا نہیں)  
ان دونوں حضرات نے عرض کیا سبحان اللہ، یا رسول اللہ! ان حضرات  
پر یہ معاملہ بڑا شاق گزرا (کہ آنحضرتؐ ہماری طرف سے اور بھی اپنی ذات  
کے متعلق اس طرح کے شبہ کی امید رکھ سکتے ہیں آں حضورؐ نے اس پر فرمایا  
کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا رہتا ہے جیسے جسم میں خون

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْرَاحِيمُ بْنُ مَنْذُورٍ حَدَّثَنَا

نَسِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
يَحْيَى بْنِ جَبَانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ جَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ  
بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۴۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے انس بن  
عیاض نے حدیث بیان کی ان سے عبید اللہ نے ان سے محمد بن یحییٰ بن  
جبان نے کہ ان سے واسع بن جبان نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی  
اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں (ام المؤمنین) حفصہ رضی اللہ عنہا، ابن عمرؓ  
کی بہن کے گھر کے اوپر چڑھا تو دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نفلہ

يَقْضَى حَاجَتُهُ مُسْتَدَّ يَرَا الْقَبْلَةَ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ

۳۴۵۔ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا

جُوَيْرِيَّةُ عَنْ تَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَشَارَ أَنْخَوْ مَسْكِينَ عَائِشَةُ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَدْرُ الشَّيْطَانِ

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُوفَ

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ ابْنَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتَهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَانْهَارَتْ سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَلْعَمِ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ الرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوَلَادَةُ

باب ۲۴۔ مَا ذُكِرَ مِنْ دَرَمِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَا وَسَيْفِهِ وَقَدَاحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ ذِيَاتٍ مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ فَمَنْتَهُ وَمِنْ شَعْرَةٍ وَتَغْلِيهِ وَانْيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ اصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ

حاجت کر رہے تھے، پشت مبارک قبلہ کی طرف تھی اور چہرہ مبارک شام کی طرف تھا (پھر آپ جلدی سے دیوار سے اتر گئے)

۳۴۵۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے انس بن عیاض نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھتے تو دھوپ ابھی ان کے حجرے میں باقی رہتی تھی۔

۳۴۶۔ ہم سے موسیٰ بن منذر نے حدیث بیان کی ان سے جویریہ نے حدیث بیان کی ان سے تافع نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اسی طرف سے (یعنی مشرق کی طرف سے) فتنے برپا ہوں گے، تین مرتبہ آپ نے اسی طرح فرمایا، جدھر سے شیطان کا سر نکلتا ہے (طلوع آفتاب کے ساتھ)

۳۴۷۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں مالک نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن ابی بکر نے، انہیں عمرہ بنت عبد الرحمن نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف رکھتے تھے، اس وقت انہوں نے سنا کہ کوئی صاحب حفسہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت لے رہے تھے (عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا یا رسول! آپ دیکھتے نہیں، یہ شخص آپ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے! شخص نے اس پر فرمایا کہ میرا خیال ہے، یہ فلاں صاحب ہیں، حفسہ کے رضاعی چچا! رضاعت بھی ان تمام چیزوں کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کرتی ہے۔

۲۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ، عصا، مبارک

آپ کی تلوار، پیالہ اور انگوٹھی سے متعلق روایات۔ اور آپ کی وہ چیزیں جنہیں خلفائے آپ کی وفات کے بعد استعمال کیا، جن کا صدقات کے طور پر تقسیم میں ذکر نہیں آیا ہے، اور آپ کے بال، چپل اور برتن جن سے آپ کی وفات کے بعد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور دوسرے

لوگ تبرک حاصل کیا کرتے تھے۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثِيَةَ اسْطِطْرْمَحَدٍ سَطْرٍ وَاللَّهُ سَطْرٌ

۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْنُ أَبِي نَجَّيْنٍ جَرَّادُ بْنُ لَهْمًا قَبَارَانَ فَقَدْ حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ بَعْدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هَذَا نَزِمَ رَسُولُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِذَا رَأَوْا غُلْبَةً مِمَّا يُضْتَمُّ بِأَيْمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذَا الَّتِي يَذْعُوْنَهَا السُّلْبَدَةُ

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَنْزَلَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ تَدْرَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَتْ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سُلْسَلَةً مِنْ فِطْرَةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدْحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ

۳۴۸۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی کہ ان سے ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ثمامہ نے اور ان سے انس رضی اللہ عنہ نے جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ نے انہیں (انس رضی اللہ عنہ کو) بحرین (عادل بنا کر) بھیجا اور یہ خط انہیں لکھا (جس کا دوسری طویل روایتوں میں ذکر ہے) اور اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی ہر لگائی، ہر مبارک پرتین سطریں نقش تھیں ایک سطر میں محمدؐ دوسری میں ”رسول“ تیسری میں ”اللہ“ کندہ تھا، ۳۴۹۔ محمد سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے حدیث بیان کی، ان سے عیسیٰ بن طہمان نے حدیث بیان کی کہ ان سے انس رضی اللہ عنہ بن مالکؓ نے ہمیں دو بوسیدہ چمیل نکال کر دکھائے۔ جن میں دو تسمے لگے ہوئے تھے اس کے بعد پھر ثابت بنانی نے محمد سے انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے حدیث بیان کی کہ وہ دونوں چمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے۔

۳۵۰۔ محمد سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کر دکھائی اور فرمایا کہ اسی پر رسولؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روض قبض ہوئی تھی اور سلیمان نے حمید کے واسطے سے اضافہ کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ابو بردہ نے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مین کی بنی ہوئی ایک موٹی ازار (تہمند) اور اسی طرح کی کساء (کرتے کی جگہ پہننے کا کپڑا) جسے لوگ ملبدہ کہتے تھے، ہمیں نکال کر دکھائی۔

۳۵۱۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے ان سے عاصم نے، ان سے ابن سیرین نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ ٹوٹ گیا تو انہوں نے ٹوٹی ہوئی جگہوں کو چاندی سے جوڑ دیا، عاصم نے بیان کیا کہ میں نے وہ پیالہ دیکھا ہے اور اس میں میں نے پانی بھی پیا ہے (تبرکات)

**۳۵۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ**  
 حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ  
 الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو  
 بْنِ حَلْحَلَةَ الدَّؤَلِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ  
 حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ ابْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُمْ حِينَ  
 قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ معاوية  
 مَقْتَلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَقِيَهِ  
 الْيَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ  
 حَاقِبَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ قَهْلُ  
 أَنْتَ مُعْطَى سَيِّفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَاتِي أَخَانٍ أَنْ يَغْلِبَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ  
 وَأَيُّهُمْ اللَّهُ لَكُنْ أَنْعَمْتَ لَنِي لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ  
 أَبَدًا حَتَّى يُبْلَغَ نَفْسِي رَأَى عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ  
 خَطَبَ ابْنَةَ ابْنِ جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا  
 السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرٍ  
 هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُخْتَلِمٌ فَقَالَ رَأَى فَاطِمَةَ  
 مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ  
 صَهْرَ اللَّهِ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَيْسٍ فَأَمَّنِي عَلَيْهِ فِي  
 مُصَاهَرَتِهِ إِنِّي أَكَا قَالَ حَدَّثَنِي قَصْدًا قَنِي وَوَعَدَنِي  
 قَوْنِي لِي وَإِنِّي لَكُنْتُ أَخْرَجُهُ حَلَالًا وَلَا أُجِلُّ حَرَامًا  
 وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَنِمُ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنِي عَدُوِّ اللَّهِ أَبَدًا

کہی جو وعدہ کیا، اسے پورا کیا، میں کسی حلال کو حرام نہیں کر سکتا اور نہ کسی حرام کو حلال بناتا ہوں، لیکن خدا کی قسم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی کبھی ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں،

**۳۵۳۔ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا**  
 مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَوْقَةَ عَنْ مَنْدَرِ بْنِ  
 ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَتْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ذَا كِرَا عَشْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَكَرَ لَوْ يَوْمَ مَجَاءِ

**۳۵۲۔** ہم سے سعید بن محمد جریمی نے حدیث بیان کی ان سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی، ان سے ولید بن کثیر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عمرو بن حلالہ دؤلی نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے علی بن حسین (امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) نے حدیث بیان کی کہ جب آپ سب حضرات حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر یزید بن معاویہ کے یہاں سے (دہائی پاکر) مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے ملاقات کی اور کہا اگر آپ کو کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے (امام زین العابدین نے بیان کیا کہ) میں نے کہا مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر مسور رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار آپ مجھے عنایت فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کچھ لوگ اسے آپ سے چھین لیں گے اور خدا کی قسم، اگر وہ تلوار آپ مجھے عنایت فرما دیں گے تو کوئی شخص بھی جب تک میری جان باقی ہے، چھین نہیں سکے گا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فاطمہ علیہا السلام کی موجودگی میں ابوجہل کی ایک بیٹی (جو یریکو پیغام نکاح دیا تھا) میں نے خود سنا کہ اسی مسئلہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسی منبر پر کھڑے ہو کر صحابہ کو خطاب فرمایا، میں اس وقت بالغ تھا آپ نے خطبہ میں فرمایا کہ فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ (سوکن کے ساتھ غیرت کی وجہ سے) اپنے دین کے معاملہ میں آزمائش میں نہ مبتلا ہو جائے، (رضی اللہ عنہا) اس کے بعد آپ نے اپنے بنی عبد شمس کے ایک داماد (عاص بن ربیع) کا ذکر کیا اور حق دامادی کی ادائیگی کے سلسلے میں آپ نے ان کی تعریف کی، آپ نے فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو بات کہی سچ ہے

**۳۵۳۔** ہم سے ثعلبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سوقة نے ان سے منذر بن ابن الحنفیہ نے (ان سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کے والد علی رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کرتے تھے تو) انہوں نے فرمایا کہ اگر

نَاسٌ تَتَكَلَّمُوا سَعَاءَ عَثْمَانَ فَقَالَ ابْنُ عَلِيٍّ اَذْهَبْ  
اِلَى عَثْمَانَ فَاخْبِرْهُ اَنْتَهَا صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ يَتْلُمُونَ فِيهَا  
فَأَيَّتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِيَهَا عَنَّا فَأَيَّتُهُ بِهَا عَلِيًّا  
فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ ضَعُفَهَا حَيْثُ أَخَذْتُهَا - قَالَ  
الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ  
سُوَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ مِنْدَرًا الشُّوْرِيَّ عَنِ  
ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ ارْسَلَنِي ابْنُ خُذَّ هَذَا الْكِتَابَ  
فَاذْهَبْ بِهِ إِلَى عَثْمَانَ فَإِنَّ فِيهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ :

علی رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ کو (برائی کے ساتھ) یاد کر سکتے  
تو اس دن کرتے جس دن کچھ لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر  
(عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں) عثمان رضی اللہ عنہ کے سابیوں  
(حکومت کی طرف سے صدقات وغیرہ وصول کرنے کے لئے) کی شکایت  
کی تھی اور علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی  
خدمت میں حاضر ہو کر انہیں اس کی اطلاع دے دو کہ اس میں (مکتوب  
میں جسے آپ نے ان کے ہاتھ عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا) رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ صدقات کی تفصیلات ہیں اس لئے  
آپ اپنے سابیوں کو حکم دے دیں کہ وہ اسی کے مطابق عمل کریں چنانچہ  
میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں پیغام پہنچا دیا،  
لیکن آپ نے فرمایا کہ ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں، ان کا یہ جملہ جیب میں لے  
لیا گیا تھا وہیں رکھ دو، حمیدی نے بیان کیا، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن سوئے نے حدیث بیان کی  
کہ ان میں نے منذر ثوری سے سنا، وہ ابن الحنفیہ کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ میرے والد علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ یہ صحیفہ  
عثمان رضی اللہ عنہ کو لے جا کر دے دو، اس میں صدقہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ احکام ہیں۔

**باب ۲۳۸۔ الدَّيْلُ عَلَى انْ الْخَمْسِ**

لَنَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمَسَاكِينُ دَايِمًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَهْلُ الصَّفَةِ وَالْأَرَامِلُ حِينَ سَأَلْتُهُ  
فَأُطِمَّتْ وَشَكَتُ إِلَيْهِ الْقَطْعَنَ وَالرَّحْمَى  
أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ النَّبِيِّ فَوَلَّاهَا إِلَى اللَّهِ

۲۳۸۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پیش آنے والی  
ہبات و حوادث اور محتاجوں کے لئے تھا اور اس لئے تھا  
کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اہل صفہ اور بیوؤں  
کو دیتے تھے، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان حضور سے  
اپنی مشکلات پیش کیں، اور چکی پیسنے کی دشواریوں کی  
شکایت کر کے عرض کیا کہ قیدیوں میں سے کوئی ایک ان کی خدمت کے لئے دے دیا جائے، تو ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے انہیں اللہ کے سپرد کر دیا تھا۔

**۳۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَدَالٍ بْنُ الْمَعْبُورِ أَخْبَرَنَا**

سَعْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ ابْنِ  
يَسْمُنَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ شَكَتَا

۳۵۴۔ ہم سے بدل بن معمر نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر  
دی کہ کہا کہ مجھے حکم نے خبر دی، کہا کہ میں نے ابن ابی یسمن سے سنا اور ان  
سے علی رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ فاطمہ علیہا السلام نے چکی پیسنے  
سے متعلق ان حضور کی حدیث مکتوب صورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھی وہی آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ  
کی خدمت میں بھیجی تھی، عثمان رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بھیجی ہوئی تفصیلات اس لئے واپس کر دی تھیں کہ خود ان کے پاس  
بھی اس سلسلے کی تفصیلات موجود تھیں،



(قاسم) بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں تم میں تقسیم کرتا ہوں، عمرو نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی ان سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے سالم سے سنا اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ان انصاری صحابی نے اپنے بچے کا نام قاسم رکھا جا یا تھا تو بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو، لیکن کینت پر نہ رکھو،

۳۵۴۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے العشی نے ان سے ابو سالم نے ان سے ابو الجعد نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہمارے قبیلہ میں ایک شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام قاسم رکھا (اب قتادہ کے لحاظ سے ان کی کینت ابو القاسم ہوتی تھی)، لیکن انصاری نے کہا کہ ہم ہمیں ابو القاسم کہہ کر کبھی نہیں پکارتے گے ہم اس طرح تمہارا دل کبھی خوش نہ ہونے دیں گے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ انصاری نے نہایت مناسب طرز عمل اختیار کیا، میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کینت پر اپنی کینت نہ رکھو، کیونکہ میں قاسم (تقسیم کرنے والا) ہوں۔

۳۵۵۔ ہم سے جابر نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر دی انہیں نہ ہری نے انہیں حمید بن عبد الرحمن نے، انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرماتا ہے اور دینے والا تو اللہ ہے، میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، اور اپنے مخالفوں کے مقابلے میں یہ امت (مسلمہ) ہمیشہ ایک مضبوط اور توانا امت کی حیثیت سے باقی رہے گی، انا انکے اللہ کا امر (قیامت) آجائے اور اس وقت بھی اسے غلبہ حاصل رہے گا۔

۳۵۸۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے ہلال نے حدیث بیان کی ان سے ابی ہریرہ بن ابی عمرو نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں نہ میں کوئی چیز دیتا نہ تم سے کسی چیز کو روکتا میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں جہاں کا مجھے حکم ہے میں میں رکھ دیتا ہوں۔

۳۵۹۔ ہم سے عبد اللہ بن زید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن

شعبہ عن قتادہ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ أَدَانِي يُسَمِّيهِ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُتُوا بِكُنْيَتِي

۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَلَدَ لِي رَجُلٌ مِثْنًا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نَحْنُكَ عَيْنًا نَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِإِدِّي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا تَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نَعْمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْنُتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ :

۳۵۵۔ حَدَّثَنَا جَبْرٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهِهُ فِي الدِّينِ وَاللَّهِ الْمُعْطَى وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَسْرَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ آخِرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ :

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَصَحَّ حَيْثُ أُمِرْتُ :

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا





آئے گی تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کر دو گے

۳۶۳۔ ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی ان سے ہشیم نے حدیث بیان کی انہیں سیار نے خبر دی، ان سے یزید فقیر نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے لئے (مرا دامت ہے) غنیمت جائز کی گئی ہے۔

۳۶۴۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور جس کی جنگ میں شرکت صرف اللہ کے راستے میں جہاد کا مخلصانہ جذبہ اور اللہ کے دین کی تصدیق و تائید کے لئے تھی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے (اگر رونے ہوئے شہادت پائی ہو) ورنہ پھر اسے اس کے گھر کی طرف اجزا اور غنیمت کے ساتھ واپس بھیجتا ہے جہاں سے وہ نکلا تھا،

۳۶۵۔ ہم سے محمد بن علاونے حدیث بیان کی ان سے ابن المبارک نے حدیث بیان کی ان سے معمر نے، ان سے ہمام بن منبہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انبیاء میں سے ایک نبی (علیہ السلام) نے غزوہ کا ارادہ کیا تو اپنی قوم (بنی اسرائیل) سے کہا کہ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جس نے ابھی نئی شادی کی ہو کہ وہاں کے ساتھ کوئی رات بھی نہ گزاری ہو، اور وہ رات گزارنا چاہتا ہو، وہ شخص جس نے گھر بنایا ہو اور ابھی اس کی چھت نہ بنا سکا ہو، اور وہ شخص جس نے (حاملہ) بکری یا حاملہ اونٹنی خریدی ہوں اور اسے ان کے بچے جننے کا انتظار ہو تو (ایسے لوگوں میں سے کوئی بھی) ہمارے ساتھ غزوہ میں نہ چلے، پھر انہوں نے غزوہ کیا اور جب اس آبادی سے قریب ہوئے تو عمر کا وقت ہو گیا یا اس کے قریب وقت ہوا، انہوں نے سورج سے فرمایا کہ تم بھی مامور ہو اور ہم بھی مامور ہیں، اسے اللہ! اسے ہمارے لئے اپنی جگہ پر روک رکھئے (تاکہ غروب نہ

تَقْصِرُوا فَلَا يَقْصُرَ بَعْدُ ۚ وَالَّذِي نَفْسِي بِمِثْلِهَا  
لَتَنْشَقَّنَّ كَنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِلْتُ لِي الْغَنَائِمُ ۚ

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْمَرْتَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْفَلُ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُجْرِمُهُ إِلَّا الْجَهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَقْصِدُ بَيْنَ كَلِمَاتِهِ بَأَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَوْ يُوجِبَهُ إِلَى مُسْكِنِهِ الَّذِي يُخْرِجُ سِنُهُ مَعَ آخِرِ أَوْغَانِيَّتِهِ۔

۳۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَامِ بْنِ مَنْبِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - غَزَا نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتَّبِعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَتَّبِعَنِي بِهَا وَلَمَّا بَيْنَ بَيْتِهَا وَلَا أَحَدٌ بَيْنَ بَيْتَيْهَا وَلَمْ يَرْفَعْ مَقْفُومَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَانٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وَلَا دَهَا نَعَرًا قَدَمًا مِّنَ الْقَوَاتِرِ مَلَكَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّيْءِ إِنَّكَ مَا مَرَرْتَ وَأَنَا مَا مَرَرْتُ أَلْلَهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْنَا فَخَبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَحَمَّ الْعَنَائِمَ فَبَاءَتْ لِيَعْنِي النَّارَ يَتَاكُلُهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا فَقَالَ إِنَّا فِيكُمْ غُلُورًا

قُلُوبًا يَعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزَقَتْ يَدُ  
رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فَيَكُمُ الْعُلُوفُ قُلُوبًا يَعْنِي  
قَبِيلَتُكَ فَلَزَقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ  
فَقَالَ فَيَكُمُ الْعُلُوفُ فَجَاءَ دَاوُدُ بِسَاسِ مِثْلِ رَأْسِ  
بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ  
فَاكْتَنَتْهَا ثُمَّ أَمَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ وَرَأَى ضَعْفَنَا  
وَعَجَزَنَا فَأَحْلَمَهَا لَنَا

ہوا اور لڑائی سے فارغ ہو کر ہم عصر کی نماز پڑھ سکیں اپنا پنجہ سوجھ رک  
گیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عنایت فرمائی، پھر انہوں نے غنیمت  
جمع کی اور آگ اسے جلانے کے لئے آئی لیکن نہ جلا سکی، نبی علیہ السلام  
نے فرمایا تم میں سے کسی نے مال غنیمت میں خیانت کی ہے (اسی وجہ سے  
آگ نے اسے نہیں جلا دیا) اس لئے ہر قبیلہ کا ایک فرد اگر میرے ہاتھ  
پر بیعت کرے (جب بیعت کرنے لگے تو) ایک قبیلہ کے شخص کا ہاتھ  
ان کے ہاتھ سے چمٹ گیا، انہوں نے فرمایا کہ خیانت تمہارے ہی  
قبیلے میں ہوئی ہے اب تمہارے قبیلے کے تمام افراد آئیں اور بیعت کریں۔ چنانچہ اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اسی طرح ان  
کے ہاتھ سے چمٹ گیا تو آپ نے فرمایا کہ خیانت تمہیں لوگوں نے کی ہے (آخر خیانت تسلیم کر لی گئی اور) وہ لوگ گائے کے سر کی  
طرح سونے کا ایک سر لائے (جو غنیمت میں سے اٹھایا گیا تھا) اور اسے رکھ دیا (غنیمت میں) تب آگ آئی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)  
کیونکہ پھلی امتوں میں غنیمت کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا، اور اسے جلا گئی۔ پھر غنیمت اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جائز قرار  
دے دی، ہماری کمزوری اور بھڑک کر دیکھا اس لئے ہمارے لئے جائز قرار دی۔

**باب ۲۵۱۔ الغنیمۃ یسن شہد الوقعة**

**۳۶۶۔ حَدَّثَنَا** صدقہ اخبرنا عبد الرحمن

عن مالك عن زيد بن اسلم عن ابيہ قال  
قال عمر رضي الله عنه لو را اخبر المسلمین ما  
تتخض قریة الا قسننتها بئین اهلها کما  
قسّم النبی صلی الله علیہ وسلم خیبر

**باب ۲۵۲۔ من قاتل للغنم هلك**

**ینقص من اجرہ**

**۳۶۷۔ حَدَّثَنَا** محمد بن بشار حدَّثَنَا

غندر حَدَّثَنَا شعبة عن عمرو قال سمعت  
ابا وائل قال حدَّثَنَا موسى الاشعري رضي الله  
عنه قال قال اعرابي للنبي صلی الله علیہ وسلم  
الرجل یقاتل للغنم والرجل یقاتل لیذکر  
ویقاتل لیروی مکانہ من فی سبیل الله فقال  
من قاتل لیسوی کلمة الله هی العلیا فهو  
فی سبیل الله

**۲۵۱۔ غنیمت اسے ملتی ہے جو جنگ میں موجود رہا ہو**

**۳۶۶۔ ہم سے صدقہ نے حدیث بیان کی انہیں بعد از حمل نے خبر دی**  
انہیں مالک نے انہیں زید بن اسلم نے انہیں ان کے والد نے، کہ عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر مسلمانوں کی آنے والی نسلوں کا خیال نہ ہوتا  
تو جو شہر بھی فتح ہوتا میں اسے فاتحوں میں اس طرح تقسیم کر دیتا کہ جس  
طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی تقسیم کی تھی۔

**۲۵۲۔ جہاد میں شرکت کے وقت جس کے دل میں غنیمت**

**کالچ تھا تو کیا اس کا ثواب کم ہو جائے گا؟**

**۳۶۷۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے فخر نے**  
حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عمرو نے  
بیان کیا، انہوں نے ابو وائل سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ ہم سے  
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، ایک شخص ہے جو غنیمت حاصل کرنے کے لئے  
جہاد میں شریک ہوتا ہے، ایک شخص ہے اس لئے شرکت کرتا ہے کہ  
اس کی بہادری کے چرچے زبانوں پر آجائیں، ایک شخص ہے جو اس لئے  
لڑتا ہے تاکہ اس کی دھاک بیٹھ جائے تو ان میں سے اللہ کے راستے  
میں کونسا ہوگا؟ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنگ میں شرکت اس لئے کرتا ہے تاکہ اللہ کا کلمہ ہی (دین) بلند رہے



کہتے تھے۔

**باب ۲۵۵۔ بَرَكَةُ الْغَزَا فِي مَالِهِ حَتَّى  
وَمَيْتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَوَلَاةُ الْأَمَةِ**

۱۔ **سُورَةُ حُرَّتِ الْمَوْتِ** اسحاق بن ابراہیم.....

قَالَ قُلْتُ لَإِي سَامَةَ أَخَذَ نَفْسَهُ حِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزَّبِيرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ  
الزَّبِيرُ بِرَمِ الْجَبَلِ دَعَانِي فَقُنْتُ إِلَى جَنْبِهِ  
فَقَالَ يَا بَنِي أُمَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا  
وَأَنِّي لَا أَرَا فِي إِلَّا سَأَقْتُلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَدَانَ مِنْ  
أَكْبَرِهِمْ لَدُنِّي افْتَدَى يُبْقِي دِينَنَا مِنْ مَالِنَا  
شَيْئًا فَقَالَ يَا بَنِي يَم مَالَنَا تَأْقِضُ دِينِي وَأُدْهِقُ  
بِالْقُلُوبِ وَتُلْشِبُ بَيْنَهُمْ يَغْنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزَّبِيرِ  
يَقُولُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ ثَلَاثُ  
بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ نَفْسُكَ يَوْمَئِذٍ قَالَ  
حِشَامُ وَكَأَن تَغْضُ وَلَدَ عَبْدِ اللَّهِ قَدْ وَازَى  
بَغْضُ بَنِي الزَّبِيرِ حُتَيْبٌ وَعِبَادَةُ يَوْمَئِذٍ تَبْعَةُ  
يَتِيمِينَ وَتَسْمُحُ بَنَاتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَيَقْعَلُ يَوْمَئِذٍ  
بِدَائِنِهِمْ وَيَقُولُ يَا بَنِي أَنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي مَشْيِي  
فَأَسْتَعِينَ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ حَتَّى  
قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَوَاللَّهِ  
مَا وَقَعْتُ فِي كُوفَةٍ مِنْ دِينِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى  
الزَّبِيرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا  
إِلَّا أَرْضِيَنِي مِنْهَا الْعَقَابَةُ وَاحِدَى عَشْرَةَ دَارًا  
بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ  
وَدَارًا بِبَصْرَةَ قَالَ وَأَيُّهَا كَانَتْ دِينَهُ الَّذِي عَلَيْهِ  
أَنَّهُ التَّجَلَّ كَانَتْ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ آيَاكَ  
فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَبِكَ سَلَفَ فَإِنِّي أَخْشَى

۲۵۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے ساتھ غزوہ  
کرنے والے کے مال میں برکت، زندگی میں بھی اور مرنے کے  
بعد بھی۔

۱۔ ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہ میں نے  
ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ لوگوں سے ہشام بن عروہ نے یہ حدیث  
اپنے والد کے واسطے سے بیان کی ہے کہ ان سے عبد الرحمن بن زبیر رضی اللہ  
عنه نے فرمایا کہ جبل کی جنگ کے موقع پر جب زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے  
تو مجھے بلایا، میں آپ کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا، آپ نے فرمایا بیٹے! آج  
کی لڑائی میں یا ظالم مارا جائے گا یا مظلوم، اور میرا وجدان کہتا ہے کہ آج  
میں مظلوم قتل کیا جاؤں گا، اور مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضوں  
کی ہے، کیا تمہیں بھی کچھ اندازہ ہے کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارا مال کچھ  
بچ جائے گا؟ پھر انہوں نے فرمایا، بیٹے! ہمارا مال فروخت کر کے اس سے  
قرض ادا کر دینا، اس کے بعد آپ نے ایک تہائی کی میرے لئے اور اس  
تہائی کے تیسرے حصہ کی وصیت میرے بچوں کے لئے کی، یعنی عبد اللہ بن  
زبیر کے بچوں کے لئے، انہوں نے فرمایا تھا کہ اس تہائی کے تین حصے کر لینا  
اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد ہمارے اموال میں سے کچھ بچ جائے، تو  
اس کا ایک تہائی تمہارے بچوں کے لئے ہو گا، ہشام نے بیان کیا کہ عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکے زبیر رضی اللہ عنہ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے  
جبیب اور عباد (عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اس وقت دو لڑکے تھے) اور  
زبیر رضی اللہ عنہ کے اس وقت دو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں، عبد اللہ رضی  
اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر زبیر رضی اللہ عنہ مجھے اپنے قرض کے سلسلے میں  
وصیت کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اگر قرض کی ادائیگی کے کسی مرحلہ پر  
مجھ و شواریاں پیش آئیں تو میرے مالک و مولا سے اس میں مدد چاہنا  
انہوں نے بیان کیا کہ بخدا! میں ان کی بات نہ سمجھ سکا کہ مولا سے ان  
کی کیا مراد ہے؟ آخر میں نے پوچھا کہ آپ کے مولا کو کون ہیں؟ انہوں نے  
فرمایا کہ اللہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر خدا گواہ ہے کہ قرض ادا کرنے میں  
جو دشواری بھی سامنے آئی تو میں نے اسی طرح دعا کی کہ اے زبیر کے  
مولا! ان کی طرف سے ان کا قرض ادا کر دیجئے اور ادائیگی کی صورت میں

پیدا ہو جاتی تھی، چنانچہ جب زبیر رضی اللہ عنہ (اسی موقع پر) شہید ہوئے تو انہوں نے ترکہ میں درہم و دینار نہیں چھوڑے تھے بلکہ ان کا ترکہ کچھ تو اراضی تھا، اور اسی میں غابہ کی زمین بھی شامل تھی، گیارہ مکانات مدینہ میں تھے دو مکان بصرہ میں تھے، ایک مکان کوفہ میں تھا اور ایک مصر میں تھا (زبیر رضی اللہ عنہ بڑے امین اور انقیاد صحابہ میں تھے) عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان پر جو اتنا سارا قرض ہو گیا تھا اس کی صودت یہ ہوتی تھی کہ جب ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال لے کر امانت رکھنے آتا تو آپ اس سے کہتے کہ نہیں (امانت کی صورت میں اسے میں اپنے پاس نہیں رکھوں گا) البتہ اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ یہ میرے ذمے قرض ہے کیونکہ مجھے اس کے ضابطہ ہو جانے کا بھی خوف ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے امیر کبھی نہیں بنے تھے، نہ وہ خراج کی وصولیابی پر کبھی مقرر ہوئے تھے اور نہ کوئی دوسرا عہدہ انہوں نے قبول کیا تھا، البتہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ غزوات میں شرکت ضرور کی تھی۔ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نے اس رقم کا حساب کیا جو ان پر قرض کی صورت میں تھی تو اس کی تعداد بائیس لاکھ تھی۔ بیان کیا کہ پھر حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملے تو دریافت فرمایا بیٹے! میرے (دینی) بھائی پر کتنا قرض ہے؟ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے چھپانا چاہا، اور کہہ دیا کہ ایک لاکھ! اس پر حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بخدا میں تو نہیں سمجھتا کہ تمہارے پاس موجود دسریہ سے یہ قرض ادا ہو سکے گا! عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اب کہا کہ اگر قرض کی تعداد بائیس لاکھ ہوئی پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر تو یہ قرض تمہاری برداشت سے باہر ہے خیر اگر کوئی دشواری پیش آئے تو مجھ سے کہنا، بیان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی، لیکن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے سولہ لاکھ میں بیچی۔ پھر انہوں نے اعلان کیا کہ زبیر رضی اللہ عنہ پر جو قرض ہو وہ غابہ میں ہم سے اگر مل لے، چنانچہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے، ان کا زبیر رضی اللہ عنہ پر چار لاکھ چاہیئے تھا تو انہوں نے یہی پیش کش کی کہ اگر تم چاہو تو میں یہ قرض چھوڑ سکتا ہوں، لیکن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں پھر انہوں نے

عَلَيْهِمُ الْقَيْمَةُ وَمَا لِي إِيمَادًا قَطُّ وَلَا جَبَايَةَ خَوَاجٍ  
وَرَأَيْتُنِي إِذَا أَنَا تَكُونُ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعثْمَانُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ...  
فَحَسِبْتُ مَا عَلَيَّ مِنَ الدِّينِ قَوَّجَذَةً أَلْفِي  
أَلْفٍ وَمِائَتِي أَلْفٍ فَقَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حَزَّامٍ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَيَّ  
أَخِي مِنَ الدِّينِ فَمَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ  
فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللَّهِ مَا أَرَى آمَوَاكُمُ تَسْعُ لِهَذَا  
فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَمَرَ أَتَيْتُكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفِي أَلْفٍ  
وَمِائَتِي أَلْفٍ... قَالَ مَا أَرَاكُمْ تُطِيقُونَ  
هَذَا إِنَّا نَعَجَزُ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي  
قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْقَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةً  
أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفٍ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةٍ  
أَلْفٍ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ  
حَقٌّ فَلْيُؤَاغِرْنَا بِالْقَابَةِ قَاتِلًا عَبْدُ اللَّهِ بَعَثَ  
بِجَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ  
لِعَبْدِ اللَّهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ  
لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ فَعَلْمُوها فَيَسَا تَوْخَرُونَ إِنْ  
أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا - قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً  
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَكَ مِنْ هَهُنَا إِلَى هَهُنَا قَالَ  
فَبَاءَ مِنْهَا فَقَضَيْتُ وَبِئْسَ قَاتِلًا وَبَقِيَ مِنْهَا  
أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفُ قَعْدَمٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ لَكَ  
وَعِنْدَ لَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
وَابْنُ أُمِّ مَعْتَةَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ كَمْ قِيَمَتِ الْقَابَةُ  
قَالَ كُلُّ سِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ أَرْبَعَةُ  
أَسْهُمٍ وَنِصْفُ قَاتِلِ الْمُنْذِرُ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَدْ  
أَخَذْتُ سِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ  
قَدْ أَخَذْتُ سِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ



**باب ۲۵۶۔** إِذَا بَعَثَ الْإِمَامُ رَسُولًا فِي حَاجَتِهِ أَوْ أَمْرًا لَا يَلِيقُ بِهِمْ لَه:

۲۵۶۔ اگر امام کسی کو ضرورت کے لئے قاصد بنا کر بھیجے یا کسی خاص جگہ بھرنے کا حکم دے تو کیا اس کا بھی حصہ (غنیمت میں) ہوگا۔

**۳۷۱۔ حَدَّثَنَا** مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَذْرِ قَاتِلِهِ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَمْ أَتِي صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِثْلَنَ شَيْهَةِ بَدْرًا وَسَهْمُهُ:

۳۷۱۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے عثمان بن مowہب نے حدیث بیان کی اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہ تھے ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی تھیں اور (اس وقت) بیمار تھیں (اسی لئے شریک نہ ہو سکے تھے) ان سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا بدر میں شریک ہونے والے دوسرے کسی شخص کو ملے گا اور اتنا ہی حصہ بھی (غنیمت میں سے)۔

**باب ۲۵۷۔** وَمِنْ الْمَدَائِلِ عَلَى ابْنِ الْغُسَّيْ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِينَ مَا سَأَلَ هُوَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِضَاعِهِ فِيهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ أَنْ يُعْطِيَهُمْ مِنَ الْفَقْرِ وَالْأَنْفَالِ مِنَ الْغَنِيِّ وَمَا أَطْعَمَ الْأَنْصَارَ وَمَا أَطْعَمَ جَارِيَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَمْرَ خَبَرَهُ:

۲۵۷۔ جس مسلمان کی ضرورتوں اور مصالحوں میں خیر چرچ ہوگا، اس کی دلیل یہ واقعہ ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کے لوگوں نے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وصالی رشتے کا واسطہ دے کر اپنا مطالبہ پیش کیا تھا تو آنحضرتؐ نے مسلمانوں سے (ان سے حاصل شدہ غنیمت) معاف کرادی تھی۔ اُن حضرات صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگوں سے وعدہ فرمایا کرتے تھے کہ فی اور جس میں سے اپنی طرف سے عطیہ کے طور پر انہیں دیں گے اور اُن حضورؐ نے حضرت

جابر اور دوسرے انصار رضی اللہ عنہم کو خیر کی کجوریں عطا فرمائی تھیں۔

**۳۷۲۔ حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ زَعِمَ عُرْوَةُ عَنْ مِوَدَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمِوَسَّوَرٍ بِنِ مَخْرُومَةَ أَخْبَرَا أَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءُوا وَدَفْدُهُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوا أَنْ يَرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبَّيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْعِزَّةِ إِذَا أَصَدَقَهُ نَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ أَسْتَأْنِيتُ بِهِمْ

۳۷۲۔ ہم سے سعید بن عقیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عروہ کہتے تھے کہ مروان بن حکم اور مسور بن حکم رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ جب ہوازن کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اموال اور فیادیوں کی واپسی کا مطالبہ پیش کیا تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچی بات مجھے سب سے زیادہ پسند ہے ان دونوں چیزوں میں سے تم ایک ہی واپس لے سکتے ہو، اپنے قیدی واپس لے لو یا پھر مال واپس لے لو، اور میں نے تو تمہارا انتظار بھی کیا اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً دس دن تک

وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَنْتَظَرُ آخِرَهُمْ بِضَمِّ عَشْرَةِ لَيْلَةٍ حِينَ قَعَلَ  
 مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا بَسَّيْنَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا أَحَدَهُ  
 الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا قَاتَا تَخْتَارُ سَيِّئِنَا فَقَامَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَعْنَى عَلَى  
 اللَّهِ بِسَاحِوِ أَهْلِهِ ثُمَّ قَالَ آمَّا بَعْدُ يَا أَرْوَاحَكُمْ  
 هُوَ لَا يَدْخُلُ جَاوِدًا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ لَأَيْتُ أَنْ  
 أَرُدُّ إِلَيْهِمْ سَبِيَّهُمْ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُطَيَّبَ فَلْيَقْعَلْ  
 وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى يُغِيثَهُ  
 رَبُّكَ مِنْ أَوَّلِ مَا يُنْشِئُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَقْعَلْ فَقَالَ  
 النَّاسُ قَدْ طَلَبْنَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ  
 فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا  
 نَذَرُ مِنْ أَيْدِي مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ وَمَنْ لَمْ يَأْذَنْ  
 فَأَرْجِعُوا حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْنَا عُرْنَاؤُكُمْ أَمْزَكُهُمْ  
 فَرَجِعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْنَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ  
 قَدْ طَلَبُوا فَأَذْنُوا فَهَذَا الَّذِي بَلَّغْنَا عَنْ سَيِّهِ هَؤُلَاءِ  
 اُنْ حَضُورِ صَلَی اللہ علیہ وسلم کو اگر اطلاع دی کہ سب لوگ خوشی سے  
 قیدیوں کے سلسلے میں معلوم ہوئی ہے۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ  
 حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَيْوُبَ عَنْ ابْنِ قَلْبَةَ قَالَ  
 وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكَلْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ  
 الْقَاسِمِ أَخْفِظُ عَنْ زُهْدِهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي  
 مُوسَى ثَائِيٍّ ذَكَرَ دَجَاجَةً وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي  
 تَيْمٍ اِلَّهِ اِحْمَرَ كَاتَهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَا لِلطَّعَامِ  
 فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَدْ رَأَيْتُهُ فَخَلَفْتُ  
 لَأَسْأَلَ فَقَالَ هَلُمَّ فَلَا أَحَدٌ تُكْسِرُ عَنْ ذَلِكَ إِنِّي  
 أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَقْوِي

طائف سے واپسی پر ان کا انتظار کیا تھا اور جب یہ بات ان پر واضح  
 ہو گئی کہ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی صرف ایک ہی چیز (قیدی یا  
 مال) واپس کر سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قیدی واپس چاہتے  
 ہیں، اب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خطاب فرمایا اللہ  
 کی اس کی شان کے مطابق تعریف کرنے کے بعد فرمایا، اب بعد اتم ہمارے  
 یہ بھائی اب ہمارے پاس تو بہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا  
 ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دینے جائیں، اس لئے جو شخص اپنی  
 خوشی سے (غنیمت کے اپنے حصے کے قیدی) واپس کرنا چاہے وہ بھی  
 واپس کر دے اور جو شخص چاہتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے اور ہمیں  
 جب اس کے بعد سب سے پہلی غنیمت ملے تو اس میں سے اس کے  
 حصے کی ادائیگی کر دی جائے تو وہ بھی اپنے قیدی واپس کر دے اور جب  
 ہمیں دوسری غنیمت ملے گی تو اس کا حصہ ادا کر دیا جائے گا، اس پر صحابہؓ  
 نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی خوشی سے انہیں اپنے حصے واپس کرتے  
 ہیں، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لیکن ہمیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ  
 کن لوگوں نے اپنی خوشی سے اجازت دی ہے اور کن لوگوں نے نہیں دی  
 ہے اس لئے سب لوگ (اپنے حصوں میں) واپس چلے جائیں اور تمہارے  
 امیر تمہارے رجحان کی ترجیحانی ہمارے سامنے آکر کریں۔ سب لوگ واپس  
 چلے گئے اور ان کے امیروں نے ان سے اس مسئلہ پر گفتگو کی، اور پھر  
 اجازت دیتے ہیں اس کا کوئی بدلہ نہیں چاہتے، یہی وہ خبر ہے جو مؤذن

۳۷۸۔ ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے  
 حدیث بیان کی ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے ابو ثلابہ نے  
 بیان کیا اور ایوب نے ایک دوسری سند کے ساتھ روایت اس طرح کی  
 ہے کہ مجھ سے قاسم بن عاصم کلبی نے حدیث بیان کی اور کہا کہ  
 قاسم کی حدیث (ابو ثلابہ کی حدیث کی نسبت مجھے زیادہ اچھی طرح  
 یاد ہے، زہد کے واسطے سے، انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابو موسیٰ اشعرئی  
 رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ (کھانا لایا گیا اور وہاں مرعی کا ذکر  
 چلا، بنی تیمم اللہ کے ایک صاحب وہاں موجود تھے، رنگ مریخ تھا،  
 غالباً موالی میں سے تھے انہیں بھی ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کھانے پر بلایا



مِنَ الْأَشْجَرِ يَتَنَبَّهْنَ فَنَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَتَيْتُكُمْ  
وَمَا عِنْدِي مَا أَخْبِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُجْبٍ أَبْلٍ فَمَنَّا عَنَّا فَقَالَ  
أَيُّ النَّفَرِ الْأَشْعَرِ تَوَدُّ قَاتِلَنَا بَحْثُ ذُو  
غُرَاةٍ زَنِ مَاحَا انْطَقْنَا فَلَمَّا مَا صَنَعْنَا لَا يَبَارِكُ  
لَنَا فَتَرَجَعْنَا إِلَى تَحْلُلْنَا أَنَا سَادَاتُكَ تَحْلُلْنَا فَخَلَفَتْ  
أَنْ لَا تَحْلِلْنَا فَتَسَيِّتُ قَالَتْ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ  
وَأَيْسَرُ أَمَا لَمْ تَعْلَمُوا كُنَّا وَآتَى وَاللَّهِ إِنَّا شَاءَ اللَّهُ  
لَا أَخَافُ عَلَى يَمِينِي تَأْمَنِي غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا لَا  
أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

دکھانے میں مرغی کا گوشت بھی تھا، وہ کہنے لگے کہ میں تیرے کو ترمز  
پہنیں کھانے ایک تہذیب دیکھا تھا، مجھے بڑی ناگوری ہوئی اور میں اسے  
قسم کھائی کہ اب کبھی مرغی کا گوشت نہ کھاؤں گا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قریب آ جاؤ، میں تم سے ایک حدیث اس مسئلہ  
کی بیان کرتا ہوں: قبیلہ اشعر کے چند اشخاص کو ساتھ لے کر میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سواری کی درخواست کی  
دعویٰ ہو کہ میں شرکت کے لئے آئی ہوں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
خدا کی قسم، میں تمہارے لئے سواری کا انتظام نہ کر سکوں گا، میرے پاس  
کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تمہاری سواری کے کام آئے، اس کے پھر اس حضور کی  
خدمت میں غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ نے ہمارے متعلق دریافت  
فرمایا اور فرمایا کہ قبیلہ اشعر کے لوگ کہاں ہیں؟ چنانچہ آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دیئے جانے کا حکم عنایت فرمایا، خوب موٹے تازہ اور خربہ  
جب ہم چلنے لگے تو ہم نے آپس میں کہا کہ ہم نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے، اس سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عطیہ میں ہمارے لئے کوئی  
برکت نہیں ہو سکتی، چنانچہ پھر ہم اسی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم نے پہلے جب آں حضور سے درخواست کی تھی  
تو آپ نے بھلف فرمایا تھا کہ میں تمہاری سواری کا انتظام نہیں کر سکوں گا، شاید آنحضور کو یاد نہ رہا ہو، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کہ میں نے تمہاری سواری کا انتظام واقعی نہیں کیا، وہ اللہ تعالیٰ ہیں جنہوں نے تمہیں سواریاں دی ہیں، خدا کی قسم، تم اس پر یقین رکھو کہ انشا اللہ  
جب بھی میں کوئی قسم کھاؤں گا اور پھر مجھ پر بات واضح ہو جائے گی کہ بہتر اور مناسب طرز عمل اس کے سوا میں ہے تو میں وہی کروں گا جس  
میں اچھائی ہوگی اور کفارہ قسم دے دوں گا۔

۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرَقِيَّةَ  
فِيهَا عَبْدُ اللَّهِ قَبْلَ تَجْدِ قَعْنِيئَا الْبَلَاءِ كَثِيرًا  
فَكَانَتْ سِرَافَهُمْ اثْنِي عَشَرَ بَعِيرًا وَاحِدَ عَشَرَ  
بَعِيرًا وَلَقِيلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا

۳۷۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے  
خبر دی انہیں نافع نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف سے ایک ہم روانہ کیا، عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ ہم کے ساتھ تھے، غنیمت کے طور پر اونٹنیوں کی ایک بڑی  
تعداد اس ہم کو ملی تھی، اس لئے اس کے شرکاء کو حصے میں بھی بارہ یا گیارہ  
گیارہ اونٹ ملے تھے اور ایک ایک اونٹ واجبی حصوں کے علاوہ بھی  
انہیں دیا گیا تھا۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكِيمٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ  
عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۳۷۵۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے خبر دی  
انہیں ابن شہاب نے، انہیں سالم نے اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما  
نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض مہموں کے موقع پر اس کے افراد  
لے کر بی بی واندہ وغیرہ قسم کے لئے بہت سے الفاظ استعمالی ہوتے ہیں اور منقول صرف تاکید ہوتی ہے یہاں مراد اسی طرح کی  
قسم سے ہے جو گنگو کے درمیان عربی کا ایک عام محاورہ ساجن گیا ہے۔

کو غنیمت کے عام حصوں کے علاوہ اپنے طور پر بھی غنائت فرمایا کرتے تھے (غص وغیرہ سے)

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ  
مِنَ السَّيْرَاءِ لِنَفْسِهِمْ خَاصَّةً يَسُوِي قِسْمَ  
عَامَّةِ الْجَيْشِ

۳۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا  
أَبُو سَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي  
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخُنَ  
بِالنِّسَاءِ مَخْرَجَنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْنَا أَنَا وَإِخْوَانِي  
أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرَيْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُحَيْمٍ  
وَمَا قَالَ فِي بَعْضٍ دَامَا قَالَ فِي ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِينَ  
أَوْ ثَمَانِينَ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي تَرَكَنَا  
سَيْفِينَةً فَأَلْقَيْنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ دَوَاقِفًا  
جَعَفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا لِهَؤُلَاءِ  
وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَيُّمُوا مَعَنَا فَكُنَّا مَعَهُ  
حَتَّى قَدِمْنَا جَيْعًا تَوَاقَفْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حِينَ انْتَحَى خَيْبَرَ فَاسْتَقَامَ لَنَا أَوْ قَالَ نَاعَطَانَا  
مِنْهَا وَمَا قَسَمَ إِلَّا خِدَّ غَابَ عَنْ قَتَرٍ خَيْبَرَ مِنْهَا  
شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا أَصْحَابُ سَيْفِينَتِنَا  
مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَهُ لَهُمْ مَعَهُمْ

۳۷۶۔ ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی ان سے ابو سامہ نے حدیث بیان کی ان سے برید بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو بردہ نے اور ان سے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہمیں ملی تو ہم یمن میں تھے اس لئے ہم بھی آپ کی خدمت میں مہاجر کی حیثیت سے حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے میں تھا، میرے ساتھ دو بھائی تھے، میری عمر ان دونوں سے کم تھی (دونوں بھائیوں میں) ایک ابو بردہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ابو ریم، یا انہوں نے یہ فرمایا کہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ یا یہ کہا کہ تیرے یمن یا باؤن افراد کے ساتھ (یہ لوگ روانہ ہوئے تھے) ہم کشتی میں سوار ہوئے تو ہماری کشتی نجاشی کے ملک حبشہ پہنچ گئی اور وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ملائے، جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ ہم یہیں رہیں، اس لئے آپ لوگ بھی ہمارے ساتھ یہیں ٹھہر جائیے، چنانچہ ہم بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر سب ایک ساتھ (مدینہ) حاضر ہوئے، جب ہم خدمت نبویؐ میں پہنچے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیر فتح کر چکے تھے، لیکن آنحضرتؐ نے (دوسرے مجاہدوں کے ساتھ) ہمارا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا انہوں نے بیان کیا کہ غنیمت میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا، حالانکہ آپ نے کسی ایسے شخص کا غنیمت میں حصہ نہیں لگایا تھا جو لڑائی میں شریک نہ رہا ہو، صرف انہیں لوگوں کو حصہ ملا تھا جو لڑائی میں شریک تھے البتہ ہمارے کشتی کے ساتھیوں اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی آپ نے غنیمت میں شریک کیا تھا (حالانکہ ہم لوگ لڑائی میں شریک نہیں تھے)۔

۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَنَةَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدَرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ نَوَقَدَ جَاءَ فِي مَالِ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطِيَكَ  
هَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمْ يَجْعَلْ حَتَّى تَبْضِيَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ

۳۷۷۔ ہم سے علی بن حذافہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن منکدر نے حدیث بیان کی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بحرین سے وصول ہو کر میرے پاس مال آئے گا تو میں تمہیں اس طرح، اس طرح دوں گا (تین لپ) اس کے بعد اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور بحرین کا مال اس وقت تک نہ آیا، پھر جب وہاں

سے مالی آیا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے منادی نے اعلان کیا کہ جس کا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی قرعہ ہو یا آپ کا کوئی وعدہ ہو تو ہمارے پاس آئے۔ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا، چنانچہ انہوں نے سین لپ بھر کر مجھے عنایت فرمایا، سفیان بن عیینہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (لپ بھرنے کی کیفیت بتائی) پھر ہم نے سفیان نے بیان کیا (سابقہ سند کے ساتھ) کہ (جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں حاضر ہوا اور اس مرتبہ بھی انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا، پھر میں تیسری مرتبہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک مرتبہ آپ سے مانگا اور آپ نے مجھے عنایت نہیں فرمایا، دوبارہ مانگا پھر بھی آپ نے نہیں عنایت فرمایا اور پھر مانگا لیکن آپ نے عنایت نہیں فرمایا، اب یا آپ مجھے دیکھئے یا پھر میرے معاملے میں سبیل سے کام لیجئے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کہتے ہو کہ میرے معاملے میں سبیل سے کام لیتا ہے حالانکہ تجھے دینے سے جب بھی میں نے اعراض کیا تو میرے دل میں یہ بات ہوتی تھی کہ تجھے دینا ضرور ہے (اور

أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنَ كَانَ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَ أَوْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي كَذَا أَوْ كَذَا فَخَطَايَ ثَلَاثًا وَجَعَلَ سُفْيَانُ يَخْتَوِي بِكُفَيْهِ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا هَكَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدَرِ وَقَالَ مَرَّةً قَامَتِ أَبَا بَكْرٍ فَسَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي. ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّلَاثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُ فَلَمْ يُعْطِنِي فَيَا مَا أَنْ تُعْطِنِي دَرَامًا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قُلْتُ تَبْخَلَ عَنِّي مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا رِيدُ أَنْ أُعْطِيكَ قَالَ سُفْيَانُ وَهَذَا شَأْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَقَالَ ابْنُ حُثَيْبٍ وَقَالَ عُدَّةً هَا مَوْجَدُ ثُمَّ اخْتَسَمَا ثُمَّ قَالَ فَخَدُّ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنُ الْمُنْكَدَرِ وَاقِي دَاءِ أَدْوَامِ مِنَ الْبُخْلِ:

وقتی انکار صرف مصلحت کی وجہ سے ہوا تھا) سفیان نے بیان کیا کہ ہم سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن علی نے اور ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے کہ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا اور فرمایا کہ اسے شملہ کر لو کہ تعدا و کتنی ہے) میں نے شمار کیا تو پانچ سو کی تعدا تھی اس کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اتنا ہی دو مرتبہ اور لے لو۔ اور ابن منکدر نے بیان کیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ بخل سے زیادہ بدتر برائی اور کیا بیماری ہو سکتی ہے۔

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِلِجَعْرِائَةٍ إِذْ قَالَ لَرَجُلٍ أَعْدَلُ فَقَالَ لَهُ شَيْفَتِ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ:

۳۷۸۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے قرہ نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن دینار نے حدیث بیان کی ان سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام جعراہ میں غنیمت تقسیم کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا، انصاف سے کام لیجئے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بھی انصاف سے کام نہ لوں تو تم گمراہ ہو جاؤ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِلِجَعْرِائَةٍ إِذْ قَالَ لَرَجُلٍ أَعْدَلُ فَقَالَ لَهُ شَيْفَتِ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ:

۳۷۸۔ پانچواں حصہ نکالنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں پر غنیمت کے مالی سے احسان کیا۔ ۳۷۹۔ ہم سے اسحق بن منصور نے حدیث بیان کی انہیں عبد الرزاق نے خبر دی، انہیں معمر بن خبیرو نے خبر دی، انہیں زہری نے، انہیں محمد بن جبیر نے

اور انہیں ان کے والد رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے متعلق فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی (جو کفر کی حالت میں سرگئے تھے) زندہ ہوتے اور ان کافروں کی سفارش کرتے تو میں ان کی وجہ سے انہیں (فدیہ لے بغیر) چھوڑ دیتا۔

۵۹۔ اس کی دلیل کہ غنیمت کے پانچویں حصے میں امام

کو تصرف کا حق ہوتا ہے اور وہ اسے اپنے بعض (مستحق) رشتہ داروں کو بھی دے سکتا ہے، یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی غنیمت میں سے بنی ہاشم اور بنی المطلب کو بھی دیا تھا، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حضورؐ نے تمام رشتہ داروں کو نہیں دیا تھا اور اسی کی بھی رعایت نہیں کی تھی کہ جو قریبی رشتہ دار ہو اسی کو دیں بلکہ جو زیادہ محتاج ہوتا، اسے آپ عنایت فرماتے تھے، انوہ رشتہ میں دور ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ یہ لوگ بھی اپنی محتاجی کی شکایت کرتے تھے (اور اسلام لانے

ابن جبر عن ابیہ ماری اللہ عنہ ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اساری بدر لو کان المطیع بن عدی حیاً لکن کلمنی فی ہذا لای التبی لکن لکن لک۔

۶۰۔ دین الدلیل علی ان

الخمس للإمام واثق یعطی بغض قریبہ دون بعض ما قسم التبی صلی اللہ علیہ وسلم یبني المطلب وبنی ہاشم من خمس خیبر قال عمر بن عبد العزیز لہ یعتقہم بذلک لکن یخص قریباً دون من اخرج الیہ وان کان الذی اعطى لیس شکوا الیہ من الحاجة ولما مشہم فی جنبہ من توہم خلفائہم

کی وجہ سے ان کی قوم (قریش) اور ان کے حلیفوں سے انہیں اذیتیں اٹھانی پڑتی تھیں۔

۶۱۔ حدیث عبد اللہ بن یوسف حدثننا

اللیث عن عقیل بن ابن شہاب عن ابن المسیب عن جبر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ اعطیت بنی المطلب وتوکننا ونحت وھم مذک یمتزلہ واحدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بنو المطلب وھما شیعہ شئ واحدہ قال اللیث حدثنی یونس وزاد قال جبر وکرم یقسم التبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبنی عبد شمس ولا لیبنی نوفل۔ وقال ابن اسحاق عبد شمس وھاشم والمطلب اخوة راہم وامنہم عاتکہ بنت مرثدہ وکان نوفل اخاھم لا یمہم۔

۶۲۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے ان سے ابن المسیب نے اور ان سے جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ نے بنو مطلب کو تو عنایت فرمایا، لیکن ہمیں نظر انداز کر دیا، حالانکہ ہم اور وہ آپ کی نظر میں ایک جیسے ہیں۔ اس حضورؐ نے فرمایا کہ بنو مطلب اور ہاشم ایک جیسے ہیں، لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے حدیث بیان کی اور اس روایت میں ایذا دہی کی کہ جبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شمس اور بنو نوفل کو نہیں دیا تھا اور ابن اسحاق (صاحب مغازی) نے کہا ہے کہ عبد شمس، ہاشم اور مطلب ایک ماں سے تھے اور ان کی ماں کا نام عامکہ بنت مرہ تھا اور نوفل باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے (ماں دوسری تھیں)۔

**باب ۳۷۔** مَنْ لَمْ يَخْتِمْ بِالْإِسْلَامِ  
وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَبْعَةُ  
غَيْرَانِ يُخْتِمْنَ وَحُكْمُ الْأَمَامِ فِيهِ

**۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَوْسُفُ**

بْنُ الْمَاجَشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ  
بَيْنَمَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الْقَصْفِ يَوْمَ بَدْرٍ كُنْتُ نَظَرْتُ عَنْ  
يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ يَتِيَيْنِ  
حَدِيثُهُ إِسْنَانُهُمَا تَمَكَّنْتُ أَن أكون بَيْنَ أَهْلِكَ  
مِنْهُمَا فَخَرَفَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ  
أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَابَتِكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي  
قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَمُنَّ رَأْيُهُ لَا يُقَارِقُ  
سَوَادِي سَوَادًا حَتَّى يَبُوءَ الْأَعْبَلُ وَمَا نَفَعَتْ  
لِي ذَٰلِكَ تَعَمَّرَتْنِي الْأَعْرَ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشِبْ  
أَن تَنْظُرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ  
إِلَّا أَتَى هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتَنِي فَأَبْدَاهُ  
يَسْقِيهِمَا قَصْرًا بَالًا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ  
أَيْكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ  
فَقَالَ هَلْ مَسَّحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَ لَا أَنْظُرُ فِي  
السَّفِينِ فَقَالَ كِلَا كُمَا قَتَلَهُ وَسَلْبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ  
عَمْرٍو بْنِ الْجُبَرِّ وَكَانَا مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَمُعَاذِ  
بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُبَرِّ

**۳۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ**

**۳۸۱۔** جس نے کافر مقتول کے ساز و سامان میں سے  
خمس نہیں لیا اور جس نے کسی کو (ٹرائی میں) قتل کیا تو  
مقتول کا سامان اسی کو ملے گا، بغیر اس میں سے خمس  
نکلے ہوئے اور اس کے متعلق امام کا حکم۔

**۳۸۱۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یوسف بن  
ماجنشون نے حدیث بیان کی ان سے صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمن  
بن عوف نے ان سے ان کے والد ابراہیم نے اور ان سے صالح کے  
دادا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بدر کی ٹرائی  
میں، میں صف کے ساتھ کھڑا تھا، میں نے جو دائیں بائیں نظر کی، تو  
میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نو عمر لڑکے کھڑے تھے، میں  
نے سوچا، اکاش میں ان کی وجہ سے مضبوط ہوتا، ایک نے میری طرف  
اشارہ کیا اور پوچھا، چچا، آپ ابو جہل کو بھی پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا  
کہ ہاں، لیکن بیٹے تم لوگوں کو اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا  
مجھے معلوم ہوا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گایاں دیتا ہے  
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے اگر مجھے  
وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہ ہوں گا، جب تک ہم  
سے کوئی، جس کے ہاتھ میں پہلے مرنا ہوگا، مرتد نہ جائے گا، مجھے اس پر بری  
صیرت ہوئی کہ اس نو عمری میں اتنے جرأت مند نہ ہو سکتے تھے، پھر  
دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند  
منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابو جہل دکھائی دیا، جو لوگوں میں (کفار کے  
شکر میں) برابر پھر رہا تھا، میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق  
تم پوچھ رہے تھے وہ سامنے دھڑکتا ہوا نظر آ رہا ہے، دونوں نے اپنی  
تلواریں سنبھالیں اور اس پر چھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اسے قتل کر ڈالا  
اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ  
کو اطلاع دی، آل حضور نے دریافت فرمایا کہ تم دونوں میں سے اسے

قتل کس نے کیا ہے؟ دونوں نے جواب دیا کہ میں نے کیا ہے۔ اس لئے آپ نے ان سے دریا وضع فرمایا کہ کیا اچھی تلواریں صاف کر لی  
ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ پھر آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے قتل کیا ہے  
اور اس کا ساز و سامان معاذ بن عمرو بن جوح کو ملے گا۔ یہ دونوں نوجوان معاذ بن عمرو اور معاذ بن عمرو بن جوح تھے رضی اللہ عنہما  
**۳۸۲۔** ہم سے عبد اللہ بن مسلم نے حدیث بیان کی، ان سے مالک

عن مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ  
عَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ مَوْلَى ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا التَقِينَا كَانَتْ  
لِلْمُسْلِمِينَ جُؤْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاصْتَدَرْتُ حَتَّى آتَيْتُهُ  
مِنْ وَرَاشِهِ فَرَضِيَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى جَبَلٍ عَاقِقِهِ  
فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَصَصَنِي صَنْتَهُ وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ  
الْمَوْتِ ثُمَّ أَذْرَكُهُ الْمَوْتَ فَأَسْتَلْنِي فَلَحِقْتُ  
عَمْرًا مِنَ الْعُطَابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ قَالُوا هُوَ اللَّهُ  
ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيْعَةٌ  
قَدْ سَلَبَتْ فَقُلْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ  
جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةُ مُثْلَهُ فَقَالَ لَمْ  
رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَلَبَتْ عَنْهُ فَاذْهَبْ  
عَنِي فَقَالَ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَاهَا  
اللَّهُ إِذَا يُعِيدُ إِلَى آمِنٍ مِنْ أُنْسٍ اللَّهُ يُقَاتِلُ  
عَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيكَ  
سَلَبَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ  
فَأَعْطَاهُ قِيْعَتُ الدِّارِ فَأَبْتَعْتُ بِهِ مَخْرَجًا  
فِي بَيْعِي سَلَبَتَهُ فَأَذْوَى مَا لِي تَأْتِيَنِي فِي الْإِسْلَامِ

نے، ان سے یحییٰ بن سعید نے، ان سے ابن ابی قتادہ نے، ان سے ابو قتادہ  
کے مولا ابو محمد نے اور ان سے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ غزوہ  
حنین کے موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے  
پھر حیب ہماری دشمنی سے مدبھڑ ہوئی تو (ابتداء میں) اسلامی لشکر سپاہ  
ہونے لگا، اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... جو امیر الجیش تھے لشکر  
کے ایک حصے کے ساتھ اپنی جگہ سے پیچھے نہیں ہٹے تھے، اتنے میں، میں  
نے دیکھا کہ مشرکین کے لشکر کا ایک شخص ایک مسلمان کے اوپر پڑھا ہوا  
تھا اس لئے میں فوراً ہی گھوم پڑا اور اس کے پیچھے سے آکر تلوار اس کی  
گردن پر ماری اب وہ شخص مجھ پر ٹوٹ پڑا اور مجھے اتنی زور سے اس نے  
بھینچا کہ میری روح جیسے تھیں ہونے کو تھی، آخر جب اسے موت نے  
آدھوچا (میری تلوار کے زخموں سے) تب کہیں جا کر اس نے مجھے چھوڑا اس  
کے بعد مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تو میں نے ان سے پوچھا، کہ  
مسلمان اب کس پوزیشن میں ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جو اللہ کا حکم تھا  
وہی ہوا، لیکن مسلمان (اسپاہی کے بعد) پھر مقابلہ پر جم گئے (اور مشرکین  
کو شکست ہوئی) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فروکش ہوئے اور فرمایا کہ  
جس نے بھی کسی کا فر کو قتل کیا ہو اور اس پر وہ گواہی بھی پیش کر دے  
تو مقتول کا ساز و سامان اسے ملے گا، ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان  
فرمایا کہ اگر اس لئے میں بھی کھڑا ہوا اور میں نے کہا کہ میری طرف سے  
کون گواہی دے گا؟ (کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا تھا) لیکن (جب  
میری طرف سے گواہی دینے کے لئے کوئی نہ اٹھا تو) میں بیٹھ گیا، پھر دوبارہ  
اُن حضور نے ارشاد فرمایا کہ (آج) جس نے کسی کا فر کو قتل کیا ہو گا اور  
کون گواہی دے گا؟ اور پھر مجھے بلے پڑا (گواہ نہ ملنے کی وجہ سے) تیسری مرتبہ پھر میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ میری طرف سے کون گواہی  
دے گا تیسری مرتبہ پھر اُن حضور نے وہی ارشاد دہرایا، اور اس مرتبہ جب میں کھڑا ہوا تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ  
کس چیز کے متعلق کہہ رہے ہو، ابو قتادہ: (کہ میری طرف سے کوئی گواہ ہے) میں نے اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے واقعہ کی  
پوری تفصیل بیان کر دی، تو ایک صاحب نے بتایا کہ ابو قتادہ سچ کہتے ہیں، یا رسول اللہ! اور اس مقتول کا سامان میرے پاس محفوظ  
ہے اور میرے حق میں اسے واپس کر دیجئے کہ مقتول کا سامان مجھ سے نہیں (لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہیں، خدا کی قسم!  
اللہ کے ایک شیعہ کے ساتھ، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لڑتا ہے۔ اُن حضور ایسا نہیں کریں گے کہ ان کا سامان  
تہیں دے دیں، اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر نے سچ کہا اور پھر سامان آپ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں

نے بیان کیا کہ پھر اس کی ذرہ بچ کر میں نے بنی سلمہ میں ایک باغ خریدا اور یہ پہلا مال تھا، جو اسلام لانے کے بعد میں نے حاصل کیا تھا،  
**باب ۲۶۱۔** مَا كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي الْمُؤْتَقَةَ تَلَوُّهُ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْغَنِيِّ وَنَحْوَهُ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ مؤلفہ القلوب

اور دوسرے لوگوں کو خمس وغیرہ دیا کرتے تھے، اس کی

روایت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم کے حوالہ سے کرتے ہیں :

۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

الاذزعى عن الزهوى عن سعيد بن المسيب

وعروة بن الزبير عن حكيم بن حزام رضى

الله عنه قال سالت رسول الله صلى الله عليه

وسلم فاعطاني ثم سألته فاعطاني ثم

قال يا حكيم إن هذا المال خضر حلو

فمن أخذه يستخاد به نفسى ومن له فيه

ومن أخذه لا يشرف نفسى ثم يبارك له

فيه كان كالثدى يأكل ولا يشبع والبدن العليل

خير من اليد السفلى قال حكيم نقلت يا

رسول الله والذى بعثت يا بحق لا أزال أندا

بعدك شيئا حتى ألقى الله نيا فكان أبو بكر

يدعوا حكيم ليغطيه العطاء فبأى أن يقبل

منه شيئا ثم إن عمرو عابا ليغطيه فبأى

أن يقبل فقال يا معشر المسلمين إني أعرض

عليكم حق الذى قسمه الله كذ من هذا الفئ

فبأى أن يأخذ لا فكم يوزأ حكيم احدا

من الناس بعد النبى صلى الله عليه وسلم حتى

توفى :

۸۴۔ حَدَّثَنَا ابُو النعمان حَدَّثَنَا

حماد بن زيد عن ايوب عن نافع ان عمر

بن الخطاب رضى الله عنه قال يا رسول الله

۸۳۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی

نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے سعید بن مسیب اور

عروہ بن زبیر نے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا میں نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپ نے مجھے عطا فرمایا، پھر دوبارہ میں

نے مانگا اور اس مرتبہ بھی آپ نے عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا، حکیم! یہ

مال بڑا شاداب، بہت شیریں اور لذیذ ہے، لیکن جو شخص اسے ولی

کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے اس کے مال میں تو برکت ہوتی ہے اور

جو شخص لاپرواہ اور حرص کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں

ہوتی، بلکہ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو کھائے جاتا ہے لیکن اس

کا پیٹ نہیں بھرتا، اور اوپر کا ہاتھ دینے والا نیچے کے ہاتھ دینے

والے سے بہتر ہوتا ہے حکیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے عرض

کیا، یا رسول اللہ! آپ کے بعد اب کسی سے کچھ نہیں لوں گا، یہاں

تک کہ اس دنیا سے اٹھ جاؤں۔ چنانچہ (اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی وفات کے بعد) ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں دینے کے لئے بلاتے

تھے لیکن وہ اس سے ذرہ برابر بھی لینے سے انکار کر دیتے تھے، پھر عمر

رضی اللہ عنہ (اپنے زمانہ خلافت میں) انہیں دینے کے لئے بلاتے

تھے اور ان سے بھی لینے سے انہوں نے انکار کر دیا تھا، عمر رضی اللہ عنہ

نے اس پر فرمایا، مسلمانو! میں انہیں کا حق دیتا ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے

فقی کے مال سے ان کا حصہ مقرر کیا ہے لیکن یہ اسے بھی قبول نہیں

کرتے، حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی لیکن اسے کوئی ہیز نہیں ملی،

۸۴۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن

زید نے حدیث بیان کی ان سے ایوب نے ان سے نافع نے کہ عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں

نے ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی؛ تو اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پورا کر کے حکم دیا، حضرت نافع نے بیان کیا کہ حنین کے قیدیوں میں سے عمر رضی اللہ عنہ کو دو بانڈیاں ملی تھیں، تو آپ نے انہیں مکہ کے کسی گھر میں رکھا، انہوں نے بیان کیا کہ پھر اس حضور نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا اور سب کو آزاد کر دیا، تو لگیوں میں وہ دوڑنے لگے، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عبد اللہ ادھر دیکھو، کیا بات پیش آئی؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا ہے اور حنین کے تمام قیدی چھوڑ دیئے گئے ہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جہاؤ دونوں لڑکیوں کو بھی آزاد کر دو، نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جعرانہ سے عمرہ نہیں کیا تھا، اگر آں حضور وہاں سے عمرہ کے لئے تشریف لاتے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات پوشیدہ نہ رہتی اور جریر بن حازم نے ایوب کے واسطے سے (اپنی روایت) میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ ان سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا کہ (وہ بانڈیاں دونوں جو عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تھیں) غنیمت کے پانچویں حصے (خمس) میں سے تھیں۔ (اعتکاف سے متعلق یہ روایت) عمر نے ایوب کے واسطے سے نقل کی ہے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نذر کے ذکر کے ساتھ کہ ہے لیکن لفظ ”یوم“ کا اس میں ذکر نہیں ہے۔

۳۸۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی ان سے حسن نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا۔ غالباً جن لوگوں کو اس حضور نے نہیں دیا تھا وہ اس پر کچھ ملول خاطر ہوئے (انہوں نے سمجھا کہ شاید آں حضور ہم سے اعراض کرتے ہیں) تو اس حضور نے فرمایا کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا ہوں کہ مجھے ان کے دل کے مرض اور ان کی جلد بازی سے ڈر لگتا ہے، اور کچھ لوگ وہ ہیں جن پر اعتماد کرتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں بھلائی اور بے نیازی رکھا ہے عمرو بن تغلب بھی انہیں اصحاب میں شامل ہیں، عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جملے کے مقابلے میں سرخ اونٹوں کی بھی میری نظر میں کوئی وقعت نہیں ہے اور ابو عاصم نے جریر کے واسطے سے بیان کیا کہ میں نے حسن سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ ہم سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے تھے اور انہیں کی آپ نے تقسیم کی تھی،

إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ عَتَاكَ يَوْمَ جَاهِلِيَّةٍ فَأَمَرَكَ أَنْ يَفِي بِهِ قَالُوا وَاصْبَ عَمْرُؤَ يَتِيمٍ مِنْ سَبِي حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ مَيُوتٍ مَسْكَةٍ قَالَ قَتَنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبِي حُنَيْنٍ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي الشَّكَاكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللَّهِ انْظُرْ مَا هَذَا فَقَالَ مَسَتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبِي قَالُوا يَذْهَبُ فَارْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالُوا مَا فِعْمٌ وَ لَمْ يَخْتَمِرْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَكُنَّا نَحْمِلُ لَمْ نَخَفْ عَلَى عَيْنِ اللَّهِ وَنَادَى جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ عَن نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْحُمْسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عَن نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي التَّنْزِيلِ وَلَمْ يَنْقُلْ يَوْمَهُ

۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنْعَ الْآخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو قَوْمًا آخَاثٌ ظَلَمَهُمْ وَجَزَّعَهُمْ وَابْنُ قَوْمًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ مَا أَحْبَبَ ابْنُ بَكَّةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْرَ النَّعِيرِ وَرَأَى أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَى يَتِيمًا أَوْ بَيْتِي فَقَسَسَهُ بِهَذَا



۳۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النِّسَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَمَّا تَقْتُلُكُمْ لَا تَهْلِكُ حُدُودُكُمْ عَهْدِي بِجَاهِلِيَّةٍ ۖ

۳۸۶۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش کو میں تالیف طلب کے لئے دیتا ہوں، کیوں کہ جاہلیت سے ابھی نکلے ہیں،

۳۸۷۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے زہری نے زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے زہری نے حدیث بیان کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ حوازن کے اموال میں سے عقیقت دی اور اس حضور قریش کے چند اصحاب کو (تالیف قلب کی غرض سے) سو سو اونٹ دینے لگے تو بعض انصار صحابہ نے کہا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے آں حضور قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیا ہے حالانکہ ان کا خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب اس گفتگو کا ذکر ہوا تو آپ نے انصار کو بلایا اور انہیں چمڑے کے ایک ٹکڑے میں جمع کیا ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ نے نہیں بلایا تھا جب سب حضرات جمع ہو گئے تو ان حضور بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے صاحب فہم ورے افراد کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لائے ہیں، ہاں چند لڑکے ہیں نو عمر، انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت کرے، آں حضور قریش کو تو دے رہے ہیں اور انصار کو آپ نے نظر انداز کر دیا ہے، حالانکہ ہماری تلواریں ان کے خون سے ٹپک رہی ہیں اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو ابھی کچھ دن پہلے کافر تھے (اور سنئے اسلام میں داخل ہوئے ہیں) کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کہ جب دوسرے لوگ مال و دولت لے کر واپس جا رہے ہوں گے تو تم لوگ اپنے گھروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واپس جا رہے ہو، خدا گواہ ہے کہ تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ سب حضرات نے کہا کیوں نہیں، یا رسول اللہ! ہم

راضی اور خوش ہیں پھر ان حضور نے ان سے فرمایا، میرے بعد تم دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو ترجیح دی جا رہی ہوگی اور اس وقت تم صبر کرنا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جا ملو اور اس کے رسول سے صوفی پر! انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لیکن ہم نے صبر سے کام نہ لیا۔

**۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**  
**الْأَوْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ**  
**عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَحْمَدَ**  
**جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّ مَحْمَدَ بْنَ جَبْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي**  
**جَبْرِ بْنِ مَطْعَمٍ أَنَّهُ بَيْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى**  
**اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ التَّاسِي مُفِيدًا مِنْ حُنَيْنٍ**  
**عَلَّقْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِغْوَابُ**  
**يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوا إِلَى سِتْرَةٍ فَخَطَفْتُ رِدَاءَهُ**  
**فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ**  
**أَغْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَتْ عَدَدُ هَذِهِ الْغُضَاةِ لَعَمَّا**  
**لَقَسْتُنَّ بَيْتَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخَيْلٍ وَلَا كَدُوبًا**  
**وَلَا جَبَانًا**

**۳۸۹۔ حَدَّثَنَا يَعْنِي بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا**  
**مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ**  
**مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ تُجْرَانِي غَلِيظُ**  
**الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ الْغَرَابِيُّ فَجَدَبَهُ جَدَبَةً شَدِيدَةً**  
**حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي صَفَحَةٌ عَارِئٌ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ قَدْ أَتَوْتُ بِهِ حَاشِيَةَ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ**  
**جَدَبَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُؤَلَّى مِنْ مَالِ اللَّهِ الْكَذِبُ**  
**عِنْدَكَ فَانْتَفَتِ إِلَيْهِ فَضَحَكَ ثُمَّ أَمَرَكَ بِعِطَافٍ**

**۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عِثَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا**  
**جَوْرِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**  
**رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ أَشْرَ**  
**النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَائِلُ الْقِسْمَةِ**

**۳۸۸۔** ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے حدیث بیان کی، ان سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ان سے محمد بن جبیر نے کہا اور انہیں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ساتھ صحابہ کی فوج تھی، حنین کے غزوے سے واپسی ہو رہی تھی، راستے میں کچھ بدو آپ سے مانگنے لگے اور اتنا اصرار شروع کر دیا کہ آپ کو ایک بھول کے سایہ میں آنا پڑا، اس حضور وہیں رک گئے، چادر مبارک بھول کے کانٹوں سے الجھ کر اوپر چلی گئی (اور بدوؤں نے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا) اس حضور نے فرمایا کہ میری چادر واپس کر دو، اگر میرے پاس اس کاٹھے دار بڑے درخت کی تعداد میں مویشی ہوتے تو وہ بھی میں تم میں تقسیم کر دیتا۔ مجھے تم بخیل، جھوٹا اور بزدل نہیں پاؤ گے۔

**۳۸۹۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں... بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ نجران کی بنی ہوئی چوڑے حاشیہ کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک اعرابی آپ کے قریب پہنچے اور انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ چادر پکڑ کر کھینچی، میری نظر شانہ مبارک پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ کھینچنے والے کی شدت کی وجہ سے چادر کے حاشیہ پر اثر پڑ گیا ہے، پھر ان اعرابی نے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے ساتھ ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم فرمائیے اس حضور ان کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے، پھر آپ نے انہیں دینے کا حکم فرمایا۔

**۳۹۰۔** ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے ان سے ابو وائل نے کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، حنین کی لڑائی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت کی) تقسیم میں بعض حضرات کے ساتھ (تالیف قلب

فَاعْطَى الْأَنْزَارَ بِنِ حَابِسٍ مَائَةِ مَنَ الْأَبْلِ وَأَعْطَى  
عَيْنِي مَثَلُ ذَلِكَ وَأَعْطَى أَنْسَاءً مِنْ أَشْرَافِ  
العَرَبِ فَأَشْرَحَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ  
وَاللَّهِ إِنْ هَذَا الْقِسْمَةُ مَا عُدِلَ فِيهَا وَمَا  
أُرِيدَ بِهَا وَبِجَهْلِ اللَّهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أُخْبِرَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَمِئْتُ فَأَخْبَرْتُهُ  
فَقَالَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
رَحِمَهُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أَوْفَى بِكَ كَثْرَ مِنْ هَذَا  
فَصَبَّرَ

کے لئے) ترجیحی معاملہ کیا، اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو سوا اونٹ  
دیئے، اتنے ہی اونٹ یسینہ رضی اللہ عنہ کو دیئے، اسی طرح اس روز  
بعض دوسرے اشراف عرب کے ساتھ بھی تقسیم میں آپ نے ترجیحی سلوک  
کیا، اس پر ایک شخص (معتب بن قیس ثقفی) نے کہا کہ خدا کی قسم میں  
نہ تو عدل کو ملحوظ رکھا گیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اس سے مقصود  
رہی ہے میں نے کہا کہ واللہ، اس کی اطلاع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ضرور دونوں کا پتلا پنچ میں آں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
آپ کو اس کی اطلاع دی آں حضور نے سن کر فرمایا، اگر اللہ اور اس کا  
رسول بھی عدل نہ کرے تو پھر کون کرے گا، اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام

پر رحم فرمائے کہ انہیں اس سے بھی زیادہ اذیتیں پہنچائی گئیں تھیں اور انہوں نے صبر کیا تھا۔

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غَمْلَانَ حَدَّثَنَا  
أَبُو إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ  
النَّوَى مِنْ أَرْضِ التَّبِيرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاسِي وَهِيَ سِتِّي عَلَى  
ثُلُثِي فَرَسَخٍ وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ  
هِشَامِ عَنْ إِمِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَقْطَعَ التَّبِيرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي الْقُضَيْرِ

۳۹۱۔ ہم سے محمود بن غملان نے حدیث بیان کی، ان سے ابواسامہ  
نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے حدیث بیان کی کہ مجھے میرے  
والد نے خبر دی ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے بیان کیا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ کو جو زمین عنایت فرمائی  
تھی ایسی اس میں سے گھٹلیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی، وہ جگہ میرے  
گھر سے دو تہائی فرسخ دور تھی، ابوضمرہ نے ہشام کے واسطے سے بیان  
کیا اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر  
رضی اللہ عنہ کو جو نصفیر کے اموال میں سے ایک قطعہ زمین عنایت  
فرمایا تھا۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ حَدَّثَنَا  
الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَقِبَةَ  
قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى  
مَنْ أَرْضِ الْعَبَّازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ حَبْرَةَ أَرَادَ أَنْ  
يَخْرُجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتْ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا  
لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرَكَهُمْ  
عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الشَّرِّ

۳۹۲۔ مجھ سے احمد بن مقدم نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے  
حدیث بیان کی ان سے موسیٰ بن عقبہ نے حدیث بیان کی کہ مجھے  
نافع نے خبر دی انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سر  
زمین حجاز سے یہود و نصاریٰ کو دوسری جگہ منتقل کر دیا تھا، رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خبر فتح کیا تھا تو آپ کا بھی ارادہ ہوا  
تھا کہ یہودیوں کو یہاں سے کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے جب  
آپ نے فتح پائی تو وہاں کی زمین یہود، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور عام مسلمانوں کی ہو گئی تھی، لیکن پھر یہودیوں نے آں حضور سے  
کہا کہ آپ انہیں وہیں رہنے دیں، وہ (کھیتوں اور باغوں میں) کام کیا  
کریں گے اور آدمی پیداوار انہیں ملتی رہے گی آں حضور صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا، جب تک ہم چاہیں، اس وقت تک کے لئے تمہیں یہاں رہنے دیں گے، چنانچہ یہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے دور خلافت میں مقام تیار اور اریحامیں منتقل کر دیا تھا (مسلمانوں کے خلاف ان کے قتلوں اور سازشوں کی وجہ سے)

۳۹۲۔ دار الحرب میں کھانے کے لئے جو چیزیں ملیں:

۳۹۳۔ ہم سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم قہر خیبر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کسی شخص نے ایک کچی پھینکی جس میں جوڑی بھری ہوئی تھی، میں اسے لینے کے لئے بڑی تیزی سے بڑھا، لیکن مڑ کر جو دیکھا، تو قریب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، میں شرم سے پانی پانی ہو گیا، ۳۹۴۔ ہم سے مسد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) انہوں نے انہیں ہمیں شہد اور انگور ملتا تھا ہم اسے کھاتے تھے (جب تک کھا سکتے تھے) لیکن اسے جمع نہیں کرتے تھے:

۳۹۵۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد نے حدیث بیان کی ان سے شیبانی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ جنگ خیبر کے موقع پر غاتوں پہ نالتے ہوئے لگے، آخر جس دن خیبر فتح ہوا تو دہائی غنیمت میں آگدھے بھی ہمیں ملے تھے، چنانچہ انہیں ذبح کر کے دپکانا شروع کر دیا، جب ہانڈیوں میں خوش آنے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھے کا گوشت چکھو بھی نہیں، عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے اس پر کہا کہ غالباً اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے روک دیا ہے کہ ابھی تک پانچواں حصہ (خمس) اس میں سے نہیں نکالا گیا تھا، لیکن بعض دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اس حضور نے گدھے کا گوشت

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُكُمْ عَلَى ذَلِك مَاشِيَتُنَا فَأَقْبِرُوا أَحْتَى أَبْجَلَهُمْ عَمْرُو فِي أَمَادَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرْيَحَاءَ

باب ۳۹۲۔ مَا يُصِيبُ رِثَ الْقُلَامِ

فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

۳۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجَوَابِ فَيْدِ شَحْمِ مَقْرُوتٍ رَاخِدًا فَانْتَفَتْنَا إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَحَيْتُ مِنْهُ ۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدُّ بْنُ حَمَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَصِيبُ فِي مَغَازِينِنَا الْعَسَلَ وَالْعَيْبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْتَفِعُهُ

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا شَيْبَانِي قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أُوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَصَابَنَا مَبَاعَةٌ لِيَاكِي خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ دَفَعْنَا فِي الْحِمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَاذْهَبْنَا بِهَا فَلَمَّا عَلَيْنَا الْقُدُورَ نَادَى مَنَادِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفَرُوا الْقُدُورَ فَلَا تَنْطَلَعُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُمَا كَمْ تَخُوسُ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَيْتَةُ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَيْتَةُ

قطعی طور پر حرام قرار دے دیا ہے (شیبانی نے بیان کیا کہ) میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قطعی طور پر حرام قرار دے دیا تھا:

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب ۲۴۳

الْجِزْيَةُ وَالْمَوَادُّ مَعَ أَهْلِ  
الْحَرْبِ وَتَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى تَاتِلُوا الَّذِينَ  
لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ  
وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ  
أَدَّتْ إِلَيْكُمُ الْيُزْيَةُ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ  
يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ إِذْ لَأَوْ مَا جَاءَنِي  
أَخْبَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى  
وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عَيْنَةَ  
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ثَلَاثُ لِمَجَاهِدٍ  
مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةٌ  
دَنَانِيرٌ وَأَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ  
قَالَ بِحَوْلِ ذَلِكَ مِنْ قَبْلِ الْيَسَارِ ۝

۲۴۳۔ ذمیوں سے جزیہ لینے اور دارالحرب سے معاہدہ  
کرنے سے متعلق تفصیلات اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”ان  
لوگوں سے جنگ کرو جو اللہ پر ایمان نہیں لائے اور نہ  
آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام مانتے ہیں  
جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے  
اور نہ دین حق انہوں نے قبول کیا، ان لوگوں میں سے  
جنہیں کتاب دی گئی تھی (مثلاً یہود و نصاریٰ) یہاں  
تک کہ وہ تمہارے غلبہ کی وجہ سے جزیہ دینا قبول کر لیں  
اور وہ تم سے مغلوب ہو گئے ہیں“ (صافروں کے معنی)  
اذلا کے ہیں۔ اور وہ تفصیلات جن میں یہود، نصاریٰ،  
مجوس اور اہل عجم سے جزیہ لینے کا بیان ہوا ہے۔ ابن  
عیینہ نے بیان کیا، ان سے ابن ابی نجیح نے کہ میں نے  
مجاہد سے پوچھا، اس کی کیا وجہ ہے کہ شام کے اہل کتاب پر  
چار دینار (جزیہ) ہے اور یمن کے اہل کتاب پر صرف ایک دینار، تو انہوں نے فرمایا کہ ایسا خوش حالی اور سرمایہ کے تفاوت

کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا  
مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعُمَرُ بْنُ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا  
بِعَجَاكَةِ سُنَّةِ سَبْعِينَ عَامَ حَبْجَةِ مُصْعَبِ بْنِ  
النَّزِيرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ رُمُومٍ قَالَ  
كُنْتُ كَاتِبًا لِعَبَّازِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَخْنَفِ  
فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةِ  
قِيَمَتِ بَيْنَ كُلِّ ذِي مِحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَكَمْ  
يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى  
شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنْ دَسَّوْا إِلَيْهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنَ الْمَجُوسِ هَجْرُ

۳۹۴۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی، کہا کہ میں نے عمر بن دینار سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں  
جابر بن زید اور عمرو بن اوس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں حضرات  
سے بجالانے حدیث بیان کی کہ میں نے جس سال مصعب بن جیسر نے  
نے بصرہ والوں کے ساتھ حج کیا تھا، انہوں نے ان کی سیڑھیوں کے پاس انہوں  
نے بیان کیا تھا کہ میں احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا بن معاویہ  
کا کاتب تھا تو وفات سے ایک سال پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ  
کا ایک مکتوب ہمارے پاس آیا کہ مجوسیوں کے ہر ذی رحم میں (اگر انہوں  
نے اس کے باوجود آپس میں شادی کر لی ہو تو) جدائی کر دو۔ عمر رضی اللہ  
عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب عبدالرحمن بن عوف رضی  
اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجر کے مجوسیوں  
سے جزیہ لیا تھا (تو آپ بھی لینے لگے تھے)

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْب

۳۹۵۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر

عن الزهري قال حَدَّثَنِي عمرو بن الزبير عن  
المسور بن مخرمة أَنَّهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ عَمْرُو بْنَ  
عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ دَهَو حَلِيفَ ابْنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ  
كَوْكَانَ شَهِدًا بِدَرِّ الْخَبْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَوَّاحِ إِلَى  
الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ  
الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ فَقَدَّمَهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بِسَالٍ  
مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقَدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ  
فَوَاقَتْ صَلَاحَةَ الْمَصْبِغِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا  
لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حِينَ رَأَاهُمْ وَقَالَ أَظَلَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَقْبَ  
أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ تَالُوا أَجَلُ يَارَسُولَ  
اللَّهُ قَالَ قَابِضُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُورُكُمْ قَوْلَ اللَّهِ  
لَا الْفَقْرَ اخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ اخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ  
تُبْسِطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بَسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ فَنَنَّا قَسُوهَا كَمَا تَنَّا قَسُوهَا وَتَهْلِكُكُمْ  
كَمَا أَهْلَكَتَهُمْ :

ہلاک کر دے گی جیسے تم سے پہلی امتوں کو اس نے ہلاک کیا تھا۔

۳۹۸۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ  
ابْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ اللَّهُ  
الشَّقِيقُ حَدَّثَنَا يَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ وَزِيَادُ  
بْنُ جَبْرِ عَنْ جَبْرِ بْنِ حَيْثَةَ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ  
النَّاسُ فِي أَنْفَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الشُّشْرِيَيْنِ  
فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَنْبِرُكَ فِي  
مَعَارِئِي هَذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا  
مِنْ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِفٍ

دی، انہیں زہری نے کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی  
ان سے مسور بن مخرمہ نے اور انہیں عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ  
عنه نے خبر دی آپ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں  
شریک تھے، آپ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا  
تھا، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے لوگوں سے صلح کی تھی اور  
ان پر علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا تھا، جب ابو عبیدہ رضی  
اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے تو انصار کو بھی معلوم ہوا کہ ابو عبیدہ  
رضی اللہ عنہ آگئے ہیں، چنانچہ فجر کی نماز سب حضرت نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی، جب نماز آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا  
چکے تو لوگ آں حضور کے سامنے آئے، اس حضور انہیں دیکھ کر مسکرائے  
اور فرمایا کہ میرا خیال ہے تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ کچھ لے کر آئے  
ہیں؟ انصار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں، یا رسول اللہ! انھوں نے  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہیں خوش خبری ہو، اور اس چیز کے لئے تم  
پر امید ہو جس سے تمہیں خوشی ہوگی لیکن خدا کی قسم، میں تمہارے بارے  
میں محتاجی اور فقر سے نہیں ڈرتا مجھے خوف ہے تو اس بات کا کہ دنیا  
کے دروازے تم پر اس طرح کھول دیئے جائیں گے جیسے تم سے پہلے لوگوں  
پر کھول دیئے گئے تھے اور پھر جس طرح انہوں نے اس کے لئے منافست  
کی تھی تم بھی منافست میں پڑ جاؤ گے اور یہی چیز تمہیں بھی اسی طرح

۳۹۸۔ ہم سے فضل بن یعقوب نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ  
بن جعفر الرقی نے حدیث بیان کی ان سے معتمر بن سلیمان نے حدیث  
بیان کی ان سے سعید بن عبید اللہ ثقفی نے حدیث بیان کی ان سے  
بکر بن عبد اللہ مزنی اور زیاد بن جبر نے حدیث بیان کی اور ان سے  
جبر بن حبیہ نے بیان کیا کہ کفار سے جنگ کے لئے عمر رضی اللہ عنہ نے  
فوجوں کو (مارس کے) شہروں کی طرف بھیجا تھا جب لشکر تادسید  
پہنچا اور لڑائی کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں نکلا تو ہرمزان دشمنوں کا  
حاکم اسے اسلام قبول کر لیا (عمر رضی اللہ عنہ اس کے بعد اہم معاملات  
میں اس سے مشورہ لیتے تھے) عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم سے



ہے کہ (اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے لڑتے ہوئے) ہمارا جو فرد بھی قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا، جہاں اسے آرام و راحت ملے گی اور جو افراد ان میں سے زندہ باقی رہ جائیں گے وہ (فتح حاصل کر کے) تم پر حاکم بن سکیں گے۔ پھر (اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے) کہ جنگ کب شروع کی جائے (نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ نے یہ فقرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی جیسی جنگوں کے مواقع پر بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکھا اور ان تمام مواقع پر تمہیں کوئی ندامت نہ آئی پڑی اور نہ کوئی رسوائی! اسی طرح میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہا ہوں۔ اور ان حضوروں کا معمول تھا کہ اگر آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ شروع نہ کرتے تو انتظار کرتے یہاں تک کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت ہو جاتا (تب جنگ شروع کرتے، نماز ظہر سے فارغ ہو کر)

**باب ۲۴۲۔** اِذَا دَاوَعَ الْاِسَامُ مَلِكُ الْاَنْدَلُسِ

هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ يَقِيْنًا

**۹۹۔** حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَاحِدَةَ

وَهَيْبُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَّاسِ بْنِ السَّامِ عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ

قَالَ نَزَدَنَا مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَبَوُّتَ دَاهِدَ إِلَى مَلِكِ آيَلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ بَغْلَةً بِيضَاءَ وَكَسَاءَ بَرْدًا وَكُتِبَ لَهُ

يَبْحُرُ يَمِينَهُ

**باب ۲۴۵۔** الوصايا باهل ذمّة رسول

اللّٰهُ صَلَّوْا اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا والذمة العهد.

وَالْوَلَّى الْقَرَابَةِ

**۴۰۰۔** حَدَّثَنَا اِذَا رَجَعَ ابْنُ اِيَّاسَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ابُو جَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ

ابن قدامه التميمي قال سمعت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

قَالَ أَوْصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ

وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ

**باب ۲۴۶۔** ما قطع النبي صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ وَمَا دَعَدَ

مِنْ مَالِ الْبَحْرَيْنِ وَالْجَزِيرَةِ وَلَيْسَ

يَقْسَمُ الْقَيْ وَالْبَزِيَّةَ

**۲۴۴۔** اگر امام کسی شہر کے حاکم سے کوئی معاہدہ کرے تو کیا

شہر کے تمام دوسرے افراد پر بھی معاہدہ کے احکام نافذ ہوں گے؟

**۹۹۔** ہم سے سہل بن بکار نے حدیث بیان کی ان سے وہ سب

نے حدیث بیان کی ان سے عمرو بن یحییٰ نے ان سے عباس ساعدی نے

اور ان سے ابوجہید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم غزوہ تبوک میں شریک تھے اور ایلہ کے حاکم

نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفید خچر اور ایک چادر ہادیہ میں

بھیجی تھی اور اس حضور نے ایک دستاویز کے ذریعہ اس کے ملک پر

اسے حاکم باقی رکھا۔

**۲۴۵۔** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں آنے

والوں کے متعلق وصیت ذمہ، عہد کے معنی میں ہے،

اور ان (قرآن مجید میں) اقربت کے معنی میں ہے،

**۴۰۰۔** ہم سے آدم بن ابی ایاس نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ

نے حدیث بیان کی، ان سے ابو حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں

نے جویریہ بن قدامہ تمیمی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا تھا، آپ سے ہم نے عرض کیا تھا ہمیں

کوئی وصیت کیجئے تو آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عہد کی (جو تم

نے ذمہ لے لیا ہے، وصیت کرتا ہوں) ذکر اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارا

**۲۴۶۔** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرن کی اراضی

کی تقسیم جس طرح کی تھی اور جو آپ نے وہاں سے آنے

والے مال اور جزیرہ کے متعلق (صحابہؓ سے انہیں دینے کا)

وعدہ کیا تھا اور اس شخص کے متعلق جو فنی اور جزیرہ کی

تقسیم کرتا ہے؟



۴۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْنَ رَاضِيٍّ اَللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ رَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْصَارَ لِيَكْتَبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا لَا وَاَللّٰهُ حَتّٰى تَكْتَبَ بِرِوَاحِنَا هـ تَفَرَّشَ بِمِثْلَيْهَا فَقَالَ ذَاكَ لَهُمْ مَا شَاءَ اَمَّا عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ لَهُ قَالَ يَا اَيُّكُمْ سَيَرَوْنَ بِضَرِيْ اَخْرَا فَاَصْبُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنَ

۴۰۱۔ ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی ان سے زہیر بن زہیر نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کیا کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا تاکہ بحرین میں ان کے لئے کچھ زمین لکھ دیں، لیکن انہوں نے عرض کیا کہ نہیں، خدا کی قسم! ہمیں اسی وقت وہاں زمین عنایت فرمائیے، جب اتنی زمین ہمارے بھائی قریش (مہاجرین) کے لئے بھی آپ لکھیں۔ اس حضور نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو ان کے لئے بھی اس کا موقعہ آئے گا، لیکن انصار مصر سے دیکھ کر بحرین کو بھی دیا جائے گا پھر ان حضور نے فرمایا کہ میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی، لیکن تم صبر سے کام لینا، تاکہ تم کو حق پر سمجھ سے

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رُوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلنَّكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اَللّٰهِ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِيْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مِّنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُوْلِ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَا تَنِيْ فَاَنْتَبَهْتُ فَقُلْتُ اَنْ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ قَالِيْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَاعْطَيْتُكَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا فَقَالَ لِيْ اَخْتُهُ فَخَشَرْتُ خَشِيَةً فَقَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَّهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسِمِائَةٌ فَاَعْطَانِيْ اَلْفًا وَخَمْسِمِائَةً وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ اَشْرَوْكُمَا فِي السَّجْدِ فَكَانَ اَكْثَرُ مَالٍ اُنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اَللّٰهِ

۴۰۲۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے روح بن قاسم نے خبر دی انہیں محمد بن نکر نے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد سے فرمایا تھا کہ ہمارے پاس اگر بحرین سے مال آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا، پھر جب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اس کے بعد بحرین کا مال آیا، تو ابو کر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے، ہم وعدہ پورا کرنے کی کوشش کریں گے، چنانچہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد سے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال ہمارے یہاں آیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا، اتنا دوں گا اس پر انہوں نے فرمایا کہ اچھا ایک لپ بھر دو میں نے ایک لپ بھر تو انہوں نے فرمایا کہ اسے اب شمار کرو، میں نے شمار کیا تو پانچ سو تھا، پھر انہوں نے مجھے ڈیڑھ ہزار عنایت فرمایا (تین لپ آنحضور کے فرمانے کے مطابق) اور ابراہیم بن طہمان نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز بن صہیب نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں بحرین سے مال آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے مسجد میں پھیلا دو، بحرین کا وہ مال، ان تمام اموال میں سب سے زیادہ تھا جو اب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آچکے تھے اس نے عباس رضی اللہ عنہ

أَعْطَانِي إِيَّيَ تَادِيْتُ نَفْسِي وَتَادِيْتُ عَقِيْدَتِي قَالَ  
خَذْ قَحْطًا فِي قَوْمِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمَّا  
يَسْتَطِيعُ فَقَالَ أَمْرٌ بَعْضُهُمْ يَزْنَعُهُ إِيَّيَ قَالَ  
لَا قَالَ تَادِيْتُهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَتَمَرَّ مِنْهُ  
ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمَّا يَزْنَعُهُ فَقَالَ أَمْرٌ بَعْضُهُمْ  
يَزْنَعُهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ تَادِيْتُهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ  
لَا فَتَمَرَّ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ  
فَمَا زَالَ يَتْبَعُهُ بِصَوْرَةٍ حَتَّى خَفِيَ عَيْنَانَا عَجَبًا  
مَنْ حَزَمِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا وَرَدَّهَا

تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ مجھے بھی عنایت فرمائیے کیونکہ  
میں نے (بد کے موقع پر) اپنا بھی فذیہ ادا کیا تھا اور عقیل رضی اللہ  
عنہ کا بھی آں حضور نے فرمایا کہ اچھا لے لیجئے چنانچہ انہوں نے اپنے  
پکڑے میں بھر لیا (لیکن اٹھ نہ سکا) تو اس میں سے کم کرنے لگے لیکن کم  
کرنے کے بعد بھی نہ اٹھ سکا تو عرض کیا کہ اس حضور کسی کو حکم دیں کہ اٹھا سکے  
میں میری مدد کرے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہیں  
ہو سکتا، انہوں نے کہا کہ پھر آپ خود ہی اٹھو ادیں آں حضور نے فرمایا  
کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا (آپ جتنا اٹھا سکتے ہیں اٹھا کر لے جائیے)  
پھر عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ کم کیا لیکن اس پر بھی نہ اٹھا  
سکے تو کہا کہ کسی کو حکم دیجئے کہ وہ اٹھا دیں آں حضور نے فرمایا کہ نہیں

ایسا نہیں ہو سکتا، انہوں نے کہا پھر آپ ہی اٹھا دیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر اس میں سے پھر  
انہیں کم کرنا پڑا، اور تب کہیں جا کے اسے اپنے کاندھے پر اٹھا کے اور لے کر جانے لگے، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک انہیں  
دیکھتے رہے جب تک وہ ہماری نظروں سے چھپ نہ گئے۔ ان کے لاپٹے پر آپ کو تعجب ہوا تھا۔ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام  
مال وہیں تقسیم کر دیا اور آپ اس وقت تک وہاں سے نہ اٹھے جب تک وہاں ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔

۲۶۷۔ جس کسی نے کسی جرم کے بغیر کسی معاہدہ کو قتل کیا؟

باب ۲۶۷۔ اِنَّهُ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا

۴۰۳۔ ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی ان سے عبد الواحد  
نے حدیث بیان کی ان سے حسن بن عمرو نے حدیث بیان کی ان سے  
مجاہد نے حدیث بیان کی اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے کسی معاہدہ کو قتل کیا  
وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا، حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس  
سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا  
مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَوْهُ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ  
وَأَنْ يَرِيحَهَا تَوْبَعْدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا

۲۶۸۔ یہودیوں کا جزیرہ عرب سے اخراج، عمر رضی

باب ۲۶۸۔ إِخْرَاجُ الْيَهُودِ مِنْ جَزِيرَةِ  
الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُو بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُكُمْ مَا أَقْرَبَكُمْ اللَّهُ بِهِ

اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان  
فرمایا کہ میں تمہیں اس وقت تک (عرب میں) رہنے دوں  
گا جب تک اللہ کی مرضی ہوگی

۴۰۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے یث  
نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید مرقی نے حدیث بیان کی  
ان سے ان کے والد نے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اہم ابو

۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ  
حَدَّثَنَا الْيَثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْمُرْقِيُّ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مسجد نبوی میں موجود تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے اور جب بیت المقدس میں یہودیوں کا مدرسہ پر پہنچے تو ان حضور نے ان سے سے فرمایا کہ اسلام لاؤ تو سلامتی کے ساتھ رہو گے اور سمجھو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میرا ارادہ ہے کہ تمہیں اس زمین (حجاز) سے دوسری جگہ منتقل کر دوں، اس لئے جس شخص کی ملکیت میں کوئی (ایسی) چیز ہو (جسے منتقل نہ کیا جاسکتا ہو) تو وہ اسے یہیں بیچ دے۔ اگر تم اس پر تیار نہیں ہو تو سمجھ لو اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

بَيْنَمَا تَخُوضُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمَدْرَاسِ فَقَالَ أَسْلِمُوا أَسْلِمُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ يَجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبْعْهُ وَإِلَّا فَأَعْلَمُوا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ :

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيْنَةَ

عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جَبْرِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمَ الْخَيْبِ إِلَّا لَمْ يَكُنْ حَتَّى بَلَ دَمْعُ الْحَصْبِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ مَا يَوْمَ الْخَيْبِ قَالَ إِشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ انْتُوفِي يَكْتِفِ اكْتَبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَصْنَعُوا بَعْدَهُ أَبَدًا أَتَقْنَرَعُوا وَلَا يَتَبَغَى عِنْدَ بَنِي نَضَارَ ۶۔ فَقَالُوا مَالَهُ أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ فَقَالَ دَرُزْنِي فَأَلْزَمْنِي أَنَا فَبِعِ خَيْرٍ مِمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ فَأَمَرَ هُذَيْلًا قَالَ أَخْرَجُوا الشُّبْرَكِينَ مِنْ جَبْرِ مَوْتِ الْعَرَبِ وَاجْتَنَزُوا الْوَقْدَ يَخْرُ مَا كُنْتُ أَحْيَاهُمْ وَالثَّلَاثَةَ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا إِمَّا أَنْ قَالَهَا فَجِئْنِيهَا قَالَ سَفِيَّانُ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ :

۴۰۵۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان الاحول نے سماع سعید بن جبیر سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے جمعرات کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، تمہیں معلوم ہے کہ جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟ اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے نکلکریاں نرہو گئیں میں نے عرض کیا، یا ابن عباس، جمعرات کا دن کونسا دن ہے؟ آپ نے بیان فرمایا کہ اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں مرض وفات کی شدت پیدا ہوئی تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے (دیکھنے کا) ایک چھڑا دے دو، تاکہ میں تمہارے لئے ایک ایسی دسٹاویز لکھ جاؤں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے، اس پر لوگوں کا اختلاف ہو گیا (بعض صحابہ نے کہا کہ ان حضور کو اس شدت تکلیف میں مزید تکلیف نہ دینی چاہیے، پھر ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا کہ انہی کی موجودگی میں اختلاف و نزاع غیر مناسب ہے۔ اس لئے سب لوگ یہاں سے چلے جائیں، صحابہ نے کہا کہ بہتر ہے، ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت زیادہ تکلیف نہ دینی چاہیے، البتہ آپ سے پوچھا جائے۔ ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ مجھے میری حالت پر چھوڑ دو، کیونکہ اس وقت جس عالم میں، میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو اس کے بعد ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا حکم دیا، فرمایا کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دینا اور وفود کے ساتھ اسی طرح انعام و نوازش کا معاملہ کرنا جس طرح میں کیا کرتا تھا، انیسرے حکم کے متعلق یا آپ نے ہی کچھ نہیں فرمایا تھا یا اگر آپ نے فرمایا تھا تو میں بھول گیا ہوں سفیان نے بیان کیا کہ یہ انہی جملہ سلیمان نے کہا تھا۔

۲۶۹۔ إِذَا غَدَمَ الشُّبْرَكُونَ بِالسُّبْيَانِ هَلْ يَغْفِي عَنْهُمْ :

۲۶۹۔ کیا مسلمانوں کے ساتھ کئے ہوئے ہمد کے توڑنے والے غیر مسلموں کو معاف کیا جاسکتا ہے ؟

۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا  
 الْإِسْمَاعِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَّا قُتِبَتْ خَيْبَرَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيمَنْهَا سَمَةٌ فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ  
 هَهُنَا عَسَى يَهُودٌ تَبْجِعُوا أَلَهُ فَقَالَ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْ  
 شَيْءٍ فَمَنْ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ  
 لَهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْجَعُكُمْ  
 قَالُوا قُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبْجَعُكُمْ قُلَانٌ قَالُوا  
 صَدَقْتَ قَالَ فَمَنْ أَنْتُمْ صَادِقٌ عَنْهُ فَقَالَ شَيْءٌ إِنْ  
 سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْتُمْ عَرَفْتُ  
 كَذِبَكُمْ عَرَفْتُ فِي آيَتِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ الْقَارِ  
 قَا لَوْ تَكُونُ فِيهَا يَمِينًا أَنْتُمْ تَخْلِفُونَا فِيهَا  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْسَاؤُ فِيهَا  
 وَاللَّهِ لَا تَخْلِفُكُمْ فِيهَا أَمَّا السَّمَةُ قَالَ هَلْ أَنْشَرُ  
 صَادِقٌ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ  
 يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُكُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ  
 سَمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا  
 أَرَدْنَا أَنْ كُنْتُمْ كَاذِبًا فَتَسْتَرِيحُ وَإِنْ كُنْتُمْ نَبِيًّا  
 لَمْ تَسْرُكْ ۝

باب ۲۱۔ دُعَاءُ الْأَمَامِ عَلَى مَنْ

نَكَثَ عَهْدَهُ ۝

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ  
 بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَبْلَ الْكُفْرِ قَعَلْتُ

۴۰۶۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے لیث  
 نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن سید نے حدیث بیان کی اور ان سے  
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب خیبر فتح ہوا تو (یہودیوں کی  
 طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکری کے ایسے  
 گوشت کا ہدیہ پیش کیا گیا جس میں زہر تھا اس پر آن حضور نے دریافت  
 فرمایا کہ جتنے یہودی یہاں موجود ہیں انہیں میرے پاس جمع کرو چنانچہ  
 سب آگئے اس کے بعد آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو میں  
 تم سے ایک بات پوچھوں گا کیا تم لوگ صحیح واقعہ بیان کر دو گے؟ سب  
 نے کہا کہ جی ہاں، آن حضور نے دریافت فرمایا تمہارے والد کون تھے؟  
 انہوں نے کہا کہ قُلان، آن حضور نے فرمایا تم جھوٹ بولتے ہو تمہارے  
 والد تو قُلان تھے سب نے کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں پھر آن حضور نے ان  
 سے دریافت فرمایا کہ اگر میں تم سے ایک اور بات پوچھوں تو تم صحیح واقعہ  
 بیان کر دو گے؟ سب نے کہا جی ہاں، ابابا القاسم، اور اگر ہم جھوٹ بھی  
 بولیں تو آپ ہمارے جھوٹ کو اسی طرح پکڑ لیں گے جس طرح آپ نے ابھی  
 ہمارے والد کے بارے میں ہمارے جھوٹ کو پکڑ لیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے اس کے بعد دریافت فرمایا کہ دوزخ میں جانے والے لوگ کون ہیں  
 انہوں نے کہا کہ کچھ دنوں کے لئے تو ہم اس میں جائیں گے لیکن پھر آپ لوگ  
 ہماری جگہ داخل کر دیئے جائیں گے (اور ہم جنت میں چلے جائیں گے) حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس میں ربا رہو، خدا گواہ ہے کہ ہم  
 تمہاری جگہ اس میں کبھی داخل نہیں کئے جائیں گے، پھر آپ نے دریافت

فرمایا کہ اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو کیا تم مجھ سے صحیح واقعہ بتا دو گے؟ اس مرتبہ بھی انہوں نے کہا کہ ہاں اسے ابوالقاسم، آن حضور نے  
 دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری کے گوشت میں زہر ملا یا تھا؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں، آن حضور نے دریافت فرمایا کہ ایسا تم نے کیوں کیا تھا؟  
 انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں (نبوت میں) تو ہمیں آرام مل جائے گا (آپ کے زہر کھالینے کے بعد) اور اگر آپ واقعی  
 نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۴۰۷۔ ہمہ شکنی کرنے والوں کے حق میں امام کی بددعا وہ

۴۰۷۔ ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی ان سے ثابت بن زید  
 نے حدیث بیان کی، ان سے عاصم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے انس  
 رضی اللہ عنہ سے دعاء ثنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کفر

إِنَّ فُلَانًا يَزْعُمُ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الْكُوفَةِ فَقَالَ كَذَبَ  
ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قُمْتُ شَهْرًا بَعْدَ الْكُوفَةِ يَدْعُو عَلِيَّ أَخِيَّ ابْنِي سُلَيْمٍ  
قَالَ بَعَثَ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ يَشْكُ فِيمَنْ مِنَ الْفِرَاءِ  
إِلَى أَنَا مِنْ الْمُشْرِكِينَ فَعَرَضَ لَهُمْ هَوْلًا فَقَتَلُوا  
هُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَهْدٌ مَا رَأَيْتُهُ وَجِدَ أَحَدًا مَا وَجِدَ عَلَيْهِمْ  
مُشْرِكِينَ كَاسِ يَمِينِي فَقِي (انہیں کی درخواست پر لیکن ان لوگوں نے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا معاملہ  
تھا۔ میں نے اس حضور کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غلین نہیں دیکھا جتنا آپ ان صحابہ کی شہادت پر تھے۔

سے پہلے ہوئی چاہیے میں نے عرض کیا کہ فلاں صاحب تو کہتے ہیں کہ آپ  
نے فرمایا تھا کہ رکوع کے بعد ہوتی ہے انس رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا  
کہ انہوں نے غلط کہا ہے پھر آپ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ بنی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیٹے تک رکوع کے بعد دعا کی تھی اور آپ  
نے اس میں قبیلہ بنو سلیم کی شاخوں کے حق میں بدعا کی تھی۔ انہوں  
نے بیان کیا کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس یا ستر قرآن کے عالم  
صحابہ کی ایک جماعت۔ راوی کو شک تھا کہ چالیس صحابہ تھے یا ستر۔  
مشرکین کے پاس بھی تھی (انہیں کی درخواست پر لیکن ان لوگوں نے تمام صحابہ کو شہید کر دیا۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا معاملہ  
تھا۔ میں نے اس حضور کو کسی معاملہ پر اتنا رنجیدہ اور غلین نہیں دیکھا جتنا آپ ان صحابہ کی شہادت پر تھے۔

### باب ۲۱۔ آمَانَ النَّسَاءِ وَجَوَارِهِنَّ

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى مَرْبُوعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ  
أُمًّا مَرْثَةً مَوْلَى أُمِّ هَانِئِ ابْنَةِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْ  
أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئِ ابْنَةَ ابْنِ طَالِبٍ تَقُولُ وَحَدَّثَتْ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ  
فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَتَسَلَّمَتْ  
عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئِ بِنْتُ أَبِي  
طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا يَا أُمُّ هَانِئِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسلِهِ  
قَامَ فَعَمَلَنِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَعِمَ ابْنُ أُمِّی عَلَیَّ إِنَّهُ  
قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجْرْتُهُ فَلَانُ ابْنِ هَبِيرَةَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجْرْتَا مِنْ أَجْرَتِ  
يَا أُمُّ هَانِئِ قَالَتْ أُمُّ هَانِئِ وَذَلِكَ ضُحًی

۴۰۸۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، انہیں  
مالک نے خبر دی، انہیں عمر بن عبید اللہ کے مولیٰ ابو النضر نے،  
انہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے مولیٰ ابو مرثہ نے خبر دی انہوں نے  
ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے سنا آپ بیان کرتی تھیں،  
کہ فتح مکہ کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں  
حاضر ہوئی (مکہ میں) میں نے دیکھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر رہے  
تھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا، اس حضور کی صاحبزادی پردہ کئے ہوئے  
تھیں، میں نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ نے دریافت  
فرمایا کہ کون صاحبہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ام ہانی بنت ابی طالب  
ہوں، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوش آمدید، ام ہانی، پھر  
جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر آپ نے آٹھ رکعت نماز  
پڑھی آپ صرف ایک کپڑے جسم اطہر پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ امیرے بھائی (علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ وہ ایک شخص کو جسے میں  
پناہ دے چکی ہوں، قتل کئے بغیر نہیں رہیں گے، یہ شخص ہبیرہ کا فلاں لڑکا ہے، اس حضور نے فرمایا، ام ہانی! جسے تم نے پناہ دے دی اسے  
ہماری طرف سے بھی پناہ ہے۔ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وقت چاشت کا تھا۔

### باب ۲۲۔ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَجَوَارِهِمْ

وَإِذَا جَدَّ لَا يَسْغِي بِهَا أَدْنَاهُمْ

۴۰۹۔ ۲۲۔ مسلمانوں کا عہد اور ان کی پناہ ایک ہے کسی

ادنی حیثیت کے فرد نے بھی اگر پناہ دے دی تو اس  
کی حفاظت کی جائے گی۔

۴۰۹۔ ۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ

۴۰۹۔ محمد سے محمد بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں وکیع نے خبر دی انہیں

المنش نے، انہیں ابراہیم تیمی نے، ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا کہ اس کتاب اللہ اور اس صحیفہ میں جو کچھ ہے اس کے سوا اور کوئی کتاب (احکام شریعت کی) ایسی ہمارے پاس نہیں جسے ہم پڑھتے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ اس میں زعموں کے احکام ہیں (یعنی اگر کسی نے کسی کو زخمی کر دیا ہو) اور دیت میں دیئے جانے والے اونٹ کے احکام ہیں اور یہ کہ مدینہ حرم ہے، غیر بہارِ نبوی سے نکالیں (احد بہارِ نبوی تک) اس لئے اس میں جس شخص نے کوئی نئی بات (شریعت کے اندر داخل کی یا کسی ایسے شخص کو پناہ دی تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کی لعنت ہے۔ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل۔ اور جس نے اپنے موالی کے سوا دوسرے موالی بنائے ان پر اسی طرح (لعنت ہے) اور تمام مسلمانوں کا عہد ایک ہے کسی ایک فرد کا عہد اور پناہ کسی غیر مسلم کے لئے (پس جس شخص نے کسی مسلمان کی پناہ میں جو کسی کافر کو دی گئی ہو) مداخلت کی تو اس پر بھی اسی طرح (لعنت ہے)

۳۷۳۔ جب کسی نے کہا: صبا، اور اسے کہنا اچھی نہیں آتا تھا، ابن عمر رضی اللہ عنہ نے (واقعہ کی تفصیل میں) بیان کیا کہ (دیہات کے مشرک باشندوں کے صرف یہ کہنے پر کہ ہم صبا ہی ہو گئے) خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے اللہ) خالد نے جو کچھ کیا، میں تیرے حضور میں اس کی برأت کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی (مسلمان) نے کسی فارسی وغیرہ سے (کہا کہ مترس (دروم) تو گویا اس نے اسے امان دے دی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (ہرمز سے) جب اسے مسلمان پکڑ کر لائے تھے، فرمایا تھا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو، درومت۔

۳۷۴۔ مشرکین کے ساتھ مالی وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان اور اللہ

الاعش عن ابراہیم التیمی عن ابيہ قال خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ تَقْرَؤُا اِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ فِيهَا الْحَجَرَاتُ وَاسْتَنْزَالُ الْإِبِلِ وَالْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عِيرَالِي كَذَا فَمَنْ أَخَذَ فِيهَا حَدًّا أَوْ أَدَّى فِيهَا مُحِدًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ آمِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيٍّ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذَلِكَ

بَاب ۲۷۔ اِذَا قَالُوا صَبَانًا وَلَمْ يَحْسَبُوا اسْلَمْنَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ مَتَوَسَّ فَقَدْ آمَنُوا اللَّهُ يَعْلَمُ الْإِلْسِنَةَ كُلُّهَا وَقَالَ تَكْفُرُ لَا بَأْسَ

اس کی برأت کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کسی (مسلمان) نے کسی فارسی وغیرہ سے (کہا کہ مترس (دروم) تو گویا اس نے اسے امان دے دی، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کو جانتا ہے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (ہرمز سے) جب اسے مسلمان پکڑ کر لائے تھے، فرمایا تھا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو، درومت۔

۳۷۴۔ مشرکین کے ساتھ مالی وغیرہ کے ذریعہ صلح اور معاہدہ اور عہد شکنی کرنے والے پر گناہ کا بیان اور اللہ سے صبا کے معنی بے دین کے ہیں، یا اپنے آبائی دین سے نکل جانا۔ مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا، کیونکہ اسے اسلام کے متعلق کچھ زیادہ معلومات نہیں اس لئے وہ اتنا بھی نہیں کہہ سکتا کہ اسلام لایا، تو کیا اسے مسلمان سمجھ لیا جائے گا۔ جب کہ قربینہ بھی موجود ہو کہ اس کی مراد اسلام میں داخل ہونے سے ہی ہے، اس طرح کے احکام کی ضرورت اصل میں ہنگامی حالات کے متعلق پڑتی ہے چنانچہ جو واقعات بیان ہو ا وہ بھی اسی نوعیت کے ہیں مشرکین کا قبیلہ یہ کہنا نہیں جانتا تھا کہ ہم اسلام لائے، اس لئے اس نے صرف اس پر اکتفاء کیا کہ ہم صبا (بے دین) ہو گئے۔ یاد رہے کہ مسلمانوں کو ابتدائے عرب میں صبا ہی کہا جاتا ہے۔



ابا سفیان فی کفار قریش :

**باب ۲۷۶۔** هَلْ يَغْفِرُ عَنِ الذَّامِي إِذَا سَحَرَ وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ سُئِلَ أَعْلَى مِنْ سَحَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ قَتَلَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَنَعَ لَهُ ذَلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مِنْ صَنِيعِهِمْ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ :

سے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ) :  
۲۷۶۔ اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو کیا اسے معاف کیا جا سکتا ہے ؟ ابن وہب نے بیان کیا ، انہیں یونس نے خبر دی کہ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا تھا کیا اگر کسی ذمی نے کسی پر سحر کر دیا تو اسے قتل کر دیا جائے گا ؟ انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا تھا ، لیکن اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے سحر کرنے

والے کو قتل نہیں کروایا تھا۔ اور آپ پر سحر کرنے والا اہل کتاب میں سے تھا :

**۴۱۲۔** حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحَرَ حَتَّى كَانَتْ يُحْتَلَّ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ شَيْئًا وَلَمْ يَضَعْهُ :  
بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آپ سمجھتے کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے ، حالانکہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہوتا۔

**باب ۲۷۷۔** مَا يُخَذَّرُ مِنَ الْقَدْرِ وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ يَرَوْا آتٍ يَخَذَعُونَكَ فَيَاتِ حَسْبُكَ اللَّهُ الْآيَةُ :

**۴۱۳۔** حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

سے علامہ انور شاہ صاحب کشمیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر لورتوں کے معاملہ میں سحر کر دیا گیا تھا ، یعنی آپ محسوس کرتے کہ آپ جماع پر قادر ہیں ، حالانکہ ایسا نہ ہوتا ، آپ نے لکھا ہے کہ سحر کی یہ قسم عوام میں معروف و مشہور ہے اور اردو میں اس کے بٹے کہتے ہیں کہ ” فلاں مرد کو باندھ دیا “ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جو سحر ہوا تھا وہ اسی حد تک .... تھا۔ ظاہر ہے کہ اس سے وحی اور شریعت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نبی اپنی زندگی میں بہر حال انسان ہی ہوتا ہے اور انسان کی طرح نفع نقصان بھی اٹھاتا ہے ، البتہ وحی اور شریعت کے تمام طریقے محفوظ رہتے ہیں ، کیونکہ اس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ سے ہے ، وہ قادر و توانا ہے اس لئے وہ خود اپنے پیغام اور وحی کی حفاظت کر سکتا ہے۔ اس بحث سے قطع نظر کہ سحر کی کیا حقیقت ہے ، ہمارے یہاں اتنی بات تسلیم شدہ ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح کا بھی سحر کیا گیا ہو اور آپ جس درجہ بھی اس سے متاثر رہے ہوں۔ بہر حال آپ کی دعوت ، خدا کا پیغام اور وحی اس سے قطعاً بے غبار رہی ، آپ کو ذہول و نسیان یوں بھی کسی وجہ سے ہو جایا کرتا تھا تو وہ نبوت و رسالت کے منافی نہیں ہے ، کیونکہ نبوت سے متعلق کسی بھی معاملہ میں اور وحی کی حفاظت کے کسی بھی طریقہ میں آپ کو کبھی کوئی ذہول یا نسیان نہیں ہوا۔ یہ ملحوظ رہے کہ سحر کا اثر جس درجہ بھی آپ پر ہوا تھا وہ ایک معمولی مدت تک تھا ، پھر وہ اثر جاتا رہا تھا ، جیسا کہ روایات سے ثابت ہے۔





۲۷۹۔ اِنَّهُ مِنْ عَاهِدٍ لَّمْ يَنْقَضَ  
وَقَوْلُهُ الَّذِيْنَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ  
عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرْجَلٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۝

۲۷۹۔ معاہدہ کرنے کے بعد ہمدشکنی کرنے والے پر  
گناہ "اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "وہ لوگ جن سے آپ  
معاہدہ کرتے ہیں اور پھر ہر مرتبہ وہ ہمدشکنی کرتے ہیں  
اور ان کے اندر تقویٰ نہیں ہے۔"

۴۱۵۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، ان سے جریر نے  
حدیث بیان کی، ان سے المشی نے، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے، ان  
سے مسروق نے، ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چار عادتیں ایسی ہیں کہ اگر یہ چاروں  
کسی ایک شخص میں جمع ہو جائیں تو وہ دکا منافی ہے، وہ شخصی جو بات  
کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ طوفانی کرتا  
ہے اور جب معاہدہ کرتا ہے تو ہمدشکنی کرتا ہے اور جب کسی سے لڑتا  
ہے تو گال گلوچ پر اتر آتا ہے اور اگر کسی شخص کے اندر ان چاروں  
عادت ہیں سے ایک عادت ہے تو اس کے اندر نفاق کی ایک

۴۱۵۔ حَدَّثَنَا ثَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ  
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ  
يُخْلِلْنَ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا خَالِصًا - مَنْ إِذَا  
حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ  
خَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ  
مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَذْهَبَ  
عَادَاتِ يَمِينِ سِوَا عَادَتِ هِيَ تَوَاسُّ كَيْفَ

۴۱۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِي هَذِهِ الصِّحْفَةِ  
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ مُحَرَّمَةٌ  
مَا بَيْنَ عَائِثٍ إِلَى كَذَا فَتَنَ أَخَذَتْ حَدَّثَنَا أَوْ أَدَى  
مُحَدِّثًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ  
اجْتَمِعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ وَزِمَّةُ  
الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَذْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ  
مُسْلِمًا فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ  
اجْتَمِعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ  
وَالَى قَوْمًا يَغْيِرُ إِذِينَ مَوَالِيَهُ فَعَلِيهِ لَعْنَةُ اللَّهِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اجْتَمِعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ  
وَلَا عَدْلٌ. قَالَ أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَنْتُمْ تَجَنَّبُوا

۴۱۶۔ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی  
انہیں المشی نے، انہیں ابراہیم تمیمی نے، انہیں ان کے والد نے اور ان  
سے علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
قرآن مجید اور (احادیث کے مجموعہ) اس صحیفہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں  
لکھی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ، عائر پہاڑی  
اور فلاں پہاڑی کے درمیان احرام ہے، پس جس نے (دین میں) کوئی  
نئی چیز داخل کی یا کسی ایسے شخص کو اس کے حدود میں پناہ دی تو اس پر  
اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور انسان سب کا لعنت ہے، نہ اس کی کوئی فرض  
عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل! اور مسلمانوں کا ہمد ایک ہے معمولی  
سے معمولی فرد کے ہمد کی حفاظت کے لئے بھی کوشش کی جائے گی (جو  
اس نے کسی کافر سے کیا ہوگا) اور جو شخص بھی کسی مسلمان کے ہمد کو توڑے  
گا، اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان سب کا لعنت ہے، اور نہ اس کی  
کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل اور جس نے اپنے مولا کی اجازت  
کے بغیر کسی دوسرے کو اپنا مولا بنالیا تو اس پر اللہ، ملائکہ اور انسان  
سب کا لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوگی اور نہ نفل  
ابو موسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے ہاشم بن قاسم نے حدیث بیان کی ان

وَيَسَارًا وَلَا دُوهًا قَيْلَ لَمْ تَكَيْفَ تَوَى ذِيكَ  
تَكَيْفًا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
بِيَدِي عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ قَالُوا عَمَّ  
ذَلِكَ قَالَ تَشْهَلَتْ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْشَتْهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ  
أَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ :

سے اسحاق بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے اور ان  
سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس وقت تمہارا حال ہوگا، جب  
نہ تمہیں درہم ملے گا اور نہ دینار از جزیرہ اور خراج کے طوع پر اس پر کسی نے  
کہا کہ جناب ابو ہریرہ! آپ کس خیال پر فرماتے ہیں کہ ایسا ہو سکے گا؟ ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہاں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں  
ابو ہریرہ کی جان ہے، یہ صادق المصدق صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
لوگوں نے پوچھا تھا کہ یہ کیسے ہو جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا ہمد (جو اسلامی حکومت غیر مسلموں سے ان کی  
جان و مال کی حفاظت کے لئے کرے گی)، تو راجانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ بھی ذمیوں کے دلوں کو سخت کر دے گا اور وہ اپنا مال دینا  
بند کر دیں گے۔

### باب ۲۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا دَاوُدَ  
شَهِدْتَ صَقِينَ قَالَ نَعَمْ فَسَيَحْتُ سَهْلَ  
ابْنِ حُنَيْفٍ يَقُولُ أَنَّهُمْ أَرَأَيْكُمْ مَرَّ ابْنُ  
يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَكَوْا اسْتَطِيعُوا أَنْ أَرَادَا  
أَمْرًا لَيْسَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَدُّهُ  
وَمَا دَوَّضَعْنَا أَسِيَّا فَنَّا عَلَى عَوَاقِبِنَا لِأَمْرِ  
يُفْطَعُنَا إِلَّا أَتَّهَلْنَا بِتَارِ إِلَى أَمِيرٍ تَغْرِثُهُ  
تَغِيرَ أَمْرٍ تَاهَدْنَا :

۲۸۰۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی انہیں ابو ہریرہ

نے خبر دی، کہا کہ میں نے اعمش سے سنا، انہوں نے بیان  
کیا کہ میں نے ابو داؤد سے پوچھا کیا آپ صغین کی جنگ  
میں شریک تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں (میں شریک  
تھا) اور میں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے  
سنا تھا کہ تم لوگ خود اپنی رائے کو الزام دو، میں تو صلح  
حدیبیہ کے موقع پر ابو جندل رضی اللہ عنہ کے (کہہ سے  
فرار ہو کر آنے کے) دن کو دیکھ چکا ہوں (کہ کوئی مسلمان  
یہ نہیں چاہتا تھا کہ انہیں دوبارہ کفار کے حوالے کر دیا  
جائے، معاہدہ کے مطابق) اگر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو رد کر سکتا تو اس دن رد کرتا (اور کفار سے جنگ  
کوتا کسی بھی خوفناک کام کے لئے جب بھی ہم نے اپنی تلواریں اپنے کاندھوں پر اٹھالیں تو ہماری تلواروں نے ہمارا  
کام آسان کر دیا، اسی کام کے سوا (جس میں مسلمان خود باہم دست و گریبان ہیں اور اس کی گریہیں کسی طرح نہیں کھلتیں،

### ۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا بِزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ  
أَبِيهِ حَدَّثَنَا جَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو دَاوُدَ قَالَ كُنَّا بِصَفِيِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ  
فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّهُمْ أَرَأَيْكُمْ قَاتَانَا كُنَّا مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَدَيْبِيَّةِ  
وَلَوْ تَرَى قِتَارًا لَقَاتَلْنَا فَبَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى

۲۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن آدم  
نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن عبد العزیز نے حدیث بیان کی ان سے  
ان کے والد نے، ان سے جبیب بن ابی ثابت نے حدیث بیان کی،  
کہا کہ مجھ سے ابو داؤد نے حدیث بیان کی، انہوں نے بیان کیا کہ ہم  
مقام صغین میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، پھر سہل بن حنیف رضی اللہ  
عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم خود کو الزام دو، ہم صلح حدیبیہ  
کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر ہمیں قتل  
ہوتا تو اس وقت لڑتے، مگر رضی اللہ عنہ اس موقع پر آئے، اور عرض

الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَيْنَسَ قَتَلْنَا فِي الْجَحْتِ وَقَتَلَهُمْ  
فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَالَى مَا تُعْطِي السَّائِيَةَ  
فِي دِينِنَا اُنْجِعْ وَلَمَّا يَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ  
فَقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي  
اللَّهُ أَبَدًا اَقَاتِلْ عَمْرًا ابْنِي يَكْرُ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ  
مَا قَالِ ابْنُ سَيْسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ  
رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يَضِيْعَهُ اللَّهُ أَبَدًا اَنْزَلَتْ سُورَةُ  
الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى عُمَرَاؤِهَا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَذْ  
تَعْمُ هُوَ قَالَ نَعَمْ

کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے؟ اس حضور نے فرمایا کہ کیوں نہیں! پھر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملہ میں کیوں نہیں؟ کہا ہم مدینہ واپس چلے جائیں گے اور ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ اللہ نہیں کرے گا جنگ کے بعد اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں اور اللہ مجھے کبھی برباد نہیں کرے گا اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے یہاں گئے اور ان سے وہی سوالات کئے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابھی کو چکے تھے، انہوں نے بھی (وہی جواب دیا اور) کہا کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں کبھی برباد نہیں کرنے دے گا۔ پھر سورہ فتح نازل ہوئی اور ان حضور نے عمر رضی اللہ عنہ کو اسے خوب بڑھ کر سنائی تو عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا یہی نسخہ ہے؟ حضور اکرم نے فرمایا کہ ہاں۔

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِيَدٍ حَدَّثَنَا  
هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَدِمْتُ عَلَى  
أُمِّ دُهَيٍّ مُشْرِكَةً فِي عَهْدِ تَوَكُّسٍ إِذْ عَاهَدُوا  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَدَّ يَهُمُ  
مَعَ إِيْمَانِهِمَا فَاسْتَقْفَتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ  
عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصْلُهَا قَالَ نَعَمْ صَلَواتُهَا  
بِأَنَّهَا ۲۸۔ النَّصَاحَةُ عَلَى ثَلَاثَةِ آيَاتٍ  
أَذْ وَثَّ مَعْلُومٌ

۴۱۸۔ ہم سے قتیبہ بن معید نے حدیث بیان کی، ان سے حاتم نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قریش سے جس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی تھی (صلح حدیبیہ) اسی مدت میں میری والدہ اپنے والد کو ساتھ لے کر میرے پاس تشریف لائیں، وہ اسلام میں داخل نہیں ہوئی تھیں (عروہ نے بیان کیا کہ) اسماء رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! میری والدہ آئی ہوئیں ہیں اور مجھ سے ملنا چاہتی ہیں، تو کیا مجھے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیئے؟ اس حضور نے فرمایا کہ ہاں، ان کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔  
۲۸۔ تین دن یا کسی متعین وقت کے لئے صلح:

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ  
حَدَّثَنَا شَرِيحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

۴۱۹۔ ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے حدیث بیان کی ان سے ان سے شریح بن مسلم نے حدیث بیان کی ان سے ابراہیم بن یوسف بن

سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ لڑائی میں کسی طرف سے بھی شریک نہیں تھے، اس لئے دونوں فریق انہیں الزام دیتے تھے اس کا جواب انہوں نے دیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسلمانوں سے لڑنے کا حکم نہیں دیا تھا یہ تو خود تمہاری غلطی ہے کہ اپنی ہی تلوار سے اپنے بھائیوں کا خون بہا رہے ہو، بہت سے دوسرے صحابہ بھی حضرت معاویہؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے جھگڑے میں شریک نہیں تھے۔ صفین، افرات کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ سب جانتے ہیں کہ اس لڑائی کی ہلاکت غیظیوں سے مسلمانوں کی قوت کس درجہ متاثر ہوئی تھی،

ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے براہ بن عازبؓ نے حدیث بیان کی کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمرہ کرنا چاہا تو آپ نے مکہ کے لوگوں سے اجازت لینے کے لئے آدمی بھیجا، مکہ میں داخلہ کے لئے، انہوں نے اس شرط کے ساتھ (اجازت دی) کہ مکہ میں تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں، ہتھیار نیام میں رکھے بغیر داخل نہ ہوں اور (مکہ کے) کسی فرد کو اپنے ساتھ نہ لے جائیں (اگرچہ وہ جانا بھی چاہے) انہوں نے بیان کیا کہ پھر ان شرائط کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیا اور اس طرح لکھا، ”یہ محمدؐ“ اللہ کے رسول کے صلح کی دستاویز ہے کفار نے کہا کہ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو پھر آپ کو روکتے ہی نہیں، بلکہ آپ پر ایمان لاتے اس لئے ہمیں یوں لکھنا چاہیے ”یہ محمد بن عبد اللہ کے صلح کی دستاویز ہے“ اس پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خدا گواہ ہے کہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور خدا گواہ ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا نہیں جانتے تھے۔ بیان کیا کہ آپ نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، رسول کا لفظ مٹا دو، علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا خدا کی قسم! یہ لفظ تو میں کبھی نہ مٹاؤں گا، آں حضور نے فرمایا کہ پھر مجھے دکھاؤ (یہ لفظ کہاں ہے) بیان کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ لفظ دکھایا اور آں حضور نے خود اسے اپنے ہاتھ سے مٹا دیا، پھر عیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور تین دن گزر گئے تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اب اپنے ساتھی سے کہو کہ یہاں سے چلے جائیں (علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اب چلنا چاہیے) چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔

یوسف ابن ابی اسحاق قال حَدَّثَنِي ابْنُ عَن ابْنِ اسحاق قال حَدَّثَنِي البراء بن مريض الله عَنْهُ ان النبی صلی الله علیه وسلم لما اراد ان یجئ من اهل مكة یستأذینهم لیدخل مكة فاشترطوا علیہ ان لا یقیم بها الا ثلاث لیل ولا یدخلها الا بجلبان السلاخ ولا یدعو من همم احدا قال فآخذ یتکلم الشرط بینهم علی بن ابی طالب فکتب هذا ما فاضی علیہ محمد رسول الله فقالوا تو علمنا انک رسول الله ثم لم نعتک ولما یعناک ولکن آکرت هذا ما فاضی علیہ محمد بن عبد الله فقال آنا والله محمد بن عبد الله وانا والله رسول الله قال وکانت لا یتکلم قال فقال یعلی امع رسول الله فقال علی والله لا امحاه ابدا قال فاریبہ قال فاراه ایاک فمحاہ النبی صلی الله علیه وسلم یدیه فلما دخل ومضى الايام اتوا علیا فقالوا امر صاحبک فلیرتحل فذکرت لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال نعم ثم اذتحل

ہاتھ سے مٹا دیا، پھر عیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لے گئے اور تین دن گزر گئے تو قریش علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ اب اپنے ساتھی سے کہو کہ یہاں سے چلے جائیں (علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) میں نے اس کا ذکر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے اب چلنا چاہیے) چنانچہ آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔

**باب ۲۸۲۔** التواذعۃ من غیر وقت وتوکل النبی صلی الله علیه وسلم افرکم ما افرکم منہ یہ :

**باب ۲۸۳۔** طروخ حیف المشرکین فی البکر ولا یزعدہم لہم کس :

۲۸۲۔ غیر معین مدت کے لئے صلح، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں اس وقت تک تمہیں یہاں رہنے دوں گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔

۲۸۳۔ مشرکوں کی لاشوں کو کنویں میں ڈالنا اور ان کی لاشوں کی دگران کے ورثاء کے حوالے کیا جلتے قیمت نہیں لی جائے گی۔

۴۲۰۔ ہم سے عبد بن عثمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ

والد نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ابواسحاق نے، انہیں عمر و بن میمون نے اور ان سے عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مکہ میں، ابتداء اسلام کے دور میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کی حالت میں تھے اور قریب ہی قریش کے مشرکین بیٹھے ہوئے تھے، پھر عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوچھڑی لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر اسے ڈال دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے اپنا سر نہ اٹھا سکے، آخر فاطمہ علیہا السلام آئیں اور حضور اکرم کی پیٹھ سے اوچھڑی کو ہٹایا اور جس نے یہ حرکت کی تھی اسے برا بھلا کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بددعا کی کہ اے اللہ! کفار کی اس جماعت کو پکڑ لے، اے اللہ! ابوہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف اور ابی بن خلف کو برباد کر۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ یہ سب بدر کی لڑائی میں قتل کر دیئے گئے تھے اور ایک کنوئیں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا، سو امیہ یا ابی کے، کہ یہ شخص بہت بھاری بھر کم تھا، جب اسے صحابہ نے کھینچا تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کے تمام ہڈیاں الگ ہو گئے تھے۔

۲۸۴۔ عہد شکنی کرنے والے پر گناہ، خواہ عہد

نیک کے ساتھ رہا ہو، یا بے عمل کے ساتھ

۴۲۱۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان اعلمش نے ان سے ابو وائل اور ان سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے۔ اور ثابت نے انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا ہو گا ان میں سے ایک صاحب نے یہ بیان کیا کہ وہ جھنڈا لگا دیا جائے گا اور اس کے غدر کی علامت کے طور پر اور دوسرے صاحب نے بیان کیا کہ اسے قیامت کے دن سب دیکھیں گے اس کے ذریعہ

۴۲۲۔ ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے حماد نے حدیث بیان کی، ان سے ابوب نضر، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ

اخبونی ابی عن شعبۃ عن ابی اسحاق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساجداً وحولہ ناسی من قریش من المشرکین اذ جاء عقبہ ابن ابی معیط یسلی جروراً فقد فہ علی ظہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرفع رأسہ حتی جاءت فاطمہ علیہا السلام فآخذت من ظہرہ ودعت علی من صبت ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللهم علینک السلا من قریش النبی علیک ابا جہل بن ہشام وعقبہ بن ربیعہ وشیبہ بن ربیعہ وعقبہ بن ابی معیط وامیہ بن خلف اذ ابی بن خلف فلقد رأیتہم قتلوا یومہ بدر قالقوا فی یوم غیر امیہ اذ ابی فانیہ کان رجلاً فمخماً فلما جروہ تقطعت اوصالہ قبل ان یلقی فی البئر

باب ۲۸۴۔ اثم الغادر یلتر

والفاجر

۴۲۱۔ حدیث ابو الولید حدیثنا

شعبۃ عن سلیمان الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ وعن ثابت عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکل غادر یومہ یومہ القیامۃ قال احداہما ینصب و قال الآخر یرى یومہ القیامۃ یعرف بہ

اسے پہچانا جائے گا

۴۲۲۔ حدیث سلیمان بن حرب

حدیثنا حماد عن ابوب عن نافع عن ابن

عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت النبی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَارٍ دَرَّةٌ  
مِنْصُوبٌ يَغْدَرُ بِهِ ۖ

وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ ہر غدار کے لئے قیامت کے دن  
ایک جھنڈا ہوگا جو اس کے غدار کی علامت کے طور پر گاڑ دیا جائے  
گا۔

۴۲۳۔ حَدَّثَنَا عَتِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ  
وَإِذَا اسْتَنْفِرْتُمْ فَاغْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ  
إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَمٌ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
وَأَنَّهُ لَمْ يُحَلِّ الْقِتَالَ فِيهِ إِلَّا حَدَّ قَبْلِي وَلَمْ  
يُحَلِّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ  
اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا  
يَنْقَرُ صَيْدُكَ وَلَا يُلْتَقِطُ لِقَطْعِهِ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا  
وَلَا يُخْتَلَى خِلَافُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِلَّا الْأَذْحَرُ فَإِنَّهُ لَيَقِينُهُمْ وَلِيَبَيِّنَهُمْ  
قَالَ إِلَّا الْأَذْحَرُ ۖ

۴۲۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر  
نے حدیث بیان کی، ان سے منصور نے ان سے مجاہد نے، ان سے  
طاووس نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا تھا اب (مکہ سے)  
ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ غلوہی نیت کے ساتھ جہاد کا حکم باقی  
ہے اس لئے جب نہیں جہاد کے لئے بلایا جائے تو فوراً تیار ہو جاؤ  
اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا تھا کہ  
جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے تھے، اسی دن  
اس شہر (مکہ) کو حرم قرار دیا تھا پس یہ شہر اللہ کی حرمت کے  
ساتھ قیامت تک کے لئے حرم ہے مجھ سے پہلے یہاں کسی کے لئے  
قتال جائز نہیں ہوا تھا اور میرے لئے بھی دن کے صرف ایک حصے  
میں جائز کیا گیا تھا، پس یہ مبارک شہر اللہ تعالیٰ کی حرمت  
کے ساتھ حرم ہے اس کے حدود میں (کسی درخت کا) کاٹنا  
نہ کاٹا جائے۔ یہاں کے شکار کو بھڑکایا نہ جائے، سوا اس شخص  
کے جو مالک تک چیز کو پہنچانے کے لئے، اعلان کا ارادہ رکھتا ہو  
اور کوئی یہاں کی گرمی ہوئی کوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس کاٹی جائے۔ اس پر عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ  
اذخر (ایک گھاس) کا اس سے استثناء کر دیجئے، کیونکہ یہ یہاں کے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے تو آن حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اذخر کا استثناء فرمادیا۔

الحمد لله تفہیم البخاری کا بارہواں پارہ مکمل ہوا

## تیسرا سوال پارہ ۱

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب بدء الخلق ..... مخلوق کی ابتداء

**باب ۲۸۵** مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَالِ التَّرْبِيعِ بْنِ خَشِيمٍ وَالْحَسَنُ كُلُّ عَلَيْهِ هَيْئٌ مِثْلُ لَيْلٍ وَلَيْلٍ وَدَيْتٍ وَ مَيْتٍ وَصَيْقٍ وَصَيْقٍ أَنْفَعَيْنَا أَفَاعِيَا عَلَيْنَا جِيئَ أَنْشَاءُ كُنْزٍ وَأَنْشَاءُ خَلْقِكُمْ لُغُوبُ النَّصَبِ - أَطَوَّرًا أَطَوَّرًا كَذَا وَطَوَّرًا كَذَا أَطَوَّرًا لَا أَيْ قَدَمًا لَا

**۲۸۵۔** اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ اللہ ہی ہے جس نے مخلوق کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہی پھر دوبارہ (موت کے بعد) زندہ کرے گا اور یہ (دوبارہ زندہ کرنا) تو اور بھی آسان ہے (تمہارے مشاہدے کی حیثیت سے) ربیع بن خثیم اور حسن نے فرمایا کہ یوں تو دونوں (پہلی مرتبہ پیدا کرنا اور پھر دوبارہ زندہ کرنا) اس کے لئے آسان ہے (لیکن ایک کو زیادہ آسان تمہارے مشاہدہ کے اعتبار سے کہا) ہین اور ہین کو لیں اور کین اور کین ارشاد اور صیق اور صیق کی طرح (مشدد اور محقق دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) اَفْصَيْنَا کے معنی ہیں کہ کیا ہمیں، جب نہیں اور ساری مخلوق کو ہم نے پیدا کیا تھا، کوئی دشواری اور تعب پیدا ہوا تھا، (کہ دوبارہ زندہ کرنے میں کوئی دشواری ہوگی؟) (اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں) لُغُوبُ کے معنی ٹھکن کے ہیں، (اور دوسرے موقع پر) أَطَوَّرًا کے معنی یہ ہیں کہ مختلف مراحل پر تمہیں پیدا کیا۔ (عربی کے محاورہ میں بولتے ہیں) عَدَا أَطَوَّرًا یعنی اپنے مرتبہ سے (تجاووز کر گیا)

**۲۸۴۔** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ مُجَرِّدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَيْمِيمٍ ابْشِرُوا قَالُوا بَشَرْنَا فَأَعْطَيْنَا فَنَغْتَبِرُ وَجْهَهُ فَبَاءَ أَهْلُ الْيَمِينِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمِينِ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَيْمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَبَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَأَيْتَ لَكَ

**۲۸۴۔** ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہیں سفیان نے خبر دی، انہیں جامع بن شداد نے، انہیں صفوان بن محرز نے اور ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی تميم کے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے بنی تميم کے لوگو! تمہیں خوشخبری ہو، وہ کہنے لگے، کہ بشارت جب آپ نے دی تو اب کچھ ہمیں دیکھئے بھی! اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ بدل گیا، پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اے یمن کے لوگو! جب بنو تميم کے لوگوں نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تو اب تم اسے قبول کر لو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے قبول کیا، پھر ان حضوروں کو مخلوق اور عرش



تَقَلَّتْ لَيْتَنِي لَمَّا قَمْتُ

بن بن بن بن

۲۲۵ حَدَّثَنَا

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ  
شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ  
عَنْ عَمْرٍاءَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَلَقْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَاتَا نَاسٌ مِنْ بَنِي  
تَيْمٍ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَيْمٍ قَالُوا قَدْ  
بَشَّرْتَنَا قَدْ عَلِمْنَا مَوْتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ  
مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ  
الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَيْمٍ قَالُوا قَدْ قِيلَ لَنَا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا اجْعَلْ لَنَا نَسْلَكَ عَنْ هَذِهِ الْأُمُورِ  
قَالَ كَذَبَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ عَرُوشُهُ  
عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ فَنَادَى مَنَادٌ دَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنُ  
الْحُصَيْنِ قَانِطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا  
السَّرَابُ فَوَاللَّهِ لَوِ دُرْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا  
وَرُدِّي عَيْسَى عَنْ رَقَبَةٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ  
مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ  
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ قَبِينَا النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْوِ  
الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ  
النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَلَيْسَ  
وَمَنْ نَسِيَهِ

الہی کی ابتداء کے متعلق گفتگو فرمانے لگے۔ انہوں نے ایک صاحب  
آئے اور کہا کہ عمران! تمہاری سواری بھاگ گئی (عمران رضی اللہ عنہ  
کہتے ہیں) کاش! (اس اطلاع پر) میں حضور کرم کی مجلس سے نہ اٹھتا،  
۲۲۵۔ ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی ان سے  
ان کے والد نے، ان سے اعمش نے حدیث بیان کی ان سے جامع  
بن شداد نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن محرز نے، اور ان  
سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ میں نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے اونٹ کو دوڑنے  
پر بازو دیا اس کے بعد بنی تیم کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر  
ہوئے اس حضور نے ان سے فرمایا، اے بنو تیم! بشارت قبول کرو  
وہ کہنے لگے کہ جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو اب دوسرے  
مال دیجئے۔ پھر میں نے چند اصحاب خدمت نبوی میں حاضر ہوئے،  
اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بھی یہی فرمایا کہ بشارت قبول  
کرو، اے یمن کے لوگو! بنو تیم والوں نے تو نہیں قبول کی انہوں نے  
عرض کی، ہم نے قبول کی، یا رسول اللہ! پھر انہوں نے عرض کی، ہم اس  
لئے حاضر ہوئے ہیں تاکہ اس حضور سے اس (عالم کی) پیدائش وغیرہ  
کے معاملے کے متعلق سوال کریں، حضور اکرم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ  
موجود تھا (ازل سے) اور اس کے سوا کوئی چیز موجود نہ تھی، اس کا  
عرش پانی پر تھا، لوح محفوظ میں ہر چیز کے متعلق لکھ دیا گیا تھا اور  
پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کی (ابھی یہ کلمات ارشاد فرما رہے  
تھے کہ) ایک صاحب نے ان سے (راوی) حضرت عمران رضی اللہ  
عنہ سے کہا کہ ابن الحصین تمہاری سواری بھاگ گئی، میں اس  
کے پیچھے دوڑا، لیکن وہ اتنا طویل فاصلہ طے کر چکی تھی کہ سراب بھی  
وہاں سے نظر نہیں آتا تھا، خدا گواہ ہے، میرا دل بہت پھٹایا کہ کاش  
میں نے اسے چھوڑ دیا ہوتا (اور اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث  
سنی ہوتی) اور عیسیٰ نے رقبہ کے واسطے سے روایت کی انہوں نے

قیس بن مسلم سے، انہوں نے طارق بن شہاب سے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا  
کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر ہمیں خطاب کیا اور ابتداء خلق کے متعلق ہمیں خبر دی (شروع سے  
آخر تک یعنی) جب جنت کے مستحق اپنی منزلوں میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم کے مستحق اپنے ٹھکانوں کو پہنچ جائیں گے جلسے

حدیث کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جسے بھولنا تھا وہ بھول گیا۔

۴۲۶۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الثَّوْرَةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا كُيُوقُلُ اللَّهِ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَمَنِي وَيَكْذِبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتَمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي دَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ كَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأْتَنِي ۝

۴۲۶۔ ہم سے عبد اللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے احمد نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے، کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا، اس نے مجھے بھٹلایا اور اس کے لئے یہ بھی مناسب نہ تھا اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے، میرے لڑکا ہے اور اس کا بھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ نے مجھے پیدا کیا، دوبارہ (موت کے بعد) زندہ نہیں کر سکتا،

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُعِينَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ أَبِي الثَّوْرَةِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ قَهْوَعْنَدَهُ قُوقُ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي ۝

۴۲۷۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے میسرہ بن عبد الرحمن قرشی نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب اللہ تعالیٰ... مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے اس نے لکھا، کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے

۲۸۶۔ مَا جَاءَ فِي سَبْعِ آرَضِيْنَ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَهِنَّ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأُمُورُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمْنَ أَنَّ اللَّهَ عَالِمُ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ وَالسَّقْفُ الْمَرْفُوعُ السَّمَاءُ مَهْمَكَهَا بِنَاءُهَا كَانَ فِيهَا جِبُوتُ الْجِبَالِ اسْتَوَاؤُهَا وَحُسْنُهَا وَأَدْنَتْ سَمِعَتْ وَأَطَاعَتْ وَالْفَتْ أَخْرَجَتْ مَا فِيهَا مِنَ السَّمَوَاتِ وَتَخَدَّتْ عَنْهُمْ

۲۸۶۔ سات زمینوں کے متعلق روایات، اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ ”اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات گرامی ہیں جنہوں نے پیدا کئے سات آسمان اور آسمان کی طرح سات زمینیں، اللہ تعالیٰ ہی کے احکام جاری ہوتے ہیں ان کے درمیان۔ یہ اس لئے تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر اپنے علم کے اعتبار سے قادر ہے“ (قرآن مجید میں) والسقف المرفوع سے مراد آسمان ہے۔ سمکھا بمعنی بناء آسمان، الجبک بمعنی آسمان کا استواء اور حسن، واذنت کے معنی سمع و طاعت کی، والفت کے معنی زمین میں جو مردے دفن تھے انہیں اس نے باہر ڈال دیا اور خود کو...

لہ آپ جانتے ہیں کہ اس طرح کے تمام الفاظ اور جملے اللہ تعالیٰ کی شان میں، ہماری فہم اور ذہن کی مناسبت سے استعمال کئے جاتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہے اور جس طرح بھی، اپنی شان حقیقی کے ساتھ ہے اور اس کی حقیقت سمجھنے سے ہم فانی اور ضعیف انسانوں کے ذہن عاجز ہیں۔

ان کو الگ کر دیا۔ ظلم ہا کے معنی اسے پھیلایا، الساہر  
روئے زمین کہ جس پر انسان کا سونا جاگتا ہوتا ہے۔

طَحَاها وَحَاها السَّاحِرُ لَا وَجْهَ لَآرْضٍ  
كَانَ فِيهَا الْحَيَوَانُ تَوَهُمُهُمْ وَسَهْرُهُمْ  
۴۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ  
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ  
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَتْ يَدُهُ  
فَاجِيَةً أَنَا يَسْ خُصُومَةً فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى  
عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذَلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ  
اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قَبْدَ شَيْءٍ طَوَّقَهُ مِنْ  
سَبْعِ أَرْضِينَ.

۴۲۸۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں ابن علیہ  
نے خبر دی، انہیں علی بن مبارک نے ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث  
بیان کی ان سے محمد بن ابراہیم بن حارث نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن  
نے، ان کا ایک دوسرے صاحب سے ایک زمین کے بارے میں نزاع  
ہو گیا تو وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے  
اور ان سے واقعہ بیان کیا، انہوں نے (سب کچھ سن کر) فرمایا، ابو  
سلمہ! زمین کے معاملات میں بڑی احتیاط رکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر ایک بالشت کے برابر بھی کسی نے (زمین  
کے معاملے میں) ظلم کیا تو (قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق  
اسے پہنایا جائے گا۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا  
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ  
إِمِينٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ  
أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ.

۴۲۹۔ ہم سے یحییٰ بن محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ نے خبر  
دی، انہیں موسیٰ بن عقبہ نے، انہیں سالم نے اور ان سے ان کے  
والد نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی کی زمین  
میں سے بغیر حق کے لیا تو قیامت کے دن سات زمینوں تک اسے  
دھنسیا جائے گا۔

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ  
عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّمَانُ  
قَدْ اسْتَدْرَكَ كَفَيْتِهِ يَوْمَ تَخْلُقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
الْبُسْنَةُ اثْنِي عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ  
ثَلَاثَةٌ مَثَوَلِيَّاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ  
وَرَجَبٌ مُقَرَّرٌ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ.

۴۳۰۔ ہم سے محمد بن ثنی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوہاب  
نے حدیث بیان کی، ان سے ایوب نے حدیث بیان کی ان سے محمد  
بن سیرین نے، ان سے ابو بکرہ کے صاحبزادے (عبد الرحمن) نے اور ان  
سے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا، سال اپنی اصلی حالت پر آگیا، اس دن کے مطابق جس دن  
اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کی تھی، سال بارہ مہینوں کا ہوتا  
ہے، چار مہینے اس میں سے حرمت کے ہیں، تین تو متواتر، ذی قعدہ  
ذی الحجہ اور محرم اور (پچوٹھا) رجب مضر، جو جمادی الاخریٰ اور شعبان  
کے درمیان پڑتا ہے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا عُثَيْمٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ إِمِينٍ عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّ

۴۳۱۔ ہم سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ  
نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے ان سے امین نے اور ان  
سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ نے کہ اروی بنت ابی

خَاصَّتُهُ آدَمُ فِي حَقِّ رَعْنَتِ آتَهُ أَنْتَقَصَهُ  
لَهَا إِلَى مَرَوَاتٍ فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ  
حَقِّهَا شَيْئًا أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنْ  
الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يَطْرُقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ  
سَبْعِ آذُنِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ مِنْ هَاشِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ  
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
اور ان سے سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو آپ نے یہ حدیث بیان کی تھی

۲۸۷۔ ستاروں کے بارے میں، قتادہ نے (قرآن مجید کی اس آیت) اور ہم نے زینت دی آسمان دنیا کو (ستاروں کے چراغ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان ستاروں کو تین مقاصد کے لئے پیدا کیا ہے، انہیں آسمان کی زینت بنایا، شیاطین پر چلانے کے لئے بنایا اور رات کی اندھیروں میں انہیں صحیح راستہ پر چلتے رہنے کے لئے علامتیں بنایا، بس جس شخص نے ان مقاصد کے سوا (جن کی طرف اشارے قرآن مجید میں ہیں) دوسری باتیں کہیں اس نے غلطی کی، اپنے نصیب کو ضائع کیا اور ایسے مسئلے میں بلاوجہ دخل دیا جس کے متعلق اسے کوئی (واقعی اور حقیقی) علم نہ تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہشیم بمعنی متغیر، الاب کے معنی موشیوں کا چارہ، الانام بمعنی مخلوق اور برزخ بمعنی حاجب

مجاہد نے کہا کہ الفا فا بمعنی ملتفتہ الغلب بھی بمعنی الملتفتہ، فراشا بمعنی مہاد، جیسے خدا تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے  
وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَقَرٌّ مَكَدًا قَلِيلًا

۲۸۸۔ چاند اور سورج کے اوصاف (قرآن مجید میں)

بحسبان کے متعلق مجاہد نے بیان فرمایا کہ (معنی یہ ہیں) جیسے چکی گھومتی ہے، دوسرے حضرات نے فرمایا کہ معنی ہے، حساب اور منزلوں کے حدود میں جس سے وہ تجاوز

بَابُ ۲۸۷ - فِي النُّجُومِ وَقَالَ قَتَادَةُ  
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ  
خَلَقَ هَذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ جَعَلَهَا  
زِينَةً السَّمَاءِ وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ  
وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدَى بِهَا مَنْ تَأْوَلُ  
فِيهَا بَعِيرٌ ذَلِكَ أَخْطَأَ وَاصْنَعُ يَصِيبُهُ  
وَتَكْفُفُ مَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ هَشِيمًا مُتَغَيِّرًا وَالْأَبُ مَا  
يَأْكُلُ الْأَنْعَامُ الْأَنَامَ - الْخَلْقُ بَرَزَخُ  
حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْفَا فَا مُلْتَفَتَةٌ  
وَالْغَلْبُ الْمُلْتَفَتَةُ فِرَاشًا مَهَادًا كَقَوْلِهِ  
وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ نَكِدًا قَلِيلًا

بَابُ ۲۸۸ - صِفَةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ  
بِحُسْبَانٍ قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ التَّرْحَى  
وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَمَنَازِلُ لَا يَعْدُوا  
فِيهَا حُسْبَانٌ بِمَعَاذَةِ حُسْبَابٍ مِثْلُ شَهَابٍ

و شہبان ضحاہا صومرہا اَنْ تُدْرِکَ  
الْقَمَرَ لَا یَسْتَرْضَوُا اَحَدًا هُمَا ضَوُّ الْاَخْرِ  
وَلَا یَنْبَغِ لهُمَا ذَلِکَ سَابِقُ الشَّهَارِ  
یَتَطَاوَلَانِ حَتَّیْ یَنفَیَا۔ نَسْلَخُ نَخْرَجُ اَحَدُهُمَا  
مِنَ الْاَخْرِ وَیَجْرِی کُلٌّ وَاحِدًا مِنْهَا وَاهِیَةً  
وہیہا تَشْفُقُهَا۔ اَرْجَا ثَمَا۔ مَا لَمْ یَنْشَقْ  
مِنْهَا فَهِيَ عَلٰی حَافِیْتِہِ کَقَوْلِكَ عَلٰی  
اَرْجَاءِ الْمِیْثَرِ۔ اِنْطَشَ وَجَعٌ۔ اَظْلَمُ  
وَقَالَ الْحَسَنُ کَوَدْتُ۔ تَمُکُّوْرٌ حَتَّیْ یَذْهَبَ  
ضَوُّہَا وَاللَّیْلُ وَمَا دَسَقَ۔ جَمْعٌ مِّنْ  
دَابَّةٍ اَتَسَقَى اسْتَوٰی بِرُؤُوسِہَا۔ مَنَازِلُ  
الشَّمْسِ۔ وَالْقَمَرِ۔ الْخُرُوجُ بِالْشَّہَارِ مَعَ  
الشَّمْسِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْخُرُوجُ  
بِاللَّیْلِ وَالشَّمُورُ۔ بِالْشَّہَارِ یُقَالُ یُوجِبُ  
یُکُوْر۔ وَیَبْجَعُ کُلُّ شَیْءٍ اَدْخَلَتْہُ فِی شَیْءٍ۔

نہیں کرتے۔ شہبان، صباب کرنے والوں کی جماعت کو  
کہتے ہیں، جیسے شہاب اور شہبان، ضحاہا سے مراد اس  
کی روشنی ہے، ان تدرک القمر کے معنی یہ ہیں کہ ایک  
دوسرے کی روشنی چھین نہیں سکتا اور ان سے یہ ممکن بھی  
نہیں، سابق النہار کے معنی یہ ہیں کہ دونوں تیزی سے  
حرکت کرتے ہیں اور اپنی حدود و معینہ سے آگے نہیں بڑھتے  
نسلخ کے معنی یہ ہیں کہ ہم ایک میں سے دوسرے کو نکالتے  
ہیں (یعنی دن اور رات میں کوئی حد فاصل نہیں، اور  
دونوں کو ہم مسلسل ان کے کاموں پر لگائے رہتے ہیں  
واہیتہ، وہیہا سے مشتق ہے یعنی وہ ٹکڑے ٹکڑے (تباہ  
ویرابو ہوا، ارجاہا، جو حصہ چھا ہوا نہ ہوا پس ملائکہ  
آسمان کے دونوں کناروں پر ہوں گے، عام محاورہ میں  
ارجاء البئر اسی معنی میں ہے اغطش (دونوں)  
تارک ہونے کے معنی میں ہیں۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے  
فرمایا کہ رات نکور کے معنی میں ہے یعنی حیب اس کی روشنی  
بالکل ختم ہو جائے۔ واللیل وما دسق (میں دسق کے معنی ہیں) چوپایوں کو جمع کیا، انسق یعنی استولی۔ بروجا، منازل  
شمس و قمر المحور کا تعلق دن کے سورج کے ساتھ ہے، لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ المحور کا تعلق رات سے ہے  
اور دن سے جس کا تعلق ہو اسے سوم کہتے ہیں۔ یوج یعنی نکور۔ ولجہ، ہر اس چیز کو کہتے ہیں جسے کسی دوسری چیز میں داخل  
کر دیا جائے۔

۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا

سَفِیَّانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیہِ  
عَنِ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ قَالَ تَمَالَ الشَّیْءُ صَلَّی اللہُ  
عَلِیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِی ذَرٍّ حِیْنَ غَرِبَتِ الشَّمْسُ تَدَارِی  
اَیْنَ تَذْهَبُ ثَلَاثُ اللہِ وَرَسُوْلُہُ اَعْلَمُ قَالَ فَاَنْہَا  
تَذْهَبُ حَتَّیْ تَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاذِنُ  
فِیؤَدِّنْ لَهَا وَتُوشِکُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلُ مِنْهَا  
وَتَسْتَاذِنُ فَلَا یُؤَدِّنْ لَهَا یُقَالُ لَهَا اَرْجَعِیْ مِنْ حَیْثُ  
جِئْتِی نَتَطَلَّعُ مِنْ مَغْرِبِہَا فَذَلِکَ کَوْلُہُ تَعَالٰی  
وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَرَبِ اَعْلَمُ۔

۴۳۶۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان  
نے حدیث بیان کی، ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم تیمی نے ان  
سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سورج غروب ہوا تو ان سے  
فرمایا کہ معلوم ہے، یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کی کہ اللہ  
اور اس کے رسول ہی کو علم ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کہ یہ جاتا ہے اور عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے اور  
پھر اجازت چاہتا ہے (دوبارہ آنے کی) اور اسے اجازت دی جاتی  
ہے، اور وہ دن بھی قریب ہے، جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ  
قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت دے گی (زیادت

کے دن (بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے جاؤ، چنانچہ اس دن وہ مغرب ہی سے طلوع ہوگا، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: **وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ** میں اسی طرف اشارہ موجود ہے۔

**۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسْتَدْرِكُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مُكْوَرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**

**۴۳۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قَاسِمٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَخْبُرُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا**

**۴۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَالْحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَادْكُومَا اللَّهَ**

**۴۳۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خُسْفَتِ الشَّمْسِ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قُرْآنًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حِمْدِهِ لَا دَقَامَ كَمَا هُوَ فَقَرَأَ آيَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقُرْآنِ فِي الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ التَّوَكُّلِ لِأَوَّلَى ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَةً**

**۴۳۳۔** ہم سے مسند نے حدیث بیان کی ان سے عبد الغزیز بن فخر نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن سورج اور چاند کو لپیٹ دیا جائے گا، **۴۳۴۔** ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمرو بن عبد الرحمن بن قاسم نے حدیث بیان کی ان سے ابن کے والد نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گھبر نہیں لگتا، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھا کر دو۔

**۴۳۵۔** ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے زید بن اسلم نے ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ایک نشانی ہے کسی کی موت و حیات سے ان میں گھبر نہیں لگتا اس لئے جب گرہن ہو تو اللہ کی یاد میں لگ جایا کرو۔

**۴۳۶۔** ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھ سے عمرو بن خبری اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ جس دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مصلیٰ پر اٹھ کر) ہوئے اللہ اکبر کہا اور بڑی دیر تک قرات کرتے رہے پھر جب آپ نے رکوع کیا ایک طویل رکوع، پھر سر اٹھا کر کہا، سمع اللہ من حمدہ اور پہلے کی طرح کھڑے ہو گئے اس قیام میں بھی طویل قرات کی، اگرچہ پہلی قرات سے کم تھی اور پھر رکوع میں چلے گئے اور دیر تک رکوع میں رہے، اگرچہ پہلی رکوع سے یکم طویل تھی، اس کے بعد سجدہ کیا ایک طویل سجدہ، دوسری رکعت

طَوِيلًا ثُمَّ قَعَلَ فِي الْأَرْكَعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كَسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ قِيَادًا رَأَيْتُمُوهُمَا فَأَفِرُّوا إِلَى الصَّلَاةِ :

۴۳۷۔ حَدَّثَنِي / مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسماعيل قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا :

باب ۲۸۹۔ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَّاحَ تَشْفُواً بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ قَاصِفَا تَقْصِيفُ كُلِّ شَيْءٍ لَوَاقِعَ مَلَانِعَ مَذْقَحَةٍ انْصَادُ رِيحٍ قَاصِفٌ تَهْبُتُ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ تَعْبُودُ فِيهِ نَارٌ صَوْرٌ بَرْدٌ نَسْرٌ مُتَفَرِّقَةٌ :

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا / إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْعَلَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَصْرَتُ بِلَا نَصْبٍ وَأَهْلِيكَتُ عَادًا بِلَا عِدَةٍ :

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا / مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ عطاء عَنْ عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى بِخَيْلَتِهِ فِي السَّمَاءِ أَتْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا امْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرْمِيٌّ عَنْهُ فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي كَعَلَهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ الْآيَةُ :

میں بھی آپ نے اسی طرح کیا اور اس کے بعد سلام پھیرا تو سورج صاف ہو چکا تھا اب اس حضورؐ نے صحابہ کو خطاب کیا اور سورج اور چاند گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ان میں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اس لئے جب تم گرہن دیکھو تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاؤ :

۴۳۷، ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ان سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے ثابیت نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورج اور چاند میں کسی کی موت و حیات پر گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اس لئے جب تم ان میں گرہن دیکھو تو نماز پڑھو :

۲۸۹۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے متعلق روایات کہ ”وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی رحمت سے پہلے مختلف قسم کی ہواؤں کو پھیلا، بے“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں مختلف مواقع پر قاصفاً بمعنی تقصیف کل شیء، لواقیع بمعنی ملائع، انصاد ریح بمعنی ہوا کا وہ جھکنا جو ستون کی طرح زمین سے آسمان کی طرف اٹھتا ہے اور ۴۳۸۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے حکم نے ان سے مجاہد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باد صبا کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور قوم عاد باد بدو سے ہلاک کی گئی تھی۔

۴۳۹۔ ہم سے مکہ بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریر نے ان سے عطاء نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بادل کا کوئی ایسا ٹکڑا دیکھتے جس سے بارش کی توقع ہوتی تو آپؐ کبھی اُگے آتے کبھی پیچھے جاتے، کبھی پیچھے جاتے کبھی اندر تشریف لاتے، کبھی باہر جاتے اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا، لیکن جب بارش ہونے لگتی تو پھر یہ کیفیت باقی نہ رہتی، ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے متعلق اس حضورؐ سے پوچھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اس بادل کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا، ممکن ہے یہ بادل بھی ویسا ہی ہو جس کے متعلق قوم عاد نے کہا تھا، جب انہوں نے بادل کو اپنی وادیوں کی طرف جاتے دیکھا تھا، آخر ایت تک کہ

ان کے لئے رحمت کا بادل ہے، حالانکہ وہی عذاب تھا

**باب ۹۰۔** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . وَقَالَ اَنْتَسِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَدُوٌّ

الْیَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

لَنَنْحَنُ الْقَافِرُونَ الْمَلَائِكَةُ .

**۴۴۰۔** حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ،

هُمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ يٰ خَلِیْفَةُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ

بْنُ زُرَّیجٍ حَدَّثَنَا سَعِیدٌ وَهَشَامٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

حَدَّثَنَا اَنْسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْمَعَةَ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَنَا اَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْيَقْظَانِ

وَوَكَّرَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مَا كُنْتُ يَطْسُتُ مِنْ ذَهَبٍ

مِلْیَ حِكْمَةٍ وَاِيْمَانًا فَتَشَقُّ مِنْ الشَّجَرِی مَرَّاقِ

الْبَطْنِ ثَمَّ غُسْلُ الْبَطْنِ بِسَاءٍ رَمْرَمَةٍ ثُمَّ مِلْیَ

حِكْمَةٍ وَاِيْمَانًا وَاُتِيتُ بِدَابَّةٍ اَبْيَضُ دُونَ الْبَعْلِ

وَقَرَقَ الْخِطَابُ الْبَرَّاقُ فَاَنْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِیْلَ حَتّٰی

اَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِیْلُ

قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ

اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِیُّ جَاءَ

فَاَتَيْتُ عَلٰی اَدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ

مِنْ ابْنِ وَتَبٰی فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ قِيلَ مَنْ

هَذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ

قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِیُّ جَاءَ فَاَتَيْتُ عَلٰی

یٰسٰی وَیَخِیْ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَرْخٍ وَتَبٰی

فَاَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّلَاثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِیْلُ

قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ اُرْسِلَ

اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِیُّ جَاءَ

۴۹۰۔ ملائکہ کا ذکر، انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ

بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے عرض کیا کہ جبریل علیہ السلام کو یہودی ملائکہ میں سے اپنا

دشمن سمجھتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

لنحمن الصّافون میں مراد ملائکہ سے ہے :

۴۴۰۔ ہم سے ہر بن خالد نے حدیث بیان کی ان سے ہمارے

حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ۷۰ اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا ان

سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید اور ہشام نے

حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی ان سے انس

بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور ان سے مالک بن صعصعہ

رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ

کے قریب میں نیند اور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا، پھر ان حضور

نے دو آدمیوں کے درمیان ایک تیسرے واقعہ کی تفصیل بیان کی اس

اس کے بعد میرے پاس سوئے کا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان

سے لبریز تھا، میرے سینے کو پیٹ کے آخری حصے تک چاک کیا گیا، میرا

پیٹ زخرم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر سے حکمت اور ایمان سے بھر

دیا گیا، اس کے بعد میرے پاس ایک سواری لائی گئی، سفید چرخ سے چھوٹی

اور گدھے سے بڑی یعنی براق! میں اس پر جبریل علیہ السلام کے ساتھ

چلا، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو پوچھا گیا کہ کون صاحب ہیں؟ انہوں

نے کہا کہ جبریل! پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے

بتایا کہ محمد! صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا کہ کیا انہیں کو لانے کے لئے آپ

کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! اس پر جواب آیا کہ انہیں خوش آمدید

آنے والے کیا ہی مبارک ہیں! پھر میں آدم علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید، بیٹے اور

نبی! اس کے بعد ہم دوسرے آسمان پر پہنچے، یہاں بھی وہی سوال ہوا

کون صاحب ہیں؟ کہا کہ جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ کوئی اور صاحب

بھی ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے

آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں! اب ادھر سے جواب آیا، خوش آمدید آنے



والے کیا ہی مبارک ہیں! اس کے بعد میں عیسیٰ اور یحییٰ علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ان حضرات نے بھی خوش آمدید کہا، اپنے بھائی اور نبی کو! پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا، کون صاحب ہیں؟ جواب: جبریل! سوال ہوا، آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سوال ہوا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہاں، اب آواز آئی، خوش آمدید! میرے بھائی اور نبی، آنے والے کیا ہی صالح ہیں، یہاں میں یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید! میرے بھائی اور نبی، یہاں سے ہم چوتھے آسمان پر آئے، اس پر بھی یہی سوال ہوا اور کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل، سوال ہوا، آپ کے ساتھ اور کون صاحب ہیں؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا کیا انہیں لانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، پھر آواز آئی، انہیں خوش آمدید! کیا ہی اچھے آنے والے ہیں یہاں میں ادیس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا، انہوں نے فرمایا، خوش آمدید! بھائی اور نبی، یہاں سے ہم پانچویں آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبریل علیہ السلام! پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ کہا کہ ہاں، آواز آئی، انہیں خوش آمدید! آنے والے کیا ہی اچھے ہیں! یہاں ہم ہارون علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی، خوش آمدید! یہاں سے ہم چھٹے آسمان پر آئے، یہاں بھی سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل! پوچھا گیا آپ کے ساتھ بھی کوئی ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا تھا؟ خوش آمدید! اچھے آنے والے، یہاں میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی، خوش آمدید! اب میں وہاں سے آگے بڑھنے لگا، تو آپ رونے لگے، میں نے پوچھا، آپ حرم کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اے اللہ! یہ نوجوان جسے میرے بعد نبوت دی گئی اور

فَاتَيْتُ يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ  
آخِ ذِي قَانِتِنَا اَسْمَاءُ السَّامَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا  
قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ قِيلَ نَعَمْ قِيلَ  
مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ  
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِنْ آخِ ذِي قَانِتِنَا  
اَسْمَاءُ الْخَامِسَةِ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ  
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ  
إِلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ  
فَاتَيْتَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا  
بِكَ مِنْ آخِ غَنِي قَانِتِنَا اَسْمَاءُ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ  
هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ مَرْحَبًا بِهِ  
وَلِنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ  
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخِ ذِي قَانِتِنَا جَاءَتْ  
بَنِي قَيْسٍ مَا أَبَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْعَلَامُ الَّذِي  
بُعِثَ بَعْدِي يَدُ خُلِّ الْبَحْتَةِ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ  
مِنَّا يَدْخُلُ مِنْ أُخْتِي قَانِتِنَا اَسْمَاءُ السَّابِعَةِ  
قِيلَ مَنْ هَذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ  
قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْكَ مَرْحَبًا بِهِ وَلِنَعْمَ  
الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخِ ذِي قَانِتِنَا قَرَفَعِي الْبَيْتَ  
الْعَمُورُ فَسَلَّمْتُ جِبْرِيلُ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ  
الْعَمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ  
مَلَكٍ إِذَا حَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ  
وَرُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبَقُهَا كَأَنَّ  
قِلَابُ حَجَرٍ وَوَرَفُهَا كَأَنَّ أَذَانُ الْفَيْوَلِ فِي أَصْلِهَا  
أَرْبَعَةٌ تَهْتَرُ تَهْتَرُ بَاطِنَانِ وَتَهْتَرُ ظَاهِرَانِ  
فَسَلَّمْتُ جِبْرِيلُ فَقَالَ آمَنَّا الْبَاطِنَانِ فِيهِ الْجَنَّةُ

وَأَمَّا الظَّاهِرَاتِ الْبَاطِنَاتِ وَالْفَرَاقِ ثُمَّ فَرَّقَتْ  
عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى  
فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فَرَّقْتُ عَلَى خَمْسُونَ  
صَلَاةً قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِأَيِّ مَنَّا لَكَ عَالَخَتُ  
بَنِي إِسْرَءِيلَ أَشَدَّ الْعَالَخَةَ وَإِنْ أُمْتُكَ رَافِقُ  
فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّمْ فَجَعَلْتُ فَجَعَلَهَا  
أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ  
عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوسَى  
فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ  
مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ  
سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَتَوَدَّى إِلَيَّ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيقَتِي  
وَحَقَّقْتُ عَنْ عِيَادِي وَأَجْزَى الْحَسَنَةِ عَشْرًا  
وَقَالَ هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ :

عمر... بھی کچھ زیادہ نہ ہوگی) اس کی امت میں سے جنت میں داخل  
ہونے والے میری امت کے جنت میں داخل ہونے والے افراد سے  
افضل ہوں گے۔ اس کے بعد ہم ساتویں آسمان پر آئے یہاں بھی  
سوال ہوا کہ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ جبریل! سوال ہوا کہ  
کوئی صاحب آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ جواب دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
پوچھا، انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا خوش آمدید! اچھے آنے  
والے! یہاں میں ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں  
سلام کیا، انہوں نے فرمایا، میرے بیٹے اور نبی! خوش آمدید! اس کے  
بعد مجھے بیت معمر دکھایا گیا۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے  
متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ بیت معمر ہے اس میں ستر ہزار ملائکہ  
روزانہ نماز پڑھتے ہیں اور ایک مرتبہ پڑھ کر جو اس میں سے نکل جاتا  
ہے تو پھر کبھی داخل نہیں ہوتا اور مجھے سدرۃ المنتہی بھی دکھایا گیا  
اس کے پھل ایسے تھے جیسے مقام ہجر کے ٹکے ہوتے ہیں اور پتے ایسے  
تھے جیسے ہاتھی کے کان اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی تھیں۔ دو  
نہریں تو باطنی تھیں اور دو ظاہری نہریں، نیل اور فرات ہیں۔ اس  
کے بعد مجھ پر (اور تمام امت مسلمہ پر) پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں، میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کی خدمت  
میں پہنچا تو آپ نے فرمایا کیا کر کے آئے ہو۔؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئیں ہیں انہوں نے فرمایا کہ انسانوں  
کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہو چکا ہے تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی،  
اس لئے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دیجئے اور کچھ تخفیف کی درخواست کیجئے، میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں  
چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (تخفیف پر مصر رہے اس مرتبہ بیس وقت کی رہ گئیں، پھر انہوں نے  
وہی فرمایا تو اب بیس وقت کی اللہ تعالیٰ نے کر دیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری  
درخواست کی پیشی پر، اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا، جب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں اس مرتبہ حاضر ہوا تو اب بھی انہوں  
نے اپنا امر جاری رکھا اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں اب میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے  
دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں اس مرتبہ بھی انہوں نے اصرار کیا، میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ  
کے سپرد کر چکا ہوں پھر آواز آئی، میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) نافذ کر دیا اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نبی کا  
لے یہ معراج کا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب دو، دوسرے حضرات کے ساتھ آرام فرما  
رہے تھے آپ کے ایک طرف حمزہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری طرف جعفر رضی اللہ عنہ، درمیان میں آپ لیٹے ہوئے تھے، ملائکہ  
جب وہاں آئے تو انہوں نے آپس میں پوچھا کہ ان تینوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اسی واقعہ کی طرف اشارہ  
اس جملہ میں کیا گیا ہے : (یہ حاشیہ ص ۲۴۸ کا ہے)

بدلہ دس گنا دیتا ہوں اور جہام نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے حسن نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے، بیت معمور کے متعلق (الگ اس کی روایت کی ہے)

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا

ابو الاحوص عن الاعشى عن زيد بن وهب قال عبد الله حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق الصدوق قال ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوم ثم يكون علقه مثل ذلك ثم يكون مضغاً مثل ذلك ثم يعشاه الله ملكاً فيومر باربع كلمات و يقال له اكتب عملاً و رزقاً و آجلاً و شقياً او سعيداً ثم ينفع فيه الرزق فان التزجل منكم يعمل حتى ما يكون بينه و بين الجنة الا ذراعاً فيسبق عليه كتابه فيعمل بعمل اهل النار و يعمل حتى ما يكون بينه و بين النار الا ذراعاً فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

متخلداً اخبرنا ابن جريج قال اخبرني موسى بن علقمة عن نافع قال قال ابو هريرة رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم و تابعه ابو عاصم عن ابن جريج قال اخبرني موسى بن علقمة عن نافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله العبد نادى جبريل ان الله يحب فلاناً فاحببه فيجبه جبريل فينادي جبريل في اهل السماء ان الله يحب فلاناً فاحبوه فيجبه اهل السماء ثم يوضع له القبول في الارض

۴۴۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الاحوص

نے حدیث بیان کی ان سے اعشٰی نے، ان سے زید بن وہب نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم سے صادق الصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی فرمایا کہ تمہاری تخلیق کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک کی جاتی ہے۔

(نطفہ کی صورت میں) اتنے ہی دنوں تک وہ پھر ایک بستہ خون کی صورت

اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ گوشت

رہتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتے ہیں اور اسے چار باتوں

کے کہنے کا حکم دیتے ہیں اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا

رزق، اس کی مدت حیات اور یہ کہ شقی ہے یا سعید، لکھ لے۔ اب

اس نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے (خدا کی متعین کی ہوئی تقدیر اس قدر

ما قابل تغیر ہے کہ) ایک شخص (زندگی بھر تک) عمل کرتا رہتا ہے اور

جب جنت اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے

تو اس کی تقدیر سامنے آ جاتی ہے اور دوزخ والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے (اسی طرح ایک شخص (زندگی بھر برے) اعمال کرتا رہتا

ہے اور جب دوزخ اور اس کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے (موت کے قریب) تو اس کی تقدیر آگے آتی ہے

اور جنت والوں کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ (تو بہ کر کے)

۴۴۲۔ ہم سے محمد بن سلام نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی

انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے موسیٰ بن علقمہ نے خبر دی انہیں

نافع نے، انہوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، بنی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے اور اس روایت کی متابعت ابو جہم

نے ابن جریج کے واسطے سے کی ہے کہا کہ مجھے موسیٰ بن علقمہ نے خبر

دی انہیں نافع نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے

محبت کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص

سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو اچنانچہ جبریل علیہ السلام

بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان

کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتے... ہیں اس

لئے سب لوگ اس سے محبت رکھیں، چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھنے لگے ہیں اس کے بعد روئے زمین پر بھی اسے مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے!

**۴۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا الْقَيْسُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ التَّوْبَرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْمَنَارِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُوا الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرْقِ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِشُهُ إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مَا تَكْذِبُهُ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ**

۴۴۳۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، انہیں لیث نے خبر دی ان سے ابن ابی جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد الرحمن نے ان سے عروہ بن زبیر نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تھا کہ ملائکہ عتقان میں اترتے ہیں اور عتقان سے مراد بادل یا آسمان ہے (راوی کی رائے میں) یہاں ملائکہ ان امور کا تذکرہ کرتے ہیں جن کا فیصلہ آسمان میں (جناب باری کی بارگاہ سے) ہو چکا ہوتا ہے اور یہیں سے شیاطین کچھ چوری چھپے سن لیتے ہیں، پھر کابھنوں کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اور یہ کابھن تو جھوٹ اپنی طرف سے لگا کر

**۴۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالْأَعْرَبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَلَاؤَلِ فَإِذَا اجْلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ وَضَحَّفَ وَجَاوَزُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ**

۴۴۴۔ ہم سے احمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے حدیث بیان کی، ان سے ابو سلمہ اور اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے متعین ہو جاتے ہیں اور سب سے پہلے آنے والے اور پھر اس کے بعد آنے والوں کو ترتیب کے ساتھ لکھتے جاتے ہیں، پھر جب امام بیٹھ جاتا ہے (منبر پر خطبے کے لئے)، تو یہ فرشتے اپنے رہبر بن کر لیتے ہیں اور ذکر (خطبہ) سننے لگ جاتے ہیں

**۴۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا التَّوْهِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَنٌ يَنْشُدُ فَقَالَ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أُنْشَدُكَ بِاللهِ اسْمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحِبَّ عَنِّي آلَهُمْ آيِدَا بَرُوحِ الْقُدْسِ قَالَ نَعَمْ**

۴۴۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے زہری نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حسان رضی اللہ عنہ اشعار پڑھ رہے تھے (عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد میں اشعار پڑھنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا) تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس دو میں یہاں اشعار پڑھا کرتا تھا، جب آپ سے بیتر (آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم) یہاں تشریف رکھتے تھے، پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے تھے کہ تم نے نہیں سنا کہ (اے حسان) کفار مکہ کو میری طرف سے جواب دو (اشعار میں) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد

کہئے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جی ہاں (میں نے سنا تھا)

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَنٍ أَهْجَهُمْ أَوْ هَاجَهُمْ وَجَبْرِيلُ مَعَكَ :

۴۴۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا، مشرکین مکہ کی تم بھی بھوکرو یا رہ فرمایا کہ ان کی بھوکا جواب دو، جبریل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں :

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَقَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَاتَى الْفُظْرَ إِلَى عُثْبَانَ وَسَاطِعَ فِي سِلْطَةِ بَنِي غَنَمٍ رَأَى مُوسَى يَتَرَكَّبُ جَبْرِيلُ :

۴۴۷۔ ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں وہب بن جریر نے خبر دی ان سے حمید بن ہلال سے سنا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جیسے وہ غبار میری نظروں کے سامنے ہے جو قبیلہ بنی غنم کی گلی میں اٹھ اٹھا۔ موسیٰ نے روایت میں اضافہ کیا ہے کہ "جبریل علیہ السلام کے ساتھ آنے والے" سواروں کی وجہ سے :

۴۴۸۔ حَدَّثَنَا قُرُوبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسِيرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْخَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْخَرَسِ فَيَقْضِيهِمْ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّ لِي عَاطِيًا وَيَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْبَى مَا يَقُولُ :

۴۴۸۔ ہم سے فروہ نے حدیث بیان کی ان سے علی بن مسیر نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عاتر بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وحی آپ کے پاس کس طرح آتی ہے ؟ اُن حضورؐ نے فرمایا کہ جو بھی وہی آتی ہے وہ فرشتہ کے ذریعہ آتی ہے (البتہ نزول وحی کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں) کبھی تو وہ گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح نازل ہوتی ہے، جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوتا ہے تو جو کچھ فرشتے نے نازل کیا ہوتا ہے، میں اسے پوری طرح محفوظ کر چکا ہوتا ہوں، نزول وحی کی یہ صورت میرے لئے بہت سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے سامنے انسان کی صورت میں آجاتا ہے، وہ مجھ سے (عام آدمیوں کی طرح) گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے میں اسے پوری طرح محفوظ کر لیتا ہوں :

۴۴۹۔ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أُنْفِقَ رَجُلَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَا خَيْرًا أَلْبَنَ آتَى فُلٌ هَلْهَلَةً فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ الَّذِي لَا تَرَى عَلَيْهِ تَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ :

۴۴۹۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ کے راستے میں جو شخص ایک جوڑا دے گا تو جنت کے دروازے اسے بلائیں گے کہ اسے فلاں، اس دروازے سے اندر آجائے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ یہ وہ شخص ہوگا جسے کوئی نقصان نہ ہوگا (خواہ کسی بھی دروازے سے جنت میں داخل ہو جائے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی انہیں میں سے ہو گے :

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تَرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عِيسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَجِبْرِيلَ الْاَسْرُؤُورُنَا الْكُرْمِيَانَا وَرَنَا قَالَ قَدْ كُنْتَ وَمَا تَنْتَزِلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ كَمَا بَدَأْنَا وَمَا خَلَقْنَا الْاَبَّةَ :

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْرَاجِي جِبْرِيلَ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُ حَتَّى اُنْتَهَى اِلَى سَبْعَةِ اَحْرَفٍ :

۴۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی، ان سے ہشام نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے بخردی انہیں زہری نے انہیں ابوسلمہ نے اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا، اسے عائشہ: یہ جبریل آئے ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ عینک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں میں نہیں دیکھ سکتی، عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی :

۴۵۱۔ ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ان سے عمر بن زرع نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی، ان سے دیکھ نے حدیث بیان کی، ان سے عمر بن زرع نے ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے ایک مرتبہ فرمایا ہم سے ملاقات کے لئے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟ بیان کیا کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”اور ہم نہیں اترتے لیکن آپ

۴۵۲۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے سلیمان نے حدیث بیان کی، ان سے یونس نے ان سے ابن شہاب نے، ان سے عبید اللہ بن عقبہ بن مسعود نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبریل علیہ السلام نے قرآن مجید مجھے (عرب کے) ایک ہی لغت کے مطابق پڑھ کر سکھایا تھا لیکن میں اس میں برابر اضافہ کی خواہش کا اظہار کرتا رہا، تاکہ سات لغات عرب پر اس کا نزول ہوا :

سے قرآن مجید کی سات قزموں کی طرف اشارہ ہے جن کا تفصیلی ثبوت صحیح روایات و احادیث سے ہے، جیسا کہ ہر زبان میں مختلف مقامات کی زبان کا اختلاف ہوتا ہے اردو، اپنے محدود دائرے کے باوجود اپنے محاوروں اور زبان کا بڑا اختلاف رکھتی ہے، لکھنؤ اور دہلی کی ٹکالی بولیوں میں زمین اور آسمان کا فرق ہے، عرب میں تو یہ حال تھا کہ ہر قبیلہ ایک الگ دنیا میں رہتا تھا اور محاورے، بلکہ، ذہن کے فرق کو انتہائی درجے میں ملحوظ رکھا جاتا ہے، مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید اپنے معنی اور مقصد کے اعتبار سے اگرچہ ایک ہے لیکن قراءت میں نزول کے اعتبار سے خود خداوند کریم نے اس کی سات قزموں عرب کے فصیح و بلیغ قبیلوں کی زبان کے اعتبار سے۔ قرار دی ہیں :

**۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا**  
عبد اللہ اخبارنا یونس عن الزہری قال حَدَّثَنِي  
عبد اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس رَضِيَ اللہُ  
عنہما قَالَ كَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ  
يَلْقَاكَ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ  
مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللہِ صَلَّی  
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاكَ جِبْرِيلُ اَجْوَدَ بِالْخَيْرِ  
مِنْ التَّرِيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللہِ حَدَّثَنَا مَقْرٌ  
بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَعْوَدُ۔ وروى أبو جہریرة وَ قَاتِلَةُ  
رَضِيَ اللہُ عَنْہُمَا عَنْ التَّبَّي صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يَتَعَارَفُهُ الْقُرْآنَ :

اور ناظم رضی اللہ عنہ نے روایت کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے جبریل علیہ السلام آں حضور کے ساتھ قرآن مجید کا ورد کیا کرتے تھے۔

**۴۵۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ**  
ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز اخذ العصر  
شیئاً فقال له عُرْوَةُ اَمَا اَنْتَ جِبْرِيلُ قَدْ تَزَلَّ  
فَصَلَّى اَمَا مَرَّ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ عُمَرُ اَعْلَمُ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ  
بِشِيرَ بْنَ اَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُودٍ  
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ شَرَكُ جِبْرِيلَ قَامَتْنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ  
صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ  
يَغْتَسِبُ بِمَا سَابِعُهُ خَمْسَ صَلَواتٍ :

آپ نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر دوسرے وقت کی ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچ نمازوں کو گن کر بتایا

**۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا**  
ابن ابی عدی عن شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ابی ثَابِتٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ قَالَ

**۴۵۳۔** ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہ نے  
خبر دی انہیں یونس نے خبر دی ان سے زہری نے بیان کیا، ان سے عبداللہ  
بن عبداللہ نے حدیث بیان کی اور ان سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی  
تھے اور آپ کی سخاوت رمضان المبارک کے مہینے میں اور بڑھ جاتی تھی  
جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کے لئے (روزانہ) آنے لگے تھے  
جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رمضان کی ہر رات  
میں ملاقات کے لئے آتے تھے اور آپ سے قرآن کا ورد کرتے تھے یہ واقعہ  
کہ آں حضور خصوصاً اس دور میں جب جبریل علیہ السلام مسلسل آپ سے  
ملاقات کے لئے آتے تھے تو آپ بجز و برکات کی اشاعت و شیوع میں تیر چلنے  
والی ہوا سے بھی زیادہ بخود اور سخی تھے۔ اور عبداللہ سے روایت ہے  
ان سے معمر نے حدیث بیان کی اسی اسناد کے ساتھ، اسی طرح اور ابوہریرہ

**۴۵۴۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی، ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے ابن شہاب نے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ ....  
(خلیفہ المسیین) نے ایک دن عصر کی نماز کچھ تاخیر سے پڑھائی، اس پر  
عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا، لیکن جبریل علیہ السلام نماز کا طریقہ  
آں حضور کو سکھانے کے لئے، نازل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے آگے ہو کر آپ کو نماز پڑھائی، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، عروہ! آپ  
کو معلوم بھی ہے، کیا کہہ رہے ہیں آپ! انہوں نے کہا کہ میں نے حدیث  
بشیر بن ابی مسعود سے سنی تھی اور انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ  
سے اسے سنا تھا، آپ نے بیان کیا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور

آپ نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر ان کے ساتھ میں نے نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، اپنی انگلیوں پر آپ نے پانچ نمازوں کو گن کر بتایا

**۴۵۵۔** ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے  
حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے، ان سے حبیب بن ابی ثابت نے  
ان سے زید بن وہب نے اور ان سے ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام کہ گئے ہیں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کہ تمہاری امت کا جو فرد اس حالت میں رہے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا رہا ہو گا دم از دم اپنی موت سے پہلے (تو جنت میں داخل ہو گا یا) آپ نے یہ فرمایا کہ جہنم میں نہیں داخل ہو گا (یعنی ہمیشہ کے لئے) خواہ اس نے اپنی زندگی میں زنا کی ہو، خواہ چوری کی ہو اور خواہ ...

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِبْرِيلُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِإِلَهِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَوْ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَارِنْ زَنَى وَارِنْ سَرَقَ قَالَ وَارِنْ؛

نہیں داخل ہو گا (یعنی ہمیشہ کے لئے) خواہ اس نے اپنی زندگی میں زنا کی ہو، خواہ چوری کی ہو اور خواہ ...

۴۵۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيِّدِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ يَتَعَايَنُونَ مَلَائِكَةً بِالْقَلِيلِ وَمَلَائِكَةً بِالْكَثَرِ، وَ يَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرِضُ إِلَيْهِ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ قِيْلُوكُمْ كَيْفَ تَرَكْتَهُمْ عِبَادِي قِيْلُوكُمْ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّونَ وَآمَنَّاهُمْ يُصَلُّونَ؛

کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے (فجر کی) اور اسی طرح جب ہم ان کے یہاں گئے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے (عصر کی)

باب ۲۹۱۔ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ، وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ نَوَافَقَتْ أَحَدًا هَا أَرَاهُمْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ؛

۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مُعَلَّدٌ أَخْبَرَنَا

ابن جریج عن إسماعيل بن أمية نا قعا حد ثنا ان القاسم بن محمد حدثنا عن عائشة رضي الله عنها قالت حشوت للنبي صلى الله عليه وسلم وسادة فيها تسائيل كانوا يتركونه فجاء نقا مابين البابين وجعل يتغير وجهه فقلت ما لنا يا رسول الله قال ما يال هذا السادة قالت وسادة جعلتها لث لتضطجع عليها قال اما علمت ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة وان من صنع الصورة يعذب يوم

۴۵۶۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابوالزناد نے حدیث بیان کی ان سے اسرج نے اور ان سے ابوبرز رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فرشتوں کی ڈیوٹی بدلتی رہتی ہے، کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں (جو ڈیوٹی بدلنے کے اوقات) پھر وہ فرشتے جنہوں نے تمہارے یہاں ڈیوٹی دی تھی (رب العزت کے حضور میں) جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے، حالانکہ وہ سب سے زیادہ جلنے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالی میں چھوڑا، وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے جب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے

۲۹۱۔ جب کوئی بندہ آمین کہتا ہے اور فرشتے بھی آسمان پر آمین کہتے ہیں اور اس طرح دونوں کی زبان سے ایک ساتھ آمین نکلتی ہے تو بندے کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

۴۵۷۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں مخلد نے خبر دی انہیں ابن جریج نے خبر دی، انہیں اسماعیل بن امیہ نے، ان سے نافع نے حدیث بیان کی ان سے قاسم بن محمد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک تکیہ بنایا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں، وہ ایسا ہو گیا جیسے چھوٹا سا گدا۔ پھر اس حضور تشریف لائے تو دروازے پر کھڑے ہو گئے اور آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا، میں نے عرض کیا ہم سے کیا غلطی ہوئی یا رسول اللہ! ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ تکیہ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا، یہ تو میں نے آپ کے لئے بنایا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک دگا سکیں، اس پر اس حضور نے فرمایا کیا تمہیں



الْقِيَامَةِ يَقُولُ أَحْيُو مَا خَلَقْتُمْ ۖ  
 ہوتی ہے اور یہ کہ جو شخص بھی تصویر بنائے گا، قیامت کے دن اسے اس پر عذاب دیا جائے گا اس سے کہا جائے گا کہ جس کی تم نے تخلیق کی تھی اب اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ ۖ

۴۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
 ابْنُ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 أَنَّ سَمْعَانَ بْنَ عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ  
 الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَّاسِيلٌ ۖ  
 ۴۵۸۔ ہم سے ابن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن  
 زہری نے خبر دی انہیں عمر بن عبد اللہ بن  
 عبد اللہ نے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے  
 تھے کہ میں نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ فرشتے اس گھر  
 میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتے ہوں اور اس میں بھی نہیں جہاں تصویر ہو!

۴۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مِقَاتٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَعْمَرٍ  
 ابْنُ عَسْرَةَ وَابْنُ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَنَا أَنَّ بُسْرَ  
 بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ  
 الْخَوْلَاقِيُّ الْأَذْيَلِيُّ كَانَ فِي حَجَرٍ مِصْرَتُهُ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا  
 زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ  
 بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ تَمَّاسِيلٌ قَسَمَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ  
 قَعْدَتَا ۖ أَخْبَرُنِي بِتَيْبِهِ بِسْتَرْفِيهِ تَصَادِيرُ قَعْدَتِ  
 يُعْبِدُ اللَّهُ الْخَوْلَاقِيُّ الْأَذْيَلِيُّ حَدَّثَنَا فِي التَّصَادِيرِ  
 فَقَالَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ رَقِحَ فِي ثَوْبٍ إِلَّا مَسَّحَتْهُ قُلْتُ  
 لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرْنَا ۖ  
 ۴۵۹۔ ہم سے احمد نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے حدیث  
 بیان کی انہیں عمرو بن زہری، ان سے یحییٰ بن ابی نعیم نے حدیث بیان کی  
 ان سے بسر بن سعید نے حدیث بیان کی اور ان سے زید بن خالد جہنی  
 رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی اور (راوی حدیث) بسر بن سعید کے  
 ساتھ عبد اللہ بن خالد غولانی بھی روایت حدیث میں شریک ہیں آپ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے  
 ان دونوں حضرات نے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ  
 ان سے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا، ملائکہ اس گھر میں نہیں ہوتے جس میں (جائداد کی) تصویر  
 ہو، بسر نے بیان کیا کہ پھر زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑے اور ہم  
 آپ کی عیادت کے لئے آپ کے گھر گئے، گھر میں ایک پردہ پڑا ہوا تھا،  
 اور اس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں میں نے عبید اللہ غولانی سے کہا،  
 کیا انہوں نے ہم سے تصویروں کے متعلق ایک حدیث نہیں بیان کی  
 تھی؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کپڑے پر اگر نقش و نگار ہوں (جائداد کی تصویر نہ ہو) تو وہ اس حکم سے  
 مستثنیٰ ہے، کیا آپ نے حدیث کا یہ حصہ نہیں سنا تھا؟ میں نے کہا کہ نہیں مجھے یاد نہیں ہے، انہوں نے بتایا کہ جی ہاں، حضرت زید نے  
 یہ بھی بیان کیا تھا۔

۴۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي  
 ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ  
 قَالَ وَعَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرِيئِيلَ  
 فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ ۖ  
 ۴۶۰۔ ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن  
 وہب نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے عمرو بن صالح نے حدیث بیان کی ان  
 سے سالم نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ نبی  
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حبرئیل علیہ السلام نے آئے کا وعدہ کیا تھا

د لیکن نہیں آئے، پھر جب آئے تو ان حضور نے ان سے وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ ہم کسی ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا موجود ہو!

۴۶۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَاقَى قَوْلَهُ قَنَى الْمَلَائِكَةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ :

۴۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هِشْمٍ مِنَ الْمُنْذَرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَدْنَانَ عَنْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَتِ الْمَسْأَلَةُ تَحْسِبُهُ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِنْ صَلَاتِهِ أَوْ يُخْذِلَ :

جب تک نماز سے فارغ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھ نہ جائے یا بات نہ کرے!

۴۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمَبْتَرِ وَنَادَا يَا مَالِكُ قَالَ سَفِيَانُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ وَنَادَا يَا مَالِكُ :

(داروغہ جہنم کا نام) اور سفیان نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعود

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ ابْنُ عَاصِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَزَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى حَيْلُكَ يَوْمَ كَانَتْ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أَحَدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ تَوَلِيكَ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ

۴۶۱۔ ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی، ان سے سَمِی نے، ان سے ابو صالح نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب (نماز میں) امام کہے کہ سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ تو تم کہا کرو، ربنا لک الحمد، کیونکہ جس کا یہ ذکر ملائکہ کے ساتھ ادا ہو جاتا ہے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

۴۶۲۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن یونس نے حدیث بیان کی، ان سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے، ان سے عبدالرحمن بن ابی عمر نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص نماز کی وجہ سے جب تک کہیں بٹھرا رہے گا اس کا یہ سارا وقت نماز میں شمار ہوگا اور ملائکہ اس کے لئے یہ دعا کرتے رہیں گے کہ ”اے اللہ! اس کی مغفرت کیجئے اور اس پر اپنی رحمت نازل کیجئے“ (یہ اس وقت تک رہے گا)

۴۶۳۔ ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد (یعنی بن امیہ) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ منبر پر اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے ”وَنَادَا يَا مَالِكُ“ (اور وہ پکاریں گے اے مالک) رضی اللہ عنہ کی قرأت میں یوں ہے ”وَنَادَا يَا مَالِكُ“ :

۴۶۴۔ ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں ابن وہب نے خبر دی کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی ان سے ابن شہاب نے بیان کیا ان سے عروہ نے حدیث بیان کی اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کیا آپ پر کوئی دن اُٹھ کے دن سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آں حضور نے اس پر فرمایا (تہیں معلوم ہی ہے کہ) تمہاری قوم (قریشی) کی طرف سے میں نے کتنی مہبتیں اٹھائی ہیں لیکن اس

إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبَّادٍ يَا لَيْلِ بْنِ عَبَّادٍ  
كِرَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا  
مَهُمٌّ عَلَى وَجْهِهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَآتَا بَقَرُونَ  
الشَّعَالِبَ فَوَعَسْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ  
أَفْلَتَنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ  
إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلِي قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا  
عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِيَأْمُرَكَ  
بِمَا شِئْتَ فَيَنْهَمُ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ  
عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فَيَمَّا شِئْتَ  
إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطِيقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشِينَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ  
اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يُعْبُدُ اللَّهَ وَخَدَّاءَ لِقَائِهِ  
بِهِ شَيْئًا

سارے دور میں یوم عقبہ کا واقعہ مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا، یہ وہ  
موقع ہے جب میں نے (طائف کے سردار) ابن عبد یلیل بن عبد کلاد  
کی پناہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے میرے مطالبے کو  
رد کر دیا تھا۔ میں وہاں سے انتہائی ملول اور رنجیدہ واپس ہوا، پھر  
جب میں قرن الثعالب پہنچا تب میرا غم کچھ ہلکا ہوا، میں نے اپنا مسراٹھایا  
تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا اوپر ہے اور اس نے مجھ پر سایہ کر  
رکھا ہے، میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں انہوں نے  
مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سن  
چکا ہے اور جو انہوں نے رد کر دیا ہے وہ بھی آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے  
پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے  
حکم دیجئے۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، انہوں نے  
مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمد! پھر انہوں نے وہی بات کہی (جو جبریل علیہ  
السلام کہہ چکے تھے) آپ جو چاہیں اس کا حکم مجھے فرمائیے، اگر آپ چاہیں  
تو میں انہیں ان پر لا کر گردوں، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے تو اس کی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی صلب سے ایسی اولاد  
پیدا کرے گا جو تنہا اسی اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
حَدَّثَنَا أَبُو سَعَادٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ  
جُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ  
أَوْدَانِ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِي مَا أَوْحَى قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جَبْرِيلَ لَهُ سِتْرَانِ جَنَاحَ  
نے جبریل علیہ السلام کو (اپنی اصلی صورت میں) دیکھا تو ان کے چہرہ سوا بازو تھے!

اسے یہ طائف کا وہ واقعہ ہے جب وہاں کے سرداروں کے اشارے پر آپ پر پتھر برسائے گئے تھے، جب ابو طالب کا انتقال ہوا تو اس  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس امید پر طائف گئے تھے کہ ممکن ہے وہاں کے لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہو جائیں اور آپ کے ساتھ ہمدردی  
کریں، آپ نے وہاں پہنچ کر وہاں کے تین سرداروں کو اسلام کی دعوت دی، اپنی قوم کی کج روی، اسلام بیزاری اور آپ کے ساتھ غلط طرز  
عمل کی داستان انہیں سنائی لیکن ان سب نے آپ کی دعوت کو نہایت بدتمیزی کے ساتھ رد کیا اور جب آپ واپس تشریف لانے  
لگے تو آپ کو مزید ستانے کے لئے ظالموں نے آپ پر پتھر برسائے اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے:

۴۶۵۔ کہہ کے دو مشہور پہاڑ مراد ہیں، جبل ابوقبیس اور قیقعان۔ محدثین نے اس کے علاوہ دوسرے پہاڑوں کے نام بھی لئے  
ہیں:

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى رَفَرًا اخْضَرَّ سَدًّا أُفْتُقَ السَّمَاءُ

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ أَنبَأَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَاشِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ دَعَمَ آقَ مُحَمَّدًا أَرَا عَازِبَهُ فَقَدْ أَعْظَمَ وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ صُورَتِهِ وَخَلْقَهُ سَادًّا مَابَيْنَ الْأُفُقَيْنِ

۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ الْأَشْوَحِ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَاشِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَيُّ قَوْلِهِ ثُمَّ دَفَى قَتَدَلِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَلِكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَانَا هَذِهِ الْمَثُورَةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ

۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سُهْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ الْمَلَكَةَ رَحْلَيْنِ أَنْبَاءٍ فِي قَالَا الَّذِي يَتَوَقَّعُ النَّارَ مَا لَكَ خَازِنُ النَّارِ وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهَذَا إِيَّاكَ يُسَلِّمُ

۴۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۴۶۶۔ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد، لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى کے متعلق فرمایا کہ اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز رنگ کا بچھونا دیکھا تھا جو آسمان میں اُفقی پر محیط تھا۔

۴۶۷۔ ہم سے محمد بن عبد اللہ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن عون نے انہیں قاسم نے خبر دی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تھا تو وہ بڑی بات زبان سے نکالتے ہیں البتہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت اور خلقت میں دیکھا تھا، اُفقی کے درمیان وہ محیط تھے۔

۴۶۸۔ مجھ سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی ان سے زکریا بن ابی زائدہ نے حدیث بیان کی ان سے ابن الاشوح نے، ان سے شعبی نے اور ان سے مسروق نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ان کے اس کہنے پر کہ اُس حضور نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ثُمَّ دَفَى قَتَدَلِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَلِكَ جِبْرِيلُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَانَا هَذِهِ الْمَثُورَةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اس مرتبہ اپنی اس شکل میں آئے تھے جو اصلی اور واقعی تھی اور اُفقی پر محیط ہو گئے تھے!!

۴۶۹۔ ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے ابو رجاء نے حدیث بیان کی ان سے سمرہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ وہ جو آگ جلا رہے ہیں، جہنم کے داروغہ مالک ہیں میں جبریل ہوں اور میکائیل ہیں!

۴۷۰۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی ان سے اعمش نے، ان سے ابو حازم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر

وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ  
فَابَتْ قَبَاتٌ غَضْبَانٌ عَلَيْهَا لَعْنَتُهَا السَّلَاسُكَةُ  
حَتَّى تُصْبِحَ. تَابِعِدُ أَبُو جَمْرَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَعَاوِيَةَ  
عَنِ الرَّقْمِشِيِّ ۝

۴۷۱۔ حَدَّثَنَا ۝ ج ۝ ابواللہ بن یوسف اخبرنا

اللیث قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ شَهَابٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَفِیَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِيعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ نَحْنُ قَتَرْنَا عَنِ الْوَحْيِ قَتْرَةً فَبَيَّنَّا أَمَّا  
أَمْسِي سَمِعْتُ مَوْتًا مِنْ أَسْمَاءَ فَرَقَعْتُ بَصَرِي  
قَبْلَ أَسْمَاءَ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَ فِي بَحْرَاءِ  
تَاعِدًا عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ أَسْمَاءَ وَالْأَرْضِ فَجَعَلْتُ  
مِنْهُ حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجَنَّتْ أَهْلِي فَقُلْتُ  
رَمِلُونِي رَمِلُونِي فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَأْتِيهَا الْمُدَّيِّرُ  
إِلَى فَاهُ جُرْ. قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالْوَجْهُ الْأَوْثَانُ ۝

نے یہ آیت نازل فرمائی ”یا ایہا المدثر“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”فاجبر“ تک۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ (آیت میں) الرجوا بنوں کے معنی میں ہے  
۴۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا  
يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي  
الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمٍّ نَبِيكُم يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَفِیَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي مُوسَى رُجُلًا أَدَمَ طَوَالًا -  
جَعْدًا أَكَاثَهُ مِنْ رِجَالٍ شَتْوَةٌ وَرَأَيْتُ عِيسَى رُجُلًا  
مَرْبُوعًا مَرْبُوعًا إِلَى الْخُمُرَةِ وَالْبِيَاضِ بَسِيطَ  
السَّرَاسِ وَرَأَيْتُ مَلَكًا غَارَزَ النَّارَ وَالسَّمَاءَ فِي  
آيَاتٍ آرَاهُنَّ اللَّهُ آيَاكَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ  
يَقَايِهِ قَالَ أَنَسُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَسَ الْمَلَائِكَةُ السَّيِّئَةِ مِنَ الْعَالَمِ ۝

کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے  
انکار کر دیا اور سرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا تو صبح تک فرشتے اس عورت  
پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں (اگر یہ واقعہ رات میں پیش آیا ہو) اس روایت  
کی متابعت ابو جمرہ، ابن داؤد ابو معاویہ نے العیش کے واسطے سے کی  
ہے ۱

۴۷۱۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں لیث نے  
خبر دی کہا کہ مجھ سے عقیل بن شہاب نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے  
بیان کیا کہ میں نے ابوسلمہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ مجھے جابر بن  
عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم سے سنا تھا، آپ نے فرمایا تھا کہ ایک مرتبہ مجھ پر وحی کا نزول زمین  
سال آنک کے لئے بند ہو گیا تھا، ان دنوں میں کہیں جا رہا تھا کہ آسمان  
سے میں نے ایک آواز سنی اور نظر آسمان کی طرف اٹھائی میں نے دیکھا  
کہ وہی فرشتہ جو غار میں میرے پاس آئے تھے (یعنی حضرت جبریل علیہ  
السلام) آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں  
میں انہیں دیکھ کر اتنا مرعوب ہوا کہ زمین پر گر پڑا، پھر میں اپنے گھر آیا اور  
کہنے لگا کہ مجھے کبسل اور ہا دو، مجھے کبسل اڑھا دو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ  
نے یہ آیت نازل فرمائی ”یا ایہا المدثر“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”فاجبر“ تک۔ ابوسلمہ نے بیان کیا کہ (آیت میں) الرجوا بنوں کے معنی میں ہے  
۴۷۲۔ ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے۔ اور مجھ سے  
خلیفہ نے بیان کیا ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے  
سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے ان سے ابو العالیہ نے اور  
ان سے تھمارے بنی کے چچا زاد بھائی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ معراج میں نے موسیٰ علیہ السلام  
کو دیکھا تھا، گندمی رنگ، قد نکلتا ہوا اور بال گھنگھریلے تھے، ایسے  
لگتے تھے جیسے قبیلہ شنوہ کا کوئی شخص۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام  
کو بھی دیکھا تھا، درمیانہ قد، سڈول جسم رنگ سرخی اور سفیدی لیے ہوئے  
اور سر کے بال سیدھے تھے (یعنی گھنگھریلے نہیں تھے) اور میں نے  
جنہم کے داروے کو بھی دیکھا تھا اور دجال کو بھی، مغلہ ان آیات کے  
جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی تھیں، پس (اسے نبی) ان سے ملاقات

کے پاس میں آپ کسی شک و شبہ میں نہ رہیے، انس اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے بیان کیا کہ فرشتے و مجال سے مدینہ کی حفاظت کریں گے (اور اسے شہر کے اندر داخل نہیں ہونے دیں گے)

**باب ۲۹۴۔** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا  
مَخْلُوقَةٌ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ  
الْحَيْضِ وَالْبَوْلِ وَالْبُرَاقِ كُلَّمَا رَزِقُوا  
أَتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أَتَوْا بِأَخَرَ قَالُوا هَذَا  
الَّذِي رَزِقْنَا مِنْ قَبْلُ آتَيْنَا مِنْ قَبْلُ  
وَأَتَوْهُ بِمُتَشَابِهٍا يُشْبِهُهُ أَبْعَقَهُ بَعْضُ  
رَبِّهِ خَلِيفٌ فِي الْقَعُورِ قَطُوعُهَا يَقْطَعُونَ  
كَيْفَ شَاءُوا دَانِيَةً قَرِيبَةً إِلَّا سَأَلَكَ  
الْشَّرُّ وَقَالَ الْحَسَنُ النَّفَرَةُ فِي الْوَجْهِ  
وَالسَّرُورُ فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلِيلًا  
حَدِيدَةً الْخَرِيَّةُ غَوْلٌ وَجُعُ الْبَطْنِ  
يُنَزِّمُونَ لَا تَذْهَبُ عَقُولُهُمْ وَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ رَهَاقًا مُتَلَبِّسًا كَوَاعِبَ نَوَاهِدِ  
الرَّحِيقِ الْخَضِرِ التَّنِيمِ يَعْلُو شَرَابُ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ خَتَامُهُ طِينُهُ مَسْلُوكٌ  
نَضَافَتَانِ فَيَاضَتَانِ يَقَالُ مَوْضُوعَةٌ  
مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضَيْنُ النَّاقَةِ وَالْكُوبُ  
مَا لَا أَدَّتْ لَهُ وَلَا عُرْوَةٌ وَلَا بَارِقٌ ذَوَاتُ  
الْأَذَانِ وَالْعَرَاءُ عُرْبًا مُثْقَلَةٌ وَاحِدَهَا  
عُرُوبٌ مِثْلُ صَبُورٍ وَصُبْرٍ يُسَيِّمُهَا أَهْلُ  
مَكَّةَ الْعَرَبِ وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ الْغَنَجَةُ  
وَأَهْلُ الْعِرَاقِ الشَّكْلَةُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ  
رَوْحٌ جَنَّةٌ وَرَحَاءٌ وَالتَّرِيحَاتُ التَّرِزِيُّ  
وَالْمَنْضُودُ الْمَنْزَرُ وَالْمَخْضُودُ الْمَوْقَرُ  
خَمَلًا وَيُقَالُ إِيضًا لَأَشْوَلِكَ لَهُ وَالْعُرْبُ  
الْمُحَلَّيَاتُ إِلَى أَرْوَاحِهِنَّ وَيُقَالُ مَسْكُوبٌ  
جَارٌ وَمُشْرِشٌ مَرْفُوعَةٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ

۲۹۴۔ جنت کی صفت کے متعلق روایات اور یہ کہ جنت مخلوق ہے، ابوالعالیہ نے فرمایا کہ جنت (کی عورتیں) حیض پیشاب اور تقوٰک سے پاک ہوں گی۔ آیت اکتھا رزقوا یعنی جب بھی ان کے پاس کوئی چیز لائی جائے گی اور پھر دوبارہ لائی جائے گی، تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں پہلے دی گئی تھی، یعنی ہمارے پاس پہلے لائی گئی تھی کیونکہ ان کے پاس متشابہ چیزیں لائی جائیں گی۔ جو ایک دوسرے کی (صورت میں) مشابہ ہوں گی، لیکن ہرگز میں مختلف ہوں گی، قطو فہا سے مراد ہے کہ جنت کے پہلے جب اور جس طرح چاہیں گے توڑ سکیں گے، دانیہ یعنی قریب الاراکم یعنی سہری حسن نے فرمایا کہ نفرة کا تعلق، چہروں سے ہے اور سرور کا دل سے۔ مجاہد نے فرمایا کہ سلبیلہ یعنی تیزی سے بہنے والا، غول کے معنی درد شکم نیز فون یعنی ان کی عقلیں جاتی نہیں رہتی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دھاقا یعنی بھرا ہوا کواعب یعنی ابھرے ہوئے سینے والیاں، الرحیق بمعنی شراب۔ التنیم وہ چیز جو اہل جنت کے مشروب کے اوپر ہوں گی۔ ختامہ یعنی ان کا پھٹا مشک (جیسا خوشبودار) ہوگا۔

نضافتان بمعنی فیاضتان بولتے ہیں موضوعۃ بمعنی بنی ہوئی چیز، وضین الناقۃ اسی سے آتا ہے۔ الکوب، الیسا برتن جس کے نہ ٹونٹی ہونہ دستہ۔ اور الاباریق ٹونٹی اور دستے والے برتن کو کہتے ہیں، عربا بمعنی شتعلب واحد عرب ہے، جیسے صبور اور صبراہل مکہ اسے عرب کہتے ہیں اہل مکہ غنیمہ اور اہل عراق شکلہ۔ مجاہد نے فرمایا کہ روح باغ اور آرام کی زندگی کے لئے بولتے ہیں اور الریحان بمعنی رزق المنضود بمعنی موزد کیلا، المنضود بمعنی تہ بنہ اور اسے بھی کہتے ہیں جس میں کانٹے نہ ہوں، الغرب وہ عورتیں



اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ بَيْنَا أَمَّا نَأِيحُ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَهْرٍ فَقُلْتُ لَيْسَ هَذَا الْقَهْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدْ كَرِهْتُ غَيْرَ تَهْ قَوَّيْتُ مُذْبِرًا تَبْكِي عُمَرُ وَقَالَ أَمَلَيْتُكَ أَعَارِيَا رَسُولَ اللَّهِ :

اور کہنے لگے، کیا آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا، یا رسول اللہ؟

۴۷۶۔ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍاءَ الْجَوْنِيَّ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْسٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَمِينَةُ دَرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُونَ مِثْلًا مِنْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِمُؤْمِنٍ أَهْلٌ لَا يَسْرَاهُكَ الْأَعْمُورُ - قَالَ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ سِتُّونَ مِثْلًا :

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سَفِيانٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ الْأَنْجَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ بَمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَدُنِّي سَبَّحْتُ وَارْحَطْتُ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قَرَّةٍ أَعْيُنٌ :

نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی نازکی اور سرور کے لئے کیا چیزیں پوشیدہ کر کے رکھی گئی ہیں !

۴۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِقَاتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَتْنَبِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آوَى رُوحِي تِلْكَ الْجَنَّةَ صُورَتَهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُرُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَعَوَّطُونَ أَيْبَتُهُمْ فِيهَا السَّاهِبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ

کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو فرشتوں نے مجھے بتایا کہ عمر بن خطابؓ کا۔ مجھے اس وقت ان کی غیرت یاد آئی اور میں وہاں سے لوٹ آیا (اندر داخل نہیں ہوا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ رو دیئے

۴۷۹۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو عمران جونی سے سنا ان سے ابو بکر بن عبد اللہ بن تیس اشعری نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جنتیوں) کا خیمہ موتوں کا ایک مکان ہو گا آسمان میں اس کا طول تیس میل ہو گا، اس کے ہر کنارے پر مومن کی ایک بیوی ہو گی جسے دوسرے نہ دیکھ سکیں گے ابو عبد الصمد اور حارث بن عبید نے ابو عمران کے واسطے سے بیان کیا کہ ساٹھ میل (بچائے تیس میل کے)

۴۷۷۔ ہم سے حمید بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے انجری نے اور ان سے سفیان نے ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں، جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا ہے نہ کانوں نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے، اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "پس کوئی دشمن نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی نازکی اور سرور کے لئے کیا چیزیں پوشیدہ کر کے رکھی گئی ہیں !

۴۷۸۔ ہم سے محمد بن مقاتل نے حدیث بیان کی انہیں عبد اللہ بن خبر دی، انہیں معمر بن خردی، انہیں ہمام بن منہب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعتوں والوں کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند اور نہ اس میں ٹھوکیں گے، نہ ان کی ناک سے کوئی آلائش آئے گی اور نہ وہ بول و براز کریں گے ان کے برتن سونے کے ہوں گے، کنگھے سونے چاندی کے ہوں گے انگلیچوں



مَجَارِسُهُمْ أَلْوَدُ وَرَشَحُهُمْ السِّسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ رَوْحَتَانِ يَمُرُّ مَعَهُ سَوْقُهُمَا مِنْ دَرَاءٍ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يَسْبَحُونَ أَلَمَهُ بَكَرَةً وَعَشِيًّا

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آخِرِهِمْ كَأَنَّكَ تَوَكَّبَ أَضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ رَوْحَتَانِ تَمُرُّ مَعَهُ وَاحِدَةً مِنْهُمَا يَوْمِي مَعَهُ سَائِقُهُمَا مِنْ دَرَاءٍ لَحْمٍ مِنَ الْحُسْنِ يَسْبَحُونَ أَلَمَهُ بَكَرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْتَهْزُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يُبَسِّتُونَ أَيْتَهُمْ أَلَمَهُ دَهَبٌ وَالْيَمْنَةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الدَّهَبُ وَدَقُودُ قَبَائِرِهِمُ الْأَثْوَى قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشَحُهُمُ الْمَيْسَكُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِلَّا بَكَارُ. أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيِّ مِثْلُ السُّنَنِ أَنْ تَرَاهُ تَفْرُجُ

بیان کیا کہ الوہ سے مراد عود ہے اور ان کا پسینہ مشک جیسا ہوگا، مجاہد نے فرمایا کہ ابکار سے مراد اول فجر ہے اور العشیٰ سے مراد سورج کا اتنا دھل جانا ہے کہ غروب ہونا نظر آنے لگے۔

۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ بَكْرٍ مُقَدِّمًا

حَدَّثَنَا فَصِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْدًا خُلِقَ مِنْ أَمْتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعِيًّا شِئْ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ يَدْخُلُ آخِرُهُمْ وَجَرُّهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

۴۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

کا ایندھن عود کا ہوگا، پسینہ مشک جیسا ہوگا اور ہر شخص کی اود بیڑوں ہوں گی جن کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا، نہ جنتیوں میں کوئی اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عناد۔ ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

۴۷۹۔ ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی، انہیں شعیب نے خبر دی ان سے ابو الزناد نے حدیث بیان کی ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں داخل ہونے والی سب سے پہلی جماعت والوں کے چہرے ایسے منور ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ابو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے سب سے زیادہ چمکدار ستارے جیسے ہوں گے۔ ان کے دل ایک ہوں گے کہ کوئی بھی اختلاف ان میں نہ ہو گا اور نہ ایک دوسرے سے بغض و حسد کا کوئی سوال ہوگا، ہر شخص کی دو پیویاں ہوں گی ان کی حسن و خوبصورتی کا یہ عالم ہوگا کہ ان کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا وہ اس میں صبح شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے نہ ان کے پاس سے کسی بیماری کا گذر ہوگا، نہ ان کی ناک میں کوئی آلائش آئے گی اور نہ حقوک آئے گی، ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے اور کنگھے سونے کے ہوں گے اور ان کی انگلیوں کا ایندھن الوہ کا ہوگا، ابو الیمان نے

۴۸۰۔ ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے حدیث بیان کی ان سے فضیل بن سلیمان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا دو آپ نے یہ فرمایا کہ اسات لاکھ کی ایک جماعت جنت میں ایک وقت داخل ہوگی اور ان سب کے چہرے ایسے ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے۔

۴۸۱۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی ان سے

یونس بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے شیبان نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی آپ نے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس (ایک خاص قسم کا ریشم) کا ایک جبہ ہدیہ پیش کیا گیا۔ اُس حضور (مردوں کے لئے) ریشم کے استعمال سے پہلے ہی منع کر چکے تھے، صحابہ نے اس جبے کو بہت ہی پسند کیا تو اُس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں۔

۴۸۲۔ ہم سے سعد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے بیان کیا ان سے ابو اسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم کا ایک پٹا پیش کیا گیا اس کی خوبصورتی اور نزاکت نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا، اُس حضور نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اسی سے بہتر اور افضل ہیں !!

۴۸۳۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حازم نے اور ان سے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے،

۴۸۴۔ ہم سے روح بن عبد المؤمن نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی ان سے سعید نے حدیث بیان کی ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو سو سال تک چل سکتا ہے اور پھر بھی اس کو طے نہ کر سکے گا۔

۴۸۵۔ ہم سے محمد بن منان نے حدیث بیان کی ان سے یلیع بن یلیان نے حدیث بیان کی ان سے ہلال بن علی نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن بن ابی عمرہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ

الْبُخَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا انسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَهْدَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّةً سُدُسِيًّا وَكَانَ يَتَهَلَّى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجَبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي مَحْتَدٍ بِمِثْلِهَا لَمَتَّادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذِهِ

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشُوبٍ مِنْ حَرِيرٍ فَعَجَبُوا. يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَتَّادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هَذِهِ

۴۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ..... سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَسَا عَدَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ مَوْضِعٌ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۴۸۴۔ حَدَّثَنَا رُوحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا انسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَنَانَ حَدَّثَنَا فَيْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هَلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سو اسی سال تک چل سکے گا۔ اور اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو "اور لباً سایہ" اور کسی شخص کے لئے ایک کمان کے برابر جنت میں جگہ اس پوری کائنات سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی البعثر شجرة یسیر الوائکب فی ظلہا مائۃ سنۃ واقرا وان شئتم وظل مندر و نقاب قوم احدکم فی البعثر خیر من ساطعت علیہ الشمس او تغرب۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَیْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ زُمرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی مُورَةٍ الْقَمَرِ لَبْنَةُ الْبَدْرِ وَالَّذِیْنَ عَلٰی اَنَارِهِمْ كَاھِنٌ كُوكِبٌ دُرِّیٌّ فِی اَشْجَارِ اَصَادَةٍ قَامُوا بِهِمْ عَلٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ لَا تَبَاطُنُ بَیْنَهُمْ وَلَا تَحَاسَدُ یُكَلِّ اَمْرِیْ ذَوَجَتَانِ مِنَ الْعُودِ الْعِیْنِ یُزِی مَخْ سَوَیْهِنِ مِنَ وَّرَآءِ الْعَظَمِ وَاللَّحْمِ۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا حَقَّابُ بْنُ مَنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَا مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ قَالَ اِنَّ لَهُ مُوْضِعًا فِی الْجَنَّةِ۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ ابْنِ سَعِدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَبِ مِنْ قُرْبِهِمْ كَمَا یَتَرَاءَوْنَ الْكُوكِبَ الدُّرِّیَّ الْغَايِرَ فِی الْاَفْقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَقَاضِلِ

۴۸۶۔ ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی، ان سے محمد بن فلیح نے حدیث بیان کی ان سے ابن عمر سے ابن عباس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی، ان کے چہرے جو دھویں کے چاند کی طرح ہوں گے جو جماعت اس کے بعد داخل ہوگی، ان کے چہرے آسمان پر موتی کی طرح چمکنے والے ستاروں میں جو سب سے زیادہ روشن ستارہ ہوتا ہے، اس جیسے ہوں گے سب کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں بغض نفاق ہوگا اور نہ حسد بہر جنتی کی دو حور عین میو یاں ہوں گی (ان کے حسن و جمال کا یہ عالم ہوگا کہ پتلی کی ہڈی اور گوشت کے اندر کا گودا بھی دیکھا جاسکے گا۔

۴۸۷۔ ہم سے حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے (ابراہیم رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہوا تو اُن حضوری اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں اسے ایک دودھ پلانے والی خاتون کے حوالہ کر دیا جائے گا۔

۴۸۸۔ ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے حدیث بیان کی ان سے صفوان بن مسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت پانے والوں کو ان سے اوپر کے بالا خانوں میں رہنے والے (یعنی دوسرے) ان سے بلند تر بہ جنتی ایسے نظر آئیں گے جیسے مشرق و مغرب کی جانب بہت دور، افق پر چمکنے والا کوئی ستارہ تمہیں نظر آتا ہے ان میں ایک طبقہ کو دوسرے

پر جو فضیلت حاصل ہوگی اس کی وجہ سے مراتب میں یہ فرق ہوگا۔  
صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو انبیاء کے محل  
ہوں گے جنہیں انبیاء کے سوا اور کوئی نہ پاسکے گا؟ اُن حضوٰر نے  
فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے  
ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی (اور ایمان اور تصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا۔

مَا يَتَّبِعُهُمْ تَالُوْا يَا رَسُوْلُ اللّٰهُ ثَلَاثَ مَنَازِلَ الْاَنْبِيَاءِ  
وَيَتَّبِعُهَا غَيْرُهُمْ قَالَتْ بَلَىٰ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيْدِهِ  
رَجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَقُوْا الْمُرْسَلِيْنَ ۝

فرمایا کہ نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ ان لوگوں کے محلات ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے  
ہوں گے اور انبیاء کی تصدیق کی ہوگی (اور ایمان اور تصدیق کا پورا پورا حق ادا کیا ہوگا۔

**باب ۲۹۳۔** صفۃ الْبَوَّابِ الْجَنَّةِ وَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَقَّ  
رُؤُوسَ جَنِّ دُوعِيٍّ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ فِيْهِ  
عِبَادَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں عبادہ رضی اللہ عنہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے !!

**۴۸۹۔ حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْبُوحَاظُ عَنْ سَهْلِ  
بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَالِيَةُ ابْوَابٍ  
فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى التَّرِيَانِ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الْفَاضِلُونَ

**باب ۲۹۴۔** صفۃ النَّارِ وَآثَمُهَا مَخْلُوعَةٌ

غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَّقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ

الْجُرْمُ وَكَانَ غَسَّاقٌ وَالْغَسَقُ وَاحِدًا

غَسْلِيْنٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلَتْهُ فَخَرَجَ

مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غَسْلِيْنٌ فَعَلِيْنٌ

مِنْ الْقَسْلِ مِنَ الْجُرْمِ وَالتَّدْبِيرِ

وَقَالَ عِكْرَمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ خَطْبٌ

بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبُ التَّرِيحِ

الْعَاصِفِ وَالْعَاصِبُ مَا تَرْمِي الرِّيحُ

وَمِنْهُ حَصْبُ جَهَنَّمَ يَرْمِي بِهِ فِي جَهَنَّمَ

هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبٌ فِي الْاَرْضِ

ذَهَبٌ وَالْحَصْبُ مُشْتَقٌّ مِنْ

حَصَبَاءِ الْحَجَارَةِ صَدِيدٌ قِيحٌ

**۲۹۳۔** جنت کے دروازوں کے اوصاف اور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اللہ کے

راستے میں ایک جوڑے کا اتفاق کیا اسے جنت کے

دروازے سے بلایا جائے گا اس حدیث (کے راویوں)

میں عبادہ رضی اللہ عنہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے !!

**۴۸۹۔** ہم سے سعید بن ابی مریم نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن

مطرف نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابو حازم نے حدیث بیان

کی ان سے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے ایک دروازے کا

نام "ریان" ہوگا جس سے داخل ہونے والے صرف روزے دار

ہوں گے !!

**۲۹۴۔** دوزخ کے اوصاف اور یہ کہ وہ مخلوق ہے

(قرآن مجید میں) "غَسَّاقًا" غَسَّقَتْ عَيْنُهُ (اس

وقت، بولتے ہیں جب آنکھوں سے پانی آنے لگے،

اور يغسق الجرم (جب زخم سے پیپ بننے لگے،

گویا الغسق اور الغسق ہم معنی ہیں غسلیْن کوئی

بھی چیز جب دھوئی جائے گی تو اس سے جو دھون نکلے

گا اسے غسلیْن کہیں گے فَعَلِيْن کے وزن پر زخم

اور خاص طور سے اونٹ کے زخم کے دھوون کے لئے

استعمال ہوتا ہے۔ حصب جہنم میں لفظ حصب)

جہشی زبان میں لکڑی کے معنی میں آتا ہے اور اسی

معنی میں پھر عربی میں استعمال ہونے لگا، اور دیگر

حضرات نے کہا کہ حاصب تیز ہوا کو کہتے ہیں، حاصب

اسے بھی کہتے ہیں جسے ہوا اڑا لے جائے اور اسی سے

وَدَمٌ - خَبَّتْ طِفِثَتْ - تَوَرُّونَ تَسْتَخْرِجُونَ  
 اَوْدَيْتُ اَوْ قَدْتُ لِلْمُقَرِّينَ لِلْمَسْأَرِينَ  
 وَالْقِيَّ الْقَفْرُ - وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ - صَوَاطُ  
 الْجَحِيمِ سَوَاءٌ الْجَحِيمِ وَوَسَطُ الْعَجِيمِ  
 تَشْوِيًا مِنْ حَيْمٍ يَخْلُطُ طَعَامُهُمْ وَيَسَاطُ  
 بِالْحَيْمِ زَفِيرٌ وَتَشْيِيقٌ صَوْتُ شَدِيدٌ  
 وَصَوْتُ ضَعِيفٌ - وَرَدَّ - عِطَاشًا - غَيًّا  
 خُسْرَانًا - وَقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُونَ تَوَقَّدُوا  
 بِهَمِّ النَّارِ وَنَحَاسٍ الْفُفْرُ يَصُوبُ  
 عَلَى رُؤُوسِهِمْ يَقَالُ ذُقُوا بِأَشْرُؤًا  
 وَجَرَبُوا - وَلَيْسَ هَذَا مِنْ ذَوْقٍ  
 الْقَمِ مَارِجٌ - خَالِصٌ مِنَ الشَّارِبِ  
 مَرَجَ الْأَسِيرِ وَعِلَّتُهُ إِذَا خَلَّاهُمْ  
 يَغْدُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ - مَرِيحٌ  
 مُلْتَمِسٌ - مَرِيحٌ أَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ  
 مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ - مَرَجَتْ - دَابَّتْ تَوَلَّكُمَا

حصب جھنم ہے جو چیزیں بھی جہنم میں ڈالی جائیں  
 گی وہی اس کا حصب ہوں گی بولتے ہیں حصب فی الارض  
 بمعنی ذهب حصب، حصباء الحجارة (کنکری) سے  
 مشتق ہے۔ صدید پپ اور خون۔ نبت بھگ گئی  
 تودون۔ نکالتے ہو، بولتے ہیں اوریت، یعنی میں نے  
 روشن کیا۔ للمقوین، یعنی مسافروں کے لئے۔ القی  
 بمعنی بے آب و گیاہ میدان، ابن عباس رضی اللہ عنہ  
 نے صواط الجحیم کے معنی بیان فرمائے کہ جہنم کا  
 وسط اور درمیانی حصہ لشوبا من حیمہ یعنی ان  
 کے کھانوں میں گرم پانی ملا دیا جائے گا زفیر و شہیق  
 بمعنی تیز آواز اور نرم آواز۔ وردا یعنی پیاس کی حالت  
 میں غیا یعنی خامر و نامراد۔ مجاہد نے فرمایا کہ یسجون  
 یعنی انہیں آگ کا ایندھن بنایا جائے گا و نحاس سے  
 مراد ہے تابنا جو ان کے سروں پر (پگھلا کر گرم گرم) بہایا  
 جائے گا بولتے ہیں ذوقوا بمعنی برتو اور نخر بہ کرو یہ لفظ  
 ذوق نم سے ماخوذ نہیں ہے۔ مارج۔ یعنی خالص آگ

(محاورہ میں بولتے ہیں) مارج الامیر رعیتہ جب امیر رعایا کو آزاد چھوڑ دے کہ وہ ایک دوسرے پر ظلم کرتے رہیں  
 مریح۔ بمعنی ملتمس کہتے ہیں۔ مریح امر الناس پیدا ہو جائے مریح البحرین اسی  
 محاورہ سے ماخوذ ہے۔ مریح دابتاں جب تم نے اسے چھوڑ دیا ہو

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا ابُو الرِّيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنِ مِهَاجِرِ ابْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ  
 وَهَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
 فَقَالَ ابْرُوْنِمَّ نَالَ أَبْرُوْحَتِي فَأَاءَ الْيَقْمِي يَغْنِي  
 لِّلنَّكُولِ ثُمَّ قَالَ ابْرُوْدُوا بَارِئًا لِّلْعَلَّةِ فَإِنَّ شِدَّةَ  
 الْحَرِّ مِنْ قِيَحٍ جَهَنَّمَ

۴۹۰۔ ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث  
 بیان کی ان سے مہاجر ابوالحسن نے بیان کیا کہ میں نے زید بن وہب  
 سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ  
 بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، جب  
 حضرت بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان دینے اٹھے تو آپ نے فرمایا کہ وقت  
 ذرا ٹھنڈا ہو لینے دو، پھر دوبارہ (جب وہ اذان کے لئے اٹھے تو پھر)  
 آپ نے انہیں یہی حکم دیا کہ وقت اور ٹھنڈا ہو لینے دو، یہاں تک  
 کہ ٹیلوں کے سائے نیچے اتر جائیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ نماز، ٹھنڈے اوقات میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس  
 لینے سے پیدا ہوتی ہے۔

لہ اس سے پہلے بھی ہم کلمہ آئے ہیں کہ اشیاء کے وجود کے لئے ظاہری اسباب کے ساتھ کچھ باطنی اسباب بھی ہونے میں ظاہری

۴۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبَرُّوْا بِإِقْصَلَةٍ فَإِنْ شِدَّتْ فَالْحَرِّ مِنْ قِيَحِ جَهَنَّمَ

۴۹۱۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، ان سے الاعمش نے، ان سے ذکوان نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے سے پیدا ہوتی ہے،

۴۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ سُلَيْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَكَيْتِ النَّارَ لِأَنَّ رَبِّيَ فَقَالَتْ رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضَ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِتَقْسِيمِ نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَأَشَدَّ مَا تَجِدَاؤُنَ فِي الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدَاؤُنَ مِنَ الزُّهْرِ

۴۹۲۔ ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی انہیں شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم نے اپنے رب کے حضور میں شکایت کی اور کہا کہ میرے رب! میرے ہی بعض حصے بعض کو کھا لیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دی ایک سانس جاڑے میں اور ایک گرمی میں، تم انتہائی گرمی اور انتہائی سردی جو ان موسموں میں محسوس کرتے ہو یہ اسی جہنم کے سانس لینے کا نتیجہ ہے

۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَامِدٌ عَنْ أَبِي جَبْرَةَ الْمُضْبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا بِنَاصِيَةِ عِبَاسٍ بِمَكَّةَ فَاخَذَنِي الْحُمَّى فَقَالَ ابْرُدْ هَا عَنَّا بَمَاءٍ زَمْزَمَ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ قِيَحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوْهَا بِالْمَاءِ أَوْ قَالَ بِنَاءٍ زَمْزَمَ شَكَتْ هَتَاهُ اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو، یا یہ فرمایا کہ زمزم کے پانی سے

۴۹۳۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ابو عامر نے حدیث بیان کی، ان سے ہامد نے حدیث بیان کی ان سے ابو جبرہ الضبعی نے بیان کیا کہ میں مکہ میں، ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا کرتا تھا، وہاں مجھے بخار آنے لگا، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس بخار کو زمزم کے پانی سے ٹھنڈا کر لو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخار جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے، اس لئے ہمام کو شبہ تھا،

۴۹۴۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَّائَةَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ نَوْرِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوْهَا عَنكُمْ بِالْمَاءِ

۴۹۴۔ مجھ سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے ان سے عبید بن رفاعہ نے بیان کیا انہیں رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا تھا کہ بخار جہنم کے جوش مارنے کے اثر سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو،

ابن سینا نے اس حدیث کے متعلق لکھا ہے کہ صفراوی بخار رہا ہوگا، کیونکہ صفراوی بخار میں نہانا طبعی حیثیت سے مفید ہو سکتا ہے، بہر حال موسم اور آب و ہوا پر یہ موقوف ہے

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا، مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَرِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَقُّ مِنِّي فَيَعِجِبُ جَهَنَّمَ فَاَبْرُدُوهَا بِالْمَاءِ :

۴۹۵۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے زید بن جریر نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عروہ نے حدیث بیان کی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخارہ جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو :

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا، مسدد بن یحییٰ عن عیبة، قال حدثني نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحقي من قيح جهنم فابردوها بالماء :

۴۹۶۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، ان سے یحییٰ نے، ان سے عیبة اللہ نے بیان کیا، انہیں نافع نے خبر دی اور انہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بخارہ جہنم کے سانس کے اثر سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو،

۴۹۷۔ حَدَّثَنَا، إسماعيل بن أبي أوفى قال حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ كَأَنْتَ لَكَافِرَةٌ قَالَ فَضَلَّتْ عَلَيْهِنَّ بِسْعَةٌ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا :

۴۹۷۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اوفیٰ نے حدیث بیان کی مالک نے حدیث بیان کی ان سے ابو الزناد نے ان سے اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہاری (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے مقابلے میں ستر واں حصہ ہے (اپنی گرمی اور ہلاکت خیزی میں) کسی سے پوچھا، یا رسول اللہ! (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کے لئے تو) یہ ہماری دنیا کی آگ بھی بہت تھی! ان حضور نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلے میں جہنم کی آگ اتنی تر گن بڑھ کر ہے۔

۴۹۸۔ حَدَّثَنَا، قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سفيان عن عمرو سمع عطاء بن خبصر عن صفوان بن يعقوب عن أبيه سميع بن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر و نادوا يا مالك :

۴۹۸۔ ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عمرو نے، انہوں نے عطاء سے سنا انہوں نے صفوان بن یعلیٰ کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر اس طرح آیت پڑھتے سنا "ونادوا یا مالک" (اور وہ پکاریں گے) اسے مالک !

۴۹۹۔ حَدَّثَنَا، عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ حَدَّثَنَا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل قال قيل لاسامة لو آتيت فلاناً فكلّمته قال آتكم لترون اني لا أكلّمه إلا أسئلكم اني أكلّمه في السردوت ان افتح باباً لا أكون اول من فتنه ولا أقول :

۴۹۹۔ ہم سے علی بن حزم نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے الأعمش نے ان سے ابو وائل نے بیان کیا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا اگر فلاں صاحب (عثمان رضی اللہ عنہ) کے یہاں جا کر ان سے (مسلمانوں کے باہمی اختلاف و نزاع کو ختم کرنے کے لئے) گفتگو کریں (تو شاید بہتر صورت پیدا ہو جائے)

اس حدیث کی بعض روایتوں میں عدد کی کمی بیشی بھی ہے۔ مقصد صرف انتہائی شدت کو بیان کرنا ہے عام طور سے یہ اعداد عرب کے محاورے میں مبالغہ اور کسی چیز کی انتہائی (زیادتی) کو بیان کرنے کے لئے بولے جاتے تھے، مراد ان اعداد میں مستحضر ہوتی تھی :

انہوں نے فرمایا غالباً تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں تم لوگوں کی موجودگی میں ان سے اس معاملے پر کوئی گفتگو نہیں کرتا تو گویا کبھی نہیں کرتا ہوں، حالانکہ میں ان سے (اس مسئلہ پر) تنہائی میں باتیں کیا کرتا ہوں بغیر کسی (فتنہ کے) دروازے کو کھولے ہوئے میں یہ ہرگز نہیں پسند کرتا کہ کسی فتنے کے دروازے کو سب سے پہلے کھولنے والا ہوں، اور میں کسی بھی شخص کے متعلق صرف اس لئے کہ وہ میرا حاکم ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ سب سے اچھا آدمی وہی ہے، کیونکہ میں نے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ان حضوروں سے جو حدیث سنی ہے وہ کیا ہے؟ حضرت اسامہ نے فرمایا ان حضوروں کو میں نے یہ فرماتے سنا تھا کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا آگ میں اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اس طرح چکر لگانے لگے گا۔ جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کیا کرتا ہے تیزی کے ساتھ جہنم میں ڈالے جانے والے اس کے قریب اگر جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے، اے فلاں! یہ تمہاری کیا درگت بنی، کیا تم ہمیں اچھے کام کرنے کے لئے نہیں کہتے تھے اور کیا تم برے کاموں سے ہمیں منع نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ جی ہاں، میں تمہیں تو اچھے کاموں کا حکم دیتا تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا، برے کام سے تمہیں منع بھی کرتا تھا لیکن میں اسے خود کیا کرتا تھا۔ اس حدیث کی روایت غندر نے شعبہ کے واسطے سے اور انہوں نے اعمش کے واسطے سے کی ہے۔

لَرَجُلٌ اِنْ كَانَتْ عَلَيْهِ اَمِيرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَقْدِرُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَمْدُ دُرُكًا مَدُّ وَمِنْ اَلْجَمَارِ بَرَحًا فَيَجْعَلُهُمْ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ اَيُّ فُلَانٍ مَا شَأْنُكَ اَلَيْسَ كُنْتُمْ تَأْمُرُ بِالْبِعُورِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اَمْرًا بِالْبِعُورِ وَلَا اِتْيَاءَ وَانْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاتِيَاءَ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الرَّعْمَشِ :

۲۹۵۔ ابلیس اور اس کی فوج کے اوصاف، مجاہد نے فرمایا کہ یقیناً خون کے معنی ہیں، پھینک کر مارا جاتا ہے۔ دَحُورًا بمعنی دھنکارے ہوئے۔ واصب بمعنی دائم۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سحورًا بمعنی دھنکارا ہوا۔ مرید بمعنی متمردا، استعمال ہو گا، اور بتکہ۔ یعنی چیز کو کاٹ دیا استنفز بمعنی استغف بخيلك یعنی گھوڑے سوار۔ رجل اور رجالہ کا واحد راجل آتا ہے جیسے صاحب اور صاحب تاجر اور تجر۔ لاحتنکون۔ بمعنی راستا اہلن قرین۔ یعنی شیطان :

باب ۲۹۵۔ صفة ابلیس وجنودہ وقال مجاهد یقتلون۔ یزموون دحورًا منطروورین۔ واصب۔ دائم۔ وقال ابن عباسؓ مدحورًا۔ منطروورًا۔ یقال مزیدًا مستردًا۔ بشکة۔ قطعہ۔ واستنفز استغف بخيلك الفرساء۔ والرجل الرجالة واحد راجل مثل صاحب وصعب وتاجر وتجر۔ لاحتنکون۔ لاستناصلک۔ قرین شیطان :

۵۰۰۔ ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی انہیں عیسیٰ نے خبر دی، انہیں ہشام نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، اخبرنا عیسی عن هشام عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت سحر النبي صلى الله عليه وسلم



ہوا تھا اور لیث نے بیان کیا کہ مجھے ہشام نے لکھا تھا کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا تھا اور محفوظ رکھا تھا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر ہو گیا تھا، آپ کے ذہن میں یہ بات ہوتی تھی کہ فلاں کام میں کر سکتا ہوں لیکن آپ اسے کر نہیں پاتے تھے، ایک دن آپ نے بلایا عائشہ رضی اللہ عنہا کو اور پھر دوبارہ بلایا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم بھی ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز بتادی ہے جس میں میری خفا مقدر ہے، میرے پاس دو حضرات آئے ایک صاحب تو میرے سر کی طرف بیٹھ گئے اور دوسرے پاؤں کی طرف، پھر ایک صاحب نے دوسرے سے کہا انہیں راز حضور کو بیماری کیا ہے؟ دوسرے صاحب نے جواب دیا کہ ان پر سحر ہوا ہے انہوں نے پوچھا، سحران پر کس نے کیا ہے؟ جواب دیا کہ لبید بن اعظم نے، پوچھا کہ وہ سحر کونسا رکھا کس چیز میں ہے؟ کہا کہ تنگے میں اکٹان میں اور کھجور کے خشک خوشے کے غلاف میں۔ پوچھا اور وہ چیزیں ہیں کہاں؟ کہا کہ بیزروان میں۔ پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیزروان تشریف لے گئے اور واپس آئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا وہاں کے کھجور کے خوشے ایسے ہیں جیسے شیطان کی کھوپڑی، میں نے اس حضور سے پوچھا، وہ کونسا آپ نے نکلویا بھی؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مجھے تو اللہ تعالیٰ نے خود شفا دے دی ہے اور میں نے اسے اس خیال سے نہیں نکلویا کہ کہیں اس کی وجہ سے لوگوں میں کوئی مفسدہ نہ پھیل جائے اس کے بعد وہ کنواں پاٹ دیا گیا۔

۵۰۱۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان بن بلال نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، انسان جب سویا ہوا ہوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے خوب اچھی طرح سے اور کہتا ہے ابھی بہت رات باقی ہے پڑے سوتے رہو، لیکن اگر وہ شخصی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر شروع کر دیتا ہے تو گرہ کھل جاتی ہے پھر جب وضو کر تا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور اس کی صبح نشاط اور پاکیزہ مسرت سے بھر پور

علیہ وسلم۔ وقال الليث. كتب إلى هشام أنه سمعه ودعا عن أبيه عن عائشة قالت سحرت النبي صلى الله عليه وسلم حتى كانت يحيل إليه أنه يفعل الشيء وما يفعله حتى كانت يوم دعا دعائه قال أشعرت أن الله آتاني فيما فيه شفاي آتاني رجلان فقعد أحدهما عند راسي والآخر عند رجلي فقال أحدهما للآخر ما وجع الرجل قال مضطرب قال ومن طبعه قال ليمدبني الأنعم قال فينادي قال في مضطرب ومساقيه وجع طلعته ذكر قال قاتن هو قال في بيثردوان فخرج إليها النبي صلى الله عليه وسلم ثمة رجع فقال لعائشة حين رجع تخلها كما تمها رؤس الشياطين فقلت استخرجته فقال لا أما أنا فقد شفا لي الله وخشيت أن يثيب ذلك على الناس شئ ثمة دفينت البئر.

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِي أَحَدًا كَمَا إِذَا هَوَّنَا مَثَلْتُ عُقْدَ يَقُوبَ كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيَّ كَيْلٌ طَوِيلٌ فَا رَقْدَانِ اسْتَيْقِظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَ

إِلَّا أَصْبَحَ خَيْبَتِ النَّفْسِ كَسَلًا ۖ

۵۰۲۔ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا نَامَ لَيْلَهُ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أَدْنِيهِ ۖ قَالَ فِي أَدْنِيهِ ۖ

ہوتی ہے ورنہ بد باطنی اور دل میں ناپاکی لئے بوئے اٹھتا ہے  
۵۰۲۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے جریر نے حدیث بیان کی ان سے منصور نے، ان سے ابو وائل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں حاضر تھا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو تذکرہ فرمایا جو رات بھر دن چڑھتے تک پڑا سوتا رہا ہو، آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا آپ نے یہ فرمایا کہ کان میں ۖ

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا إِنِّي أَخَذْتُكُمْ إِذَا آتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بَسِمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَزَقْنَا وَلَكِنَّهُ يَضْرُكُ الشَّيْطَانَ ۖ

۵۰۳۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام بن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے ”اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔“ پھر اگر ان کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۖ

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ وَلَا تَحِثُّوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ الشَّيْطَانِ لَا آدَمِي آتَى إِلَيْتِ قَالَ هِشَامٌ ۖ

۵۰۴۔ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی انہیں عبدہ نے بخرونی بنیر ہشام بن عروہ نے انہیں ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب سورج طلوع ہو تو اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو جب تک دہلوری طرح ظاہر نہ ہو جائے اور جب غروب ہونے لگے تب بھی اس وقت تک کے لئے نماز چھوڑ دو، جب تک بالکل غروب نہ ہو جائے، اور نماز سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نہ پڑھو، کیونکہ یہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے (شیطان یا شیطان مجھے یقین نہیں کہ ہشام نے ان دو الفاظ میں سے کون سا لفظ استعمال کیا تھا) ۖ

۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى

۵۰۵۔ ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی ان سے عبد الوارث نے حدیث بیان کی ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے حمید بن ہلالی نے ان سے ابو صالح نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نماز پڑھنے میں کسی شخص کے سامنے سے کوئی گزرے تو اسے گزرنے سے روکنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ رکے۔ تو پھر روکنا چاہیئے اور اگر اب بھی نہ رکے تو اسے بدست روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے (لیکن نماز کے منافی کوئی عمل نہ کرنا چاہیئے) کیونکہ ایسا کرنے والا آدمی شیطان ہے (جو قصداً نماز کی آگے سے گزرتا ہے اور روکنے سے بھی نہیں رکتا) اور عثمان بن ہشیم نے بیان کیا ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صدقہ فطر کی حفاظت پر مجھے مامور کیا، ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے غلہ بھر کر لینے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اب تجھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا، پھر انہوں نے (تفصیل کے ساتھ) حدیث بیان کی (آخر الامر) اس پورے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لئے بیٹے لگو تو ایتر الکرسی پڑھ لیا کرو، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا، صبح تک، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی، اگرچہ وہ ہے جھوٹا، وہ شیطان تھا۔

۵۰۶۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی ان سے عقیل نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا، انہیں مروی ہے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس شیطان آتا ہے اور تمہارے دل میں پہلے تو یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی فلاں چیز کس نے پیدا کی اور آخر میں بات یہاں تک پہنچاتا ہے کہ خود تمہارے رب کو

کس نے پیدا کیا، جب اس حد تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیئے اور تصورات کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیئے۔

۵۰۷۔ ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث بیان کی، ان سے عقیل نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے، ان سے تمیمین کے مولیٰ ابن ابی یونس نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانے انہوں نے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے۔

اللہ علیہ وسلم إِذَا تَرَبَّعَ يَدَا أَحَدِكُمْ شَيْئًا وَهُوَ يَهْتَلِي فَلْيَسْتَعِزَّ فَإِنَّ أَبَىٰ فَلْيَسْتَعِزَّ فَإِنَّ أَبَىٰ فَلْيَسْتَعِزَّ فَإِنَّ أَبَىٰ هُوَ شَيْطَانٌ وَقَالَ عثمان ابن اَنهَيْتُمْ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْفَظُ زَكَاةَ رَمَضَانَ فَأَتَانِي أُنْتُ تَجْعَلُ يَحْشُرُ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَذْهَبَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَىٰ نِزَاشِكَ فَأَتَرَ الْكَرْسِيَّ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّىٰ تَصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ قَلْبَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ایک نگہبان مقرر ہو جائے گا اور شیطان تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا، صبح تک، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بات تو اس نے سچی کہی، اگرچہ وہ ہے جھوٹا، وہ شیطان تھا۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا أَمْ مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِزَّ بِاللَّهِ وَلْيَسْتَعِزَّ

کس نے پیدا کیا، جب اس حد تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنی چاہیئے اور تصورات کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیئے۔

۵۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ بَكِيرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ أَنَّ أَبَا لَهَبٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسَلِّطُ النَّسِيَّاتُ

**۵۰۸۔ حَدَّثَنَا** الحکم بن عیسیٰ حَدَّثَنَا سفيان  
حدثنا عمرو قال أخبرني سعيد بن جبدر قال  
قلت لابن عباس فقال حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ  
أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم  
يقول إِنَّهُ مُوسَى قَالَ لِقَتَا لَأَمِنَّا هَذَا عَنَا قَالَ  
أَرَأَيْتَ إِذَا أَوَيْتَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ  
وَمَا نَسَايْنِيهِ إِلَّا شَيْطَانٌ أَنَا أَذْكُرُكَ وَلَمْ  
يَجِدْ مُوسَى النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَا الْهَكَانَ الَّذِي  
أَمَرَ اللَّهُ بِهِ :

اسلام نے اس وقت تک کوئی ٹھکن محسوس نہیں کی جب تک اس حد سے نہ گزرتے جہاں کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا تھا :

**۵۰۹۔ حَدَّثَنَا** عبد الله بن مسلمة عن  
مالك عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر  
رضي الله عنهما قال رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَـ اِثْ  
الْفِتْنَةُ هَهُنَا اِثْ الْفِتْنَةُ هَهُنَا مِنْ حَيْثُ  
يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ :

**۵۱۰۔ حَدَّثَنَا** يحيى بن جعفر حَدَّثَنَا  
محمد بن عبد الله الانصاري حَدَّثَنَا ابن جريج  
قال أخبرني عطاء عن جابر رضي الله عنه عن  
النبي صلى الله عليه وسلم قال إِذَا اسْتَجْدَحَ آدُ  
كَانَ جُنْهُمُ اللَّيْلِ فَلَقُوا صَبِيًّا نَكَمُ فَإِنَّ الشَّيْطَانِ  
تَلْتَشِرُ حِينَئِذٍ قَدْ أَذْهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ  
فَحَلَوْهُمْ وَأَعْلَقَ بَابُكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَاطْلُفِ  
مُصْبَاحَكَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَأُوْكُ سِقَاثَكَ  
وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَخَيْرُ إِنَاءَةٍ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ  
وَلَوْ تَغَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْئًا :

**۵۱۱۔ حَدَّثَنَا** محمود بن غيلان حَدَّثَنَا  
عبد الرزاق أخبرنا معمر عن الزهري عن علي  
بن حسين عن صفية ابنة جُبَيِّ قَالَتْ كَانَ

**۵۰۸۔** ہم سے حمید بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث  
بیان کی ان سے عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے سعید بن جبدر نے خبر  
دی کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا  
کہ ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی مٹی انہوں نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ موسیٰ علیہ  
السلام نے اپنے رفیق سفر (یوشع بن نون) سے فرمایا کہ ہمارا کھانا لاؤ،  
اس پر انہوں نے بتایا کہ آپ کو معلوم بھی ہے، جب ہم نے چٹان پر  
پڑاؤ ڈالا تھا، تو میں مجھلی وہیں بھول گیا تھا (اور اپنے ساتھ نہ لاسکا تھا)  
اور مجھے سے یاد رکھنے سے صرف شیطان نے غافل رکھا، اور موسیٰ علیہ

**۵۰۹۔** ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن دینار نے حدیث بیان کی، ان سے مالک  
عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے کہ ہاں! فتنہ  
اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینک نکلتا ہے :

**۵۱۰۔** ہم سے یحییٰ بن جعفر نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبد اللہ  
انصاری نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے حدیث بیان کی کہا  
کہ مجھے عطائے خبر دی اور انہیں جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا، رات شروع ہوتے ہی اپنے بچوں کو اپنے پاس  
گھر میں جمع کر لیا کہ کیونکہ شیطان اسی وقت ہجوم کرنا شروع کرتے  
ہیں پھر رات کی کچھ تاریکی پھیل جائے تو انہیں چھوڑ دو دوسرے  
کے لئے پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرو، اللہ کا نام لے کر چراغ  
بجھا دو، پانی کے برتن اللہ کا نام لے کر دھک دو اور دوسرے برتن  
بھی اللہ کا نام لے کر دھک دو اور اگر دھکن نہ ہو تو عرض میں ہی کوئی  
چیز رکھ دو :

**۵۱۱۔** ہم سے محمود بن غیلان نے حدیث بیان کی ان سے عبد الرزاق  
نے حدیث بیان کی، انہیں معمر نے خبر دی انہیں زہری نے انہیں علی  
بن حسین نے اور ان سے ام المؤمنین صفیہ بنت حمی رضی اللہ عنہا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ  
زُورَهُ لَيْلًا فَحَدَّثَنِي ثُخْرُ قَمْتٍ فَأَنْقَلَبْتُ فَقَامَ  
مَعِيَ لَيْقَلْبَتَنِي وَكَانَ مَسْكَنَهَا فِي دَارِ اسَامَةَ بْنِ  
زَيْدٍ فَهَرَجَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْرِعَا فَقَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ رِسْلِكُمَا أَنْتُمَا  
صَفِيَّةَ بِنْتُ حَتَّى فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَعْرَى  
الْمَدِيرِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْدِرَ فِي تَلَوِّبِكُمَا  
سَوْءٌ أَذْ قَالَ شَيْئًا

### ۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ

الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
صُرٍّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبْتَانِ فَاخْذُهُمَا أَحْمَرُ وَجْهَهُ  
وَأَتَفَعْتُ أَوْ رَاجِعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً تُوقَاتِلُهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجْدُلُو  
قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ  
مَا يَجْدُلُ قَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ  
وَهَلْ بِي جُنُونٌ

### ۵۱۳۔ حَدَّثَنَا إِدْرَسُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا

مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ  
جَنَّبَنِي الشَّيْطَانُ وَجَنَّبَ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْتَنِي  
قَارِئٌ كَانَتْ بَيْنَهُمَا وَكَدَّ كَمْ يَضْرُكُ الشَّيْطَانُ  
وَكَمْ يُسَاطِعُ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے تو میں  
رات کے وقت آپ کی زیارت کے لئے (مسجد میں) آئی میں آپ سے  
باتیں کرتی رہی پھر جب واپس ہونے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپ حضور بھی  
مجھے چھوڑانے کے لئے کھڑے ہوئے ام المومنین کا مسکن اسامہ بن  
زید رضی اللہ عنہ کے مکان میں تھا اسی وقت دو انصاری صحابہ یہ  
گزرے۔ جب انہوں نے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیر تیر  
چلنے لگے آپ حضور نے ان سے فرمایا پھر جاؤ، یہ صیفہ بنت جحش ہیں ان  
دونوں صحابہ نے عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ دیکھا ہم بھی آپ  
کے بارے میں کوئی شبہ کر سکتے ہیں آپ حضور نے فرمایا کہ شیطان انسان  
کے اند خون کی طرح دوڑتا ہے اس لئے مجھے ڈر لگا کہ کہیں تمہارے دلوں  
میں بھی کوئی بُری بات پیدا نہ ہو جائے یا آپ نے (سوء کی بجائے) اشیاء فرمایا:

۵۱۲۔ ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی ان سے ابو حمزہ نے، ان  
سے اعمش نے، ان سے عدی بن ثابت نے اور ان سے سلیمان بن صرد  
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں بیٹھا ہوا تھا اور (قریب ہی) دو آدمی گالی گلوچ کر رہے تھے کہ میں  
میں ایک شخص کا چہرہ (غصے سے سرخ ہو گیا اور گردن کی رگیں معمول  
گئیں آپ حضور نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص  
اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر یہ شخص پڑھ لے (ترجمہ) میں  
پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان سے، تو اس کا غصہ جاتا رہے گا  
لوگوں نے اس پر اس سے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں  
کہ تمہیں شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے، اس نے کہا  
کیا میں کوئی دیوانہ ہوں!

۵۱۳۔ ہم سے آدم نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان  
کی، ان سے منصور نے حدیث بیان کی ان سے سالم بن ابی الجعد نے  
ان سے کرب بنی نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا  
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جب اپنی بیوی کے  
پاس جائے اور یہ دعاء پڑھ لے (ترجمہ) "اے اللہ! مجھے شیطان سے  
دور رکھیے، اور میری خواہ اولاد پیدا ہو اسے بھی شیطان سے دور رکھیے  
پھر اس قربت کے نتیجے میں اگر کوئی بچہ پیدا ہوگا تو شیطان اسے کوئی

عن كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ :

نعمان نہ پہنچا سکے گا اور نہ اس پر تسلط قائم کر سکے گا، شعبہ نے بیان کیا اور ہم سے المش نے حدیث بیان کی ان سے سالم نے ان سے کرب نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ حدیث کی طرح :

۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَرْثَدَةَ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي فَشَدَّ عَلَيَّ يَفْقَطُ الضَّلَاةَ عَلَيَّ فَأَمُكِّنِي اللَّهُ مِنْهُ فَذَكَرَ :

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تدرت دے دی، پھر حدیث (تفصیل کے ساتھ) ذکر کی :

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَوْسُفَ حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَدَّى بِالْقَبْلَةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ ضَوَاطٍ فَإِذَا أَقْبَضَ أَقْبَلَ فَإِذَا أَثَوَّبَ بِنَا أَدْبَرَ فَإِذَا أَقْبَضَ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الرَّاسِ وَوَلَدِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى لَا يَدْرِي أَثَلْتُهَا صَلَّى أَمْ أَرَبَعًا فَإِذَا الْحَرِيدُ ثَلَاثًا صَلَّى أَوْ أَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَةً فِي الشَّهْرِ :

۵۱۶۔ حَدَّثَنَا الْبُؤَيْسِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

عَنْ ابْنِ الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَمُ الشَّيْطَانُ فِي جَنْبَيْهِ بِاصْبِعِهِ حِينَ يُولَدُ فَيُغَيِّرُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَمُ قَطْعَتَيْنِ فِي الْحِجَابِ :

۵۱۴۔ ہم سے محمود نے حدیث بیان کی ان سے شبابہ نے حدیث

بیان کی، ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے محمد بن زیاد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھی اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ شیطان میرے سامنے آگیا تھا اور نماز تروانے کی بڑی کوششیں شروع کر دیں تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تدرت دے دی، پھر حدیث (تفصیل کے ساتھ) ذکر کی :

۵۱۵۔ ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے

حدیث بیان کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پشت پیچ کر بھاگتا ہے، گوز مارتا ہوا، لیکن جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آجاتا ہے پھر جب اقامت ہونے لگتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتا ہے اور آدمی کے دل میں دساؤں والے لگتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، یا بتعیر یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو بھی یاد نہیں رہتا کہ تین رکعت نماز پڑھی یا چار رکعت۔ ایسی صورت میں سجدہ سہو کرنا چاہیئے :

۵۱۶۔ ہم سے البؤیسی نے حدیث بیان کی انہیں شعبہ نے خبر دی

انہیں ابو الزناد نے، انہیں الأعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے اس کے پہلو میں کچھ کے لگاتا ہے سوا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے، کہ جب وہ کچھ کے لگائے گیا تو پر دے پر لگا آیا تھا :

لے یہ ”ولہ ضراط“ کا ترجمہ ہے، شدید گھبراہٹ اور انتہائی پریشان حالی کے بیان کے لئے بھی اس کا استعمال ہوتا تھا اور غالباً حدیث میں بھی اسی مفہوم کے لئے آیا ہے حقیقی معنی پر بھی محمول ہو سکتا ہے لیکن ہر حال مفہوم وہی ہو گا کہ انتہائی پریشان حالی میں بھاگتا ہے کہ پیچھے دیکھنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ یہ بتعیر اسی لئے اختیار کی گئی ہے تاکہ اذان سنتے ہی شیطان پر جو پریشانی اور گھبراہٹ کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اس کی تصویر سامنے آجائے :

**۵۱۷۔ حَدَّثَنَا** مالک بن اسماعیل حدثنا اسرائیل عن المغيرة عن إبراهيم عن علقمة قال قدمت اشامة فقلت من ههنا قالوا ابوالدرداء قال آفیکم الذی اجاره الله من الشیطان علی لسان نبیه صلی الله علیه وسلم ۚ فرمایا، اچھا جنہیں دعارضی اللہ عزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا ہے، وہ آپ میں سے ہی ہیں ۚ

**۵۱۷۔** ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے اسرائیل نے حدیث بیان کی ان سے میغرہ نے، ان سے ابراہیم نے اور ان سے علقمہ نے بیان کیا کہ میں شام پہنچا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں دعارضی میں سے کس کا قیام رہنما ہے لوگوں نے بتایا کہ ابو درداء کا، ابو درداء کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد علقمہ سے آپ نے دریافت کیا

**۵۱۸۔ حَدَّثَنَا** سلیمان بن محبوب حدثنا شعبۃ عن مغيرة. وقال الذی اجاره الله علی لسان نبیه صلی الله علیه وسلم یعنی عماراً قال وقال الميث حدثني خالد بن يزيد عن سعيد بن ابی ہلال عن ابی الاسود اخبرة عن عائشة رضی الله عنہا عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال الملائكة تنحذث فی العنان والعنان الغمام بالانوس یكون فی الارض فتسمع الشیاطین الکلمة فتقرها فی اذن الکاهن کما تقر القارورة ۚ فیزیدون معها مائة کذبة ۚ

**۵۱۸۔** ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی ان سے شعبہ نے حدیث بیان کی ان سے میغرہ نے (سابقہ سند کے ساتھ) کہ انہوں نے فرمایا، وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی شیطان سے اپنی پناہ میں لینے کا اعلان کیا تھا آپ کی مراد عمار رضی اللہ عنہ سے تھی ابیان کیا کہ لیت نے کہا کہ مجھ سے خالد بن یزید نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن ابی ہلال نے، ان سے ابوالاسود نے، انہیں مروہ نے خبر دی اور انہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ، عنان میں آپس میں کسی ایسے معاملے سے گفتگو کرتے ہیں جو زمین میں ہونے والا ہوتا ہے، عنان سے مراد بادل ہے تو شیاطین اس میں سے کوئی ایسا کلمہ سن لیتے ہیں اور وہی کلموں کے کان میں اس طرح لا کر ڈالتے ہیں جیسے خیشی میں کوئی چیز ڈالی جاتی ہے اور یہ کام ان میں سوجھوٹ ملا کر (لوگوں سے بیان کرتے ہیں)

**۵۱۹۔ حَدَّثَنَا** عاصم بن علی حدثنا ابی ذہب عن سعید المقبری عن ابیہ عن ابی هريرة رضی الله عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم قال التثاؤب من الشیطان فإذا تثاؤب أحدکم فلیرد له ما استطاع ۚ فإت أحدکم إذا قال هاضحک الشیطان ۚ

**۵۱۹۔** ہم سے عاصم بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن ابی وہب نے حدیث بیان کی ان سے سعید مقبری نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے پس جب کسی کو جمائی آئے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ جب (جمائی لیتے ہوئے) آدمی "ہا" کرتا ہے شیطان اس پر ہنستا ہے۔

**۵۲۰۔ حَدَّثَنَا** زکریاء بن یحییٰ حدثنا

اسے جس طرح جمائی کو شیطان کی طرف سے کہا گیا ہے، پھینک کی اسناد دوسری احادیث میں رحمان کی طرف سے کی گئی ہے، اور یہ ہے کہ جمائی سستی اور کسل کی علامت ہے جس سے شیطان خوش ہوتا ہے اس لئے اس کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے، کیونکہ خجائٹ اور برائیوں کی نسبت شیطان کی طرف ہوتی ہے دوسری طرف، اگر کسی بیماری کا نتیجہ نہ ہو تو عام حالات میں پھینک سے طبیعت میں نشاط اور جودت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کی نسبت رحمان کی طرف کی گئی، کیونکہ طبیات اور تمام اچھائیاں اللہ کی طرف منسوب ہیں ۚ

ابو اسامة قال هشام اخبرنا عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها قالت لما كان يوم اُحد هزم المشركون فصاح إبليس - اى عباد الله اُخْرِكُمْ فَرِيقَعْتَ اَوَّلَاهُمْ فاجتَلَدَتْ هِيَ وَ اُخْرَاهُمْ فنظر حذيفة فاذا هو بابيه اليهان فقال اى عباد الله ابى ابى نوالله ما احجزوا حتى تكلوا فقال حذيفة غفر الله لكم - قال عروة فما زالت فى حذيفة منه بقية خير حتى لحق بالله :

نے حدیث بیان کی کہا کہ ہشام نے ہمیں اپنے والد کے واسطے سے خبر دی ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ احد کی لڑائی میں جب مشرکین کو شکست ہو گئی تو ابلیس نے چلا کر کہا کہ اے اللہ کے بندو! یعنی مسلمانو! دشمن تمہارے پیچھے ہے۔ چنانچہ آگے کے مسلمان پیچھے کی طرف پل پڑے اور پیچھے والوں کو انہوں نے مارتا شروع کر دیا حدیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والد بیان رضی اللہ عنہ بھی پیچھے تھے انہوں نے ہتیر کہا کہ اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں! لیکن خدا گواہ ہے کہ لوگوں نے جب تک انہیں قتل نہ کر لیا نہ چھوڑا، بعد میں حدیفہ رضی اللہ عنہ نے صرف اتنا کہا کہ خیر، اللہ ہے اعزوہ نے بیان کیا کہ پھر حدیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے قاتلوں اللہ سے جا ملے۔

٥٢١- حَدَّثَنَا الحسن بن الربيع حدثنا  
 أبو الأحرص عن أشعث عن أبيه عن مسروق  
 قال قالت عائشة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّفَاتِ الرَّجُلِ فِي  
 الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَافُ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ  
 مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ

۵۲۱۔ ہم سے حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی ان سے ابو الاحوص نے حدیث بیان کی، ان سے اشعث نے ان سے ان کے والد نے ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک دست درازی ہے جو شیطان تمہاری نماز میں کرتا ہے۔

٥٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا  
الْهَرَوَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ

۵۳۲۔ ہم سے ابوالمغیرہ نے حدیث بیان کی ان سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے ان سے ان کے والد نے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے :

٥٣٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي  
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ التَّوْبَةُ الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْحِلْمُ  
مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَخَافُ  
قَلْبُهُ مِنْ عَنِّي سَارِهِ لَا يَتَعَوَّزُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا  
فَأَنْتَهَا لَا تَقْرُبُوا

۵۲۳۔ مجھ سے سلیمان بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی ان سے ابو الولید نے حدیث بیان کی ان سے الاوزاعی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابی قتادہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ان کے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی کہ یم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف ہے اس لئے کہ کوئی برا اور ڈرانا اور خواب دیکھے تو بائیں طرف تقوٰیٰ منھو کر کے اللہ کی شیطان کے شر سے پناہ مانگے اس وقت شیطان اسے کوئی



## نقصان نہ پہنچانے کا

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسُفَ

اخبرنا مالك عن سمي مولى ابى بكر عن ابى صالح عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له المئاة والحمد وهو على كل شئ قدير في يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتب له مائة حسنة ومحيط عنه مائة سيئة وكانت حررا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسي ولم يأت احدا بافضل مما جاء به الا احد عمل اكثر من ذلك

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

يعقوب بن ابراهيم حَدَّثَنَا ابى عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الحميد عن

عبد الرحمن بن زيد ان محمدا بن سعد بن ابى وقاص اخبره ان ابا له سعاد بن وقاص قال استاذت عمر على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده تساء من قرشي يكلمه ويفتكر ثم عذلية اقواتهم فلما استاذت عمر فممن يبتدرون الحجاب فاذا له رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك فقال عمر اضحك الله سنك يا رسول الله فقال عجبنت من هؤلاء اللاتي كنن عندي فلما سمعت صوتك ابتدرن الحجاب فقال عمر فانت يا رسول

الله كنت احق ان يهينن. ثم قال اي عذوات انفسهن اتعبنني ولا تهبن رسول الله صلى الله عليه وسلم قلن نعم انت اقسط و

۵۲۴۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوبکر کے مولى سمي نے انہیں ابوصالح نے اور انہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا (ترجمہ) "انہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے اور تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا سونیکیاں اس کے نامدا عمل میں لکھی جائیں گی، اس روز، دن بھر یہ دعا، شیطان سے اس کی گنہگاری کرتی رہے گی، تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس وقت تک اس سے زیادہ افضل عمل کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا جب تک وہ اس سے بھی زیادہ عمل نہ کرے۔

۵۲۵۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی، ان سے یعقوب

بن ابراہیم نے حدیث بیان کی ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی ان سے صالح نے، ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہا کہ مجھے عبد الحمید

بن عبد الرحمن بن زید نے خبر دی انہیں محمد بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی اور ان سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی، اس وقت چند قریشی خواتین (ازواج مطہرات) آپ کے پاس بیٹھی آپ سے گفتگو کر رہی تھیں اور آپ سے (نفقہ میں) اضافہ کا مطالبہ کر رہی تھیں، خوب آواز بلند کر کے لیکن جوں ہی عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی، ازواج مطہرات جلدی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی (عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو آں حضور مسکرا رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو راضی اور خوش رکھے، یا رسول اللہ! آں حضور نے فرمایا کہ مجھے ان پر تعجب ہوا، ابھی ابھی میرے پاس تھیں لیکن جوں ہی تمہاری آواز سنی تو پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ گئیں، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، لیکن آپ، یا رسول اللہ! زیادہ اس کے مستحق تھے کہ

أَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَقِيلُ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَائِكًا  
فَجَا إِلًا سَلَكَ فَنَجَا غَيْرَ فَجَاكَ ۝

آپ سے یہ دڑتیں پھر انہوں نے کہا، اے اپنی جانوں کی دشمن! مجھ سے تو تم دڑتی ہو لیکن آں حضورؐ سے نہیں دڑتیں (ازواجِ مطہرات بولیں کہ واقعہ یہی ہے، کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف بہت سخت گیر ہیں آں حضورؐ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، اگر شیطان بھی کہیں راستے میں تم سے مل جاتا ہے تو اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْرَةَ قَالَ  
حَدَّثَنِي ابْنُ ابِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَاحِطٍ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ آرَاكَ أَخَذَكَ مِنْ مَتَابِعِهِ  
فَتَوَضَّأَ فَلَيْسَتْ تَنَشَّرُ لَدُنَّا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ  
عَلَى خَيْشُومِهِ ۝

۵۲۴۔ ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن حازم نے حدیث بیان کی ان سے یزید نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عیسیٰ بن طلحہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور پھر وضو کرے تو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا چاہیے، کیونکہ شیطان رات بھر اس کی ناک کے سرے پر رہتا ہے۔

بَابُ ۲۹۴ - ذِكْرُ الْحَيِّ وَثَوَائِبِهِمْ  
وَعَقَابِهِمْ لِقَوْلِهِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ  
أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ  
عَلَيْكُمْ آيَاتِي إِلَى قَوْلِهِ عَمَّا يَعْلَمُونَ  
بِخُسَا. تَقْصَا. قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوا  
بَيْتَهُ وَبَيِّنَ الْجَنَّةِ كَسْبًا قَالَ كُفَّارُ  
تَرْشِيهِ الْمَلَائِكَةِ بُنَا اللَّهُ وَأَمَّا تَدُ  
بَنَاتُ سَكَرَاتِ الْجِنِّ قَالَ وَلَقَدْ  
عَلِمَتِ الْجَنَّةُ أَنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ  
سَتَحْضَرُ لِلْحِسَابِ بِجَنَدٍ مُحْفَرُونَ  
عِنْدَ الْحِسَابِ ۝

۲۹۴۔ جنوں کا ذکر، ان کا ثواب اور ان پر عقاب !!!  
اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں کہ ”اے معشرِ جن  
و انس! کیا انبیاء تمہارے پاس میری نشانیاں بیان  
کرنے کے لئے نہیں آئے“ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”عما یعلمون“  
تک (قرآن مجید میں) بَخْسًا۔ بمعنی نقص ہے مجاہد نے  
(قرآن کی آیت) وجعلوا بینه وبين الجنة  
نسبًا کے متعلق فرمایا کہ کفار قریش کہا کرتے تھے کہ ملائکہ  
اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور جنوں کے سرداروں کی بیٹیاں  
ان کی مائیں ہیں (اس کی تردید میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
کہ ”فرشتوں کو خوب معلوم ہے کہ یہ کفار حاضر کئے جائیں  
گے“ یعنی حساب کے لئے (اللہ کے حضور) حاضر ہوں گے

جنہ محضرون سے مراد بھی حساب کے وقت حاضر ہونابے۔

۵۲۵۔ ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے مالک نے ان سے  
عبدالرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ انصاری نے  
اور انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ ان سے ابو سعید خدری رضی اللہ  
عنہ نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ تم بکریوں کے ساتھ جنگل و بیابان کی  
زندگی کو پسند کرتے ہو اس لئے جب کبھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ كُنَّا إِذَا تَحَبَّبْنَا الْعَنَمَ وَالْبَادِيَةَ

فَإِذَا كُنْتَ فِي غَتِيكَ وَبَادِيَتِكَ فَادْنُتْ بِإِصْبَلَا  
فَارْقَعْ صَوْتَكَ بِالْقِدَا عِ قِيَانَهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى  
صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حَتَّى وَلَا رَيْشُ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا  
شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ  
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

کسی بیان میں موجود ہوا اور وقت ہونے پر نماز کے لئے اذان  
دو نو، اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کیا کرو، کیونکہ مؤذن  
کی آواز اذان کو جہاں تک بھی کوئی انسان، جن یا کوئی چیز بھی سنے  
گی تو قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی، ابو سعید رضی اللہ  
عنه نے فرمایا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنی تھی :

## باب ۲۹۶۔ وَقَوْلُ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَإِذَا

صَوْنًا إِلَيْكَ تَفَرًّا مِنَ الْحَيَاتِ إِلَى قَوْلِهِ  
أَوَّلُكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ مُضَرَّفًا - مُعَدَّلًا  
صَرَفْنَا أَيْ وَجَّهْنَا :

## باب ۲۹۷۔ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى وَبَثَّ فِيهَا

مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثَّجَانِ  
الْحَيَّةُ الشَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَاتُ  
أَجْنَأَسٌ - الْجَانُ وَالْأَقَامِيُّ وَالْأَسَاوِدُ -  
أَخَذَ بِنَاصِيَتَيْهَا - فِي مُلْكِهِ دَسْلُطَانِهِ  
يُقَالُ - صَافَاتٍ - بَسْطَ أَجْنَعَتَيْهِنَّ يَقْبِضَنَّ  
يَضْرِبَنَّ بِأَجْنَعَتَيْهِنَّ :

۲۹۶۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور جب ہم نے آپ  
کی طرف جنوں کی جماعت کا رخ کر دیا اللہ تعالیٰ کے  
ارشاد ”اولئك في ضلال مبين“ تک مصرف بمعنی  
لوٹنے کی جگہ صرفنا یعنی ہم نے رخ کر دیا :

۲۹۷۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ”اور پھیلا دیئے ہم نے زمین  
پر ہر طرح کے جانور“ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ  
(قرآن مجید میں لفظ) ثعبان ترجمان کے لئے آتا ہے  
ساپوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں اجان، افعی  
اور اسود (وغیرہ) (آیت میں) أَخَذْنَا صِلَتَهَا  
سے مراد اس کے زیر فرمان اور زیر حکم ہونا ہے صافات  
بمعنی اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے یقبضن بمعنی  
اپنے بازوؤں کو پھر پھرتے ہوئے :

## ۵۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

هشام بن يوسف حَدَّثَنَا معمر بن الزهرى عن  
سالم بن عبد الرحمن بن عمر رضي الله عنهما انه سمع  
النبي صلى الله عليه وسلم يخطب على المنبر  
يقول اقتلوا الحيات واقتلوا اذا الطفيتين  
والا بتر قاصمهما يطمس البصر ويسقطان  
الحبل قال عبد الله قبيتنا انا اطارد حيلة  
لا قتلها فنادى ابو كبا بة لا تقتلها فقلت  
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر  
بقتل الحيات قال انه تمى بعد ذلك عن  
ذوات البسوت وهى العواصر - وقال عبد الرزاق

۵۲۸۔ ہم سے عبد اللہ بن محمد نے حدیث بیان کی ان سے ہشام بن  
یوسف نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے  
زہری نے ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں  
نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرما  
رہے تھے کہ ساپوں کو مار ڈالو (خصوصاً) ان کو جن کے سروں پر  
دو نقطے ہوتے ہیں۔ اور دم بریدہ سانپ کو بھی، کیونکہ یہ دونوں آنکھ  
کی روشنی تک کو زائل کر دیتے ہیں (اگر آدمی کی نظر ان پر پڑ جائے) اور  
حمل تک گرا دیتے ہیں (اگر کوئی عورت انہیں دیکھ لے) عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش  
کر رہا تھا کہ مجھ سے ابو لہبہ رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ مارنے  
میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ساپوں کو مارنے کا حکم

دیا تھا لیکن انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر ان حضوڑ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا، ایسے سانپ عوام کہتے ہیں اور عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے بیان کیا اور ان سے نہری کے کہ پھر مجھے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ خطیب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ خطیب کے ساتھ معمر کی متابعت یونس، ابن عیینہ، اسحاق کلبی اور زبیدی نے کی۔ صالح، ابن ابی حفصہ اور ابن جمع نے نہری کے واسطے سے بیان کیا ان سے سالم نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مجھے ابولبابہ اور زید بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بتایا:

۲۹۸۔ مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ وہ بکریاں ہوتی

جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹی پر لے کر چلا جائے گا،

۵۲۹۔ ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی ان سے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ آئے گا جب مسلمان کا سب سے عمدہ سرمایہ اس کی وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور وادیوں میں لے کر چلا جائے گا تاکہ اس طرح اپنے دین و ایمان کو فتنوں سے بچالے:

۵۳۰۔ ہم سے محمد عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں ابوالزناد نے، انہیں العرج نے اور انہیں ابوسریہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی بنیاد مشرق میں ہے اور فخر اور تکبر گھوٹے والوں، اونٹ والوں، اور کسانوں میں ہوتا ہے جو (عموماً) گاؤں کے رہنے والے ہوتے ہیں لیکن بکری والوں میں مسکینت ہوتی ہے:

عن معمر قرانی أبو لبابة أوزيد بن الخطاب  
وتابعه يونس وابن عيينة وإسحاق الكلبى  
والزبيدي وقال صالح وابن أبي حفصة وابن  
مجمع عن الزهري عن سالم عن ابن عمر  
أبو لبابة أوزيد بن الخطاب:

باب ۲۹۸۔ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمُهُ

يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ:

۵۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ

قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُونُسُكَ إِنَّ  
يَكُونُ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمُهُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ  
الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْتَرِبُ بِهَا مِنْ الْفَتَنِ

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ تَعَوُّدُ الْبَشَرِ وَالْفَخْرُ  
وَالْخَيْلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْقَدَّادِينَ  
أَهْلِ الْبُؤْسِ وَاسْتِكْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ:

لے حدیث کے ظاہری الفاظ سے تعمیم مفہوم ہوتی ہے، لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ممانعت خاص مدینہ منورہ کے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے آئی ہے بعض حضرات نے شہروں کے مکانات میں رہنے والے سانپ کو مارنے کی حد تک ممانعت کی تعمیم کی ہے بہر حال ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ عموماً گھروں کے سانپ جنات ہوتے ہیں جو کبھی کبھی سانپ کی صورت تشکی ہو جاتے ہیں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ ان حضوڑ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان گھروں میں رہنے والے سانپ عوام ہوتے ہیں، اس لئے جب تم انہیں دیکھو تو تین (ترتیباً) انہیں متنبہ کرو اگر اس کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو انہیں مار ڈالو:

**۵۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ**  
اسماعیل قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو  
ابن مسعود قال اشار رسول الله صلى الله عليه وسلم  
بِيَدِهِ تَحَوُّ الِيمَنِ فَقَالَ اَلْاِيْمَانُ يَمَانٌ هَهُنَا اَلَا  
اِنَّ الْقِسْوَةَ وَغِلْظَ الْقُلُوبِ فِي الْقَدَّادِيْنَ عِنْدَ  
اصْحٰوْلِ اَذْنَابِ الْاِزِيلِ حِيْنَئِذٍ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ  
فِي رَيْبَعَةٍ وَمَضَرٍ

**۵۳۱۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث  
بیان کی ان سے اسماعیل نے بیان کیا کہ مجھ سے قیس نے حدیث بیان  
کی اور ان سے عقبہ بن عمرو ابوسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے  
فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے، یمن میں! ہاں، اور قساوت اور سخت دلی  
اس طرف ہے جدھر سے شیطان کے دونوں سینگ طلوع ہونے ہیں  
دسویں کے طلوع کے وقت، مشرق کی طرف سے (قبیلہ ربیعہ اور  
مضر کے کسانوں میں، ان کی اونٹنوں کی دم کے پیچھے)۔

**۵۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ**  
جعفر بن ربیعۃ عن الاعرج عن ابی ہریرۃ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ اِذَا سِغْتُمْ مِيَاهَ الدِّيَابَةِ فَسَاوُوا اللهَ  
مِنْ قُضَلِهِمْ فَاَنْتَهَارَتْ مَلَكًا وَاِذَا سِغْتُمْ  
نُفُوقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهُ  
رَاٰى شَيْطَانًا

**۵۳۲۔** ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی ان سے لیث نے حدیث  
بیان کی ان سے جعفر بن ربیعہ نے ان سے الاعرج نے ان سے ابوہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مرغ کو  
بانگ دیتے سنا کرو (دسمح کے وقت) تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل  
کے لئے دعا کیا کرو، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (بانگ دیتا ہے) اور  
جب گدھے کی آواز سنتو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو، کہ وہ شیطان  
کو دیکھ کر (آواز دیتا ہے)

**۵۳۳۔ حَدَّثَنَا اسْحٰقُ الْخَبَرَاتُ عَنْ**  
ابن جریج قَالَ اخْبَرَنِي عطاء سمع جابر بن  
عبدالله رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى  
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوَامَيْتُمْ  
فَلِكُفُوْا صِيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ تَنْتَشِرُ حِيْثُ  
فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الدَّلِيلِ فَخَلَوْهُمْ ، وَ  
اغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اللهَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا . قَالَ وَ اخْبَرَنِي عمر بن دينار  
سمع جابر بن عبد الله نَحْوَ مَا اخْبَرَنِي عطاء  
وَلَمْ يَذْكُرُوْا اذْكُرُوا اللهَ

**۵۳۳۔** ہم سے اسحاق نے حدیث بیان کی انہیں روح خبر دی  
انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عطاء نے خبر دی اور انہوں نے  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا، جب رات کی تاریکی محیط ہونے لگے یا آپ نے یہ فرمایا کہ جب  
شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس بلا لیا کرو، کیونکہ شیطان  
اسی وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو انہیں چھوڑ  
دو (سونے، کھانے وغیرہ کے لئے) اور دروازے بند کر لو اور اللہ کا ذکر  
کرو، کیونکہ شیطان کسی بند دروازے کو نہیں کھولی سکتا، بیان کیا  
اور مجھے عمر بن دینار نے خبر دی کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ  
عنہ سے بیعتہ اسی طرح حدیث سنی تھی جس طرح مجھے عطاء نے خبر دی تھی  
البتہ انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ اللہ کا ذکر کرو۔

**۵۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا**  
وَهْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابی ہریرۃ  
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**۵۳۴۔** ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، ان سے وہب  
نے حدیث بیان کی، ان سے خالد نے، ان سے محمد نے اور ان سے ابوہریرہ  
رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی اسرائیل کا

ایک طبقہ (مسخ ہونے کے بعد) ناپید ہو گیا کچھ معلوم نہیں ان کا کیا ہوا، میرا تو خیال ہے کہ انہیں چوہے کی صورت میں مسخ کر دیا گیا تھا چوہوں کے سامنے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے، لیکن اگر بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتے ہیں، پھر میں نے یہ حدیث کعبہ جبار سے بیان کی تو انہوں نے (حیرت سے پوچھا) کیا واقعی آپ نے اس حضور سے یہ حدیث سنی ہے؟ کئی مرتبہ انہوں نے یہ سوال کیا میں اس پر بولا، کیا کوئی میں نے تو راایت پڑھی ہے کہ اس میں سے دیکھ کر بیان کر دوں گا)

۵۳۵۔ **حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَفِيرٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ** وہب قال حدثني يونس عن ابن شهاب عن عروة يحدث عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للوزع المفويسق ولحم اسعد امر بقتله - وزعم سعد بن ابى وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بقتله ۵۳۵۔ ہم سے سعید بن عفر نے حدیث بیان کی ان سے ابن وہب نے بیان کیا ان سے یونس نے حدیث بیان کی ان سے ابن شہاب نے ان سے عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ موزی (فویسق) ہے لیکن میں نے آپ سے اسے مار ڈالنے کا حکم نہیں سنا تھا اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے تھے کہ اس حضور نے اسے مار ڈالنے کا حکم دیا تھا:

۵۳۶۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَفِيٍّ** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ أُمِّ شَرِيكٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِي عَفِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَدْرَاعِ ۵۳۶۔ ہم سے محمد بن ابی عفی نے حدیث بیان کی انہیں ابن عیینہ نے خبر دی ان سے عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ نے حدیث بیان کی ان سے سعید بن المسیب نے اور انہیں ام شریک رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا:

۵۳۷۔ **حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتُلُوا ذَا الطَّفِيفَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَصَلَ ۵۳۷۔** ہم سے عبد بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سانپ کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں اسے (اگر وہ کہیں مل جائے تو) مار ڈال کر دو، کیونکہ وہ اندھا بنا دیتے ہیں اور حمل کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں:

۵۳۸۔ **حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْطَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيدُ الْبَقَرَ وَيَذْهَبُ الْحَمَلُ ۵۳۸۔** ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے حدیث بیان کی ان سے ہشام نے بیان کیا ان سے ان کے والد نے حدیث بیان کی اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دم بریدہ سانپ کو مار ڈالنے کا حکم دیا ..... تھا اور فرمایا تھا کہ بینائی کو نقصان پہنچاتا ہے اور حمل کو ساقط کر دیتا ہے:

## ۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا

ابن ابی عدی عن ابی یونس القشیری عن ابن ابی ملیکہ ان ابن عمر کان یقتل الحیات ثم نہی قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہدم حارطا کہ فوجد فیہ سیدۃ حیۃ فقال انظروا این هو فنظروا فقال انزلوا فکنت اثمکما لذلک فلیت ابابابۃ فآخبر فی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقتلوا الجنۃ الا کل ابرؤذنی طفیتین فآتہ یسقط الولد ویذهب البصر فآفتاکوہ

بریدہ سانپ کے جس کے سر پر دو نقطے ہوتے ہیں کہ یہ حمل کو ساقط کر دیتا ہے اور آدمی کو اندھا بنا دیتا ہے اس لئے اس سانپ کو مار ڈالو

## ۵۴۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا

جریر بن حازم عن نافع عن ابن عمر انه کان یقتل الحیات فحدثہ ابولبابۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن قتل جنۃ البیوت فامسک عنہا

## باب ۲۹۹۔ اِذَا وَقَعَ الدِّيَابُ فِي

شُرَابٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ وَخَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ قَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ

## ۵۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَّيعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ قَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحَدَّيَا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

## ۵۳۹۔ ہم سے عمر بن علی نے حدیث بیان کی ان سے ابن عدی نے

حدیث بیان کی ان سے ابو یونس قشیری نے، ان سے ابن ابی ملیکہ نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے لیکن بعد میں انہیں مارنے سے منع کرنے لگے تھے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گردانی تو اس میں سے ایک سانپ کی کینچلی نکل، اُن حضور نے فرمایا کہ اب تلاش کرو، سانپ کہاں ہے، صحابہ نے تلاش کیا (اور وہ مل گیا) تو اُن حضور نے فرمایا کہ اسے مار ڈالو، میں بھی اسی وجہ سے سانپوں کو مار ڈالا کرتا تھا، پھر میری ملاقات ایک دن ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، سانپوں کو نہ مار کرو، سو آدم کو ساقط کر دیتا ہے اور آدمی کو اندھا بنا دیتا ہے اس لئے اس سانپ کو

## ۵۴۰۔ ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے جریر

بن حازم نے حدیث بیان کی اور ان سے نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سانپوں کو مار ڈالا کرتے تھے (جب بھی انہیں موقع مل جاتا) پھر ان سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں کے سانپوں کو مارنے سے منع کیا تھا اس لئے انہیں نہ مارا کیجئے

## ۲۹۹۔ اگر کسی کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اسے

ڈوبلینا چاہیئے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے پر میں (ان جراثیم سے پیدا ہونے والی بیماری کی) شفاء ہوتی ہے اور پانچ جانور موزی ہیں، انہیں حرم میں مارا جاسکتا ہے

## ۵۴۱۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے یزید بن زریع

نے حدیث بیان کی، ان سے معمر نے حدیث بیان کی ان سے زہری نے ان سے عروہ نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور موزی ہیں، انہیں حرم میں مارا جاسکتا ہے، چوہا، بچھو، چیل، کوا، اور کاٹ لینے والا کتا

۵۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
اخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ  
مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحَرَّمٌ فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ  
الْعَقْرَبُ وَالْفَارَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ  
وَالْجِدَاةُ

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَفَعَهُ قَالَ خَبَرْتُ دَاوُدَ بْنَ الْإِسْفِيقَةَ  
وَإِسْفِقُو الْأَيْتَابَ وَالْكَفْمُ صَبِيحًا نَكَحْتُ عِنْدَ الْعَشَاءِ  
قَاتَ لِلْجَبِّ انْتِشَارًا وَحَطَطَةً وَأَطْفُو الْمَصَابِيحَ  
عِنْدَ التَّرْقَادِ قَاتَ الْقَوَيْسِيَّةَ رُبَّمَا اجْتَرَتْ الْقَيْلَةَ  
فَأَخْرَجَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جَرِيرٍ وَجِيبٌ  
عَنْ عَطَاءٍ قَاتَ الشَّيْطَانَ

کو جلا دیتا ہے۔ ابن جریر اور جیب نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا کہ "بعض اوقات شیطان" (یعنی لفظ فوسیق یعنی

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا  
يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ  
فَنَزَلَتْ الْمُرْسَلَاتُ عُرْفًا قَائِمًا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ  
فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حِمَةٌ مِنْ حُجْرِهَا فَأَبْتَدَرْنَا  
هَذَا نَقْتَلُهَا فَسَبَقْنَا فَدْخَلَتْ فِي حُجْرِهَا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيَّتُ  
تَسَدَّكُمْ كَمَا وَقِيَّتُمْ شَرَّهَا۔ وَعَنْ إِسْرَائِيلَ  
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فَيْدِ رُبْعَةٍ  
وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَعْمَرَةَ وَقَالَ حَفْصُ

۵۴۲۔ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی انہیں مالک  
نے خبر دی، انہیں عبد اللہ بن دینار نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر  
رضی اللہ عنہما نے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پانچ جانور  
ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص حالت احرام میں بھی مار ڈالے تو  
اس کے لئے کوئی مضائقہ نہیں، بچھو، چوہا، کاٹ لینے والا کتا،  
کوا، اور چیل :

۵۴۳۔ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی ان سے حماد بن زید نے حدیث  
بیان کی ان سے کثیر نے ان سے عطاء نے اور ان سے جابر بن عبد اللہ  
رضی اللہ عنہ نے، بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کہ آپ نے فرمایا  
برتنوں کو دھک لیا کرو، شیشیوں (کے منہ) کو باندھ لیا کرو، دروازے  
بند کر لیا کرو اور اپنے بچوں کو اپنے پاس جمع کر لیا کرو، شام ہوتے ہی  
کیونکہ شیطان اسی وقت (روئے زمین پر) پھیلے ہیں اور دست  
درازی کرتے ہیں۔ اور سوتے وقت چراغ بجھا لیا کرو، کیونکہ موزی  
(چوہا) بعض اوقات جلتی بتی کو کھینچ لائے اور اس طرح گھر والوں  
کو جلا دیتا ہے۔ ابن جریر اور جیب نے عطاء کے واسطے سے بیان کیا کہ "بعض اوقات شیطان" (یعنی لفظ فوسیق یعنی

۵۴۴۔ ہم سے عبدہ بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی انہیں یحییٰ بن  
آدم نے خبر دی، انہیں اسرائیل نے، انہیں منصور نے انہیں ابراہیم  
نے، انہیں علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے  
بیان کیا کہ (مقام منی میں) ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
ایک غار میں قیام کئے ہوئے تھے کہ آیت "والمرسلات عرفاً، نازل  
ہوئی۔ ابھی ہم آں حضور کی زبان مبارک سے اسے سیکھ رہے  
تھے کہ ایک سانپ ایک سوراخ سے نکلا، ہم اسے مارنے کے لئے آگے  
بڑھے لیکن وہ بھاگ گیا اور اپنے سوراخ میں داخل ہو گیا، آنصو  
نے اس پر فرمایا، تمہارے ضرر سے وہ اسی طرح، جیسے تم اس کے ضرر  
سے محفوظ رہے اور اسرائیل سے روایت ہے ان سے اعمش نے ان  
سے ابراہیم نے ان سے علقمہ نے اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ  
نے اسی طرح بیان کیا، کہا کہ ہم آں حضور کی زبان سے آیت تازہ



والبومعاویۃ وسلیمان بن قورم عن الاعمش  
عن ابراہیم عن الاسود عن عبد اللہ :  
سے بیان کیا ان سے ابراہیم نے، ان سے اسود نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے :

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَسَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ أَمْرًا النَّارِ هَرَّةً رُبَطَتْهَا قَائِمٌ تَطْعَمُهَا وَلَمْ تَدْعَ تَأْكُلْ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ التَّرَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَكَدَّ غُتَّهُ نَمْلَةً فَأَمَرَ بِجَهَارَةٍ فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا ثَمَرًا مَرَبِيئِيًّا فَأَخْرَقَ بِالْثَمَرِ فَأَدْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً :

اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ آپ نے ایک ہی چیونٹی پر اکتفا کیوں نہیں کیا (جس نے کاٹا تھا، مگر صرف اسے ہی ملنی چاہیے تھی)۔  
۳۔ جب کبھی کسی کے مشروب میں پڑ جائے تو اسے ڈولینا چاہیے  
کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری (کے جراثیم) ہوتے ہیں  
اور دوسرے میں اس کی سفار ہوتی ہے :

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَسَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ أَمْرًا النَّارِ هَرَّةً رُبَطَتْهَا قَائِمٌ تَطْعَمُهَا وَلَمْ تَدْعَ تَأْكُلْ مِنْ خِشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ :

۱۹ جلد دوم

جراثیم) ہوتے ہیں اور دوسرے میں اس کی شفا ہوتی ہے :

۵۴۸۔ ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی ان سے اسحاق ازرق نے حدیث بیان کی ان سے عوف نے حدیث بیان کی ان سے حسن اور ابن سیرین نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فاحشہ عورت کی اس وجہ سے مغفرت ہو گئی تھی کہ وہ ایک کتے کے قریب سے گزر رہی تھی جو ایک کنویں کے قریب کھڑا پانی رہا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پیاس کی شدت کی وجہ سے ابھی مر جائے گا اس عورت نے اپنا جونا نکالا اور اس میں اپنا دوپٹہ باندھ کر اس کے لئے پانی نکالا اور

کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی تو اس کی مغفرت اسی عمل کی وجہ سے ہو گئی تھی !

۵۴۹۔ ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی ان سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے زہری سے اسی طرح (سن کر) یہ حدیث یاد کی تھی، جیسے تم یہاں موجود ہو (انہوں نے بیان کیا کہ) مجھے عبید اللہ نے خبر دی، انہیں ابن عباس نے اور انہیں ابو طلحہ رضی اللہ عنہم نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فرشتے ان گھروں میں نہیں داخل ہوتے جن میں کتا یا تصویر ہو :

۵۵۰۔ ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی انہیں مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو مارنے کا حکم دیا تھا :

۵۵۱۔ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی ان سے ہمام نے حدیث بیان کی ان سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ نے حدیث بیان کی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کتا پالتا ہے، اس کے عمل نیک سے روزانہ ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے (ثواب) کا کھیت کے لئے

لے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے لئے یا گھر بار کی رکھوالی کے لئے کتے پالنے کی اجازت دی تھی، مخدثین نے لکھا ہے کہ پاگل یا جو کتے انسانوں کے دشمن ہوں اور کاٹنے کے لئے دوڑتے ہوں انہیں آپ نے مارنے کا حکم دیا تھا، آپ کی مراد تمام کتوں سے نہیں تھی اصل بات یہ ہے کہ اسلام کی نظر میں کتا ایک بدترین مخلوق ہے اور صرف مجبوریوں کی صورت میں ہی اسے برداشت کیا گیا ہے اس لئے حتی الامکان اسے دور رکھنے کی تاکید کی گئی ہے :

کاء وَالْآخَرَى شِفَاءً  
۵۴۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا  
اسحاق الأزرق حدثنا عوف عن الحسن وابن  
سيرين عن ابى هريرة رضى الله عنه عن  
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال غُفِرَ  
لِامْرَأَةٍ مُّوَسَّسَةٍ مَّرَّتَ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ  
يَلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَتَرَعَتْ حَقًّا  
فَأَوْقَعَتْهُ بِخِمَارِهَا فَتَرَعَتْ كَرُمِ الْمَاءِ فَعَفَّرَ  
لَهَا مِنْ ذَلِكَ :

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزَّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هَهُنَا  
أَخْبَرَنِي عَبِيدَةُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ طَلْحَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ  
۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَوْسُفَ أَخْبَرَنَا  
مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ  
بِقَتْلِ الْكِلَابِ :

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا  
هَمَامٌ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا يَنْقُصُ مِنْ  
عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ مَا شِئِنَا :

یا موبیشی کے لئے جو کئے پائے جائیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں :  
**۵۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ**  
**حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ**  
**قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ مَسْعُ سَفِيَانُ**  
**بْنِ أَبِي ذُهَيْرٍ الشَّنَوَيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا**  
**لَا يَعْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا مَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ**  
**كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٍ فَقَالَ السَّائِبُ أَنْتَ سَمِعْتَ**  
**هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**  
**إِنِّي وَرَبِّ هَذَا الْقِبْلَةِ :**

**۵۵۲۔** ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی ان سے سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھے یزید بن خصیفہ نے خبر دی کہا کہ مجھے سائب بن یزید نے خبر دی انہوں نے سفیان بن ابی زہیر شنوی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ بیان فرما رہے تھے کہ جس نے کوئی کتا یا لالہ تو پالنے والے کا مقصد کھیت کی حفاظت تقیٰ اور نہ مویشیوں کی، تو روزانہ اس کے عملِ خیر میں سے ایک قیراط (ٹوپ) کی کمی ہو جایا کرے گی، سائب نے پوچھا، کیا آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی، انہوں نے فرمایا ہاں، اس قبلہ کے رب کی قسم، (میں نے خود سنا تھا) :

## كِتَابُ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

### ذَكَرْنَا نَسْبًا عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

**بَابُ ۳۔ خَلَقَ آدَمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ**  
**وَذُرِّيَّتَهُ مَلْصَالٍ - طِينٌ خُلِيطَ بِرَمْلِ**  
**فَصَلَصَلْ كَمَا يُصَلِّصِلُ الْفَخَّارُ. وَيُقَالُ**  
**مُنْتِنٌ يُرِيدُونَ بِهِ صَلَّ - كَمَا يُقَالُ مَرَّ**  
**الْبَابُ وَمَرَّ مَرَّ عِنْدَ الْأَخْلَاقِ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ**  
**فَمَرَّتْ بِهِ اسْتَمَرَّ بِهَا الْحَنْلُ فَأَتَمَّتْهُ**  
**أَنْ لَا تَسْجُدَ أَنْ تَسْجُدَ :**

**۱۔ ۳۔** حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کی پیدائش (قرآن مجید میں لفظ) مَلْصَالٍ کے معنی ایسی مٹی کے ہیں جس میں ریت ملا یا گیا ہو، اور وہ اس طرح بجنے لگے جیسے کچی ہوئی مٹی بجتی ہے مُنْتِنٌ بولتے ہیں اور اس سے صَلَّ مراد لیتے ہیں (اور اس کا مضاعف صَلَصَلْ ہے، اسی کے ہم معنی) کہتے ہیں۔ صر الباب اور صر (مضاعف کر کے) دروازہ بند کرتے وقت

کی آواز کے لئے، جیسے کَبْكَبْتُهُ، کَبْكَبْتُهُ کے معنی میں ہے (تضعیف اور بغیر تضعیف کے)۔ (قرآن مجید میں) مَرَّتَاتٍ بہ کے معنی یہ ہیں کہ (تو) علیہا السلام، ایامِ حمل گزرتی رہیں یہاں تک کہ دن پورے کر لئے۔ اَنْ لَا تَسْجُدَ کے معنی میں ان تَسْجُدَ کے ہے :

**بَابُ ۳۔ تَوَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ**  
**رَبُّكَ لِلْمَلَأِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ**  
**خَلِيفَةً قَالِ ابْنُ عَبَّاسٍ - كَتَمَ عَلَيْهَا،**  
**حَافِظٌ، إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ. فِي كَبَدٍ - فِي**

**۲۔ ۳۔** اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (قرآن مجید میں) "كَتَمَ عَلَيْهَا حَافِظٌ" إِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ

# تفاسیر و علوم قرآنی اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر دارالاشاعت کی مطبوعہ مستند کتب

## تفاسیر و علوم قرآنی

تفسیر عثمانی ہدایہ فی موانع البیِّنات جلد ۱	مولانا ابوالوفاء محمد امجد علی خان صاحب دارالافتاء دہلی
تفسیر مظہری اردو	۱۲ جلدیں
قصص القرآن	۴ حصے دار ۲ جلدیں
آرٹ آف القرآن	مدرسہ اسلامیہ دہلی
قرآن اور تاجوت	ڈاکٹر سید سعید محمد
قرآن ٹائمر اور تفسیر و تفسیر	ڈاکٹر مفتاحی ناصر قادری
لغات القرآن	مولانا عبدالرشید نعمانی
قاموس القرآن	ڈاکٹر عزیز العتایدی
قاموس الفاظ القرآن الکرم (عربی انگریزی)	ڈاکٹر عبدالرحمن عسکری
ملک الیسان فی مناقب القرآن (عربی انگریزی)	حبیب اللہ بھٹو
احسن قرآنی	مولانا اشرف علی محمد نقوی
قرآن کی باتیں	مولانا احمد سعید صاحب

## حدیث

تفسیر البخاری مع ترجمہ و شرح اردو	۳ جلد
تفسیر مسلم	۳ جلد
جامع ترمذی	۱۰ جلد
سنن ابوداؤد شریف	۳ جلد
سنن نسائی	۳ جلد
معارف الحدیث ترجمہ و شرح	۳ جلد ۱۱ حصے
مشکوٰۃ شریف مترجم مع عنوانات	۳ جلد
ریاض الصالحین مترجم	۲ جلد
الادب المفرد کامل ترجمہ و شرح	۱۰ جلد
مناہج برقی بدیع شریف مشکوٰۃ شریف	۱۱ جلد
تقریر بخاری شریف	۴ حصے کامل
تحریر بخاری شریف	۱۰ جلد
تفہیم السنن	۱۰ جلد
شرح الیعین نووی	۱۰ جلد

ناشر: دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ لاہور  
 ڈی جی ایل او کی کتب دستیاب ہیں ان کی مکمل کتب خانہ کے نام سے  
 لاہور، پاکستان، فون: ۳۷۳۱۱۱۱ (۱۱ خطے)